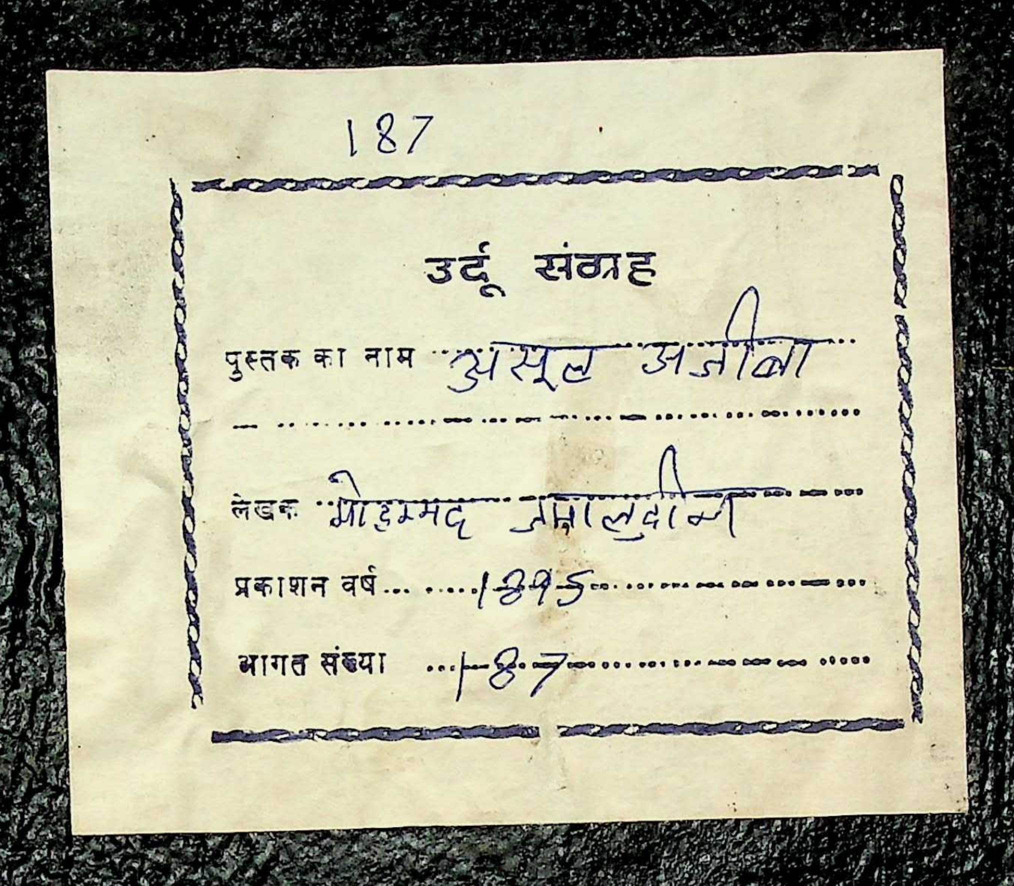
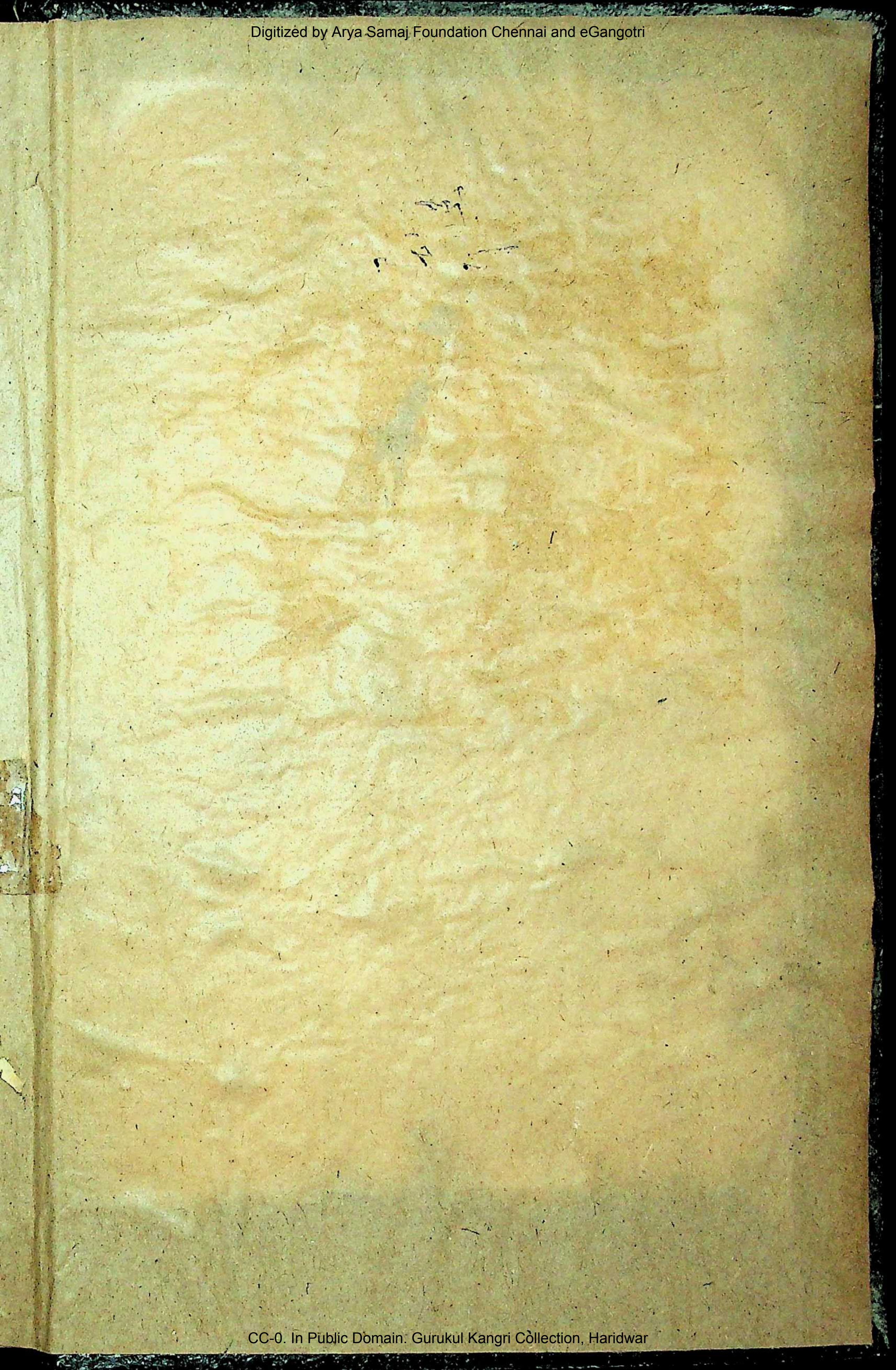




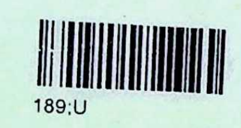
187 - 188

189 - 190

191 - 192





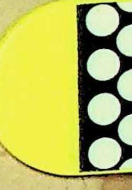


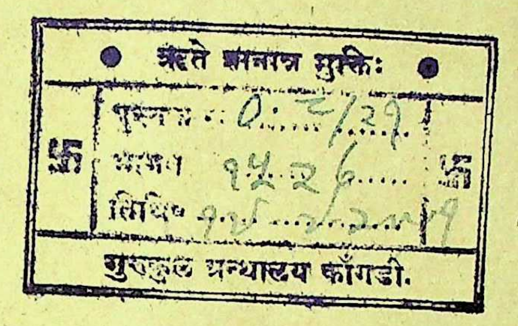






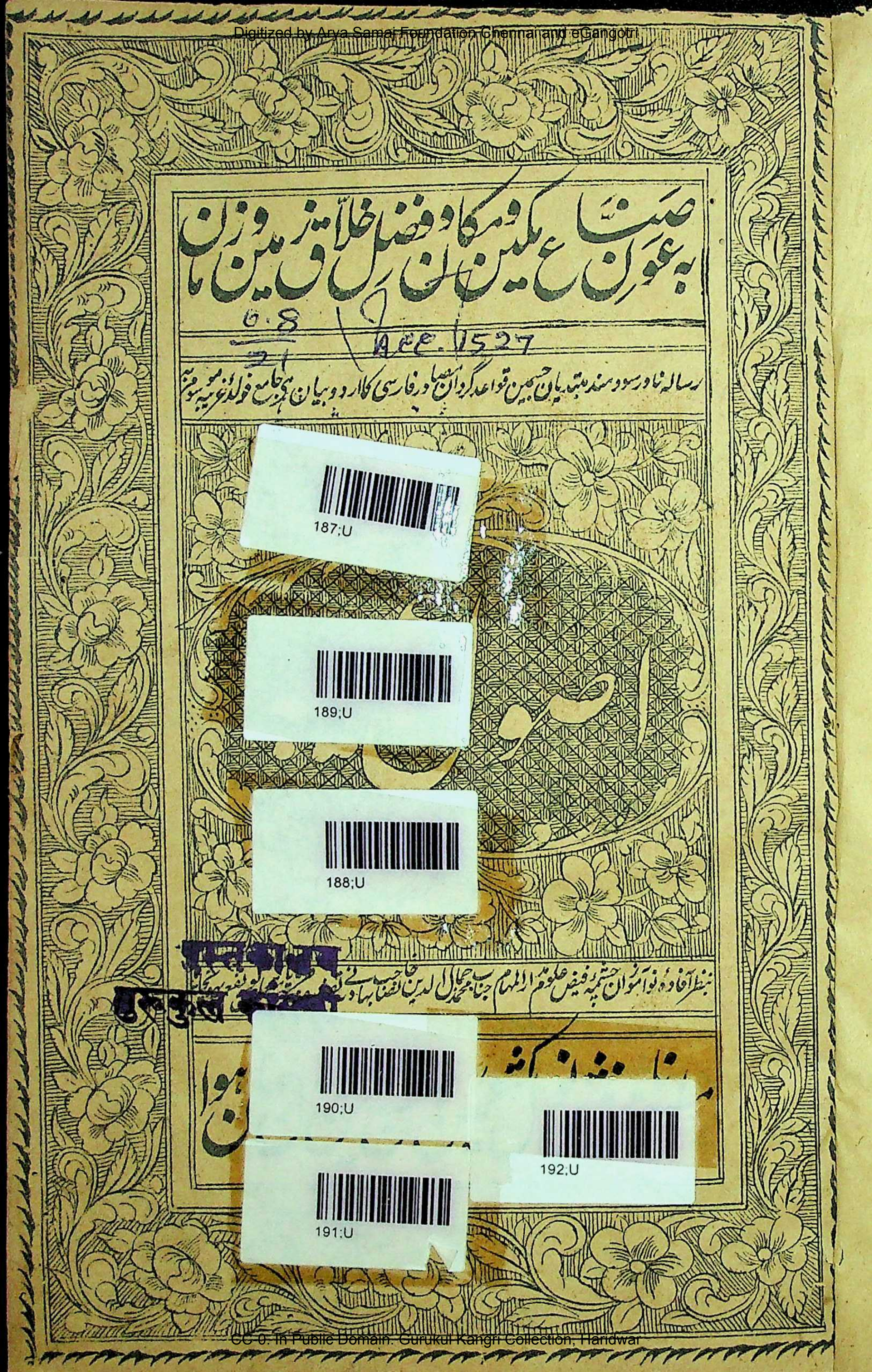


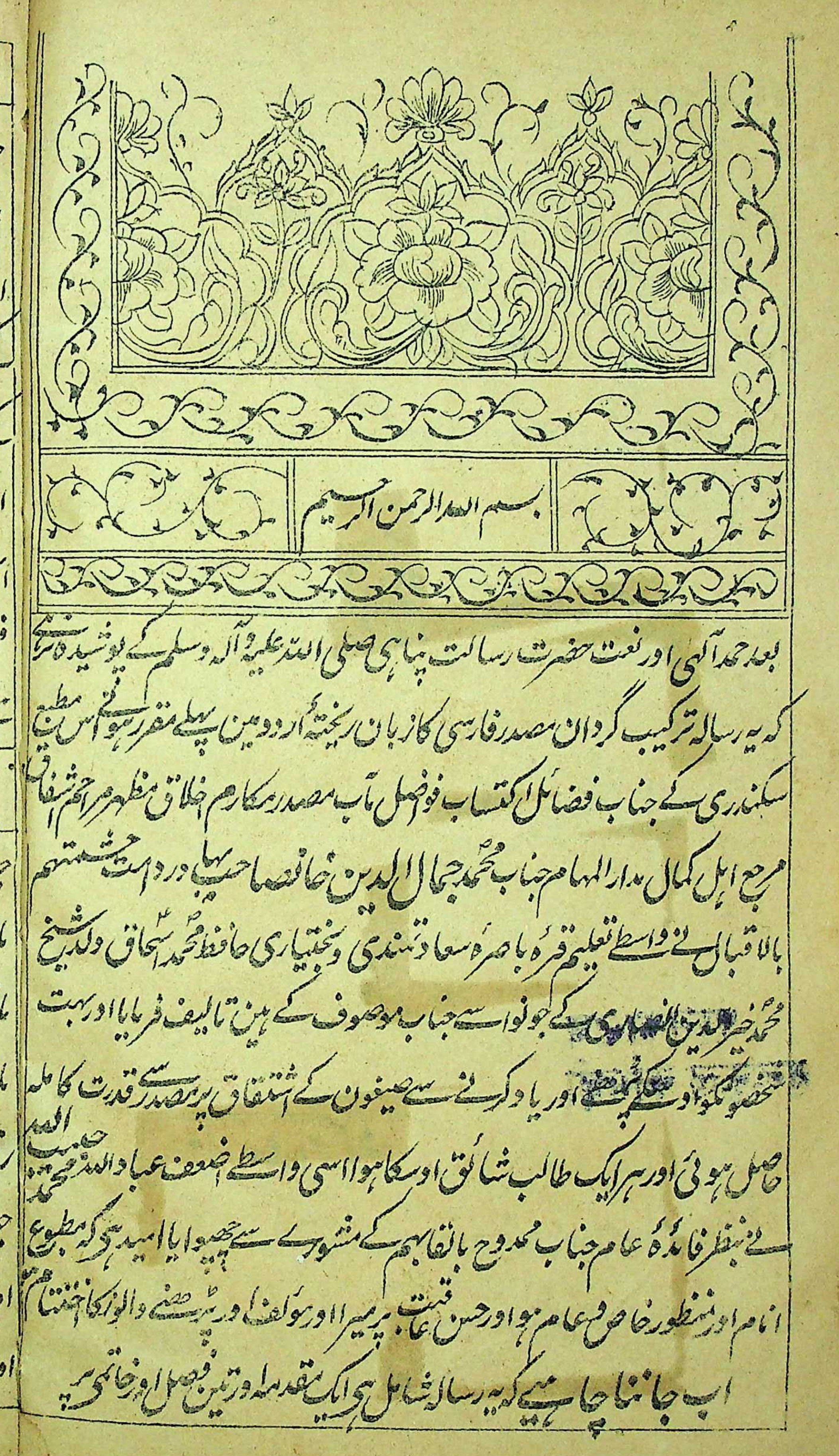



ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
गुरुकुल ग्रन्थालय काँगडी.






بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
رسالہ نادر سودمند مشتمل بیان حسین قواعد گردانیدن افعال فارسی کا اردو بیان ہی جامع فوائد غریبہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد الٰہی اور نعت حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوشیدہ نرہے
کہ یہ رسالہ ترکیب گردان مصدر فارسی کا زبان ریختہ اردو مین پہلے مقرر ہوئی اس مطبع
سکندری کے جناب فضائل اکتساب فوضل مآب مصدر مکارم خلاق مظہر مراحم اشفاق
مرجع اہل کمال مدار المہام جناب محمد جمال الدین خانصاحب بہادر دام حشمتہم
بالاقبال نے واسطے تعلیم قرۃ باصرۂ سعادتمندی و بختیاری حافظ محمد اسحاق ولد شیخ
محمد خیر الدین انصاری کے جو نواسے جناب موصوف کے ہین تالیف فرمایا اور بہت
شخصونکو اوسکے پڑھنے اور یاد کرنے سے صیغون کے اشتقاق پر مصدر سے قدرت کاملہ
حاصل ہوئی اور ہر ایک طالب شائق اوسکا ہوا اسی واسطے اضعف عباد اللہ محمد حبیب اللہ
نے بنظر فائدۂ عام جناب ممدوح بالقابہم کے مشورے سے چھپوایا امید ہی کہ مطبوع
انام اور منظور خاص و عام ہو اور حسن عاقبت پر میرا اور مولفنا و پڑھنے والونکا اختتام ہو
اب جاننا چاہیے کہ یہ رسالہ شامل ہی ایک مقدمہ و تین فصل او خاتمہ پر

مقدمہ کلمے کے معنی اور اوسکے اقسام کے بیانمین

جاننا چاہیے کہ لفظ کہتے ہین اوسکو جو انسان کی زبان سے نکلے اوسکی دو قسمین
ہین بمعنی اور بےمعنی بامعنی کو کلمہ اور کلام کہتے ہین اور کلمے کی تین قسمین ہین اسم
اور فعل اور حرف اسم کی دو قسمین ہین ایک اسم جامد دوسرا مصدر اسم جامد اوسے
کہتے ہین جس سے فعل نہ پیدا ہون جیسے دریا اور درخت وغیرہ اور مصدر اوسے
کہتے ہین جس سے فعل پیدا ہون اور آخر مین اوسکے دن یا تن ہو جیسے آوردن
اور رفتن اور مصدر کے معنی نکلنے کی جگہ ہے اور مصدر ہی سے سب فعل نکلتے ہین
اور اسم کی وصفت ہی جسمین معنی ہون اور تینون زمانون سے ایک بھی زمانہ نہو اور
فعل کی یہ صفت ہی جسمین معنی ہون اور زمانہ بھی ہو اور حرف کی یہ صفت ہی کہ بےملائے
ہوے دوسرے لفظ کے اوسکے معنی نہ سمجھے جاوین جیسے اردو مین سے اور تک اور فارسی مین از اور تا

پہلی فصل ماضی کے بیان مین اور جو ماضی سے متعلق ہے

جب مصدر سے ماضی مطلق کو بنایا نون کو مصدر کے آخر سے دور کیا صیغہ واحد غائب
ماضی مطلق مثبت معروف کا رہا جیسے آوردن سے آورد اور رفتن سے رفت اور جب
ماضی مطلق کو جمع غائب کا صیغہ بنایا نون اور دال جو جمع غائب کی ضمیر ہے واحد
ماضی مطلق مثبت معروف کے آخر مین لائے جیسے آورد سے آوردند اور رفت سے
رفتند اور جب واحد ماضی مطلق کو واحد حاضر ماضی کا صیغہ بنایا یاے معروف
جو واحد حاضر کی ضمیر ہے واحد ماضی مطلق کے آخر مین لائے جیسے آورد سے آوردی
اور رفت سے رفتی اور جب واحد ماضی مطلق کو جمع حاضر ماضی کا صیغہ بنایا یاے مجہول
اور دال جو جمع حاضر کی ضمیر ہے واحد ماضی مطلق کے آخر مین لائے جیسے آورد سے

آوردید اور رفت سے رفتید آور جب واحد ماضی مطلق کو صیغۂ واحد متکلم کا بنا
میم جو واحد متکلم کی ضمیر ہے واحد ماضی مطلق کے آخر مین لائے جیسے اورد
آوردم اور رفت سے رفتم آور جب واحد ماضی مطلق کو صیغۂ جمع متکلم کا بنایا
مجہول اور میم جو جمع متکلم کی ضمیر ہے واحد ماضی مطلق کے آخر مین لائے
جیسے آورد سے آوردیم اور رفت سے رفتیم پس سمجھنا چاہیے کہ ضمیر واحد غائب
کی چھپی ہوئی ہے ظاہر مین نہین اور ضمیر جمع غائب کی نون اور دال ہے
اور ضمیر واحد حاضر کی یاے معروف ہے اور ضمیر جمع حاضر کی یاے مجہول
اور دال ہے اور ضمیر واحد متکلم کی میم ہے اور ضمیر جمع متکلم کی یاے مجہول
اور میم ہے یہ سب ضمیرین فعل واحد غائب کے آخر مین آتی ہین

گردان فعل ماضی مطلق مثبت معروف

صیغۂ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آورد		لایا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق مثبت معروف
آورد	ند	لائے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع غائب ماضی مطلق مثبت معروف
آورد	ی	لایا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد حاضر ماضی مطلق مثبت معروف
آورد	ید	لائے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع حاضر ماضی مطلق مثبت معروف
آورد	م	لایا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد متکلم ماضی مطلق مثبت معروف
آورد	یم	لائے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع متکلم ماضی مطلق مثبت معروف

جب ماضی مطلق مثبت معروف سے ماضی مطلق مثبت مجہول بناوینگے ہاے مختفی اور شد جو علامت ماضی مطلق مثبت مجہول کی ہی ماضی مطلق مثبت معروف کے آخر مین لاوینگے جیسے آوردہ سے آوردہ شد اور رفت سے رفتہ شد اور پانچون ضمیرین جو مذکور ہوئین آخر مین بدستور بڑھاتے چلے جائینگے

گردان ماضی مطلق مثبت مجہول

صیغہ ہی	علامت صیغہ ہی	معنی صیغہ ہی	ضمیر صیغہ ہی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	شد	لایا گیا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی مطلق مثبت مجہول
آوردہ	شدند	لائی گئے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی مطلق مثبت مجہول
آوردہ	شدی	لایا گیا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی مطلق مثبت مجہول
آوردہ	شدید	لائی گئے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی مطلق مثبت مجہول
آوردہ	شدم	لایا گیا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی مطلق مثبت مجہول
آوردہ	شدیم	لائے گئے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی مطلق مثبت مجہول

جب ماضی مطلق مثبت معروف کو ماضی مطلق منفی معروف بناوینگے تو نون نفی ماضی مطلق مثبت معروف کے اول مین لاوینگے جیسے آورد سے نیاورد اور رفت سے نرفت یاد رکھو کہ جہان کہین ایسے مقام پر ابتدا مین الف مقصورہ ہوتا ہی اوسکو یاے تحتانی سے بدل دیتے ہین جیسے افتاد سے نیفتاد اور الف ممدودہ واقع مین دو الف ہین ایک قائم رہتا ہی اور ایک یاے تحتانی سے بدل جاتا ہی جیسے نیاورد کی مثال مین لکھا گیا

گردان ماضی مطلق منفی معروف

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاورد		نہ لایا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق منفی معروف
نیاوردند	ند	نہ لائے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع غائب ماضی مطلق منفی معروف
نیاوردی	ی	نہ لایا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد حاضر ماضی مطلق منفی معروف
نیاوردید	ید	نہ لائے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع حاضر ماضی مطلق منفی معروف
نیاوردم	م	نہ لایا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد متکلم ماضی مطلق منفی معروف
نیاوردیم	یم	نہ لائے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع متکلم ماضی مطلق منفی معروف

جب ماضی مطلق منفی معروف کو ماضی مطلق منفی مجہول بناوینگے تو ہای مختفی اور شد ماضی مطلق منفی معروف کے آخرین لاوینگے جیسے نیاورد سے نیاوردہ شد اور نرفت سے نرفتہ شد

گردان ماضی مطلق منفی مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	شد	نہ لایا گیا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق منفی مجہول
نیاوردہ	شدند	نہ لائے گئے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق منفی مجہول
نیاوردہ	شدی	نہ لایا گیا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد حاضر ماضی مطلق منفی مجہول
نیاوردہ	شدید	نہ لائے گئے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع حاضر ماضی مطلق منفی مجہول
نیاوردہ	شدم	نہ لایا گیا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد متکلم ماضی مطلق منفی مجہول
نیاوردہ	شدیم	نہ لائے گئے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع متکلم ماضی مطلق منفی مجہول

ترکیب گردان ماضی قریب مثبت معروف

جب ماضی مطلق مثبت معروف کو ماضی قریب مثبت معروف بنا دینگے تو ہای مختفی اور است ماضی مطلق مثبت معروف کے آخر مین لا دین گے جیسے آوردسی آوردہ است اور رفت سی رفتہ است

گردان ماضی قریب مثبت معروف

صیغہ ماضی	ضمیر متصل مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	است	لایا ہے	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی قریب مثبت معروف
آوردہ	اند	لائے ہین	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی قریب مثبت معروف
آوردہ	ای	لایا ہے	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی قریب مثبت معروف
آوردہ	اید	لائے ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی قریب مثبت معروف
آوردہ	ام	لایا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی قریب مثبت معروف
آوردہ	ایم	لائے ہین	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی قریب مثبت معروف

جب ماضی قریب معروف کو ماضی قریب مجہول بنا دینگے تو لفظ شدہ درمیان آوردہ اور است کے لا دین گے

گردان ماضی قریب مثبت مجہول

صیغہ ماضی	ضمیر متصل مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	شدہ است	لایا گیا ہے	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی قریب مثبت مجہول
آوردہ	شدہ اند	لائے گئے ہین	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی قریب مثبت مجہول
آوردہ	شدہ ای	لایا گیا ہے	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی قریب مثبت مجہول
آوردہ	شدہ اید	لائے گئے ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی قریب مثبت مجہول
آوردہ	شدہ ام	لایا گیا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی قریب مثبت مجہول
آوردہ	شدہ ایم	لائے گئے ہین	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی قریب مثبت مجہول

جب ماضی قریب مثبت معروف یا مجہول کو منفی معروف یا مجہول بناوینگے تو نون نفی بدستور سابق داخل کرینگے

گردان ماضی قریب منفی معروف

صیغہ فارسی	علامت صیغہ	صیغہ اردو	ضمیر	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	است	نہ لایا ہے	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی قریب منفی معروف
نیاوردہ	اند	نہ لائے ہین	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی قریب منفی معروف
نیاوردہ	ای	نہ لایا ہے	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی قریب منفی معروف
نیاوردہ	اید	نہ لائے ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی قریب منفی معروف
نیاوردہ	ام	نہ لایا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی قریب منفی معروف
نیاوردہ	ایم	نہ لائے ہین	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی قریب منفی معروف

گردان ماضی قریب منفی مجہول

صیغہ فارسی	علامت صیغہ	صیغہ اردو	ضمیر	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	شدہ است	نہ لایا گیا ہے	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی قریب منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ اند	نہ لائے گئے ہین	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی قریب منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ ای	نہ لایا گیا ہے	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی قریب منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ اید	نہ لائے گئے ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی قریب منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ ام	نہ لایا گیا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی قریب منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ ایم	نہ لائے گئے ہین	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی قریب منفی مجہول

ترکیب ماضی بعید کے بنانے کی

جب ماضی مطلق مثبت معروف کو ماضی بعید مثبت معروف بناوینگے تو ہاے مختفی اور بود

آخر مین ماضی مطلق مثبت معروف کے لادینگے جیسے آوردہ سے آوردہ بود اور رفت سے رفتہ بود

گردان ماضی بعید مثبت معروف

بیان صیغہ	زمانہ	ضمیر ہندی	معنی ہندی	تتمہ فارسی	صیغہ فارسی
صیغہ واحد غائب ماضی بعید مثبت معروف	گذرے ہوئے زمانے مین	وہ	لایا تھا	بود	آوردہ
صیغہ جمع غائب ماضی بعید مثبت معروف	گذرے ہوئے زمانے مین	وے	لائے تھے	بودند	آوردہ
صیغہ واحد حاضر ماضی بعید مثبت معروف	گذرے ہوئے زمانے مین	تو	لایا تھا	بودی	آوردہ
صیغہ جمع حاضر ماضی بعید مثبت معروف	گذرے ہوئے زمانے مین	تم	لائے تھے	بودید	آوردہ
صیغہ واحد متکلم ماضی بعید مثبت معروف	گذرے ہوئے زمانے مین	مین	لایا تھا	بودم	آوردہ
صیغہ جمع متکلم ماضی بعید مثبت معروف	گذرے ہوئے زمانے مین	ہم	لائے تھے	بودیم	آوردہ

جب ماضی بعید مثبت معروف کو ماضی بعید مثبت مجہول بنادینگے تو درمیان آوردہ اور بود کے لفظ شدہ زیادہ کرینگے

گردان ماضی بعید مثبت مجہول

بیان صیغہ	زمانہ	ضمیر ہندی	معنی ہندی	تتمہ فارسی	صیغہ فارسی
صیغہ واحد غائب ماضی بعید مثبت مجہول	گذرے ہوئے زمانے مین	وہ	لایا گیا تھا	شدہ بود	آوردہ
صیغہ جمع غائب ماضی بعید مثبت مجہول	گذرے ہوئے زمانے مین	وے	لائے گئے تھے	شدہ بودند	آوردہ
صیغہ واحد حاضر ماضی بعید مثبت مجہول	گذرے ہوئے زمانے مین	تو	لایا گیا تھا	شدہ بودی	آوردہ
صیغہ جمع حاضر ماضی بعید مثبت مجہول	گذرے ہوئے زمانے مین	تم	لائے گئے تھے	شدہ بودید	آوردہ
صیغہ واحد متکلم ماضی بعید مثبت مجہول	گذرے ہوئے زمانے مین	مین	لایا گیا تھا	شدہ بودم	آوردہ
صیغہ جمع متکلم ماضی بعید مثبت مجہول	گذرے ہوئے زمانے مین	ہم	لائے گئے تھے	شدہ بودیم	آوردہ

جب ماضی بعید مثبت معروف یا مجہول کو منفی معروف یا مجہول بناوینگے تو نون نفی موافق قاعدہ مذکور کے اول مین لاوینگے

گردان ماضی بعید منفی معروف

صیغہ فارسی	علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	بود	نہ لایا تھا	وہ	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی بعید منفی معروف
نیاوردہ	بودند	نہ لائے تھے	وے	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی بعید منفی معروف
نیاوردہ	بودی	نہ لایا تھا	تو	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی بعید منفی معروف
نیاوردہ	بودید	نہ لائے تھے	تم	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی بعید منفی معروف
نیاوردہ	بودم	نہ لایا تھا	مین	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی بعید منفی معروف
نیاوردہ	بودیم	نہ لائے تھے	ہم	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی بعید منفی معروف

گردان ماضی بعید منفی مجہول

صیغہ فارسی	علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	شدہ بود	نہ لایا گیا تھا	وہ	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی بعید منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ بودند	نہ لائے گئے تھے	وے	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی بعید منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ بودی	نہ لایا گیا تھا	تو	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی بعید منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ بودید	نہ لائے گئے تھے	تم	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی بعید منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ بودم	نہ لایا گیا تھا	مین	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی بعید منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ بودیم	نہ لائے گئے تھے	ہم	گذرے ہوے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی بعید منفی مجہول

ترکیب بنانے ماضی استمراری کی

جب ماضی مطلق مثبت معروف سے ماضی استمراری مثبت معروف کا صیغہ بناوینگے تو میم اور

…مجہول اول مین ماضی مطلق مثبت معروف کے لادینگے جیسے آوردے سے می آورد اور رفت سے می رفت

گردان ماضی استمراری مثبت معروف

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
می آورد		لاتا تھا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی استمراری مثبت معروف
می آوردند	ند	لاتے تھے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی استمراری مثبت معروف
می آوردی	ی	لاتا تھا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی استمراری مثبت معروف
می آوردید	ید	لاتے تھے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی استمراری مثبت معروف
می آوردم	م	لاتا تھا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی استمراری مثبت معروف
می آوردیم	یم	لاتے تھے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی استمراری مثبت معروف

جب ماضی استمراری مثبت معروف کو مثبت مجہول بناوینگے تو درمیان ماضی مطلق مجہول کے لفظ می کو لادینگے

گردان ماضی استمراری مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	می شد	لایا جاتا تھا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی استمراری مثبت مجہول
آوردہ	می شدند	لائے جاتے تھے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی استمراری مثبت مجہول
آوردہ	می شدی	لایا جاتا تھا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی استمراری مثبت مجہول
آوردہ	می شدید	لائے جاتے تھے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی استمراری مثبت مجہول
آوردہ	می شدم	لایا جاتا تھا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی استمراری مثبت مجہول
آوردہ	می شدیم	لائے جاتے تھے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی استمراری مثبت مجہول

جب ماضی استمراری مثبت معروف و یا مجہول کو منفی معروف یا مجہول بنا دینگے تو نون نفی کا لفظ می پر داخل کرینگے

گردان ماضی استمراری منفی معروف

صیغہ فارسی	ضمیر یا علامت فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نمی آورد		نہ لاتا تھا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی استمراری منفی معروف
نمی آوردند	ند	نہ لاتے تھے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی استمراری منفی معروف
نمی آوردی	ی	نہ لاتا تھا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی استمراری منفی معروف
نمی آوردید	ید	نہ لاتے تھے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی استمراری منفی معروف
نمی آوردم	م	نہ لاتا تھا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی استمراری منفی معروف
نمی آوردیم	یم	نہ لاتے تھے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی استمراری منفی معروف

گردان ماضی استمراری منفی مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر یا علامت فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	نمی شد	نہ لایا جاتا تھا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی استمراری منفی مجہول
آوردہ	نمی شدند	نہ لائے جاتے تھے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی استمراری منفی مجہول
آوردہ	نمی شدی	نہ لایا جاتا تھا	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی استمراری منفی مجہول
آوردہ	نمی شدید	نہ لائے جاتے تھے	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی استمراری منفی مجہول
آوردہ	نمی شدم	نہ لایا جاتا تھا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی استمراری منفی مجہول
آوردہ	نمی شدیم	نہ لائے جاتے تھے	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی استمراری منفی مجہول

ترکیب بنانے ماضی تمنائی کی

جب ماضی تمنائی مثبت معروف یا مجہول یا منفی معروف یا مجہول بناوینگے تو یاے مجہول واحد غائب اور جمع اور واحد متکلم ماضی مطلق مثبت معروف یا مجہول یا منفی معروف یا مجہول کے آخر مین لاوین گے اور اسکے یہی تین صیغے آتے ہین

گردان ماضی تمنائی مثبت معروف

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردے	ے	لاتا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی تمنائی مثبت معروف
آوردندے	ندے	لاتے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی تمنائی مثبت معروف
آوردمے	مے	لاتا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی تمنائی مثبت معروف

گردان ماضی تمنائی مثبت مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ شدے	شدے	لایا جاتا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی تمنائی مثبت مجہول
آوردہ شدندے	شدندے	لائے جاتے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی تمنائی مثبت مجہول
آوردہ شدمے	شدمے	لایا جاتا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی تمنائی مثبت مجہول

گردان ماضی تمنائی منفی معروف

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاورد	ے	نہ لاتا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی تمنائی منفی معروف
نیاورد	ندے	نہ لاتے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی تمنائی منفی معروف
نیاورد	ے	نہ لاتا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی تمنائی منفی معروف

گردان ماضی تمنائی منفی مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	شدے	نہ لایا جاتا	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی تمنائی منفی مجہول
نیاوردہ	شدندے	نہ لائے جاتے	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی تمنائی منفی مجہول
نیاوردہ	شدمے	نہ لایا جاتا	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی تمنائی منفی مجہول

ترکیب بنانے ماضی شکی کی

جب ماضی مطلق سے ماضی شکی مثبت معروف یا مجہول اور منفی معروف یا مجہول بناوینگے تو ماضی مطلق مثبت معروف یا مجہول اور منفی معروف یا مجہول کے آخر مین ہاے مختفی اور باشد کا لفظ زیادہ کرینگے

گردان ماضی شکی مثبت معروف

صیغہ فارسی	ضمیر متصل مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	باشد	لایا ہو	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی شکی مثبت معروف
آوردہ	باشند	لائے ہون	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی شکی مثبت معروف
آوردہ	باشی	لایا ہو	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی شکی مثبت معروف
آوردہ	باشید	لائے ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی شکی مثبت معروف
آوردہ	باشم	لایا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی شکی مثبت معروف
آوردہ	باشیم	لائے ہون	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی شکی مثبت معروف

گردان ماضی شکی مثبت مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر متصل مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	شدہ باشد	لایا گیا ہو	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد غائب ماضی شکی مثبت مجہول
آوردہ	شدہ باشند	لائی گئی ہون	وی	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع غائب ماضی شکی مثبت مجہول
آوردہ	شدہ باشی	لایا گیا ہو	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد حاضر ماضی شکی مثبت مجہول
آوردہ	شدہ باشید	لائی گئی ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع حاضر ماضی شکی مثبت مجہول
آوردہ	شدہ باشم	لایا گیا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ واحد متکلم ماضی شکی مثبت مجہول
آوردہ	شدہ باشیم	لائی گئی ہون	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغہ جمع متکلم ماضی شکی مثبت مجہول

گردان ماضی شکی منفی معروف

صیغہ ماضی	صیغہ ماضی شکی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	باشد	نہ لایا ہو	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد غائب ماضی شکی منفی معروف
نیاوردہ	باشند	نہ لائے ہون	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع غائب ماضی شکی منفی معروف
نیاوردہ	باشی	نہ لایا ہو	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد حاضر ماضی شکی منفی معروف
نیاوردہ	باشید	نہ لائے ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع حاضر ماضی شکی منفی معروف
نیاوردہ	باشم	نہ لایا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد متکلم ماضی شکی منفی معروف
نیاوردہ	باشیم	نہ لائے ہون	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع متکلم ماضی شکی منفی معروف

گردان ماضی شکی منفی مجہول

صیغہ ماضی	صیغہ ماضی شکی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	شدہ باشد	نہ لایا گیا ہو	وہ	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد غائب ماضی شکی منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ باشند	نہ لائے گئے ہون	وے	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع غائب ماضی شکی منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ باشی	نہ لایا گیا ہو	تو	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد حاضر ماضی شکی منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ باشید	نہ لائے گئے ہو	تم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع غائب ماضی شکی منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ باشم	نہ لایا گیا ہون	مین	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ واحد متکلم ماضی شکی منفی مجہول
نیاوردہ	شدہ باشیم	نہ لائے گئے ہون	ہم	گذرے ہوئے زمانے مین	صیغۂ جمع متکلم ماضی شکی منفی مجہول

دوسری فصل مضارع وغیرہ کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ مضارع کو بناتے ہین مصدر سے بعد دور کرنے علامت مصدر کے اور بڑھانے دال ماقبل مفتوح کے آخر مفرد غائب معروف مین اور نون و دال جمع غائب مین اور یاے معروف واحد حاضر مین اور یاے مجہول و دال جمع حاضر مین اور میم واحد متکلم مین اور یاے مجہول و میم جمع متکلم مین ساتھہ تغیر حروف مصدر اور حرکات کی وہ اس طرح کہ اگر ماقبل علامت مصدر کے الف پایا جاے تو مضارع مین کہین وہ ہاے ہوز سے بدل جاتا ہی اور ماقبل مکسور کیا جاتا ہی جیسا کہ دادن سے دہد اور کہین گرایا جاتا ہی جیسے افتادن سے افتد اور کہین بحال رہتا ہی اور یاے تحتانی آگے اوس کے بڑھاتے ہین جیسے کشادن سے کشاید اور اگر ماقبل علامت مصدر کے خاے معجمہ پائی جاے تو مضارع مین کہین وہ زاے معجمہ سے بدل جاتی ہی جیسے ساختن سے سازد اور کہین سین مہملہ سے بدل جاتی ہی جیسے شناختن سے شناسد اور کہین شین معجمہ سے بدل جاتی ہی جیسے فروختن سے فروشد اور اگر قبل علامت مصدر کے راے مہملہ پائی جاے تو مضارع مین کہین وہ نون سے بدل جاتی ہی اور ماقبل مضموم کیا جاتا ہے جیسے کردن سے کند اور کہین بحال رہتی ہی جیسے آوردن سے آورد اور کہین ضمہ ماقبل کو ساتھہ فتحے کے سبدل کیا ہی جیسے بردن سے برد اور کہین یاے تحتانی ماقبل رے کے زیادہ کیجاتی ہی اور بسبب یے کے ماقبل مکسور کیا جاتا ہی جیسے مردن سے میرد اور اگر ماقبل علامت مصدر کے زاے معجمہ ہو تو مضارع مین آگے زے کے نون بڑھاتے ہین جیسے زدن سے زند اور اسمین یہی صیغہ آیا ہے اور اگر ماقبل علامت مصدر کے سین مہملہ پایا جاے تو مضارع مین کہین وہ ہاے ہوز سے بدل جاتا ہی جیسے خواستن سے خواہد اور کہین ماقبل بھی مکسور کیا جاتا ہی جیسے جستن سے جہد اور کہین یاے تحتانی سے بدل جاتا ہے اور واو مجہول ماقبل بڑھایا جاتا ہی جیسے جستن سے جوید اور کہین زاے معجمہ سے بدل جاتا ہی اور ماقبل اوسکے الف کو یاے مجہول سے بدل دیتے ہین جیسے خواستن سے خیزد اور کہین

نون سے بدل جاتا ہی جیسے شکستن سے شکند اور کہین ماقبل نون کے یاے معروف زیادہ کرتی ہین
جیسے نشستن سے نشیند اور کہین آگے نون کے دال مہملہ بڑھاتے ہین جیسے بستن سے بندد اور کہین
لام سے بدل جاتا ہی جیسے گسستن سے گسلد اور کہین یاے تحتانی سے بدل جاتا ہی جیسے آراستن سے
آراید اور کہین گرادیا جاتا ہی جیسے دانستن سے داند اور کہین مع ایک حرف ماقبل کے گرادیا جاتا ہی جیسے
نگریستن سے نگرد اور اگر ماقبل علامت مصدر کے شین معجمہ ہو تو مضارع مین کہین وہ سین مہملہ سے بدل جاتا ہی
اور یاے معروف ماقبل اوسکے واسطے اظہار کسرے کے بڑھائی جاتی ہی جیسے نوشتن سے نویسد اور کہین
راے مہملہ سے بدل جاتا ہی جیسے گذاشتن سے گذارد اور کہین بعد راے مہملہ کے دال مہملہ بھی زیادہ
کیجاتی ہے جیسے گشتن سے گردد اور کہین لام سے بدل جاتا ہی جیسے ہشتن سے ہلد اور کہین
بحال رہتا ہی جیسے کشتن سے کشد اور کہین آگے شین کے واو بڑھاتے ہین اور ماقبل مفتوح کرتی ہین
بمناسبت فتحے واو کے جیسے شدن سے شود اور اگر ماقبل علامت مصدر کے حرف فا ہو تو مضارع مین کہین وہ
فے باے موحدہ سے بدل جاتی ہی جیسے کوفتن سے کوبد اور کہین ماقبل بے کے نون مخفف بھی بڑھاتے ہین
جیسے سفتن سے سنبد اور کہین علامت مصدری سے فقط نون گرا کر دال علامت مضارع کی آخر مین لاحق
کر دیتے ہین جیسے خفتن سے خفتد لیکن سواے صیغہ واحد غائب کے اور صیغے بسبب اشتباہ کے ساتھ
صیغون ماضی کے نہین آئے اور کہین فے واو سے بدل جاتی ہی جیسے رفتن سے رود اور کہین یاے تحتانی بعد واو
کے بڑھاتے ہین جیسے گفتن سے گوید اور کہین فے گرجاتی ہی جیسے پذیرفتن سے پذیرد اور کہین فے
بحال رہتی ہے جیسے کافتن سے کافد اور کہین فے گرا کر یاے معروف درمیان حرف اول و ثانی کے
واسطے اظہار کسرہ حرف اول کے بڑھاتے ہین جیسے گرفتن سے گیرد اور اگر ماقبل علامت مصدر کے میم
پایا جاوے اور وہ ایک مصدر ہے تو مضارع مین یاے تحتانی سے بدل جاتا ہی جیسے آمدن سے آید اور اگر ماقبل
علامت مصدر کے نون پایا جاوے تو مضارع مین متحرک ہو جاتا ہے جیسے ماندن سے ماند اور اگر ماقبل علامت

مصدر کے واو ہو تو مضارع میں کہیں وہ الف سے بدل جاتا ہی اور ماقبل مفتوح کیا جاتا ہی اور یاے تحتانی بعد الف کے واسطے ربط کے بڑھائی جاتی ہی جیسے فرودن سے افزاید اور کہیں صرف واو متحرک کیجاتی ہی جیسے بودن سے بود اور باشد کو بھی مضارع بودن کا ٹھہرایا ہی اور اگر ماقبل علامت مصدر کے یاے تحتانی ہو تو مضارع میں کہیں وہ واو سے بدل جاتی ہی اور ماقبل مفتوح کیا جاتا ہے جیسے شنیدن سے شنود اور کہیں گرجاتی ہی جیسے کشیدن سے کشد اور کہیں بحال رہتی ہے اور نون آگے اوسکے بڑھاتے ہین جیسے چیدن سے چیند اور دیدن سے بیند خلاف قیاس ہے،

گردان مضارع مثبت معروف

صیغہ فارسی	علامت صیغہ فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آورد		لاوے	وہ	اب اور آگے	صیغہ واحد غائب مضارع مثبت معروف
آور	ند	لاویں	وے	اب اور آگے	صیغہ جمع غائب مضارع مثبت معروف
آور	ی	لاوے	تو	اب اور آگے	صیغہ واحد حاضر مضارع مثبت معروف
آور	ید	لاؤ	تم	اب اور آگے	صیغہ جمع حاضر مضارع مثبت معروف
آور	م	لاؤں	میں	اب اور آگے	صیغہ واحد متکلم مضارع مثبت معروف
آور	یم	لاویں	ہم	اب اور آگے	صیغہ جمع متکلم مضارع مثبت معروف

جب مضارع معروف کو مجہول بناوینگے تو واسطے صیغہ واحد غائب کے ہاے مختفی اور شود اور واسطے جمع غائب کے شوند اور واسطے واحد حاضر کے شوی اور واسطے جمع حاضر کے شوید اور واسطے واحد متکلم کے شوم اور واسطے جمع متکلم کی شویم آخر مین ماضی مطلق مثبت معروف کے لاوینگے

گردان مضارع مثبت مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	شود	لایا جاوے	وہ	اب اور آگے	صیغہ واحد غائب مضارع مثبت مجہول
آوردہ	شوند	لائے جاوینگے	وے	اب اور آگے	صیغہ جمع غائب مضارع مثبت مجہول
آوردہ	شوی	لایا جاوے	تو	اب اور آگے	صیغہ واحد حاضر مضارع مثبت مجہول
آوردہ	شوید	لائے جاؤ	تم	اب اور آگے	صیغہ جمع حاضر مضارع مثبت مجہول
آوردہ	شوم	لایا جاؤں	مین	اب اور آگے	صیغہ واحد متکلم مضارع مثبت مجہول
آوردہ	شویم	لائے جاوینگے	ہم	اب اور آگے	صیغہ جمع متکلم مضارع مثبت مجہول

جب مضارع مثبت معروف یا مجہول کو مضارع منفی معروف یا مجہول بنادین گے
تو نون نفی کا موافق قاعدہ مذکورکے اول مین لادین گے

گردان مضارع منفی معروف

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاورد		نہ لاوے	وہ	اب اور آگے	صیغہ واحد غائب مضارع منفی معروف
نیاور	ند	نہ لاوین	وے	اب اور آگے	صیغہ جمع غائب مضارع منفی معروف
نیاور	ی	نہ لاوے	تو	اب اور آگے	صیغہ واحد حاضر مضارع منفی معروف
نیاور	ید	نہ لاؤ	تم	اب اور آگے	صیغہ جمع حاضر مضارع منفی معروف
نیاور	م	نہ لاؤن	مین	اب اور آگے	صیغہ واحد متکلم مضارع منفی معروف
نیاور	یم	نہ لاوین	ہم	اب اور آگے	صیغہ جمع متکلم مضارع منفی معروف

گردان مضارع منفی مجہول

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی مع علامت	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	شود	نہ لایا جاوے	وہ	اب اور آیندہ کو	صیغہ واحد غائب مضارع منفی مجہول
نیاوردہ	شوند	نہ لائے جاوین	وے	اب اور آیندہ کو	صیغہ جمع غائب مضارع منفی مجہول
نیاوردہ	شوی	نہ لایا جاوے	تو	اب اور آیندہ کو	صیغہ واحد حاضر مضارع منفی مجہول
نیاوردہ	شوید	نہ لائے جاؤ	تم	اب اور آیندہ کو	صیغہ جمع حاضر مضارع منفی مجہول
نیاوردہ	شوم	نہ لایا جاؤن	مین	اب اور آیندہ کو	صیغہ واحد متکلم مضارع منفی مجہول
نیاوردہ	شویم	نہ لائے جاوین	ہم	اب اور آیندہ کو	صیغہ جمع متکلم مضارع منفی مجہول

ترکیب حال کے بنانے کی

جب چاہین کہ صیغہ حال کا بنا دین تو معروف مین میم اور یاے مجہول کہ حال کی علامت ہے مضارع مثبت معروف کے اول مین لاوین اور مجہول مین یہی لفظ می لفظ شود پر کہ علامت مجہول کی ہی زیادہ کرین جیسے آورد سے می آورد اور آوردہ شود سے آوردہ میشود

گردان حال مثبت معروف

صیغہ فارسی	ضمیر فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
می آورد		لاتا ہے	وہ	اب	صیغہ واحد غائب حال مثبت معروف
می آور	ند	لاتے ہین	وے	اب	صیغہ جمع غائب حال مثبت معروف
می آور	ی	لاتا ہے	تو	اب	صیغہ واحد حاضر حال مثبت معروف
می آور	ید	لاتے ہو	تم	اب	صیغہ جمع حاضر حال مثبت معروف
می آور	م	لاتا ہون	مین	اب	صیغہ واحد متکلم حال مثبت معروف
می آور	یم	لاتے ہین	ہم	اب	صیغہ جمع متکلم حال مثبت معروف

گردان حال مثبت مجہول

بیان صیغہ	زمانہ	ضمیر اردو	معنی اردو	صیغہ فعل معاون	اسم مفعول
صیغۂ واحد غائب حال مثبت مجہول	اب	وہ	لایا جاتا ہے	می شود	آوردہ
صیغۂ جمع غائب حال مثبت مجہول	اب	وے	لائے جاتے ہیں	می شوند	آوردہ
صیغۂ واحد حاضر حال مثبت مجہول	اب	تو	لایا جاتا ہے	می شوی	آوردہ
صیغۂ جمع حاضر حال مثبت مجہول	اب	تم	لائے جاتے ہو	می شوید	آوردہ
صیغۂ واحد متکلم حال مثبت مجہول	اب	میں	لایا جاتا ہوں	می شوم	آوردہ
صیغۂ جمع متکلم حال مثبت مجہول	اب	ہم	لائے جاتے ہیں	می شویم	آوردہ

جب حال مثبت معروف یا مجہول کو منفی بناوینگے تو نون نفی کا اول میں لاوینگے جیسے آورد سے نیآورد اور آوردہ می شود سے نیاوردہ می شود

گردان حال منفی معروف

بیان صیغہ	زمانہ	ضمیر اردو	معنی اردو	علامت صیغہ	صیغہ حال منفی
صیغۂ واحد غائب حال منفی معروف	اب	وہ	نہیں لاتا ہے		نمی آورد
صیغۂ جمع غائب حال منفی معروف	اب	وے	نہیں لاتے ہیں	ند	نمی آور
صیغۂ واحد حاضر حال منفی معروف	اب	تو	نہیں لاتا ہے	ی	نمی آور
صیغۂ جمع حاضر حال منفی معروف	اب	تم	نہیں لاتے ہو	ید	نمی آور
صیغۂ واحد متکلم حال منفی معروف	اب	میں	نہیں لاتا ہوں	م	نمی آور
صیغۂ جمع متکلم حال منفی معروف	اب	ہم	نہیں لاتے ہیں	یم	نمی آور

گردان حال منفی مجہول

فارسی جزو اول	فارسی جزو دوم	اردو معنی	اردو ضمیر	زمانہ	بیان صیغہ
نیاوردہ	می شود	نہین لایا جاتا ہی	وہ	اب	صیغۂ واحد غائب حال منفی مجہول
نیاوردہ	می شوند	نہین لائے جاتے ہین	وے	اب	صیغۂ جمع غائب حال منفی مجہول
نیاوردہ	می شوی	نہین لایا جاتا ہی	تو	اب	صیغۂ واحد حاضر حال منفی مجہول
نیاوردہ	می شوید	نہین لائے جاتے ہو	تم	اب	صیغۂ جمع حاضر حال منفی مجہول
نیاوردہ	می شوم	نہین لایا جاتا ہون	مین	اب	صیغۂ واحد متکلم حال منفی مجہول
نیاوردہ	می شویم	نہین لائے جاتے ہین	ہم	اب	صیغۂ جمع متکلم حال منفی مجہول

ترکیب مستقبل کے بنانے کی

جب مستقبل مثبت معروف بنائین گے تو خواہد جو علامت مستقبل کی ہی ماضی مطلق مثبت معروف کے اول مین لاوینگے جیسے آورد کو خواہد آورد اور لفظ خواہد موافق ہر ضمیر کے بدلتا چلا جائیگا

گردان مستقبل مثبت معروف

فارسی جزو اول	فارسی جزو دوم	اردو معنی	اردو ضمیر	زمانہ	بیان صیغہ
خواہد	آورد	لاویگا	وہ	آگے	صیغۂ واحد غائب مستقبل مثبت معروف
خواہند	آورد	لاوینگے	وے	آگے	صیغۂ جمع غائب مستقبل مثبت معروف
خواہی	آورد	لاویگا	تو	آگے	صیغۂ واحد حاضر مستقبل مثبت معروف
خواہید	آورد	لاؤگے	تم	آگے	صیغۂ جمع حاضر مستقبل مثبت معروف
خواہم	آورد	لاؤنگا	مین	آگے	صیغۂ واحد متکلم مستقبل مثبت معروف
خواہیم	آورد	لاوینگے	ہم	آگے	صیغۂ جمع متکلم مستقبل مثبت معروف

جب مستقبل مثبت معروف کو مجہول بناوینگے تو صیغۂ ماضی مطلق مجہول کے بیچ مین خواہد کو لاوینگے جیسے آوردہ شد سے آوردہ خواہد شد اور بدلنا ضمیر ونکا خواہد مین بدستور ہوتا رہیگا۔

گردان مستقبل مثبت مجہول

صیغہ فارسی	علامت مستقبل فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
آوردہ	خواہد شد	لایا جاویگا	وہ	آگے	صیغۂ واحد غائب مستقبل مثبت مجہول
آوردہ	خواہند شد	لائے جاوینگے	وے	آگے	صیغۂ جمع غائب مستقبل مثبت مجہول
آوردہ	خواہی شد	لایا جاویگا	تو	آگے	صیغۂ واحد حاضر مستقبل مثبت مجہول
آوردہ	خواہید شد	لائے جاؤگے	تم	آگے	صیغۂ جمع حاضر مستقبل مثبت مجہول
آوردہ	خواہم شد	لایا جاؤنگا	مین	آگے	صیغۂ واحد متکلم مستقبل مثبت مجہول
آوردہ	خواہیم شد	لائے جاوینگے	ہم	آگے	صیغۂ جمع متکلم مستقبل مثبت مجہول

جب مستقبل مثبت معروف یا مجہول کو مستقبل منفی معروف یا مجہول بناوینگے تو نون نفی کا اول مین لاوینگے

گردان مستقبل منفی معروف

علامت صیغہ فارسی	صیغہ فارسی	معنی ہندی	ضمیر ہندی	زمانہ	بیان صیغہ
نخواہد	آورد	نہ لاویگا	وہ	آگے	صیغۂ واحد غائب مستقبل منفی معروف
نخواہند	آورد	نہ لاوینگے	وے	آگے	صیغۂ جمع غائب مستقبل منفی معروف
نخواہی	آورد	نہ لاویگا	تو	آگے	صیغۂ واحد حاضر مستقبل منفی معروف
نخواہید	آورد	نہ لاؤگے	تم	آگے	صیغۂ جمع حاضر مستقبل منفی معروف
نخواہم	آورد	نہ لاؤنگا	مین	آگے	صیغۂ واحد متکلم مستقبل منفی معروف
نخواہیم	آورد	نہ لاوینگے	ہم	آگے	صیغۂ جمع متکلم مستقبل منفی معروف

گردان مستقبل منفی مجہول

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	زمانه	بیان صیغه
نیاورده	خواہد شد	نلایا جاویگا	وہ	آگے	صیغهٔ واحد غائب مستقبل منفی مجہول
نیاورده	خواہند شد	نلائے جاوینگے	وے	آگے	صیغهٔ جمع غائب مستقبل منفی مجہول
نیاورده	خواہی شد	نلایا جاویگا	تو	آگے	صیغهٔ واحد حاضر مستقبل منفی مجہول
نیاورده	خواہید شد	نلائے جاوگے	تم	آگے	صیغهٔ جمع حاضر مستقبل منفی مجہول
نیاورده	خواہم شد	نلایا جاؤنگا	مین	آگے	صیغهٔ واحد متکلم مستقبل منفی مجہول
نیاورده	خواہیم شد	نلائے جاوینگے	ہم	آگے	صیغهٔ جمع متکلم مستقبل منفی مجہول

ترکیب امر کے بنانے کی

جب چاہین کہ امر بنائین تو صیغه واحد امر حاضر کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ معروف مین مضارع واحد حاضر معروف کے آخر سے اور مجہول مین مضارع واحد حاضر مجہول کے آخر سے یا تحتانی گرا کر آخر کو ساکن کرین تو صیغه واحد امر حاضر کا بن جاویگا جیسے آوری سے آور اور آورده شوی سے آورده شو اور باقی اور صیغے بعینه صیغے مضارع کے ہین لیکن واسطے فصاحت اور حسن کلام اول مین بای موحده بڑھائی جاتی ہے اگر بابعد اسکا حروف شفتی مین سے ہو یعنی بے پے میم واو یا اور کوئی حرف مضموم ہو تو اس بای موحده کو مضموم کرتے ہین جیسے بمین بپذیر بمان بگو لیکن بسوز وغیره والا مکسور جیسے بنشین وغیره اور یہ بھی معلوم ہو کہ جہان مابعد اس بای موحده الف مفتوح ہو خواه ممدوده خواه غیر ممدوده تو یہ الف اور ممدوده کا الف اول یای تحتانی سے بدل جاتا ہے جیسے بیا اور بینداز اور معلوم ہے کہ آوردن سے مضارع جیسا کہ آورد آیا ہے آرد بھی آیا ہے اسی طرح امر بھی بیاور اور بیار آتا ہے بلکہ افصح اور اکثر کلام مین یہی ہے اور یاد رہے کہ بای موحده کا داخل ہونا اول مین خاص واسطے امر کے نہین بلکہ ماضی مضارع پر بھی

گردان امر معروف

صیغہ ہائے فارسی	ضمیر ہائے فاعلی	معنی ہائے ہندی	ضمیر ہائے ہندی	بیان صیغہ
بیار		لا	تو	صیغہ واحد امر حاضر معروف
بیار	ید	لاؤ	تم	صیغہ جمع امر حاضر معروف
بیارد		لائے	وہ	صیغہ واحد امر غائب معروف
بیار	ند	لائیں	وے	صیغہ جمع امر غائب معروف
بیار	م	لاؤں	میں	صیغہ واحد امر متکلم معروف
بیار	یم	لائیں	ہم	صیغہ جمع امر متکلم معروف

گردان امر مجہول

صیغہ ہائے فارسی	ضمیر ہائے فاعلی	معنی ہائے ہندی	ضمیر ہائے ہندی	بیان صیغہ
بیاوردہ	شو	لایا جا	تو	صیغہ واحد امر حاضر مجہول
بیاوردہ	شوید	لائے جاؤ	تم	صیغہ جمع امر حاضر مجہول
بیاوردہ	شود	لایا جائے	وہ	صیغہ واحد امر غائب مجہول
بیاوردہ	شوند	لائے جائیں	وے	صیغہ جمع امر غائب مجہول
بیاوردہ	شوم	لایا جاؤں	میں	صیغہ واحد امر متکلم مجہول
بیاوردہ	شویم	لائے جائیں	ہم	صیغہ جمع امر متکلم مجہول

ترکیب نہی کے بنانے کی

جب چاہیں کہ نہی بنائیں تو حاضر معروف واحد اور جمع میں میم نہی کا مفتوح اول میں امر حاضر معروف کے لائیں جیسا کہ باے موحدہ امر میں لاتے ہیں۔ اور باقی

صیغوں میں نون اور حاضر مجہول میں بھی واسطے واحد اور جمع کے میم اور باقی صیغوں میں
نون خواہ اول میں امر حاضر مجہول کے خواہ اول میں علامت مجہول کی لاویں اور
افصح یہی ہے جیسے آوردہ مشو آوردہ مشوید اور آوردہ نشود آوردہ نشوند الیٰ آخرہ

گردان نہی معروف

صیغۂ فارسی	علامات	معنی ہندی	ضمیر	بیان صیغہ
میار		مت لا	تو	صیغۂ واحد نہی حاضر معروف
میارید	ید	مت لاؤ	تم	صیغۂ جمع نہی حاضر معروف
نیارد		نہ لاوے	وہ	صیغۂ واحد نہی غائب معروف
نیارند	ند	نہ لائیں	وے	صیغۂ جمع نہی غائب معروف
نیارم	م	نہ لاؤں	میں	صیغۂ واحد نہی متکلم معروف
نیاریم	یم	نہ لاویں	ہم	صیغۂ جمع نہی متکلم معروف

گردان نہی مجہول

صیغۂ فارسی	علامات	معنی ہندی	ضمیر	بیان صیغہ
میاوردہ	شو	مت لایا جا	تو	صیغۂ واحد نہی حاضر مجہول
میاوردہ	شوید	مت لائے جاؤ	تم	صیغۂ جمع نہی حاضر مجہول
نیاوردہ	شود	نہ لایا جاوے	وہ	صیغۂ واحد نہی غائب مجہول
نیاوردہ	شوند	نہ لائے جائیں	وے	صیغۂ جمع نہی غائب مجہول
نیاوردہ	شوم	نہ لایا جاؤں	میں	صیغۂ واحد نہی متکلم مجہول
نیاوردہ	شویم	نہ لائے جائیں	ہم	صیغۂ جمع نہی متکلم مجہول

ترکیب اسم فاعل کے بنانے کی

جب چاہین کہ اسم فاعل بنائین تو نون ساکن اور دال مفتوح اور ہے مختفی واحد امر حاضر کے آخر مین لے آوین اور حرف آخر امر کو مکسور کرین صیغہ واحد اسم فاعل کا بن جائیگا جیسے آور سے آورندہ اور جب جمع بنائین تو ہاے مختفی کو کاف فارسی سے بدل کے الف نون جمع کا آگے اوسکے بڑھاوین صیغہ جمع اسم فاعل کا بن جاویگا جیسے آورندہ سے آورندگان اور کبھی ہاے مختفی گرا کر لفظ ہا آخر مین بڑھاتے ہین جیسے آورندہ سے آورندہا

گردان اسم فاعل

صیغۂ فارسی	معنی ہندی	بیان صیغہ
آورندہ	لانے والا	صیغۂ واحد اسم فاعل
آورندگان آورندہا	لانے والے	صیغۂ جمع اسم فاعل

ترکیب اسم مفعول کے بنانے کی

جب چاہین کہ اسم مفعول بناوین تو مفرد مین ہاے مختفی آخر مین واحد ماضی مطلق معروف کے بڑھاوین جیسے آورد سے آوردہ اور جمع مین یہ ہاے مختفی کاف فارسی سے بدل جاتی ہے اور الف نون جمع کا آگے اوسکے زیادہ کرتے ہین جیسے آوردہ سے آوردگان اور کبھی آخر مین واحد ماضی مطلق معروف کے لفظ ہا بڑھاتے ہین جیسا کہ اسم فاعل مین ذکر ہوا جیسے آورد سے آوردہا

گردان اسم مفعول

صیغۂ فارسی	معنی ہندی	بیان صیغہ
آوردہ	لایا گیا	صیغۂ واحد اسم مفعول
آوردگان آوردہا	لائے گئے	صیغۂ جمع اسم مفعول

خاتمہ

جاننا چاہیے کہ مصدر کی تین قسمین ہین لازم متعدی مشترک لازم اوسے کہتے ہین
جو فقط فاعل پر تمام ہو جائے اور مفعول کا محتاج نہو جیسے رفتن اور نشستن اور متعدی
وہ ہو کہ فاعل پر تمام نہو اور مفعول کا بھی محتاج ہو جیسے آوردن اور بردن اور مشترک وہ ہے
کہ معنی لازم اور معنی متعدی کے دونون اوس مین حاصل ہون اپنی اپنی جگہہ پر جیسے
افتادن زادن گداختن سوختن آموختن افروختن آمیختن ریختن انگیختن
پختن آزردن آزاردن گسستن شکستن بستن پیوستن آشفتن گرفتن
تافتن نهفتن شگافتن فریفتن افزودن نمودن سودن آلودن فرسودن
باریدن پیچیدن بوییدن بریدن جوشیدن خاریدن کاهیدن پوشیدن کشیدن
اور جب چاہو کہ لازم سے متعدی بناؤ تو آنیدن یا آندن آخر مین صیغہ واحد امر
حاضر لازم کے زیادہ کرو متعدی بن جاویگا جیسے رس سے رسانیدن اور رساندن
اور گرد سے گردانیدن اور گرداندن علی هذا القیاس اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ بعضے مصدر
ایسے ہین کہ جنکی گردان پوری نہین آئی جیسے آگندن استردن ژولیدن بودن
غنودن آختن آهیختن آغشتن خستن نهفتن برشتن شنیدن سپختن کشتن
رشتن سفتن هشتن افراشتن فروختن زادن ستدن وغیرہ اور باشد
جو مضارع ہے بعضون نے مصدر اسکا بودن ٹھرایا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ
وہ مضارع ہے کہ مصدر اسکا نہین ہے اور بودن کا امر نہین آیا اور زاید مضارع
زاییدن کا ہے نہ زادن کا اور گردد مضارع گردیدن کا ہے نہ گشتن کا اور رسد
مضارع رسیدن کا ہے نہ رشتن کا اور شنود مضارع شنودن کا ہے نہ

شنیدن کا نہ نجفتن کا اور ہلد مضارع ہلیدن کا ہے نہ ہشتن کا اور افراز مضارع
افراختن کا ہے نہ افراشتن کا اور فروشد مضارع فروشیدن کا ہے نہ فروختن کا

تمت

قطعۂ تاریخ اختتام این رسالہ از جناب مصنف ادام اقبالہ

این طالب علم عاشقانہ	پرسید ز شاہد از شواہد
تاریخ تمامی رسالہ	گفتا کہ خجستہ انتہ العہد
	۱۲۷ ہجری

تاریخ تمامی حفظ قرآن جناب حافظ محمد اسحاق صاحب نبیرۂ جناب مصنف رسالہ زید اقبالہما از جناب ممدوح

حافظ تو شدی محمد اسحاق	ہستی چو یکی ز نسل انصار
تاریخ تمام حفظ قرآن	بشنو و بکن زبان گہربار
از آل عبا عبا تو برگیر	اعداد عبا بجای خود دار
	۱۲۷ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ ایک قاعدہ ایسا بیان ہوتا ہے کہ جسکے برتنے سے
ہر خاص و عام کو فارسی لکھنے پر جلد قدرت ہو جاوے اور اسی قاعدے سے مولوی
امام علی دہلوی مرحوم پڑھنے والے سے بقید مدت و بلا اجرت ٹھیکہ کر لیتے تھے
پس چاہیے کہ اون مصدروں کو جو جدول کے پہلے خانوں میں لکھے ہیں اول
شاگرد کو حفظ کرا دیں پھر اوس عبارت اردو کو جو مصدروں کے خانے کے
بعد لکھی ہے شاگرد سے فارسی میں مسودہ کرا دیں پھر اوس مسودے کو حرف
روابط سے مطابق محاورہ فارسی کے اصلاح کریں جب یہ سارے مصادر اور
خطوط اردو تمام ہو جاویں اسی قاعدے سے اور مصادر یاد کرا کے عبارت
رنگین اردو کی جس میں اونھیں مصادر مخفوظہ کے فعل آویں شاگرد سے فارسی
کراویں قادر قدیر کی مدد خاص سے یقین ہے کہ طالب علم تھوڑے زمانے میں
فارسی عبارت عاری اور رنگین ہر نوع پر قادر ہو جاوے اور واد فارسی
سے لیکن اتنا التزام کرتے رہیں کہ جو مسودہ اردو میں فعل لاویں اون فعلوں کے
مصادر فارسی کو صرف کبیر پر مطابق صرف کبیر اور اون کے مشتق لیا کریں
تو اشتقاق پر کل صیغوں اون مصادر کے شاگرد کو قدرت کامل ہو جاوے

مشتق من سلامت

الف مصادر	مضمون	ماضی استمراری	ماضی بعید	حال
آمدن	مدت سے ساعت مین	آتا تھا	اور آیا تھا	اور آتا ہی
آوردن	کہ کھیم چند بدمعاش ڈاکہ اوپر مہاجنون ہر طرف کے	لاتا تھا	اور لایا تھا	اور لاتا ہی
افزودن	اور تھوڑے فتنے کو	زیادہ کرتا تھا	اور زیادہ کیا تھا	اور زیادہ کرتا ہے
انباشتن	بہت سے چاہ اور غار خون مسافرون سے	بھرتا تھا	اور بھرتے تھے	اور بھرتا ہے
اندوختن	اور مال چوری اور رہزنی کا	اکھٹا کرتا تھا	اور اکھٹا کیا تھا	اور اکھٹا کرتا ہی
آموختن	وقت طفلی سے فن چوری و رہزنی کا	سیکھتا تھا	اور سیکھا تھا	اور سیکھتا ہی
افروختن	آگ فتنے کی ہر طرف	روشن کرتا تھا	اور روشن کی تھی	اور روشن کرتا ہی
آمیختن	ہمیشہ رہزنون سے	ملتا تھا	اور ملا تھا	اور ملتا ہی
انداختن	اور سر مسافرون کے خون ناحق سے دریا و تالاب مین	ڈالتا تھا	اور ڈالی تھے	اور ڈالتا ہے
افشاندن	گرد بیم و ہراس کی خاطر ظلم سے	جھاڑتا تھا	اور جھاڑی تھی	اور جھاڑتا ہے
انگاشتن	اور پیشہ حرام کو حلال	جانتا تھا	اور جانا تھا	اور جانتا ہے
اندیشیدن	اندوختہ خبیث اپنے کو طیب	اندیشہ کرتا تھا	اور اندیشہ کیا تھا	اور اندیشہ کرتا ہے
انگیختن	اور فتنہ خوابیدہ کو خواب سے	اوٹھاتا تھا	اور اوٹھایا تھا	اور اوٹھاتا ہے
آویختن	سر مسافرون کے اوپر دروازے اپنے کے	لٹکاتا تھا	اور لٹکائے تھے	اور لٹکاتا ہے
آشامیدن	اور خون مسافرون کا تلوار اپنی کو	پلاتا تھا	اور پلایا تھا	اور پلاتا ہے
افراختن	اور سر تکبر کا اوپر آسمان کے	بلند کرتا تھا	اور بلند کیا تھا	اور بلند کرتا ہے

الف مصادر	مضمون	ماضی استمراری	ماضی بعید	حال
آرمیدن	اور اکثر بیچ دامان کوہ کے	آرام لیتا تھا	اور آرام لیا تھا	اور آرام لیتا ہے
افگندن	گھر امن دامان کو جبڑ سے	گراتا تھا	اور گرایا تھا	اور گراتا ہے
آسودن	اور رات کے وقت اوپر پہاڑ کے	آسودہ ہوتا تھا	اور آسودہ ہوا تھا	اور آسودہ ہوتا ہے
آفریدن	اور ظلم نیا	پیدا کرتا تھا	اور پیدا کیا تھا	اور پیدا کرتا ہے
آزمودن	شمشیر اپنی کو بیچ خون مسافروں کے	آزماتا تھا	اور آزمایا تھا	اور آزماتا ہے
آمرزیدن	ایسے گنہگار کو سوائے رحمت رحیم کے کون	بخشتا تھا	اور کس نے بخشا تھا	اور کون بخشتا ہے

از ابتدا کہ ایسے بدمعاش کا اس نے بہت مفتی ہیں نہو گا واسطے تمہارے خوب ہو گا تھوڑے لکھے ہوئے کو بہت جانئے

شفیق بدل رفیق سلامت

مصادر	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
بخشیدن	حظ تمہارے نے تسلی ان بیتاب کو ایسی	بخشی	اور بخشی ہے	کہ کسی نے بخشی تھی	اور کبھی کوئی نہ بخشتا تھا	اور نہ بخشے گا	اور نہ بخشتا ہے
بردن	اور غم دل سے ساتھ اس رنگ کے	لے گیا	اور لیگیا ہے	کہ کوئی نہ لیگیا تھا	اور کبھی کوئی نہ لیجاتا تھا	اور نہ لیجاویگا	اور نہ لیجاتا ہے
بریدن	مصیبت غم کو دل سے ایسا	کاٹا	اور کاٹا ہے	کہ کسی نے نہ کاٹا تھا	اور کبھی کوئی نہ کاٹتا تھا	اور نہ کاٹیگا	اور نہ کاٹتا ہے
باریدن	پڑھنے اوسکے سے باران جوش محبت کا ایسا	برسا	اور برسا ہے	کہ کبھی نہ برسا تھا	اور کبھی نہ برستا تھا	اور نہ برسیگا	اور نہ برستا ہے
بالیدن	مضمون اوسکے سے ایسا بدن میرا	بڑھا	اور بڑھا ہے	کہ کبھی نہ بڑھا تھا	اور کبھی نہ بڑھتا تھا	اور نہ بڑھیگا	اور نہ بڑھتا ہے
برشتن	آنے اوسکے سے دل شمعونکا ایسا	بھنا	اور بھنا ہے	کہ کبھی نہ بھنا تھا	اور کبھی نہ بھنتا تھا	اور نہ بھنیگا	اور نہ بھنتا ہے

جدول عجیبہ

مصدر	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی شکیہ	مستقبل	حال
بستن	اور رشتے غم کے ایسے	باندھے	اور باندھے ہیں	کہ کبھی نہ باندھے تھے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
باختن	تا بحدیکہ دل اسیر نے پڑھے اوسکے سے ایسے شور و غوغا سے	ہارے	اور ہارا ہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بوسیدن	مطالعہ خط لیبا آشنا کا دروازہ دل اسیر کو بسا اس کو نحیف رنگ	چوما	اور چوما	کہ کبھی جو نہی نہ چوما تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بافتن	اور باردود جلدیت خوشی کا اور دل اسیر کے ساتھ اس طرح	بُنا	اور بُنا ہی	کہ کبھی نہ بُنا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بودن	سمجھتے ہی دل اسیر ایسا خوش	ہوا	اور ہوا	کہ کبھی کوئی نہ ہوا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قبلہ من سلامت

مصدر	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی شکیہ	مستقبل	حال
پختن	داروغہ املاک سرکار نے یہ خیال دل میں	پکایا	اور پکایا ہی	کہ کبھی نہ پکایا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پیمودن	یعنی زمین سرکاری ساتھ پیمائش کے اور کوتاہ کے	ناپی	اور ناپی ہی	کہ کبھی تنگ سے نہ ناپی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پیچیدن	درحقیقت گنجینہ دانائی کی اوپر بدن اپنے کے	لپیٹی	اور لپیٹی ہی	کہ وہ کبھی نہ لپیٹی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پوشیدن	اور پیرایہ دولت کی ایسا	چھپایا	اور چھپایا ہی	کہ کبھی نہ چھپایا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پسندیدن	فی الحقیقت بیچارہ بدا کا ایسا	پسند کیا	اور پسند کیا ہی	کہ کبھی نہ پسند کیا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پیوستن	اور ساتھ اوس حق شناس کے	ملا	اور ملا ہی	کہ ایسا کوئی نہ ملا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پذیرفتن	اور مشورہ اونکا	قبول کیا	اور قبول کیا ہی	کہ آج تک نہ قبول کیا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مصدر فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی تمنائی	ماضی بعید	نہی استمراری	مستقبل	حال
پریدن	اور سا تھ بارود فریب دوسرے لوگون کے	اوڑا	اور اوڑا ہی	کہ ایسا نہ کوئی اوڑا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پوشیدن	بہر صورت لباس فریب اور دغا کا	پہنا	اور پہنا کا	کہ اتنک کسینے نہ پہنا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پیراستن	اور اپنے تئین بہر اس لباس سے کے ایسا	آلستہ کی	اور آراستہ کیا	کہ کبھی کسینے نہ آراستہ کیا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاشیدن	اور واسطے نیک آدمی خلائق کے اوسنے بیچ آنکھ کے ایسا خون	چھڑکا	اور چھڑکا ہی	کہ کسینے نہ چھڑکا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پرستیدن	غرض کہ دروغ اور باطل کو اوس نے ایسا	پوجا	اور پوجا کا	کہ کبھی کسینے نہ پوجا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پرسیدن	اور شب و روز بلا دست گھر اوسکا اس رنگ سے	پوچھا	اور پوچھا کا	کہ کبھی کسینے نہ پوچھا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنداشتن	ظاہر میں کیا خود ایسی باتون کے پھر اوسنے اپنے تئین ایسا نیک	جانا	اور جانا ہی	کہ کبھی کسینے سجانا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]

موقوف ہونا ایسے آدمی کا سرکار سے بہتر ہے

مشفق من سلامت

مصدر فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی تمنائی	ماضی بعید	نہی استمراری	مستقبل	حال
تاختن	نوکر تمھارے نے گھوڑے تمھارے بیچ کھیت غریبون کے ایسا	دوڑایا	اور دوڑایا ہی	کہ کبھی کسینے نہ دوڑایا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ترسیدن	اگر اوپر فوج دشمن کے دوڑتا آہ غریبون کی ظلم اوسکے سے تھا نہ ڈرتی غرض کہ جو کوئی خوف خدا سے	ڈرا	اور ڈرا ہی	اور ڈرا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تافتن	اوسنے ایذا خلائق سے باگ کو	پھیرا	اور پھیرا ہی	کہ کبھی کسینے نہ پھیرا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تافتن	آخر نور الہی سے پیشانی اوسکی	چمکی	اور چمکی ہی	کہ کوئی پیشانی ایسی نہ چمکی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی تمنائی	ماضی استمراری	مستقبل	حال
تپیدن	دل ایسے آدمی کا خوف خدا سے شب و روز	تڑپا	اور تڑپا ہے	کہ کبھی کوئی نہ تڑپا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تراشیدن	جس کسینے بیچ حق خلائق کے جفا اور ایذا	تراشی	اور تراشی ہے	کہ کسینے ایسی کبھی نہ تراشی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تفسیدن	اور ظاہر ہے کہ سینہ ہر مظلوم کا آہ گرم سے	گرم ہوا	اور گرم ہوا ہے	کہ کبھی ایسا نہ گرم ہوا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تنیدن	اگرچہ آہ مظلوم نے تانا بانا مثل مکڑی کے ناپائدار	تنا	اور تنا ہے	لیکن ستمگار مظلوم کے سینے ایسا نہ تنا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تراویدن	فی الحقیقہ داد رسی مظلوموں سے ایسی حمیت او بر حاکم دادگر کے	ٹپکی	اور ٹپکی ہے	کہ کبھی کسی بادل سے ایسی حمیت ٹپکی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

آرے شعر ترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید

قبلہ من سلامت

مصادر عجمی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی تمنائی	ماضی استمراری	مستقبل	حال
جستن	سعادت خان سپاہی وقت لڑائی کے قلعے سے اوپر فوج دشمنوں کے	کودا	اور کودا ہے	کہ کوئی کبھی ایسا نہ کودا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جستن	اور حمایہ دشمنوں سے پناہ	ڈھونڈھی	اور ڈھونڈھی ہے	اور ڈھونڈھی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جوشیدن	اور مقابلہ بیچ دشمنوں کے مانند دریا کے ایسا	[illegible]	[illegible]	کہ کوئی ایسا جوش میں آیا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جنبیدن	اور مانند پہاڑ کے جگہ سے	ہلا	اور ہلا ہے	کہ کوئی ایسا جگہ سے نہ ہلا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایسا سپاہی قابل اضافہ تنخواہ کے ہے

مشفق من سلمکم اللہ تعالے

مصدر فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
چپیدن	دل سے باغ محبت تمہارے سے پھول محبت کے ایسے	چپنے	رفتہ چپنے ہیں	کہ کبھی کسی نے نہ چپنے تھے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چشیدن	اور ایسے پھل اوس باغ سے	چکھے	رفتہ چکھے ہیں	کہ کبھی کسی نے ایسے نہ چکھے تھے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چکیدن	اور سعی و کوشش اوس کی میں دل سے جیسا کہ عرق	ٹپکا	[illegible]	کہ کسی دل سے ایسا نہ ٹپکا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چسپیدن	پھر کیفیت جلالی تمہارے نے اور براتی اوس کی ... ایسی	چمٹی	رفتہ چمٹی ہے	کہ کسی کے ... ایسی چمٹی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چریدن	انجام اوس کا معلوم تھا کہ خزان نے اوس باغ کو اس رنگ سے	چرا	[illegible]	کہ کسی چرند نے کھیت چرا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چربیدن	آخر اوس باغ کا اور اقبال اوس کے ... آب	غالب آیا	[illegible]	کہ کوئی ایسا غالب آیا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]

برخوردار من سلمہ ربہ

مصدر فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
خواندن	بھائی تمہارے نے آج ایسا خوب	پڑھا	[illegible]	کہ کسی نے ایسا نہ پڑھا تھا	اور نہ کوئی کبھی پڑھتا تھا	[illegible]	[illegible]
خفتن	اور بعد پڑھنے کے ایسا	سویا	[illegible]	کہ کبھی ایسا نہ سویا تھا	نہ کوئی کبھی سوتا تھا	[illegible]	[illegible]
خوردن	اور اوس نے کھانا بے وقت	کھایا	[illegible]	کہ وقت پر اوس نے کھایا تھا	اور کبھی بے وقت کھاتا تھا	[illegible]	[illegible]
خزیدن	اور وقت بلانے کے خوف معلم سے گھر میں ایسا	گھسا	[illegible]	کہ کوئی ڈر سے گھسا تھا	گھستا تھا	[illegible]	[illegible]
خموشیدن	لیکن وقت شور کرنے کے	چپ ہوا	[illegible]	کہ کوئی چپ ... ایسا چپ ہوا تھا	نہ کوئی ایسا چپ ہوتا تھا	[illegible]	[illegible]

مصادر عجیبہ	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
خروشیدن	پھر بعد چپ رہنے کے ایس	شور مچایا	اور شور مچایا ہے	کہ کسینے ایسا شور نہ مچایا تھا	نہ کبھی کوئی شور مچاتا تھا	شور مچائیگا	شور مچاتا ہے
خرامیدن	اور وقت چھٹی کے باغ مین جاکر	ٹہلا	اور ٹہلا ہے	کہ کبھی نہ ایسا ٹہلا تھا	نہ کوئی اتنا ٹہلتا تھا	ٹہلیگا	ٹہلتا ہے
خندیدن	اور سیر باغ سے خوش ہوکر	ہنسا	اور ہنسا ہے	کہ کوئی ایسا نہ ہنسا تھا	نہ کوئی کبھی ہنستا تھا	ہنسیگا	ہنستا ہے
خواندن	اور جس سودے والے کو دیکھا اوسکو	بلایا	اور بلایا ہے	کہ کسینے نہ بلایا تھا	نہ کوئی ایسا بلاتا تھا	بلائیگا	بلاتا ہے
خریدن	اور جو سودا چاہا اوس سے	مول لیا	اور مول لیا ہے	کہ کبھی کسینے نہ مول لیا تھا	نہ کوئی ایسا مول لیتا تھا	مول لیگا	مول لیتا ہے
خواستن	تلف کرنا مال و زر کا ایسا	چاہا	اور چاہا ہے	کہ کسینے نقصان نہ چاہا تھا	نہ کوئی ایسا چاہتا تھا	چاہیگا	چاہتا ہے
خراشیدن	ایسی حرکتون اوس برخوردار کے نے دل ہمارا ایسا	چھیلا	اور چھیلا ہے	کہ کسینے ایسا نہ چھیلا تھا	نہ کوئی ایسا چھیلتا تھا	چھیلیگا	چھیلتا ہے
خلیدن	اور کانٹا اس رنج کا دل مین ایسا	چبھا	اور چبھا ہے	کہ کبھی پالوہمیز نہ چبھا تھا	نہ کسی کے ایسا چبھتا تھا	چبھیگا	چبھتا ہے
خاریدن	ایسا کام جسنے کیا بیشک اوسنے تمام عمر زخم جگر ناخن غم سے	کھجلایا	اور کھجلایا ہے	کہ کسینے ایسا نہ کھجلایا تھا	نہ کوئی کبھی کھجلاتا تھا	کھجلائیگا	کھجلاتا ہے

غریب پرور عادل زمان سلامت

مصادر از دال

مصادر مہملہ	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
داشتن	داروغہ باورچیخانہ خاص نے ایسی ہوشیاری	رکھی	اور رکھی ہے	کہ کسینے نہ رکھی تھی	نہ کوئی ایسی رکھتا تھا	رکھیگا	رکھتا ہے
دانستن	اگر کوئی رکھتا ایسی ہی ہوشیاری رکھتا اور بخت نیکہا نیکی اوسنے ایسی	جانی	اور جانی ہے	کہ کسینے ایسی کبھی نہ جانی تھی	نہ کوئی ایسی جانتا تھا	جانیگا	جانتا ہے
دریافتن	اور نیک او ر بدبخت کا ساتھ اس وضع کے	دریافت کیا	اور دریافت کیا ہے	کہ کسینے کبھی نہ دریافت کیا تھا	نہ کوئی کبھی ایسا دریافت کرتا تھا	دریافت کریگا	دریافت کرتا ہے

مصادر فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
دیدن	اور تلون زمانے کا اونسے آنکھوں سے	دیکھا	دیکھا ہے	کہ اور کسی نے نہ دیکھا تھا	نہ کوئی ایسا دیکھتا تھا	دیکھے گا	دیکھتا ہے
دادن	غرضکہ ہر قسم کے کھانا پکانے کی اوس نے ایسی داد	دی	اور دی ہے	کہ کسی نے کبھی نہ دی تھی	نہ کوئی کبھی دیتا تھا	نہ دے گا	نہ دیتا ہے
دزدیدن	اور کبھی اوسنے کچھ اوس میں سے	نہ چرایا	نہ چرایا ہے	اور نہ لڑکے کبھی چرایا تھا	اور نہ چراتا تھا	[illegible]	[illegible]
دویدن	اور کار سرکار میں ساتھ دل و جان کے خوشی سے	دوڑا	اور دوڑا ہے	کہ کوئی محنتی ایسا نہ دوڑا تھا	اور نہ دوڑتا تھا	[illegible]	[illegible]
دمیدن	غرضکہ دانہ خرمندی اور ہنرمندی کا اوسکے ہر دل دانا میں	اوگا	[illegible]	کہ کبھی نہ ایسا نہ اوگا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دمیدن	بلکہ اوسنے افسون ہنرمندی کا ہر شخص کے کان میں	پھونکا	[illegible]	کہ کسی نے کبھی نہ پھونکا تھا	نہ کوئی ایسا پھونکتا تھا	[illegible]	[illegible]
دریدن	اور ہاتھ ہنرمندی اوسکے سے گریبان عقل ہر دانا کا بے تکلف	پھاڑا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
درخشیدن	بیچ زمانے قدرشناسی حضور کے ستارہ اوسکی قدر کا ایسا	چمکا	اور چمکا ہے	کہ کوئی ستارہ نہ چمکا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوختن	اور دوسری ہنرمندی اوسکی یہ ہے کہ رات گو کپڑا ایسا عمدہ	سیا	سیا ہے	کہ کسی نے ایسا نہ سیا تھا	نہ کوئی ایسا سیتا تھا	[illegible]	[illegible]
دوشیدن	اور اوسکی ہنرمندی یہ ہے کہ ہر کھنی گائے کا دودھ اوسنے	دوہا	اور دوہا ہے	کہ کسی نے ایسا نہ دوہا تھا	نہ کوئی ایسا دوہتا تھا	[illegible]	[illegible]

ایسے آدمی کی قدر ضرور ہے واجب تھا عرض کیا

مشفق من سلامت

مصادر فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
رفتن	یاد ہماری تمہارے دل سے	گئی	گئی ہے	کہ کسیکے دل سے ایسی نہ گئی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مصادر مہملہ	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
رسیدن	پیچھے جانے تمہارے کے کوئی بیگانہ اور بیگانہ فریاد ہماری کو	نہ پہونچا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رُستن	اور ہماری زمین دل مین پودھا تمہاری محبت کا	جما	اور جما ہے	کہ کسی زمین مین ایسا نہ جما تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رَستن	اور خیال تمہارا ایکدم میرے دل سے	نچھوٹا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ریختن	آنکھون میری نے بغیر تمہارے خون دل کا	گرایا	اور گرایا ہے	کہ کسینے ایسا نہ گرایا تھا	نہ کوئی آنکھ ایسا خون گراتی تھی	[illegible]	[illegible]
رُوییدن	اگر تمہارے پاس پہونچتا خون دل کا آنکھ نگرانی اور ہم تخم یاد تمہاریکا	بیچ زمین دل میرے اوگا	اور ایسا اوگا ہے	کہ کوئی تخم ایسا نہ اوگا تھا	نہ کہین کبھی اوگتا تھا	[illegible]	[illegible]
رمیدن	اور بغیر تمہارے دل میرا آب و خور سے اس طرح	بھاگا	اور بھاگا ہے	کہ کبھی اتنا نہ بھاگا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رقصیدن	اور بیچ یاد تمہاری کے دل میرا مرغ بسمل کی طرح خون جگر مین	ناچا	اور ناچا ہے	کہ کوئی ایسا نہ ناچا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رُفتن	غرضکہ بیچ یاد تمہاری کے گھر دل اپنے کا یاد غیر سے بالکل	جھاڑا	اور جھاڑا ہے	کہ کسینے کبھی نجھاڑا تھا	اور نہ کوئی ایسا جھارتا تھا	[illegible]	[illegible]

مہربان من سلامت

مصادر مستعملہ	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
زدن	بیچ سماعت کے آیا کہ نوکر تمہارے نے نوکر ہمارے کو ایسا	مارا	اور مارا ہے	کہ کسینے ایسا نہ مارا تھا	نہ کوئی کسیکو ایسا مارتا تھا	[illegible]	[illegible]
زیبیدن	بہر کیف چپ رہنا تمہارا واسطے تمہارے	زیب دیا	اور زیب دیا ہے	نہ زیب دیا تھا	نہ زیب دیتا تھا	[illegible]	[illegible]
زیستن	درحقیقت نوکر تمہارا بیچ دنیا کے ساتھ بدنامی کے	جیا	اور جیا ہے	کہ کوئی ایسا جیا تھا	نہ جیتا تھا	[illegible]	[illegible]

مصادر	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
زہیدن	کسی ماں نے ایسا بیٹا جیسا کہ نوکر تمھارا ہے	نہ جنا	نہ جنا ہے	نہ کسی نے ایسا جنا تھا	نہ کوئی ماں جنتی تھی	نہ جنے گی	نہ جنتی ہے
زدودن	لیکن بسبب موقوف کرنے تمھارے آنے نوکر کو بسبب قصور یہ زنگار اس غم کا دل میرے سے	چھوٹا	اور چھوٹا ہے	کہ کبھی ایسا نہ چھوٹا تھا	نہ زنگار ایسا چھوٹتا تھا	نہ چھوٹے گا	نہ چھوٹتا ہے

اگر موقوف نہ کرتے دل میرے سے یہ زنگار کبھی نہ چھوٹتا باقی خیریت

مہربان من سلامت

مصادر	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
ساختن	تمھاری محبت نے میرے دل میں گھر	بنایا	اور بنایا ہے	کہ ایسا کسی نے نہ بنایا تھا	میرے میں نہ بناتا تھا	نہ بنائے گا	نہ بناتا ہے
سپردن	آنکھوں میں میری بیچ یاد تمھاری کے بیشمار آنسو دامن میرے کو	سونپے	اور سونپے ہیں	کہ کسی نے اس طرح نہ سونپے تھے	نہ کوئی آنکھ سونپتی تھی	نہ سونپے گی	نہ سونپتی ہے
سرودن	اور زبان میری نے گانا تعریف تمھاری کا	گایا	اور گایا ہے	کہ کسی نے نہ گایا تھا	نہ کوئی زبان گاتی تھی	نہ گائے گی	نہ گاتی ہے
ستودن	اور اس خوبی کے ساتھ	تعریف کی	اور تعریف کی ہے	کہ کسی نے تعریف نہ کی تھی	نہ کوئی تعریف کرتا تھا	نہ تعریف کرے گا	نہ تعریف کرتا ہے
سودن	اور منہ نے اپنے کو بیچ یاد تمھاری کے ایسا	گھسا	اور گھسا ہے	کہ کسی نے گھسا تھا	نہ کوئی گھستا تھا	نہ گھسے گا	نہ گھستا ہے
ستانیدن	تم نے اپنے خط میں ایما کیا تھا کہ اگر تم نے کچھ ہماری سرکار سے بطریق قرض لیا ہو ادا کرو مہربان من ہم نے سرکار سے کچھ قرض	نہیں لیا	اور نہیں لیا ہے	اور کسی نے قرض نہیں لیا تھا	کبھی نہیں لیتا تھا	نہ لوں گا	نہیں لیتا ہوں
سوختن	اگر لیتا تو ادا کرتا مہربان میرے اس لکھنے سے تمھارے دل میرا بہت	جلا	اور جلا ہے	اگر کسی کا دل ایسا نہ جلا تھا	نہ کبھی جلتا تھا	نہ جلے گا	نہ جلتا ہے

غریب پرور سلامت

مصادر	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
شدن	کوئی مثل حنا کی عنایت فرما ہمارا	نہ ہوا	نہ ہوا ہے	نہ ہوا تھا	نہ ہوتا تھا	نہ ہوگا	نہ ہوتا ہے

مصادر شین معجمہ	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
شکستن	جو کوئی شیشہ سے پتھر اوسکا غیب ہے	ٹوٹا	اور ٹوٹا ہے	کہ کسیکا ایسا نہ ٹوٹا تھا	نہ ٹوٹتا تھا	نہ ٹوٹیگا	نہ ٹوٹتا ہے
شنیدن	وصف تمہارا کسی زمانے نے ہین	نہ سنا	تمام خلق نے سنا ہے	اور نہ سنا تھا	اور کون نہین سنتا تھا	اور سنیگا	اور سنتا ہے
شمردن	اور کسینے آپکو رفیق پرور	نگنا	بلکہ سنکڑے گنا ہے	اور ہر ایک گن تھا	اور ہر کوئی گنتا تھا	[illegible]	[illegible]
شناختن	یہان سوا ذات عالی کے مینے دوسرے کو	نہ پہچانا	اور نہ پہچانا ہے	رغبت سے نہ پہچانا تھا	نہ پہچانتا تھا	اور نہ پہچانیگا	اور نہ پہچانتا ہے
شستن	بلکہ دوسرے کا خیال اپنے دل سے	دھویا	اور دھویا ہے	کہ ایسا کسینے نہ دھویا تھا	نہ کوئی کبھی دھوتا تھا	نہ دھوئیگا	نہ دھوتا ہے
شتافتن	گھوڑا زبان کا میدان تعریف تمہاری مین	دوڑا	اور دوڑا ہے	کہ کبھی آپ نہ دوڑا تھا	نہ دوڑتا تھا	نہ دوڑیگا	نہ دوڑتا ہے
شگفتن	اور غنچہ دل میرے کا بیچ محبت تمہاری کے	کھلا	اور کھلا ہے	کہ کبھی کوئی غنچہ نکھلا تھا	نہ کھلتا تھا	نہ کھلیگا	نہ کھلتا ہے
شکافتن	اور سر خیال غیر کو ایسا	چیرا	اور چیرا ہے	کہ کسینے نہ چیرا تھا	نہ کوئی کبھی چیرتا تھا	نہ چیریگا	نہ چیرتا ہے
شاشیدن	دل میرے نے غیر کے نام پر	موتا	اور موتا ہے	کہ کسینے ایسا نہ موتا تھا	بےغیرتی سے موتتا تھا	نہ موتیگا	نہ موتتا ہے

مہربان من سلامت

مصادر طائے مطبقہ	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
طلبیدن	جو دعا مینے درگاہ الٰہی سے	طلب کی	اور طلب کی ہے	اور طلب کی تھی	اور طلب کرتا تھا	اور طلب کریگا	اور طلب کرتا ہے

سوائے ترقی تمہاری کے دوسری تھی الحمد للہ رب العالمین کہ سب قبول ہوئی زیادہ چہ نوشتہ

مہربان من زاد محبتہ

مصادر غین معجمہ	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
غلطیدن	دل میرا بیچ یاد تمہاری کی سینے مین	لوٹا	اور لوٹا ہے	کہ کوئی اسطرح نہ لوٹا تھا	نہ کوئی لوٹتا تھا	نہ لوٹیگا	نہ لوٹتا ہے

لیکن تعجب ہے کہ لوٹنے دل میرے کا اثر تمہارے دل میں نہیں ہوتا اور تمکو ہمارے پاس نہیں لاتا والسلام

غریب پرور سلامت

مصادر ف	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
فرمودن	حضور نے ہمارے ساتھ احسان ایسا	فرمایا	اور فرمایا ہے	کہ قبلہ گاہی صاحب نے بھی نہ فرمایا تھا	نہ فرماتے تھے	نہ فرمائینگے	نہ فرماتے ہیں
فرستادن	یعنی حضور نے مجھے ایسا سرفرازنامہ خوشی کا	بھیجا	اور بھیجا ہے	کہ کسی نے نہ بھیجا تھا	بھیجتا تھا	نہ بھیجیگا	بھیجتا ہے
فزودن	اوسکے آنے سے خوشی و پرخوشی کے	بڑھی	اور بڑھی ہے	کہ نہ ایسی بڑھی تھی	نہ بڑھتی تھی	نہ بڑھیگی	نہ بڑھتی ہے
فہمیدن	اگرچہ قدر اس احسان کی عقل ناقص میری	نہ سمجھی	اور نہ سمجھی ہے	اور نہ سمجھی تھی	اور نہ سمجھتی تھی	اور نہ سمجھیگی	اور نہ سمجھتی ہے
فرسودن	لیکن زبان بیچ شکرگزاری اوسکی کی	گھسی	اور گھسی ہے	کہ کسی کی نہ گھسی تھی	کہ کسی کی زبان نہ گھستی تھی	نہ گھسیگی	نہ گھستی ہے
فریفتن	حضور کی اس خوبی پر طبیعت ایسی	فریفتہ ہوئی	اور فریفتہ ہوئی ہے	کہ کسی کی نہ فریفتہ ہوئی تھی	نہ فریفتہ ہوتی تھی	نہ فریفتہ ہوگی	نہ فریفتہ ہوتی ہے
فروختن	غرضکہ متاع جان کو دل نے آپکے ہاتھ	بیچا	اور بیچا ہے	اور بیچا تھا	کہ کوئی ایسا نہ بیچتا تھا	نہ بیچیگا	نہ بیچتا ہے
فتادن	او محبت غیر کی دل میرے سے ایسی	گری	اور گری ہے	کہ کبھی نہ گری تھی	نہ گرتی تھی	نہ گریگی	نہ گرتی ہے

مہربان من سلامت

مصادر کاف عربی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
کردن	فتح خان نغو کر تمہارے نے بُرا فساد	کیا	اور کیا ہے	کہ کسی نے ایسا نہ کیا تھا	نہ کوئی کرتا تھا	نہ کریگا	نہ کرتا ہے
کاشتن	اپنے حق میں تخم بدی کا	بویا	اور بویا ہے	کہ کسی نے نہ بویا تھا	نہ کوئی بوتا تھا	نہ بوئیگا	نہ بوتا ہے
کشیدن	اور کمان دشمنی کی	کھینچی	اور کھینچی ہے	کہ کسی نے ایسی نہ کھینچی تھی	نہ کھینچتا تھا	نہ کھینچیگا	نہ کھینچتا ہے
کندن	اور بنیاد دوستی کی	کھودی	اور کھودی ہے	کہ کسی نے نہ کھودی تھی	نہ کوئی کھودتا تھا	نہ کھودیگا	نہ کھودتا ہے

مصادر کاف عربی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
کوفتن	اور تجھ سے سینہ دوستی کو	کوٹا	[illegible]	کہ سینے نہ کوٹا تھا	نہ کوئی کوٹتا تھا	[illegible]	[illegible]
کاویدن	اور جسٹر اخلاص اور دوستی کی	کریدی	[illegible]	کہ سینے نہ کریدی تھی	نہ کوئی کریدتا تھا	[illegible]	[illegible]
کوشیدن	اور بیچ بیکسی اپنی کے	کوشش کی	اور کوشش کی ہے	اور بہت کوشش کی تھی	اور کوشش کرتا تھا	[illegible]	[illegible]
کشتن	خلاصہ یہ کہ سائیس ہمارے کو جان سے	مارا	اور مارا ہے	کہ ایسا ہی کسی نے نہ مارا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کشادن	اور ہاتھ ظلم کا اوس غریب پر	کھولا	اور کھولا ہے	کہ سینے ایسا نہ کھولا تھا	نہ کوئی کھولتا تھا	[illegible]	[illegible]
کاہیدن	اور اس غم سے بدن میرا	گھٹا	اور گھٹا ہے	اور گھٹا تھا	کہ کبھی ایسا نہ گھٹتا تھا	[illegible]	[illegible]

مشتق من سلاست

مصادر کاف فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
گریستن	بندہ بیچ جدائی تمہارے کے ایسا	رویا	اور رویا ہے	کہ کبھی ایسا نہ رویا تھا	نہ کوئی روتا تھا	[illegible]	[illegible]
گنجیدن	پر آنسوؤں کا بیچ زمین کے	سمایا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گداختن	اور بدن میرا آگ جدائی سے مثل شمع کے	پگھلا	[illegible]	کہ کبھی ایسا نہ پگھلا تھا	نہ پگھلتا تھا	[illegible]	[illegible]
گذشتن	یہاں تک کہ اپنے سے	گذرا	اور گذرا ہے	کہ کوئی ایسا نہ گذرا تھا	نہ گذرتا تھا	[illegible]	[illegible]
گریختن	اور آرام دل سے ایسا	بھاگا	اور بھاگا ہے	کہ کبھی ایسا نہ بھاگا تھا	نہ بھاگتا تھا	[illegible]	[illegible]
گردیدن	اور میری طرف آرام پھر سکتا تھا	پھرا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گسیختن	اور باگ صبر کی ہاتھ دل سے ایسی	توڑی	اور توڑی ہے	[illegible]	کہ کوئی ایسی باگ نہ توڑتی تھی	نہ توڑیگی	نہ توڑ[illegible]
گرفتن	اور ضد آپ نے میرے سینے میں جگہہ ایسی	پکڑی	اور پکڑی ہے	کہ سینے ایسی جگہہ پکڑی تھی	نہ کوئی پکڑتا تھا	نہ پکڑیگا	نہ پکڑ[illegible]

مصادر کاف فارسی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
گزیدن	تمہاری محبت کو میرے دل نے ایسا	قبول کیا	[illegible]	کہ کسینے کوئی چیز ایسی قبول کی تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گزیدن	بغیر تمہارے گھر بدن میرے نے جان میری کو ایسا	کاٹا	اور کاٹا ہے	کہ کسینے ایسا نہ کاٹا تھا	نہ کوئی کبھی کاٹتا تھا	[illegible]	[illegible]
گذاشتن	کہ جان میرے نے گھر دن میرے کو	چھوڑا	اور چھوڑا ہے	کہ کسینے ایسا نہ چھوڑا تھا	نہ کوئی کبھی چھوڑتا تھا	[illegible]	[illegible]
گماشتن	اور غم جدائی نے دل بیقراری کو ایسا	متعین کیا	اور متعین کیا ہے	کہ کسینے ایسا متعین نکیا تھا	نہ کوئی کبھی متعین کرتا تھا	نہ متعین کریگا	نہ متعین کرتا ہے
گرائیدن	کہ طرف قرار کے ایک لحظہ	نہ میل کیا	نہ میل کیا ہے	اور نہ میل کیا تھا	اور نہ میل کرتا تھا	نہ میل کریگا	نہ میل کرتا ہے
گفتن	یہ حال دل کا جو تمہارا میں نے	کہا	اور کہا ہے	کہ کسینے ایسا نہ کہا تھا	نہ کوئی کبھی کہتا تھا	نہ کہیگا	نہ کہتا ہے

مہربان من سلامت

مصادر لام	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
لافیدن	زبان میری نے کبھی کسی مقدمہ میں	شیخی نماری	اور شیخی نماری ہے	اور نہ کبھی شیخی ماری تھی	اور نہ شیخی مارتی تھی	اور نہ شیخی مارے گی	اور نہ شیخی مارتی ہے
لرزیدن	کس واسطے کہ دل میرا جھوٹ سے مثل بید کے	کانپا	اور کانپا ہے	کہ کوئی ایسا نہ کانپا تھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لغزیدن	اور کبھی قدم میرا جھوٹھ جگہ میں	نہ پھسلا	نہ پھسلا ہے	نہ کبھی پھسلا تھا	نہ پھسلتا تھا	[illegible]	[illegible]
لیسیدن	اور پیالہ جھوٹھ بولنیکا کبھی زبان نے	نہ چاٹا	نہ چاٹا ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مشفق من سلامت

مصادر میم	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	مستقبل	حال
ماندن	دل میرا بیچ جدائی تمہاری کی بیمار	رہا	اور رہا ہے	کہ کوئی ایسا بیمار نرہا تھا	نہ کوئی ایسا بیمار رہتا تھا	نرہیگا	نرہتا ہے

مصادر میم	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
مالیدن	اور ادہر زندگی اپنی کی ہاتھہ افسوس کا	ملا	اور ملا ہے	کہ کسینے ایسا نہ ملا تھا	نہ کوئی کبھی ملتا تھا	[illegible]	[illegible]
مردن	اور بیچ یاد تمہاری کے اپنی جان سے	مرا	اور مرا ہے	کہ کوئی ایسا نہ مرا تھا	نہ کوئی کبھی مرتا تھا	[illegible]	[illegible]
مکیدن	اور اونگلی افسوس کی غم جدائی میں	چوسی	اور چوسی ہے	کہ کسینے ایسی نہ چوسی تھی	نہ کوئی کبھی چوستا تھا	[illegible]	[illegible]

مہربان من سلامت

مصادر نون	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
نوشتن	قلم شوق نے تمکو حال میرا بہت	لکھا	اور لکھا ہے	کہ کسینے ایسا نہ لکھا تھا	نہ کوئی لکھتا تھا	نہ لکھیگا	نہ لکھتا
نمودن	اور بکر ساتھہ لکھہ بھیجنے خط کے حال میرا	دکھلایا	اور دکھلایا ہے	کہ کسینے ایسا نہ دکھلایا تھا	نہ کوئی کبھی دکھلاتا تھا	[illegible]	[illegible]
نمودن	لیکن آنکھہ تمہاری نے ملاحظہ	نکیا	نکیا ہے	اور نکیا تھا	نکوئی ایسا کرتا تھا	نکریگا	نکرتا
نالیدن	اس غم سے دل میرے نے	نالہ کیا	اور نالہ کیا ہے	کہ کسینے ایسا نالہ نکیا تھا	نکوئی ایسا نالہ کرتا تھا	نہ نالہ کریگا	[illegible]
نگریستن	اور رات دن منہ اس رنج کا	دیکھا	اور دیکھا ہے	کہ کسینے ایسا رنج نہ دیکھا تھا	نہ کوئی کبھی دیکھتا تھا	[illegible]	[illegible]
نشستن	اور ایک دم ساتھہ آرام کے	نہ بیٹھا	نہ بیٹھا ہے	نہ بیٹھا تھا	نہ بیٹھتا تھا	نہ بیٹھیگا	نہ بیٹھ[illegible]
نواختن	لیکن افسوس کہ تمنے تحریر خط سے	نہ نوازا	اور نہ نوازا ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نگاشتن	حالانکہ میںنے کس قدر لجاجت اور سماجت	لکھی	اور لکھی ہے	کہ کسینے ایسی نہ لکھی تھی	نہ کوئی اتنی لکھتا تھا	نہ لکھیگا	[illegible]
نواختن	غرضکہ تمنے نقارہ بیمروتی کا ایسا	بجایا	اور بجایا ہے	کہ کسینے ایسا نہ بجایا تھا	نہ کوئی کبھی بجاتا تھا	[illegible]	[illegible]
نازیدن	اور طرفہ یہ کہ تمنے اس لکھنے خط سے ایسا	ناز کیا	اور ناز کیا ہے	کہ کسینے ایسا ناز نکیا تھا	نہ کوئی کبھی ناز کرتا تھا	[illegible]	[illegible]

مہربان من سلامت

مصادر واو	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
وزیدن	یہ باغ دوستی تمھاری کے ایسی ہوا خوشی کی	چلی	اور چلی ہے	اگر کسی باغ مین ایسی چلی تھی	نہ کبھی چلتی تھی	نہ چلیگی	نہ چلتی ہے
ورزیدن	اور میرے دل نے پہونچا اور جگہ نہ کیا ایسا	قبول کیا	اور قبول کیا ہے	اگر کسی نے ایسا قبول کیا تھا	نہ کوئی ایسا قبول کرتا تھا	نہ قبول کریگا	نہ قبول کرتا ہے

مشفق من سلامت

مصدر ہاے ہوز	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
ہراسیدن	دل میرا جدائی تمہاری سے ایسا	ہراسان ہوا	اور ہراسان ہوا ہے	اگر کوئی ایسا ہراسان ہوا تھا	نہ ہراسان ہوتا تھا	نہ ہراسان ہوگا	نہ ہراسان ہوتا ہے

مہربان من سلامت

مصدر تائے فوقانی	مضمون	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی تمنائی	مستقبل	حال
یافتن	دل میرے نے ہیچ محبت تمہاری کے زندگی ہمیشہ کی	پائی	اور پائی ہے	اگر کسی نے ایسی پائی تھی	نہ کوئی پاتا تھا	نہ پائیگا	نہ پاتا ہے

خاتمہ طبع مطبوع ہر طبع رنجتہ خامۂ نازک ادا شاعر خواجہ محمد یحیی صاحب خلف باشرف مستند الشعرا

اصول عجیبہ حمد کے کب فہم ناقص انسان مین آوین جب دل مقبول ما عرفناک حق معرفتک فرماوین

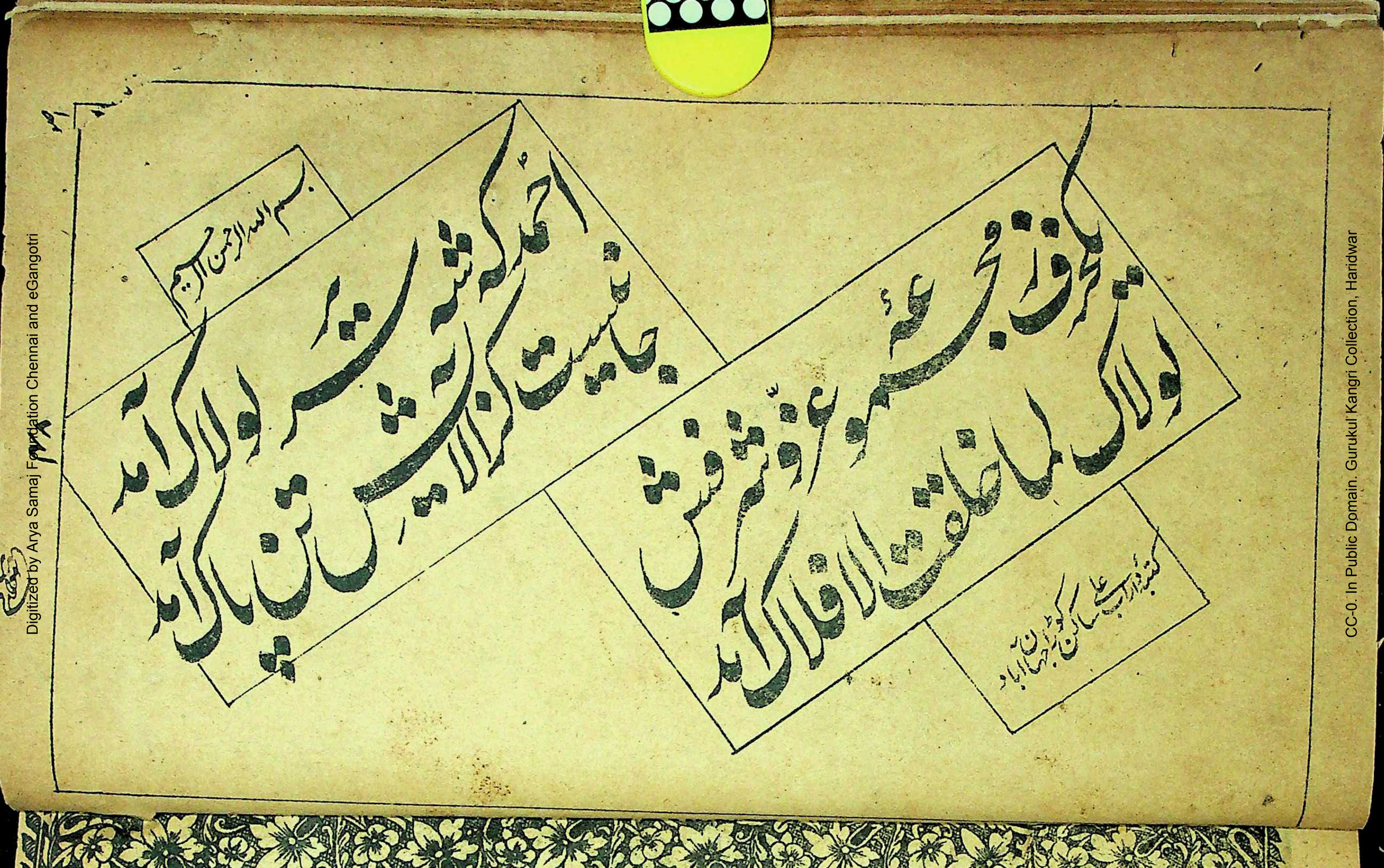
صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین بعد اسکے پوشیدہ

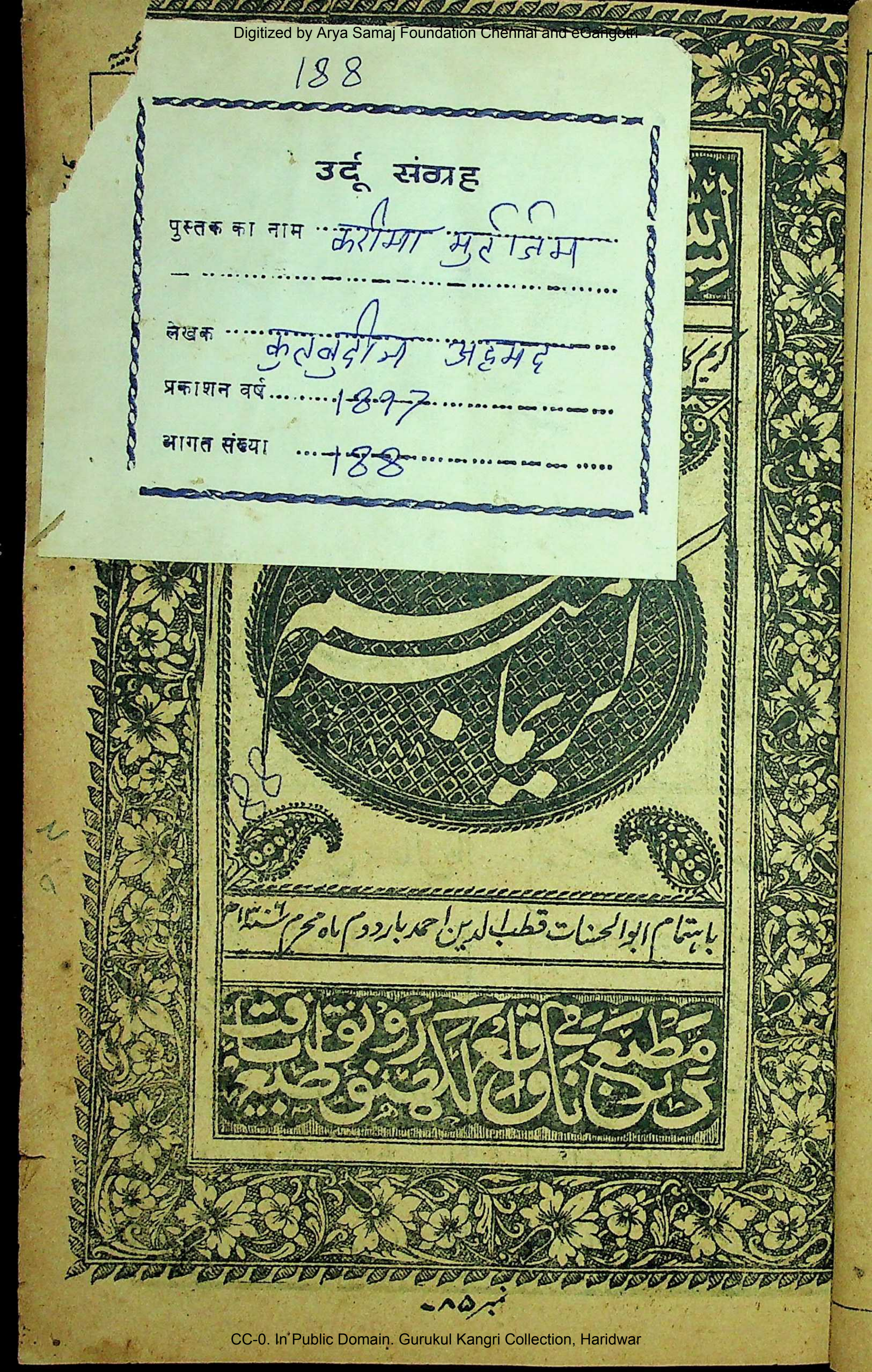
نرہے کہ رسالہ غریبہ اصول عجیبہ مطبع فیض منبع جناب منشی

نولکشور واقع کانپور مین اہتمام لالہ بشیشر دیال

منصرم باکمال بماہ جون سنہ ۱۸۸۱ع چھپکر

دستخوش ہر اہل طبع ہوا


بسم الله الرحمن الرحیم
احمد که شه
لولاک لما خلقت الافلاک آمد



باہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد بار دوم ماہ محرم ۱۳۱۵

نمبر ۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

کریما ببخشای بر حالِ ما — کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

اے کریم بخشش کر ہمارے حال پر — کہ ہیں ہم قیدی کمند حرص

نداریم غیر از تو فریادرس — توئی عاصیان را خطا بخش و بس

نہیں ہے سوا تیرے کوئی فریاد کا پہونچنے والا — تو ہی ہے گنہگاروں کے گناہ بخشنے والا اور ہمیشہ

نگہدار ما را از راہِ خطا — خطا در گذار و صوابم

بچا ہمکو ٹیڑھی راہ سے — گناہ معاف کر اور سیدھی راہ ہمکو دکھا

در ثنای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

تعریف مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے

زبان تا بود در دہان جای گیر

زبان جبتک رہے منھ مین قائم

ثنای محمد بود دلپذیر

تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہووے دلکو پسند

حبیب خدا اشرف انبیا

خدا کے پیارے سب نبیون سے اچھے

کہ عرش مجید شس بود متکا

اسواسطے کہ عرش بلند اونکا تکیہ گاہ ہی

سوار جہانگیر یکران براق

سوار جہان کے لینیوالے ایک قدم براق سے

کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

گذرے مکان نیلی چھت یعنی آسمان سے

خطاب نفس

خطاب اپنے نفس سے

چہل سال عمر عزیزت گذشت

چالیس برس عمر عزیز تیری کے گذرے

مزاج تو از حال طفلی نگشت

مگر مزاج تیرے سے لڑکپن نہ گیا

ہمہ با ہوا و ہوس ساختی

اور ہمیشہ خواہش نفس مین پھنسا رہا

دمی با مصالح نہ پرداختی

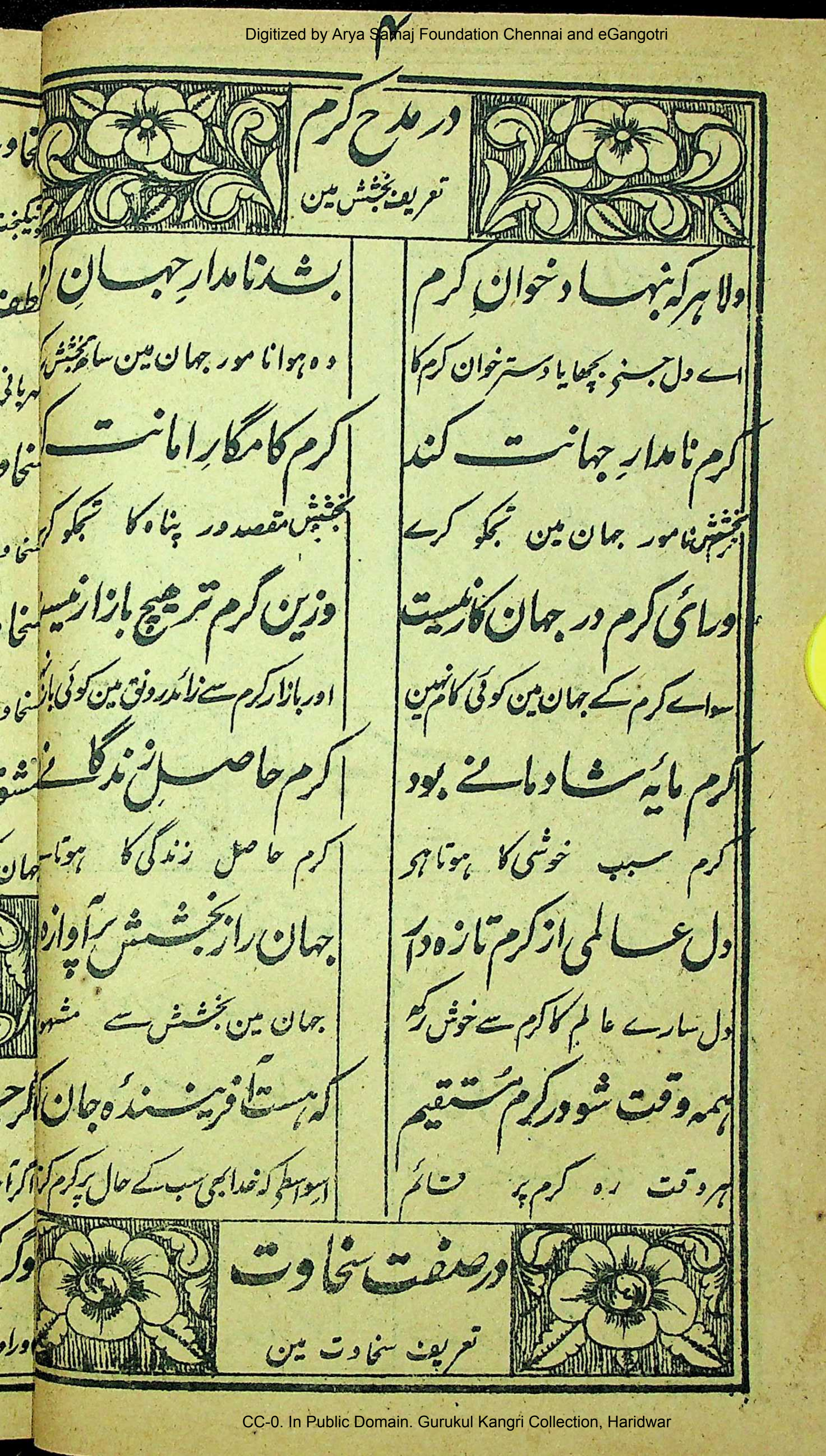
ایک دم نیکی مین نہ مشغول ہوا

مکن تکیہ بر عمر ناپایدار

ہمکو بھروسا نہ کر عمر ناپائدار کا

مباش ایمن از بازی روزگار

بے خوف نہ رہ گردش زمانہ سے



در مدح کرم

تعریف بخشش مین

دلا هر که بنهاد خوان کرم — بشد نامدار جهان کرم

اے دل جسنے بچھایا دسترخوان کرم کا — وہ ہوا نامور جہان مین ساتھ بخشش کے

کرم نامدارِ جهانت کند — کرم کامگارِ امانت کند

بخشش نامور جہان مین تجکو کرے — بخشش مقصدور پناہ کا تجکو کرے

ورائے کرم در جهان کار نیست — وزین کرم تر هیچ بازار نیست

سواے کرم کے جہان مین کوئی کام نہین — اور بازار کرم سے زائد رونق مین کوئی بازار نہین

کرم مایهٔ شادمانے بود — کرم حاصلِ زندگانے بود

کرم سبب خوشی کا ہوتا ہے — کرم حاصل زندگی کا ہوتا ہے

دلِ عالمی از کرم تازه دار — جهان راز بخشش پرآوازه دار

دل سارے عالم کا کرم سے خوش رکھ — جہان مین بخشش سے مشہو

همه وقت شو در کرم مستقیم — که هست آفریننده جان

ہر وقت رہ کرم پر قائم — اسواسطے کہ خدا بھی سب کے حال پر کرم کرتا

در صفت سخاوت

تعریف سخاوت مین

سخاوت کند نیکبخت اختیار

نیکبخت ہو وہی سخاوت اختیار کرتا ہو

لطف وسخاوت جہانگیر باش

مہربانی اور سخاوت سے جہان پر قبضہ کرلے

سخاوت بود کار صاحبدلان

سخاوت کام صاحبدلون کا ہے

سخاوت مس عیب را کیمیاست

سخاوت سب عیبون کی کیمیا ہو

نشو تا توان از سخاوت بری

ہو تا جہان تک ممکن ہو سخاوت کو نہ چھوڑ

کہ مرد از سخاوت شود بختیار

اسواسطے کہ آدمی سخاوت سے صاحب اقبال ہو جاتا ہو

در اقلیم لطف وسخا میر باش

ولایت مہربانی اور سخاوت مین حاکم رہ

سخاوت بود پیشہ مقبلان

سخاوت طریقہ مقبولون کا ہے

سخاوت ہمہ دردہا را دواست

سخاوت سب دردون کی دوا ہو

کہ گوئی بہی از سخاوت بری

اسواسطے کہ سخاوت مین سب طرحکی بہتری ہو

در مذمت بخیل

بخیل کی برائی مین

اگر چرخ گردد بکام بخیل

اگر آسمان موافق مراد بخیل کام کرے

وگر در کفش گنج قارون بود

اور اوسکے قبضہ مین خزانہ قارون بہی ہو

ور اقبال باشد غلام بخیل

اور اقبال بخیل کا غلام ہو

وگر تابعش ربع مسکون بود

اور تمام دنیا بہی اوسکی تابعدار ہو

نیز زد بخیل آنکہ نامش بری

پھر بھی بخیل اس لائق نہین کہ تو اوسکا نام لی

مکن التفاتے بمال بخیل

ہرگز خیال نہ کر بخیل کے مال پر

بخیل ار بود زاہد بحر و بر

بخیل اگرچہ دریا اور جنگل مین عبادت کرتا ہو

بخیل ارچہ باشد توانگر بمال

بخیل لاکھ کچھ روپیہ والا ہو

سخیان ز اموال بر می خورند

سخی اپنے مال سے فائدہ اوٹھاتے ہین

وگر روزگارش کند چاکری

اگرچہ ایک زمانہ اوسکا غلام

مبر نام مال و منال بخیل

اور کبھی بخیل کے مال و متاع کا نام نہ

بہشتی نباشد بحکم خبر

جنتی نہین بمصداق حدیث شریف

بخواری چو مفلس خورد گوشمال

مگر مانند مفلسون کے ہمیشہ ذلیل رہے

بخیلان غم سیم و زر می خورند

بخیل روپیہ پیسہ اشرفی کا غم ہی کھایا کرتے ہین

در صفت تواضع

تعریف عجز و انکسار مین

دلا گر تواضع کنی اختیار

اے دل اگر تو عاجزی اختیار کرے

تواضع زیادت کند جاہ را

عاجزی آدمی کے رتبہ کو زیادہ کرتی ہو

شود خلق دنیا ترا دوستدار

تو تمام عالم تجکو دوست رکھے

کہ از مہر پر تو بود ماہ را

اسواسطے کہ چاند سورج سے روشنی

تواضع بود مایهٔ دوستی

عاجزی سبب دوستی کا هوتا هی

تواضع کند مرد را سرفراز

عاجزی آدمی کو سربلند کرتی هے

تواضع کند هر که هست آدمی

جو آدمی هو وهی عاجزی اختیار کرتا هی

تواضع کند هوشمند گزین

عاجزی کو عقلمند پسند کرتا هی

تواضع بود حرمت افزای تو

عاجزی تیری آبرو کو بڑھاوے گی

تواضع کلید در جنت ست

عاجزی دروازهٔ بهشت کی کنجی هی

کسی را که گردنکشی در سرست

جو شخص سردار و حاکم هو

کسی را که عادت تواضع بود

جنکو عاجزی کرنے کی عادت هو

که عالی بود پایهٔ دوستی

اسواسطے کہ رتبہ دوستی کا بلند هی

تواضع بود سروران را طراز

سرداروں کا عاجزی نقشا هی

نزیبد ز مردم بجز مردمی

نهین زیبا هی آدمی کو سواے مروت کے

نهد شاخ پر میوه سر بر زمین

اسواسطے کہ بس ڈالی مین میوه هوتا هی وهی سر جھکاتی هی

کند در بهشت برین جای تو

بهشت مین تجھے پهونچاوے گی

سرافرازی و جاه را زینت ست

سرداری اور مرتبے کی زینت هی

تواضع از ویافتن خوشترست

اوس سے عاجزی کا هونا بهت اچھا هی

ز جاه و جلالش تمتع بود

وه عزت آبرو سے رهے

تواضع عزیزت کند در جهان
عاجزی صاحب عزت کرے تجکو جہان مین
گرامی شوی پیش دلها چو جان
سبکی دلمین مثل جان کے تیری عزت

تواضع مدار از خالق دریغ
عاجزی سبکے ساتھہ کیا کر
که گردن ازان برکشی همچو تیغ
اوسکی سبب سے مانند تلوار کے تجھکو سربلندی حاصل

تواضع ز گردن فرازان نکوست
عاجزی سرداروں سے بہت خوب ہی
گدا گر تواضع کند خوی اوست
جو محتاج کرے اوسکی تو عادت ہی

در مذمت تکبر

برائی غرور مین

تکبر مکن زینهار ای پسر
غرور نکر اے لڑکے
که روزی ز دستش درآئی بسر
اس سبب سے کہ ایکدن تو غرور کے ہاتھ سے بہت ذلیل

تکبر ز دانا بود ناپسند
غرور عقلمند سے نہایت ناپسند ہی
غریب آید این معنی از هوشمند
بڑا تعجب ہے جو عاقل غرور کہ

تکبر بود عادت جاهلان
غرور جاہلوں کی عادت ہے
تکبر نیاید ز صاحبدلان
صاحبدل ہرگز غرور نہین کرتے جو صا

تکبر عزازیل را خوار کرد
شیطان کو غرور ہی نے خراب کیا
بزندان لعنت گرفتار کرد
قید خانہ لعنت مین دائم الحبس

کسی که خصلت تکبر بود — سرش پر غرور از تصور بود

جس شخص کی عادت غرور کی ہووے — اوسکو خیال ہمیشہ غرور کا رہے

تکبر بود مایهٔ مدبری — تکبر بود اصل بدگوهری

غرور سبب بدبختی کا ہوتا ہے — غرور جڑ بدذاتی کی ہے

تو دانی تکبر چرا میکنی — خطا میکنی و خطا میکنی

تو جانتا ہے کہ غرور برا ہے پھر کیوں کرتا ہے — خطا کرتا ہے برا کرتا ہے

در فضیلت علم

بیان فضیلت علم کا

بنی آدم از علم یابد کمال — نه از حشمت و جاه و مال و منال

آدمی کا کمال علم سے ہے — نہ دولت اور مال و متاع دنیا سے

چو شمع از پی علم باید گداخت — که بی علم نتوان خدا را شناخت

واسطے تحصیل علم کے آپکو مثل شمع کی گلائے — اسواسطے کہ معرفت خدا کی بغیر علم کے حاصل نہیں ہوتی

خردمند باشد طلبگار علم — که گرمست پیوسته بازار علم

جو صاحب عقل ہے وہی پڑھتا ہے — کہ بازار علم کا ہمیشہ رونق سے رہتا ہے

کسی را که شد در ازل بختیار — طلب کردن علم کرد اختیار

جس شخص کو ازل سے صاحب نصیب ہوا — اوسی نے پڑھنا اختیار کیا

طلب کردنِ علم شد بر تو فرض
طلب کرنا علم کا تجھ پر فرض ہی

وگر واجب است از پیش قطع ارض
اگر وطن مین حاصل نہو تو واجب ہی سفر کرنا

برو دامنِ علم گیر استوار
جا اور دامن علم کا مضبوط پکڑ

که علمت رساند بدار القرار
اسواسطے که علم تجھ کو بہشت مین پہونچائیگا

میاموز جُز علم گر عاقلی
اگر تجھ کو عقل ہے تو سوا علم کے کچھ نہ سیکھ

که بی علم بودن بود غافلی
اس سبب سے که بی علم رہنا بڑی غفلت ہی

ترا علم در دین و دُنیا تمام
تجھ کو علم دین و دُنیا مین کفایت کریگا

که کارِ تو از علم گیرد نظام
سب کام تیرے علم کی بدولت درست ہونگے

در امتناعِ از صحبتِ جاہلان

بیان ممانعت صحبت جاہلون مین

دلا گر خردمندی و ہوشیار
اے دل اگر تو عقلمند اور ہوشیار رہی

مکن صحبتِ جاہلان اختیار
ہرگز صحبت جاہلون کی اختیار نکر

ز جاہل گریزنده چون تیر باش
جاہل سے ایسا بھاگ جیسا که تیر

نیامیخته چون شکر شیر باش
نہ مل مثل شیر و شکر کے

ترا اژدہا گر بود یار غار
تیرا اگر اژدہا بڑا یار ہو

ازان به که جاہل بود غمگسار
اس سے بہتر که جاہل تیرا دوست

اگر خصم جانِ تو عاقل بود

اگر عقلمند تیرا دشمن جانی کا ہو

بہ از دوستداری کہ جاہل بود

تو بھی دوست جاہل سے بہتر ہے

کہ چو جاہل کسی در جہان خوار نیست

جاہل سا کوئی دنیا مین ذلیل نہین ہے

کہ نادان تر از جاہلی کار نیست

اسواسطے کہ جاہل سے زیادہ کوئی نادان نہین

ز جاہل نیاید جز افعال بد

جاہل سے سوا بدی کے کوئی کام اچھا ہوگا

وز و نشنود کس جز اقوال بد

اور اوس سے کوئی شخص سوا بری بات کے اچھی بات نہ سنیگا

سر انجام جاہل جہنم بود

جاہل کو دوزخ ہے

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

اسواسطے کہ جاہل کی نیک عاقبت کم ہوتی ہے

سرِ جاہلان بر سرِ دار بہ

جاہلون کا سر سولی پر چڑھے تو بہتر

کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

اور جاہل ہمیشہ ذلت مین گرفتار رہے تو اچھا ہے

ز جاہل حذر کردن اولی بود

جاہل سے پرہیز اور کنارہ کرنا اچھا ہی

کز و ننگ دُنیا و عقبی بود

اوسکی دُنیا اور عاقبت دونون خراب ہین

در صفتِ عدل

تعریف انصاف مین

چو ایزد ترا این ہمہ کام داد

جبکہ اللہ نے تجھ کو سب مقصد بخشے ہین

چرا بر نیاری سر انجام داد

پھر انصاف کیون نہین کرتا

چو عدل ست پیرایهٔ خسروی
چرا عدل را دل نداری قوی

جبکہ انصاف سے رونق سلطنت ہی
پھر انصاف پر کیون نہین مستعد رہتا

ترا مملکت پایداری کند
اگر معدلت دستیاری کند

تیری پادشاہت ہمیشہ قائم رہے
اگر انصاف مددگار رہے

چو نوشیروان عدل کرد اختیار
کنون نام نیک ست ازو یادگار

جو نوشیروان نے عدل اختیار کیا
ابتک اوسکا نام نیک باقی ہے

ز تاثیر عدلست آرام ملک
کہ از عدل حاصل شود کام ملک

تاثیر عدل سے ملک قائم رہتا ہی
عدل سے سب کام سلطنت کے بنتے ہین

جهان را بانصاف آباد دار
دل اهل انصاف را شاد دار

جہان کو انصاف سے آباد رکھ
دل فریادیون کا خوش رکھ

جهان را به از عدل معمار نیست
کہ بالاتر از معدلت کار نیست

جہان کا آباد کرنیوالا عدل سے بہتر کوئی نہین
انصاف کرنے سے بہتر کوئی کام نہین

ترا زین به آخر چه حاصل بود
کہ نامت شهنشاه عادل بود

تجھ کو اس سے بہتر کیا حاصل ہوگا
کہ نام تیرا بادشاہ عادل ہوگا

اگر خواهی از نیکبختی نشان
در ظلم بندی بر اهل جهان

جو چاہتا ہو کہ سب تجھ کو نیک بخت کہین
تو کسی پر ظلم نہ کر

رعایت دریغ از رعیت مدار
رعایا سے سلوک مین دریغ نہ کر

مراد دل داد خواہان برار
اور فریادیون کی مراد برلا

در مذمت ظلم

بیان برائی ظلم کا

خرابی زبیداد بیند جہان
ظلم سے جہان ایسا خراب ہوتا ہو

چو بستان خرم زباد خزان
جیسے ہرا باغ خزان کی ہوا سے

مدہ رخصت ظلم در ہیچ حال
کسی وقت ظلم کا خیال بھی نہ کر

کہ خورشید ملکت نیابد زوال
آفتاب سلطنت کبھی زوال نپاے گا

کسی کاتش ظلم زد در جہان
جس شخص نے ظلم کی آگ سے جہان کو جلایا

برآورد از اہل عالم فغان
سارا جہان تجھ کو بددعا کریگا

ستمکش گر آہے برآرد ز دل
مظلوم جب دل سے آہ کرتا ہے

زند سوز او شعلہ در آب و گل
تو اوسکی آہ تمام عالم جلا دیتی ہو

مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
غریب بیچارون پر کبھی ظلم نہ کر

بیندیش آخر ز تنگی گور
تنگی قبر سے ڈرتا رہ

بآزار مظلوم مائل مباش
مظلوم کے ستانے کا کبھی خیال نکر

ز دود دل خلق غافل مباش
مظلومون کی آہ سے غافل نہ ہو

مکن مردم آزاری ای تندرای

ہرگز مردم آزاری اے بے عقل نہ کر

ستم بر ضعیفان مسکین مکن

ہرگز ظلم غریب مسکین پر نہ کر

کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدای

نہین تو یکایک قہر خدا مین گرفتار ہوجاویگا

کہ ظالم بدوزخ رود بی سخن

اسواسطے کہ ظالم دوزخ مین بیشک ڈالا جاویگا

در صفت قناعت

تعریف قناعت کی

دلا گر قناعت بدست آوری

اے دل جو تو قناعت کرے

در اقلیم راحت کنی سروری

تو ولایت راحت کا حاکم ہوجائے

اگر تنگدستی سختی منال

اگر تو مفلس ہے تو تکلیف سے نہ رو.

کہ پیش خردمند ہیچست مال

عقلمند کے آگے مال کی کچھ حقیقت نہین

ندارد خردمند از فقر عار

جو عقلمند ہو وہ محتاجی سے نہین شرماتا

کہ باشد نبی را ز فقر افتخار

اس سبب سے کہ آن حضرت نے فرمایا ہے کہ فقر میرا فخر ہے

غنی را ز رو سیم آرائش ست

مالدار کو سونے چاندی سے عزت ہو

ولیکن فقیر اندر آسائش ست

لیکن راحت مین محتاج ہے

غنی گر نباشی مکن اضطراب

اگر تیرے پاس مال نہین تو نہ گھبرا

کہ سلطان نخواہد خراج از خراب

خدا تعالے مفلس سے مال کا حساب نہ لیگا

قناعت بہر حال اولیٰ ترست | قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست

قناعت ہر حال مین بہتر ہے | جو نیک ہی وہی قناعت کرتا ہی

زنورِ قناعت برافروز جان | اگر خواہی از نیک بختی نشان

قناعت کے نور سے اپنے دل کو روشن کر | اگر بھلائی دین و دنیا کی چاہتا ہی

در مذمت حرص

برائی حرص مین

ایا مبتلا گشتہ در دام حرص | شدہ مست و لایعقل از جام حرص

جان ای جو پھنس گیا حرص کے جال مین | وہ ہو گیا مست و بیہوش شراب حرص سے

مکن عمر ضائع بہ تحصیل مال | کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال

نہ کر عمر کو ضائع تحصیل مال مین | اسواسطے کہ قیمت موتی اور ٹھیکری کی برابر نہین

ہر آنکس کہ در بند حرص اوفتاد | دہد خرمنِ زندگانی بباد

جو شخص قید حرص مین پڑا | اوسنے اپنی تمام زندگی برباد کی

گرفتم کہ اموال قارون تراست | ہمہ نعمتِ ربعِ مسکون تراست

فرض کیا مینے کہ قارون سا خزانہ تیرے پاس ہی | اور نعمت تمام دنیا کی تجھ کو حاصل ہے

بخواہی شد آخر گرفتارِ خاک | چو بیچارگان با دلِ دردناک

آخر کو ایک دن خاک مین ملجائیگا | غریبون کے مانند ساتھ دل دکھیا ہی کے

چرا میکنی ازی ز سودای زر
کیون آپ کو رنج دیتا ہو مال کی محبت مین

چرا میکشی محنت از بہر مال
کیون محنت کرتا ہے مال کے لیئے

چنان دادہ دل بنقش درم
تو ایسا روپے کا مفتون ہوا ہے

چنان عاشق روی زر گشتہ
ایسا مال پر عاشق ہوا ہے

چنان گشتہ صید بہر شکار
ایسا مال کے شکار کرنیمین آپ شکار ہوا ہے

مبادا دل آن فرومایہ شاد
ایسے نالائق کا دل کبھی خوش نہو

چرا میکشی بار محنت چو خر
اور کیون گدہون کیطرح بوجہ محنت کا اوٹھاتا ہے

کہ خواہد شدن ناگہان پائمال
کہ یہ مال ناگہان جائے گا

کہ ہستی زند وقش ندیم ندم
کہ اوسکے لالچ سے ہمیشہ تکلیف مین ہے

کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ
کہ پریشان حال اور حیران رہتا ہے

کہ یادت نیاید ز روز شمار
کہ تجھ کو روز قیامت کا یاد بھی نہین آتا

کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
جو دنیا کے واسطے اپنے دین کو برباد کرے

در صفت طاعت و عبادت

تعریف بندگی خدا مین

کسی کہ اقبال باشد غلام
جو شخص کہ صاحب اقبال ہے

بود میل خاطر بطاعت مدام
اوسکو بندگی کی خواہش ہمیشہ رہتی ہے

نشاید سر از بندگی تافتن
لائق نہین کہ خدا کی بندگی سے سر پھیرے
سعادت ز طاعت میسر شود
نیکیان بندگی سے حاصل ہوتی ہین
اگر بندی از بہر طاعت میان
اگر تو عبادت مین مشغول رہے گا
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر
عقلمند عبادت سے سر نہین پھیرتا
بآب عبادت وضو تازہ دار
عبادت کے پانی سے ہر وقت وضو کر
نماز از سر صدق برپای دار
صدق دل سے نماز ادا کر
ز طاعت بود روشنائی جان
عبادت سے دل روشن ہوتا ہے
پرستندۂ آفرینندہ باش
بندگی پیدا کرنے والے کی ہمیشہ کر

کہ دولت بطاعت توان یافتن
اسواسطے کہ عبادت سے سب طرح کی دولت حاصل ہوسکتی ہے
دل از نور طاعت منور شود
دل عبادت ہی کے نور سے روشن ہوتا ہے
کشاید در دولت جاودان
تو تجھ کو دولت بے زوال حاصل ہوگی
کہ بالای طاعت نباشد ہنر
اسواسطے کہ عبادت سے بہتر کوئی ہنر نہین
کہ فردا ز آتش شوی رستگار
قیامت کے دن دوزخ سے بچیگا تو
کہ حاصل کنی دولت پایدار
تاکہ دولت پائدار تجھ کو نصیب ہو
کہ روشن ز خورشید باشد جہان
جیسے آفتاب سے تمام عالم روشن ہوتا ہے
در ایوان طاعت نشینندہ باش
محل عبادت مین ہمیشہ بیٹھا رہ

اگر حق پرستی کنی اختیار
اگر تو عبادت اختیار کرے گا

در اقلیم دولت شوی شہریار
تو ولایت دولت کا بادشاہ ہوگا

سر از جیب پرہیزگاری برآر
پرہیزگاری کا کرتہ پہن لے

کہ جنت بود جاے پرہیزگار
بہشت پرہیزگارون ہی کی جا ہی

ز تقویٰ چراغِ روان برفروز
پرہیزگاری سے اپنے روح کو روشن رکھ

کہ چون نیکبختان شوی نیکروز
تاکہ نیکبختون کے مانند تو بھی جنت پاوے

کسی را کہ از شرع باشد شعار
جو شخص موافق شرع کے کام کرتا ہی

نترسد ز آسیب روزِ شمار
نہین ڈراوسے ہول قیامت سے

در مذمت شیطان

برائی شیطان مین

دلا ہر کہ محکوم شیطان بود
اے دل جسپر شیطان غالب ہوا

شب و روز در بندِ عصیان بود
وہ رات دن گناہون مین مبتلا رہتا ہی

کسی را کہ شیطان بود پیشوا
جس شخص کا شیطان رہنما ہوا

کجا باز گردد براہِ خدا
وہ راہ خدا پر کیونکر آسکتا ہی

دلا غمِ عصیان مکن زینہار
اے دل قصد گناہ کا نہ کر

کہ فردا ز آتش شوی رستگار
تاکہ قیامت مین دوزخ سے تو بچے

زعصیان کند ہوشمند احتراز
گناہ سے عقلمند پرہیز کرتا ہے

کہ از آب باشد شکر را گداز
اسواسطے کہ پانی شکر کو پگھلا دیتا ہے

کند نیکبخت از گنہ اجتناب
نیک بخت گناہ سے پرہیز کرتا ہے

کہ پنہان شود نور مہر از سحاب
چھپ جاتی ہے روشنی آفتاب کی بدلی سے

مکن نفس امارہ را پیروی
مکر نفس بد کی تابعداری

کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
دفعتاً دوزخ مین تو ڈال دیا جائیگا

اگر برنتابد زعصیان دلت
جو تو گناہ سے باز نہ آئے گا

بود اسفل السافلین منزلت
تو دوزخ تیرا گھر ہوگا

مکن خانۂ زندگانی خراب
آخرت کے گھر کو خراب نہ کر

بسیلاب فعل بد و ناصواب
بچیو فعل بد اور گناہ سے

اگر دور باشی زفسق و فجور
اگر تو گناہون سے دور رہے گا

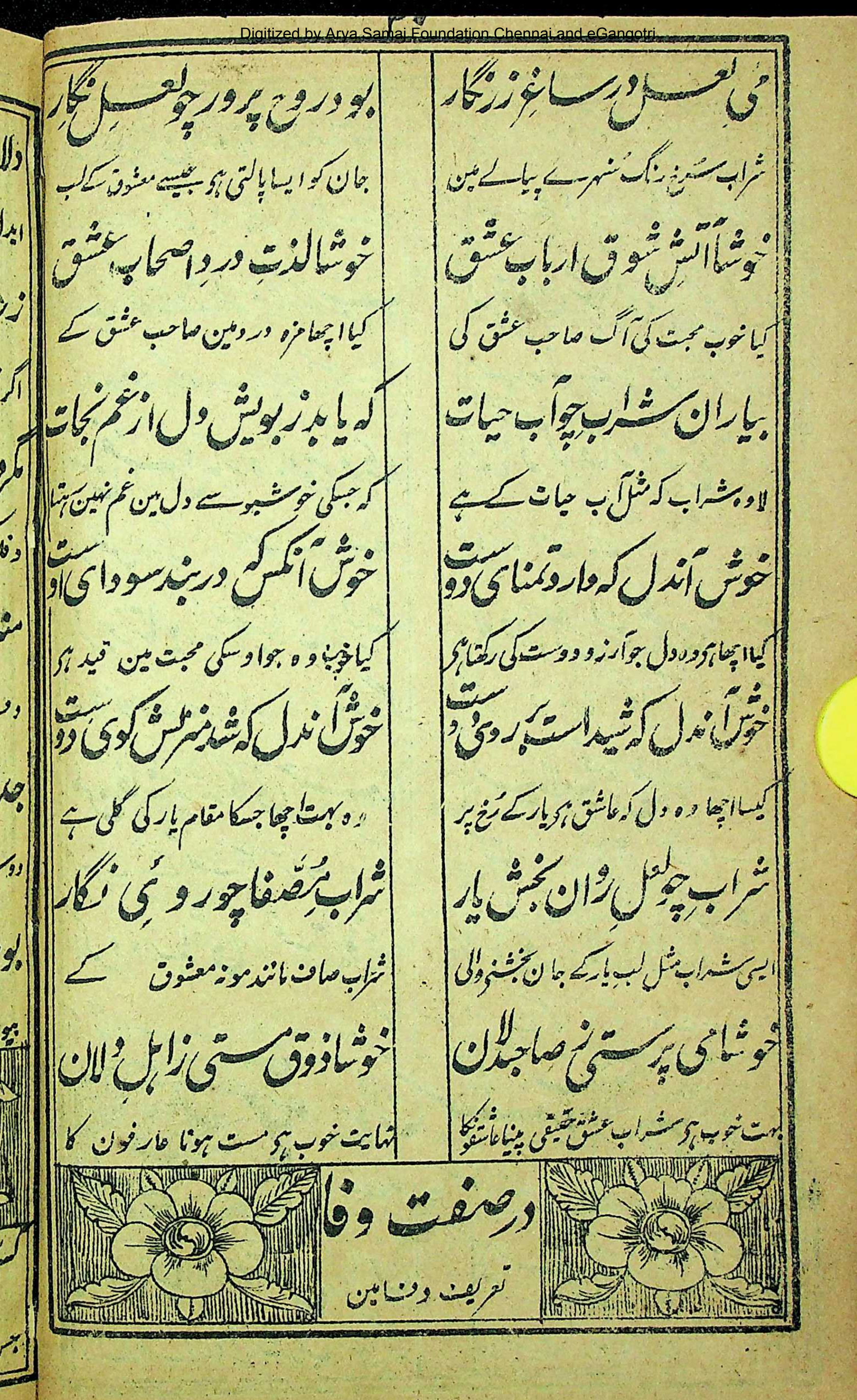
نباشی زگلزار فردوس دور
نہ رہے گا باغ بہشت سے جدا

در بیان شراب

بیان شراب حقیقی مین

بدہ ساقیا آب آتش لباس
دے اے ساقی شراب عشق کی

کہ مستی کند اہل دل التماس
کہ مست ہو جاوین عاشق



مَی لعل در ساغرِ زرنگار
شراب سرخ رنگ سنہرے پیالے مین

خوشا آتشِ شوقِ اربابِ عشق
کیا خوب محبت کی آگ صاحب عشق کی

بیاران شرابِ چو آبِ حیات
لاوہ شراب کہ مثل آب حیات کے ہے

خوش آندل کہ دارد تمنای دوست
کیا اچھا ہو وہ دل جو آرزو دوست کی رکھتا ہی

خوش آندل کہ شیداست بر روی دوست
کیسا اچھا وہ دل کہ عاشق ہی یار کے رخ پر

شراب چو لعلِ روان بخشِ یار
ایسی شراب مثل لب یار کے جان بخشنے والی

خوشا می پرستی نہ صاحب دلان
بہت خوب ہی شراب عشق حقیقی پینا عاشقون کا

بود در روح پرور چو لعل نگار
جان کو ایسا پالتی ہی جیسے معشوق کے لب

خوشا لذتِ دردِ اصحابِ عشق
کیا اچھا مزہ درد مین صاحب عشق کے

کہ یابد ز بویش دل از غم نجات
کہ جسکی خوشبو سے دل مین غم نہین رہتا

خوش آنکس کہ در بند سودای اوست
کیا خوب وہ جو اوسکی محبت مین قید ہی

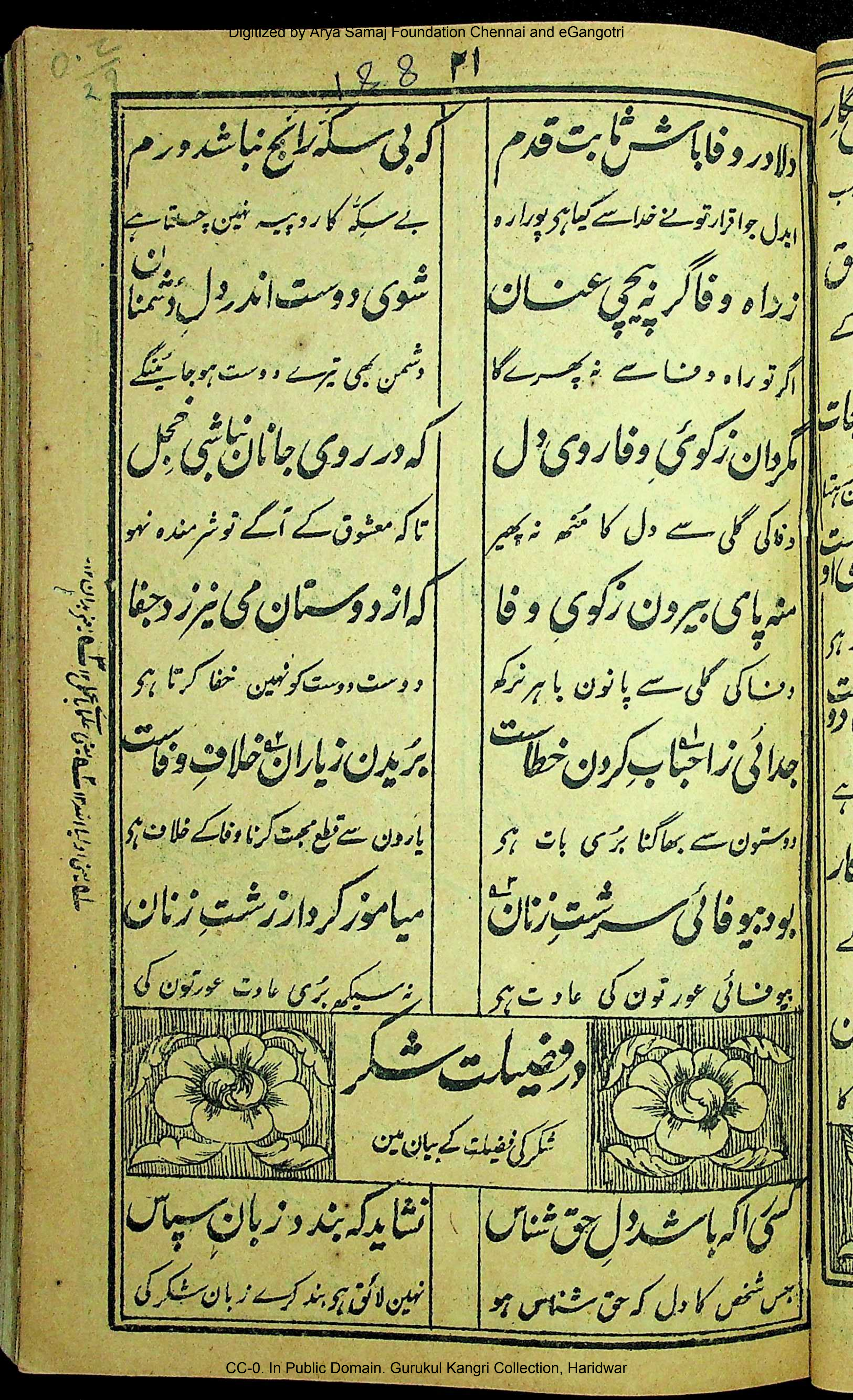
خوش آندل کہ شد منزلش کوی دوست
وہ بہت اچھا جسکا مقام یار کی گلی ہے

شرابِ مصفا چو روی نگار
شراب صاف مانند مونہ معشوق کے

خوشا ذوقِ مستی ز اہل دلان
نہایت خوب ہی مست ہونا عارفون کا

در صفت وفا

تعریف وفا مین



دلا در وفا باش ثابت قدم
کہ بی سکہ رائج نباشد درم

ایدل جو اقرار تو نے خدا سے کیا ہی پورا رہ
بے سکہ کا روپیہ نہین چلتا ہے

ز راہ وفا گر نہ پیچی عنان
شوی دوست اندر دل دشمنان

اگر تو راہ وفا سے نہ پھیرے گا
دشمن بھی تیرے دوست ہو جائینگے

مگردان ز کوی وفا روی دل
کہ در روی جانان نباشی خجل

وفا کی گلی سے دل کا منھ نہ پھیر
تا کہ معشوق کے آگے تو شرمندہ نہو

منہ پای بیرون ز کوی وفا
کہ از دوستان می نیرزد جفا

وفا کی گلی سے پانون باہر نرکھ
دوست دوست کو نہین خفا کرتا ہی

جدائی ز احباب کردن خطاست
بریدن ز یاران خلاف وفاست

دوستون سے بھاگنا بری بات ہی
یارون سے قطع محبت کرنا وفا کے خلاف ہی

بود بیوفائی سرشت زنان
میاموز کردار زشت زنان

بیوفائی عورتون کی عادت ہی
نہ سیکھ بری عادت عورتون کی

در فضیلت شکر

شکر کی فضیلت کے بیان مین

کسی را کہ باشد دل حق شناس
نشاید کہ بندد زبان سپاس

جس شخص کا دل کہ حق شناس ہو
نہین لائق ہی بند کرے زبان شکر کی

نفس جز بشکر خدا بر میار
دم بھر شکر خدا سے غافل نہو

کہ واجب بود شکر پروردگار
اسواسطے کہ شکر خدا کا واجب ہی

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر
شکر سے مال و نعمت زیادہ ہوگی

ترا فتح از در در آید ز شکر
تجھ کو ہر طرح کی بہبود شکر سے حاصل ہوگی

اگر شکر حق تا بروز شمار
سچ تو یہ ہی کہ اگر خدا کا شکر تو قیامت تک

گزاری نباشد یکے از ہزار
کرے ہزار حصے مین سے ایک حصہ ادا نہو

ولے گفتن شکر اولی ترست
لیکن شکر کرنا بہت خوب ہی

کہ اسلام را شکر او زیور است
اسلام کی رونق شکر ہی سے ہی

گر از شکر ایزد نہ بندی زبان
اگر شکر خدا کا موقوف نہ کریگا

بدست آوری دولت جاودان
تو تجھ کو دولت بے زوال حاصل ہوگی

در بیان صبر

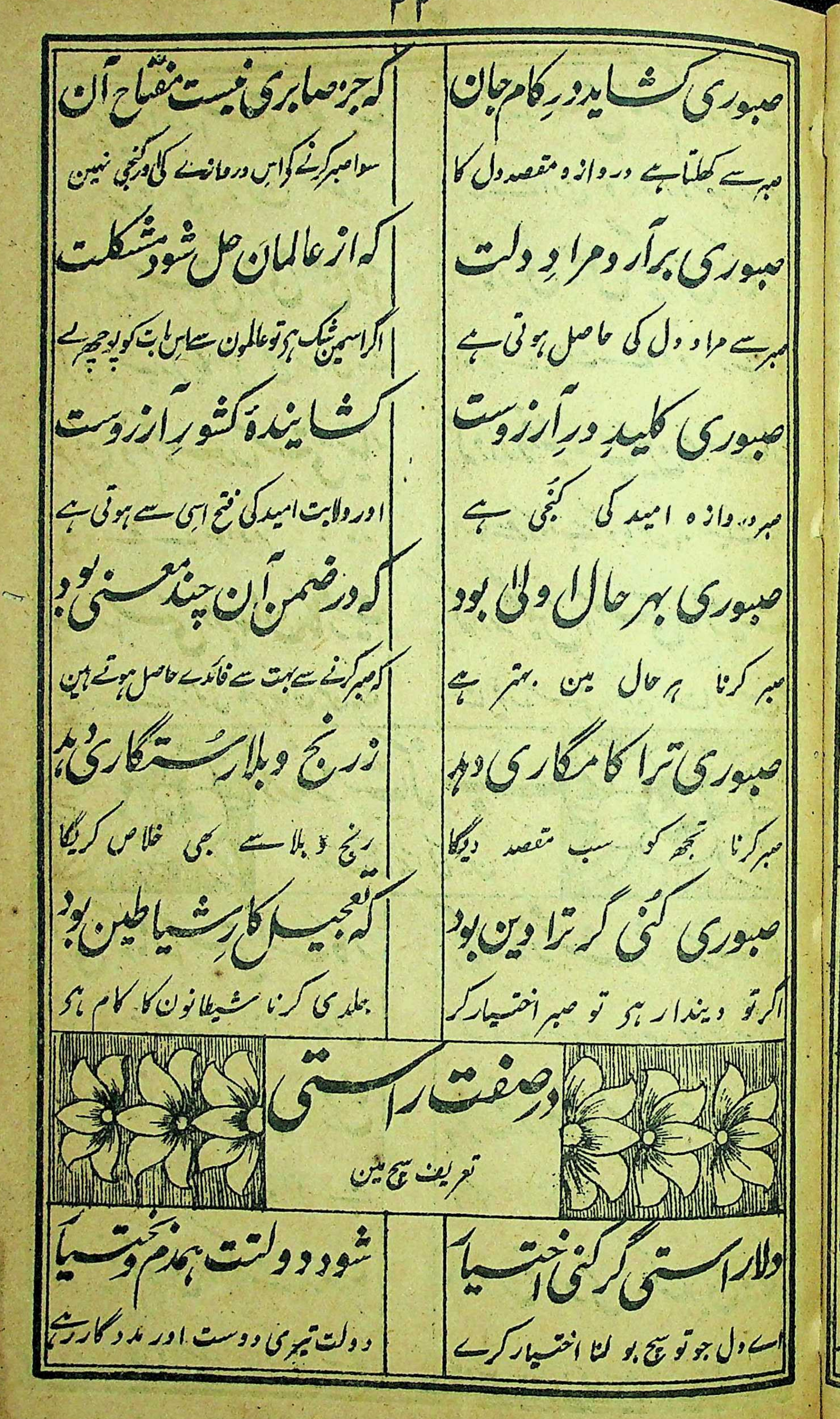
بیان صبر مین

ترا گر صبوری بود دستیار
اگر تو صبر کرے

بدست آوری دولت پایدار
تو دولت پایدار تجھ کو ملے

صبوری بود کار پیغمبران
صبر کرنا انبیا کی عادت تھی

نہ پیچند زین رہ روی دین پروران
نہین پھیرتے مونہ اس راہ سے دیندار



صبوری کشاید درِ کام جان
صبر سے کھلتا ہے دروازہ مقصد دل کا

که جز صابری نیست مفتاح آن
سوا صبر کرنے کے اس دروازے کی کوئی کنجی نہین

صبوری برآرد مرادِ دلت
صبر سے مراد دل کی حاصل ہوتی ہے

که از عالمان حل شود مشکلت
اگر اسمین شک ہو تو عالمون سے اس بات کو پوچھ لے

صبوری کلیدِ درِ آرزوست
صبر دروازہ امید کی کنجی ہے

کشایندهٔ کشورِ آرزوست
اور ولایت امید کی فتح اسی سے ہوتی ہے

صبوری بهر حال اولیٰ بود
صبر کرنا ہر حال مین بہتر ہے

که در ضمن آن چند معنی بود
کہ صبر کرنے سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہین

صبوری ترا کامگاری دهد
صبر کرنا تجھ کو سب مقصد دیگا

ز رنج و بلا رستگاری دهد
رنج و بلا سے بھی خلاص کریگا

صبوری گزین گر ترا دین بود
اگر تو دیندار ہو تو صبر اختیار کر

که تعجیل کارِ شیاطین بود
جلدی کرنا شیطانون کا کام ہے

در صفت راستی

تعریف سچ مین

دلا راستی گر گزینی اختیار
اے دل جو تو سچ بولنا اختیار کرے

شود دولتت همدم و بختیار
دولت تیری دوست اور مددگار رہے

نپیچد سر از راستی ہوشمند

نہین چھوڑتا سچ بولنا عقلمند

کہ از راستی نام گردد بلند

سچ سے آدمی کا نام روشن ہوتا ہی

دم از راستی گر زنی صبح وار

اگر سچ اختیار کریگا مثل صبح صادق کے

ز تاریکی جہل گیری کنار

اندھیرے جہالت سے دور رہے گا

مزن دم بجز راستی زینہار

سچ بولنے کے سوا دم نہ مار

کہ دارد فضیلت یمین بر یسار

اسواسطے کہ داہنے کو بائین پر فضیلت ہی

بہ از راستی در جہان کار نیست

سچ بولنے سے بہتر کوئی کام جہان مین نہین

کہ در گلبنِ راستی خار نیست

شاخ راستی مین خار نہین ہی

در مذمت کذب

جھوٹ کی برائی مین

کسی را کہ ناراستی گشت کار

جسکی عادت جھوٹ بولنے کی ہوگئی

کجا روز محشر شود رستگار

کیونکر اوسے قیامت مین نجات ہوگی

کسی را کہ گردد زبانِ دروغ

جو ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے

چراغِ دلش را نباشد فروغ

اوسکا دل سیاہ ہوجاتا ہے

دروغ آدمی را کند شرمسار

جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے

دروغ آدمی را کند بی وقار

جھوٹ سے آدمی بے عزت ہوجاتا ہے

ز کذاب بگیرد خردمند عار
جھوٹے سے خردمند کنارہ کرتے ہین

کہ او را نیارد کسی در شمار
جھوٹے کو کوئی اچھا نہین سمجھتا

دروغ اے برادر مگو زینہار
جھوٹ اے بھائی کبھی نہ بول

کہ کاذب بود خوار و بی اعتبار
جھوٹا ہمیشہ ذلیل رہتا ہی اور بے اعتبار

ز نا راستی نیست کاری بتر
جھوٹ بولنے سے کوئی کام خراب نہین ہے

از و گم شود نام نیک ای پسر
کہ اوس سے نام نیک گم ہوجاتا ہی ایعزیز

در صنعت حق تعالی

قدرت خدا کے بیان مین

نگہ کن برین گنبد زر نگار
ذرا دیکھ اس آسمان مینا کار کو

کہ سقفش بود بی ستون استوار
کہ جسکی چھت بغیر ستون کے کھڑی ہے

سراپردہ چرخ گردندہ بین
پردہ آسمان پھرنے والے کو دیکھ

درو شمعہای فروزندہ بین
اوسمین ستارے روشن دیکھ

یکی پاسبان و یکی بادشاہ
اس دنیا مین ایک چوکیدار اور ایک بادشاہ ہے

یکی دادخواہ و یکی باج خواہ
ایک فریادی اور ایک محصول لینے والا

یکی شادمان و یکی دردمند
ایک خوش اور ایک غمگین

یکی کامران و یکی مستمند
ایک صاحب مقصد اور ایک عاجز

یکی باجدار و یکی تاجدار

ایک لگان دینے والا ایک صاحب حکومت

یکے بر حصیر و یکی بر سریر

ایک بوریے پر اور ایک تخت پر

یکی بینوا و یکے مالدار

ایک محتاج اور ایک مالدار

یکے در غنا و یکی در عنا

ایک روپیہ والا اور ایک مفلس

یکی تندرست و یکے ناتوان

ایک تندرست اور ایک ناتوان

یکے در صواب و یکی در خطا

ایک اچھے کام کرتا ایک برے کام

یکی نیک کردار نیک اعتقاد

ایک کے اچھے کام نیک اعتقاد

یکے نیک خلق و یکی تندخوی

ایک ہنس مکھ اور ایک بھلا

یکی سرفراز و یکی خاکسار

ایک صاحب عزت اور ایک بے عزت

یکی در پلاس و یکی در حریر

ایک ٹاٹ پہنے ہوے اور ایک ریشمی کپڑے

یکے نامراد و یکی کامگار

ایک قسمت کا پھوٹا اور ایک خوش نصیب

یکی را بقا و یکے را فنا

ایک زندہ اور ایک مردہ

یکے سالخوردہ و یکی نوجوان

ایک بڈھا اور ایک جوان

یکی در دعا و یکے در دغا

ایک دعا کرتا اور ایک دغا

یکی غرق در بحر فسق و فساد

ایک ڈوبا ہوا دریاے گناہوں مین

یکی بردبار و یکی جنگجوی

ایک غمخوار ایک فسادی

یکی در نعیم یکے در عذاب
ایک چین مین ایک رنج مین

یکے در جہانِ جلالت امیر
ایک جہان بزرگ مین سردار

یکی در گلستانِ راحت مقیم
ایک باغ راحت مین رہنے والا

یکی را برون رفت زاندازہ مال
ایک کے پاس حد سے زیادہ مال

یکی چون گل از خرمی خندہ زن
ایک پھول کیطرح خوشی سے ہنستا

یکی بستہ از بہر طاعت کمر
ایک عبادت مین مستعد

یکی را شب و روز مصحف بدست
ایک رات دن تلاوت قرآن مین مصروف

یکی بر در شرع مسمار وار
ایک شریعت پر مستعد اور قائم

یکی در مشقت یکے کامیاب
ایک تکلیف مین ایک راحت مین

یکے در کمندِ حوادث اسیر
ایک کمند آفتون مین گرفتار

یکی با غم و رنج و محنت ندیم
ایک غم اور رنج اور محنت مین ہمیشہ

یکی در غم نان و خرج عیال
ایک کو فکر روٹی کپڑے لڑکون کی

یکی را دل آزردہ خاطر حزن
ایک آزردہ دل رنجیدہ

یکی در گنہ بردہ عمری بسر
ایک نے ساری عمر اپنی گناہون مین گذرانی

یکی خفتہ در کنج میخانہ مست
ایک شراب خانے مست پڑا ہے

یکے در رہ کفر زنار دار
ایک راہ کفر مین گرفتار مثل ہمارے کے

یکی مقبل و عالم و ہوشیار
ایک مقبول اور عالم اور ہوشیار

یکی مدبر و جاہل و شرمسار
ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ

یکی غازی و چابک و پہلوان
ایک جہاد کرنے والا اور چالاک اور پہلوان

یکی بزدل و سست و ترسندہ جان
ایک بھگوڑا اپاہج ڈرپوک

یکی کاتب اہل دیانت ضمیر
ایک لکھنے والا دیندار

یکی وزد باطن کہ نامش دبیر
ایک چوٹا بد باطن نام کو منشی

در منع امید از مخلوقات

مخلوقات سے امید نہ رکھنے کے بیان مین

ازین پس مکن تکیہ بر روزگار
بعد اسکے بھروسا زمانہ پر نہ کر

کہ ناگہ زجانت برآرد دمار
اَنّا فانّا مین تیری جان لے لیگا

مکن تکیہ بر لشکر بے عدد
نہ کر بھروسا بہت لشکر پر

کہ شاید ز نصرت نیابی مدد
کہ شاید فتحیاب نہ ہو

مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم
نہ کر بھروسا ملک اور مرتبہ اور فوج پر

کہ پیش از تو بود ست بعد از تو ہم
کہ تجھ سے پہلے بھی لوگون کے پاس تھا اور تیرے بعد بھی ہوگا

مکن بد کہ بد بینی از یار نیک
کسی سے برائی نکر ورنہ جو تیرا اچھا یار ہوگا وہ بھی تجھسے بری کریگا

نمی روید از تخم بد بار نیک
اسواسطے کہ برائی کا نتیجہ برائی ہی

بسا پادشاہان سلطان نشان

بہت سے پادشاہ صاحب غلبہ ہوے ہین

بسا نند گردان لشکر شکن

بہت سے پہلوان لشکر کے شکست دینیوالے

بسا ماہرویان شمشاد قد

بہت سے خوبصورت سرو قد

بسا ماہرویان نوخاستہ

بہت سے خوبصورت نوجوان

بسا نامدار و بسا کامگار

بہت سے نامور اور بہت سے مقصدور

کہ کردند پیراہن عمر چاک

کہ ان سب نے جامۂ عمر کو چاک کیا

چنان خرمن عمرشان شد بباد

بالکل عمر اونکی برباد ہوئی

منہ دل برین منزل جانستان

اس دنیا کے ساتھ ہرگز محبت مت کر یہ جانکی دشمن ہے

بسا پہلوانان کشورستان

بہت سے پہلوان ولایت کے لینیوالے

بسا شیر مردان شمشیر زن

بہت سے بہادر تلوار مارنے والے

بسا نازنینان خورشید خد

بہت سے نازنین خورشید لقا

بسا نوعروسان آراستہ

بہت سی نئی نئی دلہنین بنی ٹھنی

بسا سرو قد و بسا گلعذار

بہت سے سرو قد اور بہت سے خوبصورت

کشیدند سر در گریبان خاک

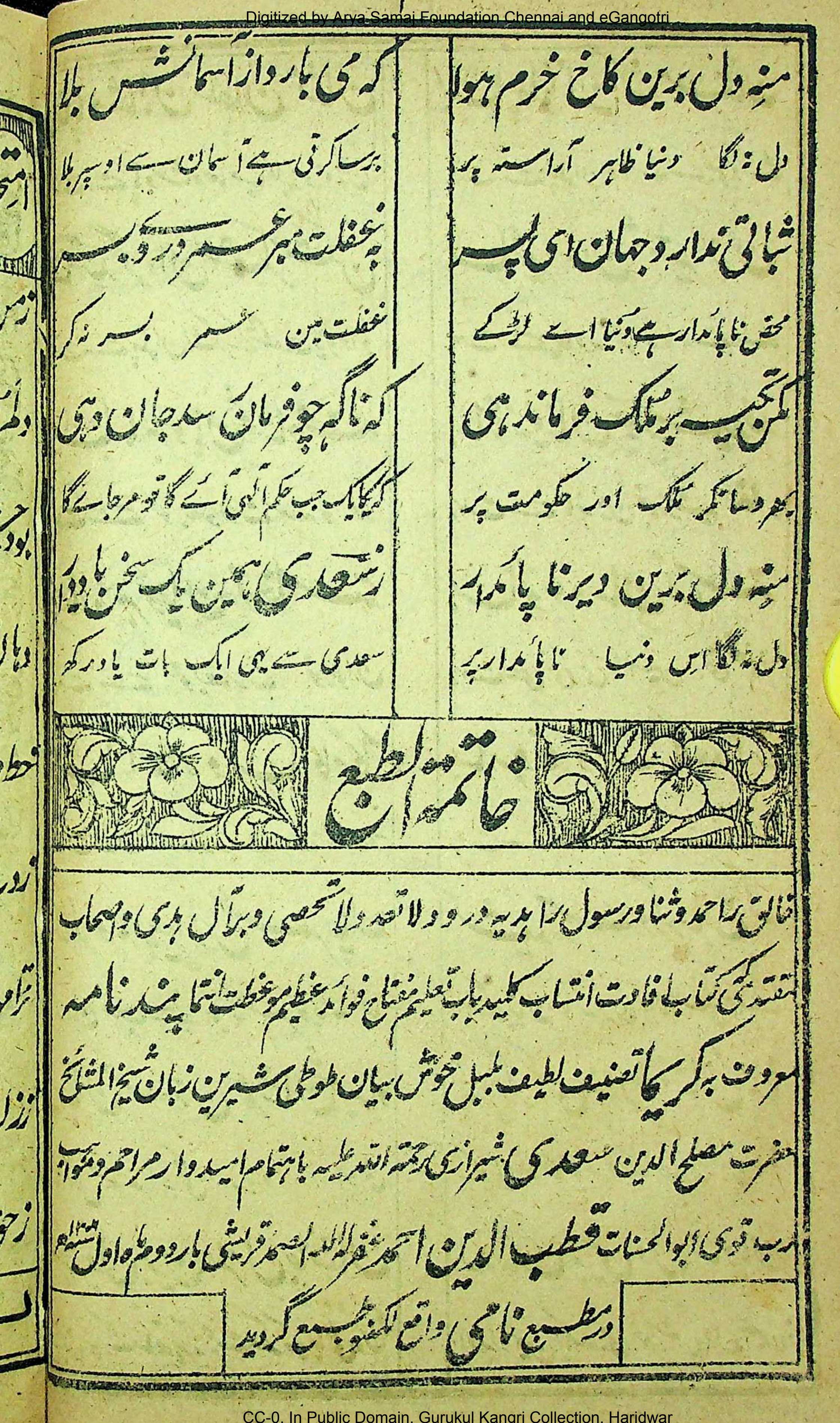
اور گریبان خاک مین ڈالا یعنی مرگئے

کہ ہرگز کسی زان نشانی نداد

کہ کوئی اونکا نام و نشان بھی نہین جانتا

کہ در وی نہ بینی دل شادمان

اور اسمین ایک بھی خوش دل نہین ہے



منہ دل برین کاخ خرم ہوا — کہ می بارد از آسمانش بلا

دل نہ لگا دنیا ظاہر آراستہ پر — برسا کرتی ہے آسمان سے اوسپر بلا

ثباتی ندارد جہان ای پسر — بہ غفلت مبر عمر در و بسر

محض ناپائدار ہے دنیا اے لڑکے — غفلت مین عمر بسر نہ کر

مکن تکیہ بر ملک فرماندہی — کہ ناگہ چو فرمان رسد جان دہی

بھروسا نکر ملک اور حکومت پر — کہ یکایک جب حکم الٰہی آئے گا تو مرجائے گا

منہ دل برین دیر ناپائدار — ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

دل نہ لگا اس دنیا ناپائدار پر — سعدی سے یہی ایک بات یاد رکھ

خاتمۃ الطبع

خالق را حمد و ثنا و رسول را ہدیہ درود لاتعد و لاتحصی و بر آل ہدی و اصحاب مقتدی کہ کتاب بافادت انتساب کلید باب تعلیم مفتاح فوائد عظیم موعظت انتما پند نامہ معروف بہ کریما تصنیف لطیف بلبل خوش بیان طوطی شیرین زبان شیخ المشائخ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ باہتمام امیدوار مراحم و مثوبات رب قوی ابوالحسنات قطب الدین احمد غفر اللہ الصمد قریشی بار دوم ماہ اول [illegible]

در مطبع نامی واقع لکھنؤ طبع گردید

امتحان اطفال کی بخواندن این غزل مشتمل بر صنائع لفظی

زمن برند صبر و دل ا مونس دیر — چہ م م جا نہا چہ د و شکر

دلم برند جانم ہم اقامت عارض — چہ ق ق رعنا چہ ع ع انور

بود چشم و دہان او ا نرگس ۲ چشمہ — چہ ن ن شہلا چہ چ چ کوثر

دہان و چشم آن سرو ا غنچہ ۲ جادو — چہ غ غ گویا چہ ج ج کافر

خط و خال نگارینش ا سنبل ۲ نقطہ — چہ س س مشکین چہ ن ن عنبر

زدرد ہجر او دارم ا حالت ۲ خاطر — چہ ح ح غمگین چہ خ خ ابتر

ترا مہر و مہ انداز جان ا چاکر ۲ بندہ — چہ چ چ دیرین چہ ب ب کمتر

ز زلفانت شدہ پیدا ا آفت ۲ فتنہ — چہ آ آ بجد چہ ف ف بی مر

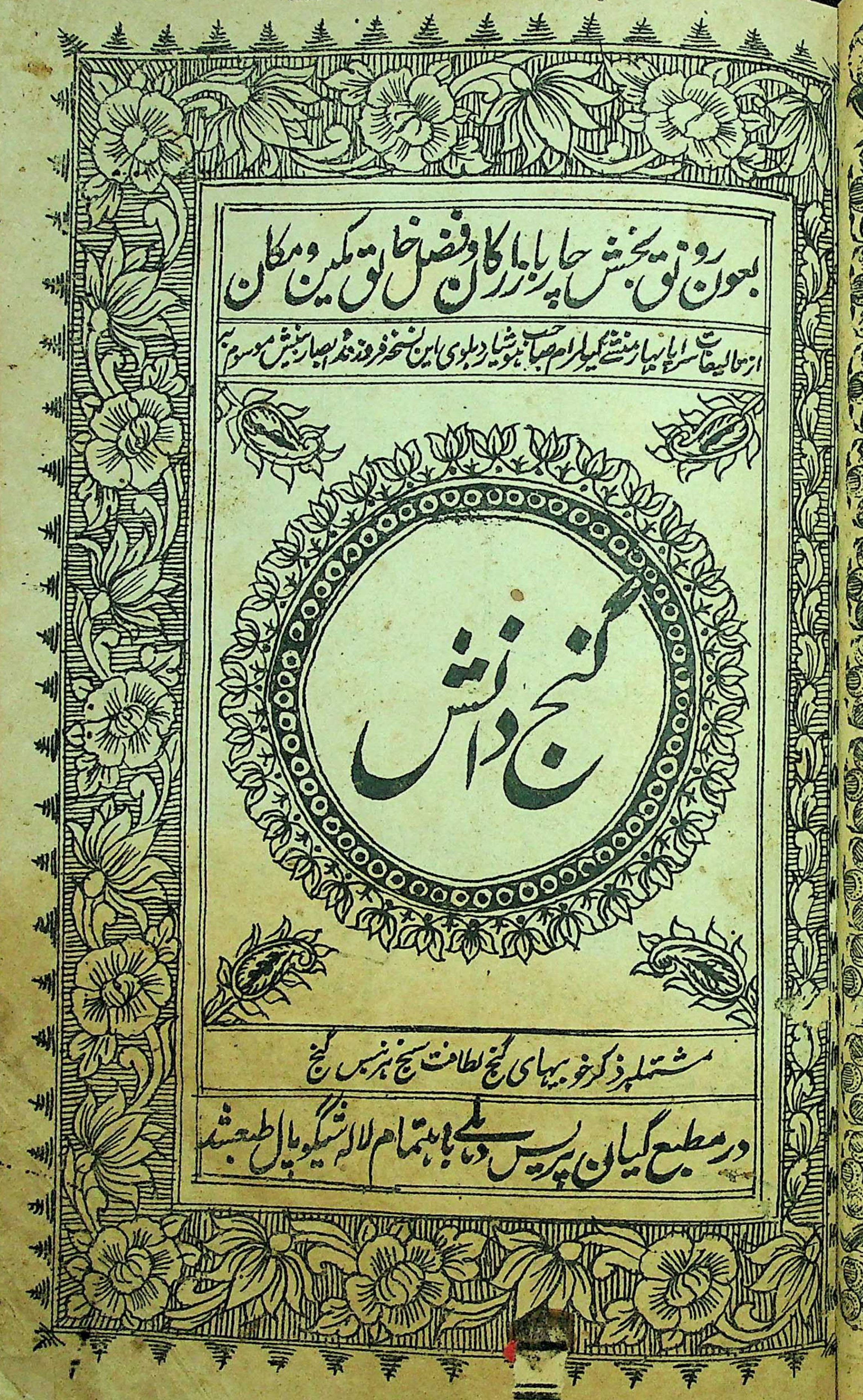
ز حق لطفی ہمیخواہد ا ساقی ۲ بادہ — چہ س س گلرخ چہ ب ب احمر



عرض

شائقین اگرچہ یہ کتاب مع ترجمہ
اس سے قبل کئی بار اس مطبع مین طبع ہوچکی
اور دیگر مطابع مین بھی مرۃ بعد اخریٰ طبع ہوئی مگر اب کی بار یہ
مطبع نے موافق محاورہ کے اس کتاب کا ترجمہ کرکے طبع
کیا ہے اہل مطابع و تاجرون سے عرض ہے کہ اس ترجمہ کو بلا اجازت
مطبع نامی کوئی صاحب طبع نفرماوین بفضلہ تعالی گلستان اور
بوستان بھی مع ترجمہ طبع ہورہی ہے جن شائقین کو
مطلوب ہو مطبع سے طلب فرماوین فقط

العبد
ابو الحسنات قطب الدین احمد عفی عنہ



بعون رونق بخش چاپ بازار کان وفضل خالق مکین ومکان

از مؤلفات سراپا بہار منشی کیلارام صاحب ہوشیار دہلوی این نسخہ فرخندہ بہار بنیش موسوم

گنج دانش

مشتمل بر ذکر خوبیہای گنج لطافت سنج ہنر بس گنج

در مطبع گیان پریس دہلی باہتمام لالہ شیو گوپال طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعه تاریخ

بعد حمد و ثنا و مدحت رام
گرچه مشهور هوشیارم من
نیستم نظم و نثر را لایق
منظر امتنان کنور بده سنگه
بهر تاریخ گنج حکم نمود
هر که خواند دعا طمع دارم
سهو و نسیان من معاف کند
کسان که از چمن باغ خلد دلگیر اند
مگر برای تماشای و سیر این بازار
سروش چون گذر آورد و دید بالتحقیق
بگفت از پی تاریخ سال این مصرع

عارض مدعا است کیول رام
لیک بس هیچ و هیچکارم من
که نیم در سخنوری فایق
فخر بلدور نامور بده سنگه
بنده ناچار خامه را فرسود
زانکه بس عاصی و گنهگارم
سینه از اعتراض صاف کند
کجا شگفته دل از قند پارد کشمیر اند
همیشه طالب لطف و کرم ز تقدیر اند
که صفحهاش برون از حدود تحریر اند
متاع خلد ز هر جنس گنج میگیرند ۱۸۷۶

سوداگران دیار معانی و تاجران امصار نکته دانی را مژده باد که هنگام هنگامه گرمی
حوانیت سخن و وقت رونق افزوزی اسواق فن. بتحریر وصف فضائل سنج هر جنس
گنج الکه گنجور اندیشه علک نفایس قمشه اقسام که دران گنج گنج. بر گنج هست بر بساط خزانه

متخیله خود از بدو اتصال کاف و نون تا اکنون نچیده و فلک هر چند گرد اقالیم کن فکان و
ولایات کون و مکان همه عمر خویش بعرق ریزی بیش از بیش گردیده انموذج این
بازار بهشت زیب رضوان فریب همه شایستگی موجود و ناشایستگی مفقود ندیده قدسیان
بمعاری دکاکین جنت آئینش سر افتخار بگردون کشیده اند و سبوحیان بگلکاری
مکانات بهشت آیاتش بسرمایهٔ نازش برتری رسیده رضوان فردوس
بتمنای کناسی این خلدزار از سیر جنت بیزار و حوران ارم بشوق تماشای این
نزهت کده همیشه بهار از باغ و بهار گلزار فرخار در آزار اگر آفتاب عالمتاب از
خاکروبان این فروغ کده مشرق رشک نیست جاروب زرین سیخ شعاع
در دستش چراست و اگر ابر اذاری و نیسان بهاری از آب پاشان این نزهت
زار نضارت بار نباشد بترادش اقطار از چه برپاست از بهر نذر نبایش
رسته کهکشان و شاقول گردون محقر دیده اند و از برای پیشکش نجارش
مثقب شهاب ثاقب اجدر نشیده در پیش طاق مکاناتش هر سحر
خیل ملایک سرگرم رکوع ست و بر سر سده سدره اوج دکاناتش
هر شام گروه مقدسان بسجدهٔ خضوع باد سی که از مهب اطراف
واکنافش می وزد بسرمایگی ارواح حوران و غلمان می سزد و غباری
که هنگام کدورت رفتگی صحن صفوت گزینش اوج فلک می پذیرد بسرمگی
بندگان خویشش تمنای از حد بیش مهر و ماهش می گیرد و هر قصر بقصور
خورنق رونقش که باب و تاب بیعدیلی آشناست از داغ شمار کشی معراست
و هر کاخ فراخ فرخی آئینش که بمتانت دژ روئین مثل است از آسیب شب
خون روئین تنا تجلیل مقرنسات بیستون قرناسش صرح ممرد و ادر نقش
و نگار پایداری و استواری دیده اند و بر درج فلک عروج ابرام اساسش

مثنوی	باب و گل احکام وابرام سر باسمان کشیده

درین بازار گر رضوان درآید — در عشرت بروی خود گشاید
زیک دکان خرد صد حاصل خلد — دگر هرگز نماند مایل خلد
گذر افتد اگر این جا کاروان را — برد در نفع مال بحر دکان را
بهار خلد زین بیش است حاسد — درست افتاب این جاست کاسد
هوا پیش قبله ارواح جبرئیل — بود جنت بجنب او خزعبیل
صبا بر هر ده در شهر خموشان — که اینجا زندگانی هست ارزان
کسی کو بهر سیر این جا درآید — مراد خاطرش فوراً برآید
اگر خواهد خرد عمر دوباره — دگر جوید برد عطر ستاره
کند بادش مزاج فتنه مفتور — نسیمش می نماید غول را حور

عابدان صوامع سطوح افلاک و زاهدان معابد صحون خاک اگر ترک عبادت گرایند و در استغنای زاهدی بر رخ دلها گشایند چه جای بیم زیان در مقام اندیشه نقصان است که بی ارتکاب تکالیف ریاضات و تردد عبادات سیر بساتین پر اثمار و ریاحین هشت گلزار جنت درین بازار همیشه بهار متصور است اگر لمحهٔ سائر این تماشاگاه غرایب بیچونی و نمایش گاه عجایب بوقلمونی شوند در عالم حیات اینجهان کامیاب نظارهٔ صنائع گلزار رضوان و محظوظ دیدار حور و غلمان گردند اگر برداشت محنت شاقه زهد و تعبد برای حصول ناز و نعیم جنات است اکنون از عالم فضول است واگر اختیار پارسائی و تورع از بهر دیدار حور و قصور و تسنیم و کوثر است از عادات جهول بلبلان بساتین جهان بالا که عبارت از سکان ملاء اعلی باشد بهر سیر در تعریف این ندرت کده قدرت بدین شعار آبدار رطب اللسانند

وطوطیان خوش الحان فرادیس که وصف شان از حواصل کرا پس خارج امد هر شام
بتوصیف این مینو رشک فخار غیرت باین چامه موزدن و پر مضمون عذب البیان

ابیات

جندا جندا خوشا بازار
مثل او نیست در بلاد و دیار

مطلع افتاب عز و شرف
باشدش صحن و بام و سقف و جدار

مستعد مقال و پرداز است
نقش مرغی که هست بر دیوار

مے فروشد بلا تکلف و ناز
روح و عمر و حیات دکاندار

نرخ عنقا و کیمیا در وے
هست ارزان چو سنگ در کهسار

در ترازوش سنگ از ثابید
اختران جای دانه در انبار

خوشه آرند گر برای فروخت
رشک عذرا شود بحسن عذار

انکه بر جنس سنگه بانی اوست
مهربان است بر صغار و کبار

جود او کرد گان زر زر خالے
بذل او بحر از در شهوار

نخل از موم سازد و دهدش
تاب اشراق و قوت اثمار

باد لطفش کشد بگلشن بزم
غنچه نقش را گل سو فار

نظارگیان دیده ذوق بینان صاحت کمال که بدور بینی ابصار صنعت دیگر غبار حیرت
وحیرت را سرمه چشم زرقای خیال ساخته و به تیز خرامی و تندروی خار رشک
وحسد در پای شلیک اندیشه شکسته اگرچه صدره سیر ریاض وحیاض
جنت الماوی فرموده اند و برگ زبان را بفیض صفات ان مقدس جای
تقدس آمای چون گلبرگ چمن ارم معطر انموده از حد و دان بان کر جز
امکان و میدانے ویران ندارد نشانے نمید هند ازین جا تفوق این
گنج لطافت سنج زمین نشین بران فلک نشان اشکار است که باد

انهمه رعنائی و زیبائی که سرحدش از تکلفات میشمارند و بیانش از تصلفات
از خوبی حدود اربعه خویش که چون اربعه عناصر متناسب افتاده در چار حد عالم
علم یکتائی برافراخته

صفت حد شمالی

سمت شمالی خویش که باد شمال صد متاع گلبوئی و خوشبوئی بیک دم از
دربار می بندد و باین شرف مستغنی الاوصاف بر نسیم تسنیم فرسای جنت
جاودان می خندد باغ پر فراغی است که مرغان خوش الحان شاخسار مینو
بهار اسجارش نغمات حوران بهشت و ترنمات غلمان خلد را هذیان
سرسامیان و ترهات سودائیان می دانند در حسب نیکو خصالی
و فرخنده فالی خویش سایه ارواح مایه بال سعادت مآل همای همایون
فال را از هر لوم نیکوئی خارج میشمارند بلکه دعوی رب النوعی و افسری
هر طیر را در سر است و فتر نام و ننگ عنقا و سیمرغ را دفتر گاو خورده لقب کرده
اند و از انجاکه با پائی تیز پروازی چون بیضه زیر پر است شهپر مرغ سدره
نشین را چون پر کاه محقر شمرده سرو و شمشادش که هم قامت قیامت قامتان
بهشت است در تحریر ثنای وصفش قلم رنگین نگار باید بهشت ریحان ریعان
دریانش سقال کهن سال فلک را چون فلک شکسته نمی پسندد و در تر
سیراب و شاداب بلند غزمش برپستی طارم عرش اعظم می خندد گلهای
تازه و ترش گرد از گلرویان خلخ و نوشاد برده اند و شقایق حدایق خرم و
خوششش شکر افتخار رنگ نعمان منذر را در آب کرده نرگس سحرخیز و مخمورش چشمک
بر چشم روشنان فلک می زند سنبل پر پیچ و تاب چمنستانش کمند نام و ننگ
مشکین مویان جنت بد دریاش خجالت می شکند سیب دو راز اسیبش گوی

بہی از سیب زنخدان نار دن قدان ربوده و امرود نمرود نخوتش حرف خوبی عندو بیت
بہشت بگذر لک ندامت نزدوده انبہ اش کہ شیرہ ان ہمشیرہ جان شیرین است با
فرہاد شربان لب بلب گرویدہ سیرابی آب حیوان بے بخشد و شگوفہ ہالیش در صحن
باتین دل نشین بسان اختران بہ بام فلک مے درخشد اگر رضوان گلزار
فرخار بگذید و رسیے این بوستان فخر ہندوستان بر گر آید مقصد ش بر آید و اگر طوبی
خلد کہ طوبی لک در شان اوست ریشہ شوق پر ذوق سیر این آب ال در گلزمین
دل دواند نفس مراد خویش بر کرسے نشاند

مثنوے

کشیدہ سرو او سر تا بگردون — رسیدہ موج جوشش تا بجیحون
گلش طناز بر روے نکویان — بنفشہ طعنہ زن بر مشک مویان
ہوائیش روح بخشِ جبرئیل است — حصارش بر گریزان رافصیل است
ز ریحان زار او شب آفریدند — برون روز از سمن زارش کشیدند
سر دیوارش از ہشت زاغے — بہ روی مرغ جنت زد کلاغے
گر این جا می رسد باد خزانی — فرامش میکند ہوشِ کدوانی
سکندر گر ازین جا داشت ہمراہ — نبردی از سیاہی بر لبان آہ
رسا ماندہ عزو او سر تا سر ہر دو — کمر بستہ است بہر خدمت سرو
کند سوی فلک فرش چو پرواز — بمالد مرغ جنت رو غن قاز
ز نخلش رو گرفتہ سدرہ سدرہ — نہالان در تلہ دارند رہ و بہ

طارم تاکش بمرتبہ بلندی گزیدہ کہ خوشہ ثریا بہ مناسبت او در غایت پستی
است و از نسایم سر خوشی بخشش باشندہ ملا اعلے جام ساز و برگ مستی است
از رشک سرافرازی سرو آزادش شنیدہ آمد کہ شمشاد بہشت آسمان صد الف ایک

بزمین کشیده واز غیرت زیبائی هلال کیله اش دیده اند که ماه نو نعل بر تن بریده
نرگس بیمار گلزار فرخار که از خار خار اندیشه خزان در امان است با نتظار انظار
این بهارستان سراپا بهار حالت آب از قلم خوردن دارد و خوشه عقد پروین
چرخ برین که از داس دهره دهر دون مصئون است بخوشه انگورش که لقب صاحبی
دفخری باو درخور امده بر بن دندان باج میگذارد تا نسایم عنبر شمایم این گلستان در
روبسوے بالا اورده رضوان و غلمان بچشم روشنی یکدیگر شتافته اند الهی سبزه
زار این مرغزار روئیده از اقطار امطار و تراوش ابر نیسان داذار است یا نساجان
منسوج صنائع قدرت بیرنذرت مخمل زمردین بافته بزرگه که مربع نشین چار بالش
رعنائی است بدیدار ارتیاح بخش مقوے نفوس دارواح است و نجیگشت که شخص
فصل بهار را بمنزله حواس خمسه است بر یزدی پنجه مشکلکشا مربی قوای اشخاص و
اشباح سایه درختان پر اثمارش یاد سدره و طوبی از دل زاهد می رباید و سیرابی
انهار خضر فریبش خیال تسنیم و کوثر از خاطر عباد

ابیات

گر مرده صد ساله درین باغ در آید — در چشم زدن زنده جاوید بر آید
زین باد روان بخش که آمد بو زیدن — غم نیست ببالین ملک الموت گر آید
از سوختن اے دانه میندیش که اکنون — نخل از تو برون با گل و برگ و ثمر آید
رضوان بشمارد که خود م مالک دوزخ — گر باد ازین روضه بسوی سقر آید

صفت حد جنوبی

جانب جنوبش قصبه ایست خرم و خوش سراپا دلپذیر و دلکش که نظیرش در عالم تصور
مصوران باریک بینان دور اندیش نیست و هر چه از خوبی و محبوبی پسندیده و مطبوعات
و مصنوعات حمیده در خود موجود دارد عدیل ان متخیل خیال نازک خیالان پاکیزه

کیش نفی مشهود خاطر صفا گستر روشن ضمیران انصاف پیشه و مبرهن رای عالم آرای
تقدس سرشتان عدالت اندیشه بی آلایش لوث شکوک و غیر امیزش ارتیاب و گمان است
که اگر ساکنان روضه رضوان از توطن بهشت و سیر ما فیها سیر خواهند گردید از بهر نقل مکان
و تفنن طبایع پیرمان حمرا این الطاف کده که مطرح انظار کرم الهی و مجمع نوادرات نامتناهی
است نخواهند پسندید اگر باران افت و تگرگ مخافت بر سر اسمان بارد ملجا - و ماوایش جز
بروج قصور دور از قصورش چیست و اگر افتاب جهانتاب ابدی الانکساف گردد و تصادم
معصرات حجاب عارض از عارض او نه بردارد غیر از ذره محقر ریگذارش فروغ بخش عالم و دیده
افروز بنی ادم کیست شاطران عالی منصوبه اش که شاه عرصه الافطرتی اند ابوزید خرد را اسپ
و فرزین خواهند نهاد و پیلپا نبد اندیشه خوش منصوبگی همیشه شان بر بساط پر کرامات فکرت با حکامی
است که اخر الامر لجلاج دانائی را شه رخی خواهند داد و پیادگان اوشان را منصب وزیری
در هر خانه هست و عقل عاقلان روم و فرنگ از حل نقشجات اینان بکیسه بیگانه طبیبان عیسی
نفس فلاطون دسترستش را ازاله غمور دیده قمر و انتشار چشم کوکب اسهل است و رفع دوار دوار
دوار و ریزش ابر آذار در پیش تدبیر شان چه اشکل اگر مسیح گردون نشین را انحراف مزاج
رو دهد جانب این افتاب رایان پا نهد و اگر افتاب عالمتاب را علاج یرقان مزمن خویش
در آرزو آید بسوی این مسیحا نفسان گراید ارنب صحاری جبانت را طبیعت ضرغام غاب
جرات می توانند داد و در تسمین کوه غربی ببر رخ کاه لاغر می دانند گشاد - انجم
شناسان روشن رایش در کشف استار و اظهار - اسرار بدست گاهی رسیده اند که
نه بطلیموس دیده و نه جاماسپ شنیده اگر بها سکر اجارج را هنگام هنگامه مناظره با ایشان
اختر تغلب باحتراق اید بجا است و اگر بهرگ دانشور را وقت گرمی مباحثه با نیان حیرت خسف
متحیره بحال گراید روا است عضاده اصطرلاب دانش اند و نور ثقبه ربع مجیب بینش باشند گاه
که زیر چراغ سیرت شان عادت ملکی صد بار کمر بسته چون سگان فردوس

از عیب پاک اند و در دلجوئی مساکین و غربا از بس چست وچالاک اخلاق پسندیده
را گویا آفریده اند و بر حسد خنده خوئی و خط نکوئی فارسیده کودکے صد اخلاق ناصری
تصنیف می تواند کرد و طفلے هزار تهذیب الاخلاق را اصلاح مے تواند داد سخاوت
حاتم و سُخن در طبیعت شان مضمر است و شجاعت رستم و اسفندیار در طینت اوشان مخمر
در هنرهای خویش هریک شهره شهر و آفاق است و از لوث کاهلے وسستی یکسر طاق یکی
از نظر یافتگان عنایت و تعلیم یافتگان هدایت راجای گردون اقتدار سریا افتخار
مجمع البحرین فضائل و کمالات و مطلع السعدین شرایف و مباهات خورشید مشارق
حشمت و برتری جمشید ممالک شوکت و سروری حرز بازوی شجاعت و بسالت قیصر
خیتام نگشت ایالت و جلالت رستم دل اسفندیار توان ارسطو فطرت
سکندر نشان **کنور بده سنگه صاحب** بهادر دام اقباله
و جلاله آنکه اگر جود همه بخشش و سخای جمله دهش نشان سیم و زر چون عنقاے
مغرب در عالم نگذارد از عالم استعجاب نباشد و اگر لطف عام جهان نوازش
و مهر جهانگیر آزاده رام سازش ربقه اطاعت در رقبه احرار در آرد از باب
استغراب نبود زشیران بیشه غاب و اجم را چون جگر خدائی نگذاشته و نهیبش
نهنگان قمقمیش و محیط را غیر از آب تاختن شغلے نگذاشته شمیم نافه زار اخلاق
شهره آفاقش اگر قدم توجه که از ختا بعد مشرقین دارد لوادی ختن
و تبت نمیگذاشت آهوی بی آهوی بیابانش را سرمایه نازش چه تمام تر
از کجا حاصل مے گردید و نسیم بهارستان لطافت و نضارت طبع والا اثر
اگر دیده التفات که از لوث اغماض مبراست بخیابان فردوس نمیگشاد گل همیشه
بهار چمنش را سر افتخار از چه راه بر گردون مے رسید اگر یار بد اندیشه پاک
سرشتان معانی رس را خیال نغمه عزم بالخیرش در ضمیر ارادت تخمیر



بگذرد دختر طنبور سرود ترانہ بہر قصد براق آسمان سیر خواہد چرپید واگر فرد سے خیال نازک خیالان صبح نفس را تصور مدحت دشمن شکاری وصید افگنیش در دل فصاحت منزل آید مگس بندوق جرات صندوق بر شجاعت سیمرغ طیلق فیل شکر خواہد خندید

قصیده

زبسکہ لامع حشمتش برادہ او فوق	کمر بہ بندگیش بست صد جہان اوثق
بجمحفل کرمش زیبد از قمر ساغر	بخوان مرحمتش شاید از سپہر طبق
زخوف او مکند قہمہ شیر بر آہو	زسہم او مکند حملہ باز بر عقعق
نماہ بر روش عزم او بود قاصد	نمہر بر صفت رای اوست مستشرق
چو می بہ نشار بود طبع او بجود قرین	چو گل بہ بو دل او با وفا بود ملحق
تفاوتے بنود در زمین و کرسی و عرش	دمی کہ خادم او ریز زین کشد ابلق
بدست مرحمتش آستین کاہکشان	محال ہست کہ آید ز شانہ تا مرفق

گرامی قدر والا قدر دوان لالہ چندر بہان ہست کہ ماہ و خورشید بر سمو اسم سامی او شاہد ہست چنانکہ ماہ و خورشید از بہر آرائش شب و روز مخلوق گشتہ اند ذات والا صفاتش کافل آسایش شبا روزی شب زندہ داران و روز در محنت گذاران ہست ہمین فرق ہست کہ کار آرائش بر دو تن موقوف ہست و باہتمام آسائش ملک تن مشغوف اگر نسایم عنبر شمایم گلستان اخلاق سراپا اشفاقش قدم فیض توام بجانب چمنستان جنت گذاشتہ زلال کوثر و سلسبیل را خواص گلاب روئے ساز داز عالم عجائب نیست و اگر عذوبت جان نواز کلام شیرین پیر تمکینش رد ے توجہ بسمت محیط اعظم آوردہ آبش را لذت حلاوت بخشد از یاب شرابی نے

نظم

ستوده خصالی بلطف شمیم — مسافر نوازی و فیض اتم
چو او کس ندارد ببروی زمین — گواه است خورشید و ماه مبین
بخلق او در و حشیان را بدام — نکرده ست ازاده را صرف رام
بدین وصف هستان شرف را مدار — تهی از غرور و پر از انکسار

صفت حد شرقی

تا باب طینت وجود طیب حضرت ادم علیه السلام قاشقی از نار معین این حوض کوثر خواص تسنیم اختصاص که بر حد شرقی ان گنجدان گنج خوبی و مرغوبی بر مسند خوش اسلوبی مربع نشسته و دست از جان سستگان تیه حرمان و دشت هیمان یعقوب ادنی موج جانفزایش صد متاع سیرابی و زندگی در بار بسته نرفتی بر خلعت ابو البشری که هرگز بر قامت هیچ یک از سهی قامتان چار چمن عناصر راست نیامده مخلع نگشتی و به عمامه فضل مسجود الملایکه که نصیب یکی از جانان مجلس شرف و علا و مشرفان تشریف عز و علا نشده زیب تارک مبارک یافته کلاه شادی بهوا نینداختی ها ی زبان باشناوی مقام جان نواز توصیفش غواص چشمه بقا است و نهنگ قلم بشناوری دامای زندگی بخش تعریفش ایمن از قلاب شست قضا شهپر مرغ روح الامین بشباهت امواج اروا امتزاجش حلیه اتش نشانی در بر کشیده ورنه سردی اتش نمرود از وی محال می نمود و ابر نیسان به بخارات این چشمه صافی نهاد صفوت بنیاد مکنون وجود خویش دیده و گرنه صفت گوهر باری و درفشانی از وی بمراتب ها بدیع و بعید بود حباب بهایش پستان نازنینان دلفریب را سرگرم تعلیم دلفریبی است و مه جهایش ابروی مه جبینان سراسر زیب را سرمایه بخش پیرزینی ماهیان



عنبر بو و مشک سیرتش که بتاثیر حیات بخشی آب این چشمهٔ فیض بدریای زندگانی
ابدی شناوری کنند از بهر طعن و تشنیع زود فنائی جانداران چشمهٔ خضر سراپا بصورت
زبانند و کشفان قوی پشت پیکر درشت باثر مربی القوائی این مقوی ارواح
و نفوس من از برای دفع تیر حوادث روزگار ناهنجار همه تن سپر حمایت می‌دانند بهنگام
ارقام سردی زلالش خامهٔ نامه نویس چون انگشت مرتعش سرگرم رشتهٔ لرزه دوانی
و بگاه ارتسام رطوبت آبش نامهٔ اهل خامه مانند چادر سحاب پر آب مستعد آب چکانی
هر چند تر دامن است هر تر دامنی که دست بدامان تقدس و رضوی آبش زند فرو دهم
دارم دامنش خواهد کشید و اگرچه رقت مزاج است رقت زده صد سالهٔ تنک دیدار
بشاشت آثار بمنزل تفرج دل و شگفتگی خاطر خواهد رسانید

نظم

باطراوتش صف اخضر درختان — چو گرد حوض کوثر نیک بختان
اگر زنگی شود در وی شناور — شود روشن جبین چون مهر انور
کسی کو غسل در وی کرد یکبار — ندیده پیکر او لوث آزار
صفای آبش ار دیدی سکندر — فگندی آینه از دست زوتر
بخاری ابر گردد گر ازین آب — بجای قطر بارد گوهر ناب
ز آب او که خود آینه سان است — ضمیر ماهیان یکسر عیان است
چه آب است این که از وی شرم کرده — سه آب چشم شد در هفت پرده
صفا دارد ز بس چون دُر مکنون — خجالت میبرد از و جیحون و سیحون

چیستان

چه چیز است آنکه می آید ز کهسار — چو در خنجر نباشد هست بیکار
عزیز است ار شود کم بیش بیقدر — طلبگارش گدا و صاحب صدر

گہے بر چرخ باشد جای اورا — فرو ساید زمین گر پلے اورا
اگر در زمین باشد دانش آہنگ — نگیرد در کفش چون ریزہ سنگ
بسان زاہدان نیلے دستار است — سراپا مایۂ ناز بہار است
نساید از فلک گر بر زمین پا — ضمیر خود زمین کے ساز د فشا

صفت حد غربی

خورشید جہانتاب رونق تاب کہ چشم چراغ عالم و عالمیان و فروغ بخش دیدہ آدم و آدمیان است با این ہمہ شکوہ گیتی ستانی و فر جہانبانی باشتیاق سراسر و فاق نظارہ این حد بے ندرت تماشا گاہ قدرت ہر صبح نہضت رایات عزم سراپا جزم از مشرقستان خویش مے فرماید و بالراس و العین در میادین تردد بے تب بس تلاش بسان پری گرفتگان و مجنون صفتان سرعت رفتار و چستی اقدام از برق و ہوا بوام کشیدہ در ہوای سیر و تماشای این مجامع صنایع صناع تقدیری شتابد چہ نظیرش در گیہان فہم سکان آسمان و جہان وہم سایران بلاد امکان موہوم و مفہوم نیست و مثالش در عالم مثال و عالم خیال نظارگیان لوح محفوظ و صفحات عرش و کرسے متخیل و معلوم نے ایوان رفیع الشان راجای نیلے مکان با چندین مکانات مینو آیات کہ شرح دلپذیری شان مہ یارای رقم دست و توان قلم بآئینہ تمام و آذینے مالا کلام ساختہ و پرداختہ اند کہ در کسر شان قصر کسرے دقیقہ نمی گذارند و سر بسر ہر یکے باقصور پر سور و سرور دار السرور رضوان بے خار ند بہر ماہتابی صد جہان ماہتاب قربان نمودنے و بر ہر شمسہ ہزار عالم شمس نثار فرمودنی در بروج کاخش آشیان عنقای خوبی است و در سقوف فراخش مکان ہمای محبوبی زینت و زیب غرفاتش حوران بچشم ندیدہ و تجمل و

تجمّی و خوبی دریچهایش غلمان بگوش نشنیده درهای پر نقش و نگارش شرمنده
در بهشت باب روضه رضوان است و بر چهارش غیرت فرمای نُه گنبد سپهر گردان
نقش عتبه هایش بکر بسته نه نشسته که عرش از بهر تعظیمش از جا برنخاسته و رنگ سده هایش
طرحی نو ریخته که زبان خامه بهزاد و مانی در بیانش در ماندهٔ فخر هر استان سرمایه
دار رشک صد حرم است و متانت بر بام و در غیرت فردوس هزار هرم بر آمده ها
بر فلک بر آمده اند که سر آمد همه عمارات دنیا است و سایبانها با چنین سایه گستر
اند که سایبانی چهارش شرف بخش سدره و طوبی است و ستونهای بیستون صلابت
سطوانهای سقوف افلاک را در خور محرابهای کعبه تعظیم قبله گاهی جباه بیت المعمور را
از در هر خانه که خانه دار خوبی و خرم اسلوبی است بر خانه تیر و آفتاب طنز نمای را
مستحکم است و هر بیت که بیت الغزل لطایف مآنی و شعر الیف انتسابی است بر بیت الشرف
کوکب سعده رتی را سلم باستواری دیوارهای ارسطوی سکندر شکوه خیال را سدی
تخیل ساختن امر دشوار آمده و بمتانت گنبدهای سمار مندر جاه وهم را برجی موهوم نمودن از افعال
دشخوار

نظم

چنین عمارت دلچسپ دیدهٔ خورشید — ندیده است و نمی بیند و نخواهد دید
چه خاک رهگذرش نیست مشک و عنبر — چو ذره ره او نیست تیر و نی ناهید
بسان چاکر کمتر بدیده در آید — بآن شکوه بایوانش گر رسد جمشید
اگر هزار سپهر از برای سیر آیند — به نیم گوشه ایوانش میتوان گنجید
ز رایحهٔ گل معنی که مایه جان است — بسوی نقش و نگارش کسی که دید شنید

از انجا که گذارش مدحت این تعمیرات دلکش و عمارات خرم و خوش از حواصل
دبیران جادو رقم و حواس منشیان سحر بیان بمراحل ها دور افتاد لاجرم عنان
استعجال خامهٔ خوش خرام بسوی ادعیهٔ اجابت قرین جناب گردون قباب

ناصب اعلام والاجاہے مرکز وو ائر عالم پناہے شہسوار مضمار معلے دستگاہے
خورشید مشارق دانش واگاہے بندہ نواز مسافر پرور مظہر فیض وکرم گستر والا
رتبار عالے وقار سرور سروران ثریا اقتدار شہرہ امصار و دیار آنکہ

معما باسم بدہ سنگہ

ہر گرامے نام پاکش ال ہر دان ستے دار	گو یکے بر شست باشد دیگری در سمن
عقل دشمیر ہند تا باہم نگردد ہمنفس	بر دلے ان اسم اعظم کہ نمی گردد عیان

ادام الیہ امتنانہ وحسانہ منعطف میگردد تا تاثیر عالم افروز فروغ بخش عرصہ کن
فکان است دودمان ابد پایدار این گردون شکوہ حق پژوہ بفروغ نیر اقبال
بیہمال ایزد متعال رونق پذیر دوام باد و چشم چراغ اقبال این سراپا کمال یعنے
بہار گلشن سعادت و والا بختے خورشید سپہر ہمت و معلے نہمتی کنور
ہربنس سنگہ صاحب بہادر مورد انظار کرامت رحمانے و مطرح انوار
افضال سبحانی تا یوم القیام کام بخش عالم و عالمیان شواد



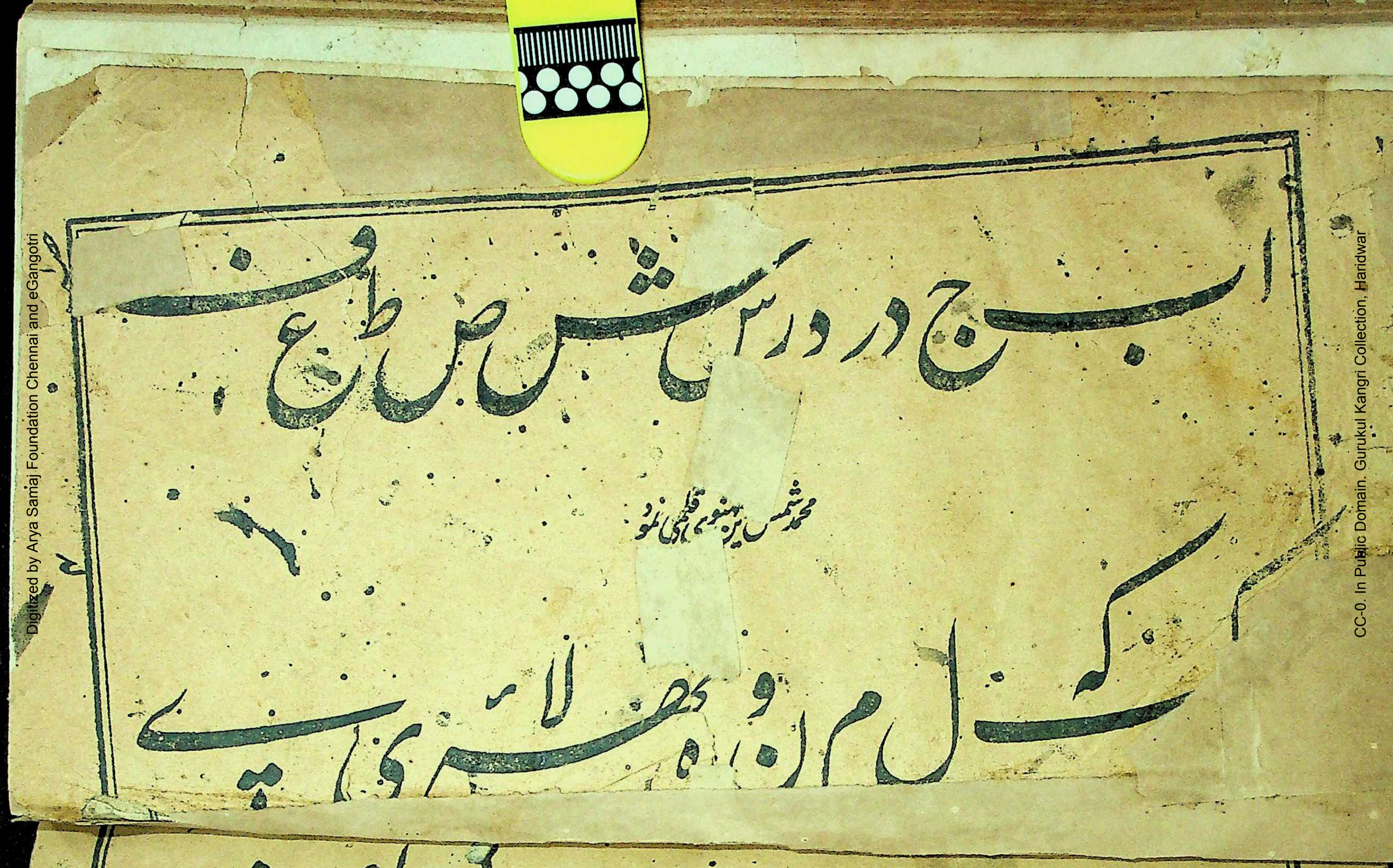
نظم

یارب این نور دیدہ دولت	باد دایم بپایہ اب و بام
تا بود لام راسکان بالف	تا الف را محل بود در لام

باد خصمش الف کشیدہ مدام
بر سر سینہ ہمچو ام طعام

الحمد للہ والمنتہ کہ کتاب گنج دانش من تصنیف سراپا بہار
منشی کیولرام صاحب المتخلص ہوشیار دہلوے
تمام شد

[ترک]یب و کرسی نشینی و وصل فصل حروف و مقدار دوائر بی بهره می ماند چون القصه ... وقتی که تمام است
[ب]واقع حوصلهٔ خریدار هم از استیعاب آن کوتاه میگردد لهذا از هر ترکیب بقدر مناسب انتخاب نموده با پنج مجموعه مرتب
کردم این زیبای جواهر که چون خمسه هوش افزای ارباب بینش اند بیچه نگارین مع سوم نموده در ترتیب آنرا بدین عنوان ملحوظ داشتم که در
مجموعهٔ اولین مفردات مع اشعاریکه اساتذه آنرا مثل بیت کتاب تحریر فرموده اند و مجموعهٔ دومین از تراکیبی که در هر مصراع آن یکیک مد آورده اند
و در مجموعهٔ سومین قطعاتیکه در هر مصرع دو دو مد نگاه داشته اند و در مجموعهٔ چهارمین قطعاتیکه دوائر بسیار دارد و حسن ترکیب و لطافت
ترتیب مع جدا حسن دران مرعیست و در مجموعهٔ پنجمین قطعات متفرقه که اکثر دوائر منقلب و معکوس دران واقع شده امید آنست که اگر این مجموعه
مثل مجموعهٔ سابق منظور انظار ارباب فطنت و ذکا و مقبول طبائع اصحاب فکر رسا باشد علی الخصوص در حق این عاجز دریغ نفرمایند و هو المعین المستعان



ا ب ج د ر د ر س ی ش ص ط ع ف
محمد شمس ... قلمی نمود
ک ل م ن و ہ لا ی ے

با بت بج بد بر بس بش بص بط بع بف

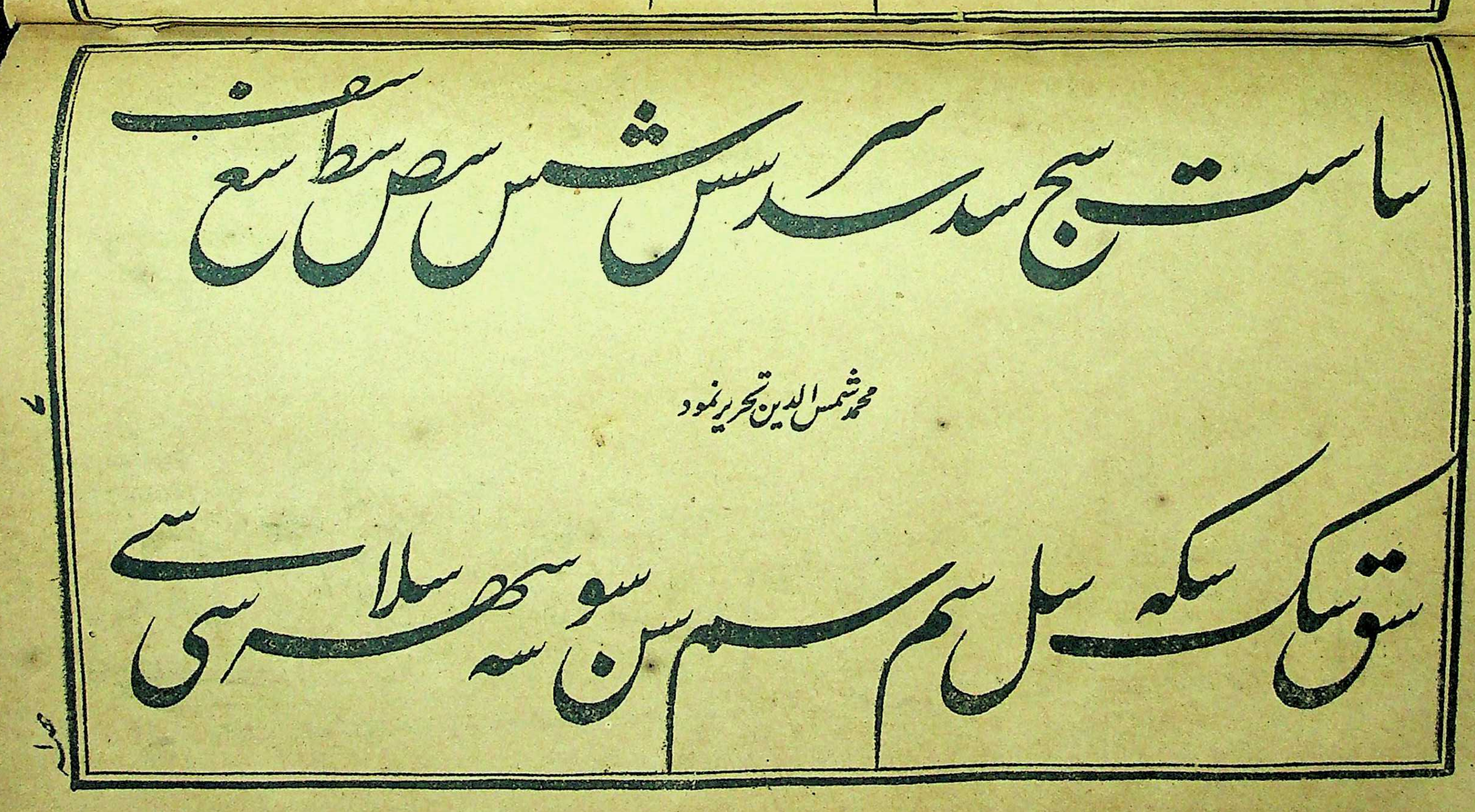
محمد شمس الدین تحریر نمود

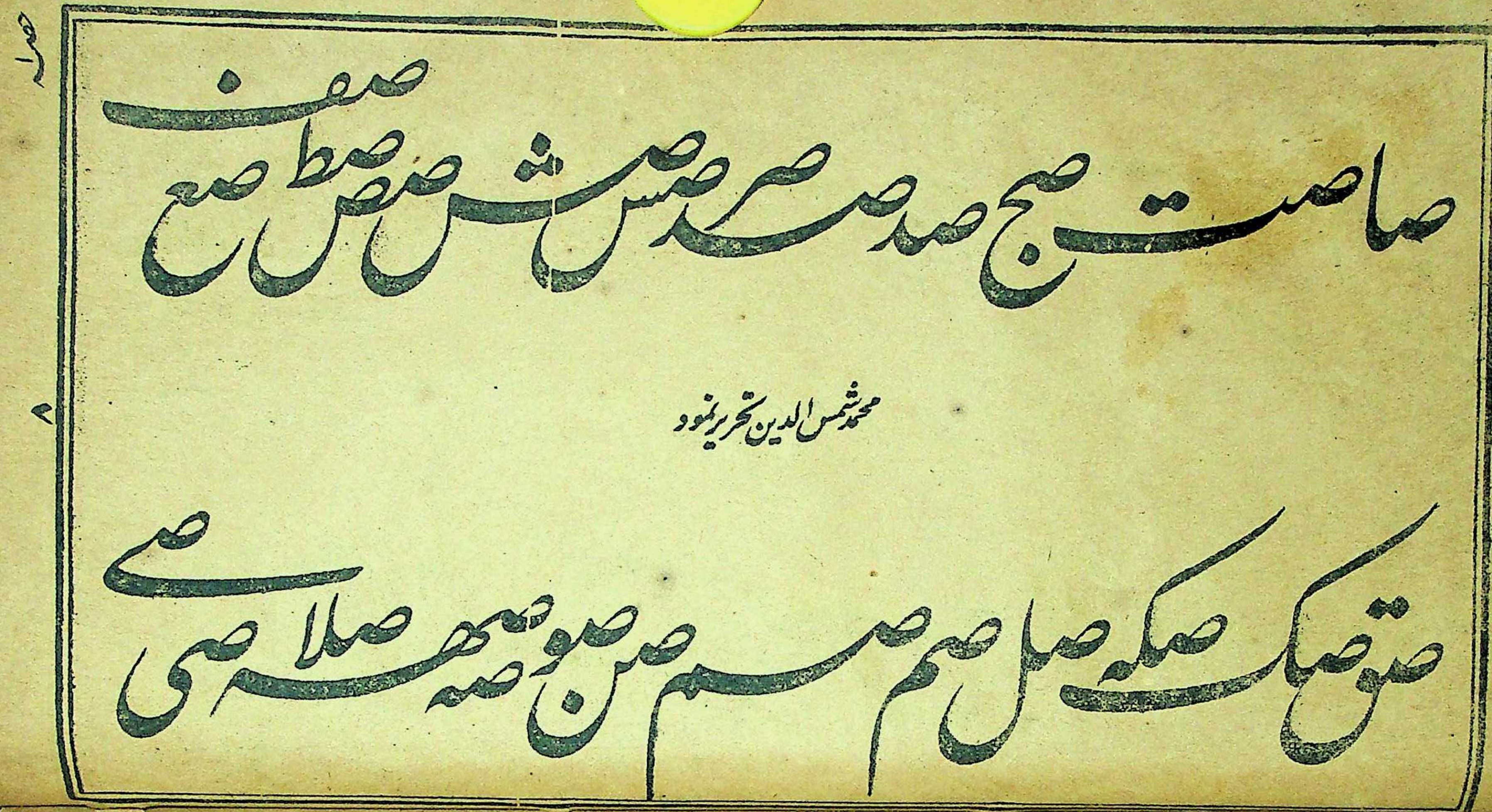
بق بک بگ بل بم بن بو بہ بلا بی بے

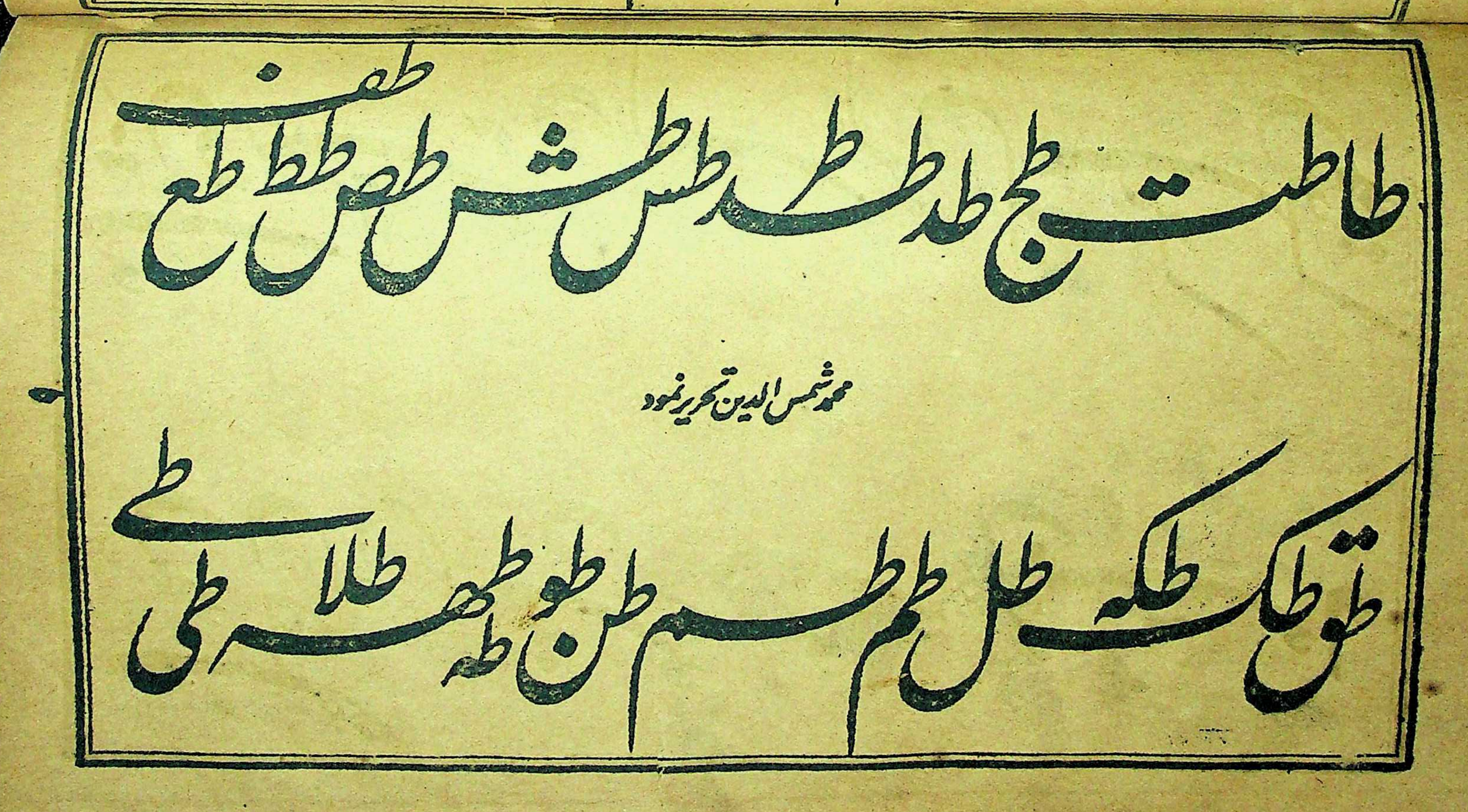
جا جب جت جج جد جر جس جش جص جط جع جف

محمد شمس الدین تحریر نمود

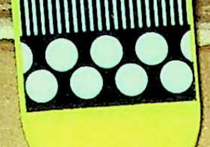
جق جک جکہ جل جم جن جہ جو جھ جلا جی جے


سا ست سج سد سر سس شس سص سط سع سف
محمد شمس الدین تحریر نمود
سق سک سکہ سل سم سن سو سہ سھ سلا سی سے


صا صت صج صد صر صس صش صص صط صع صف
محمد شمس الدین تحریر نمود
صق صک صل صم صن صو صہ صلا صی



طا طت طج طد طر طس طش طص طط طع طف
محمد شمس الدین تحریر نمود
طق طک طگ طل طم طن طو طہ طھ طلا طی طے



عا عت عج عد عر عس عش عص عط عف عع

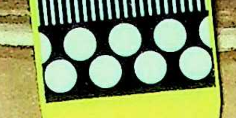
محمد شمس الدین تحریر نمود

عق عک عکہ عل عم عن عو عہ علا عر عی عے

عا عت عج عد عر عس عش عص عط عع عف

محمد شمس الدین تحریر نمود

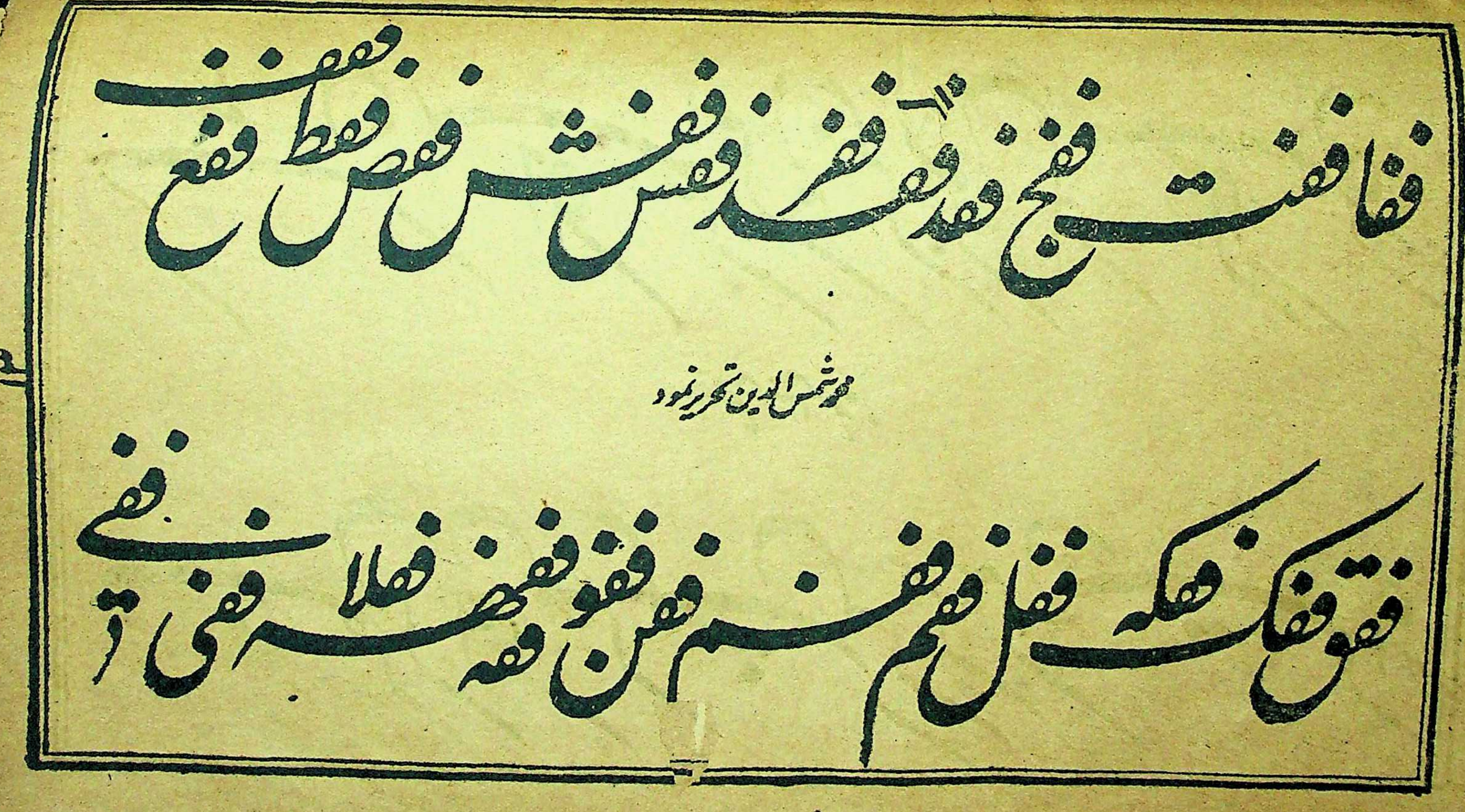
عق عک عکه عل عم عمـ عن عو عه عهـ علا عی عی

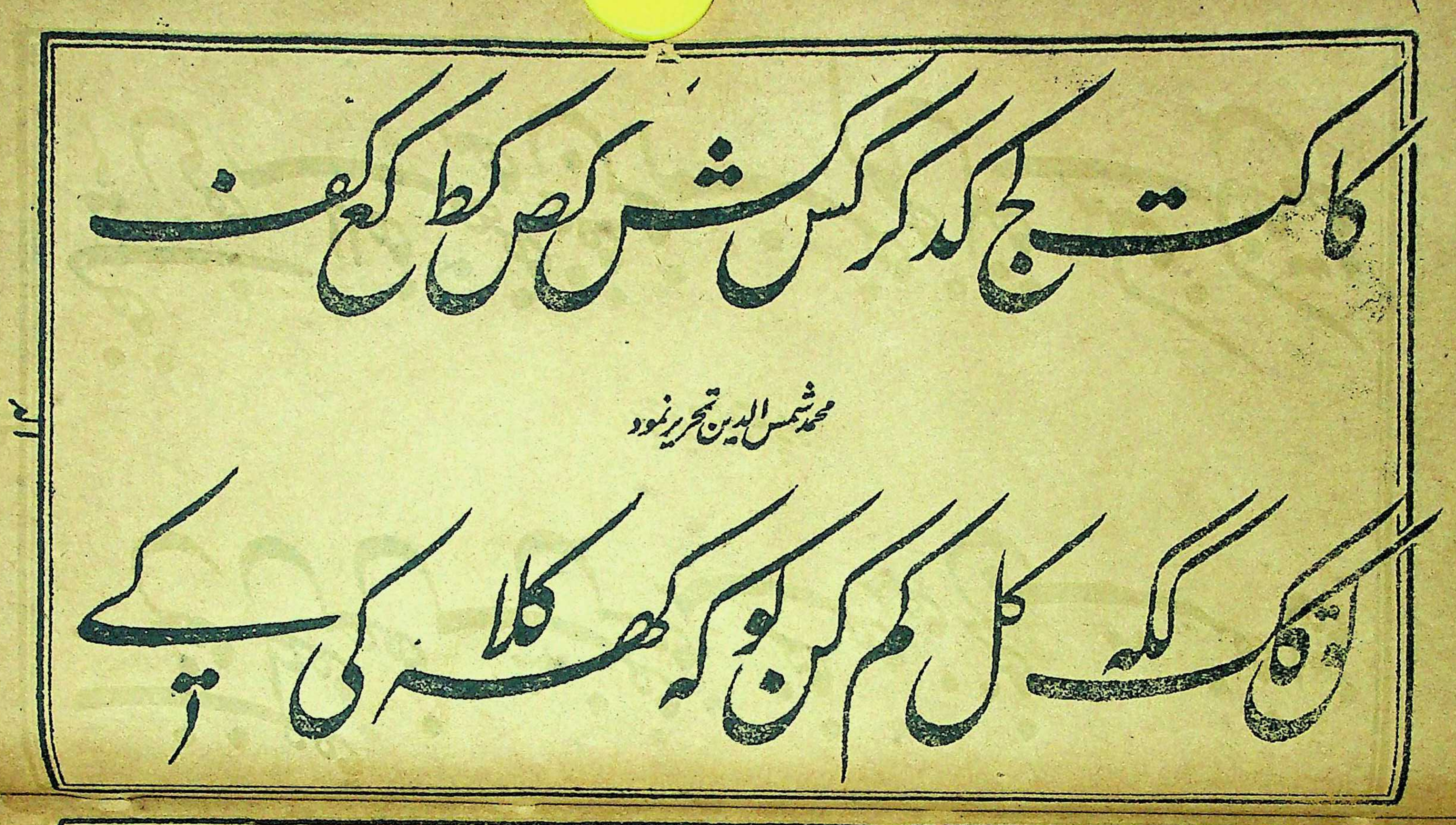


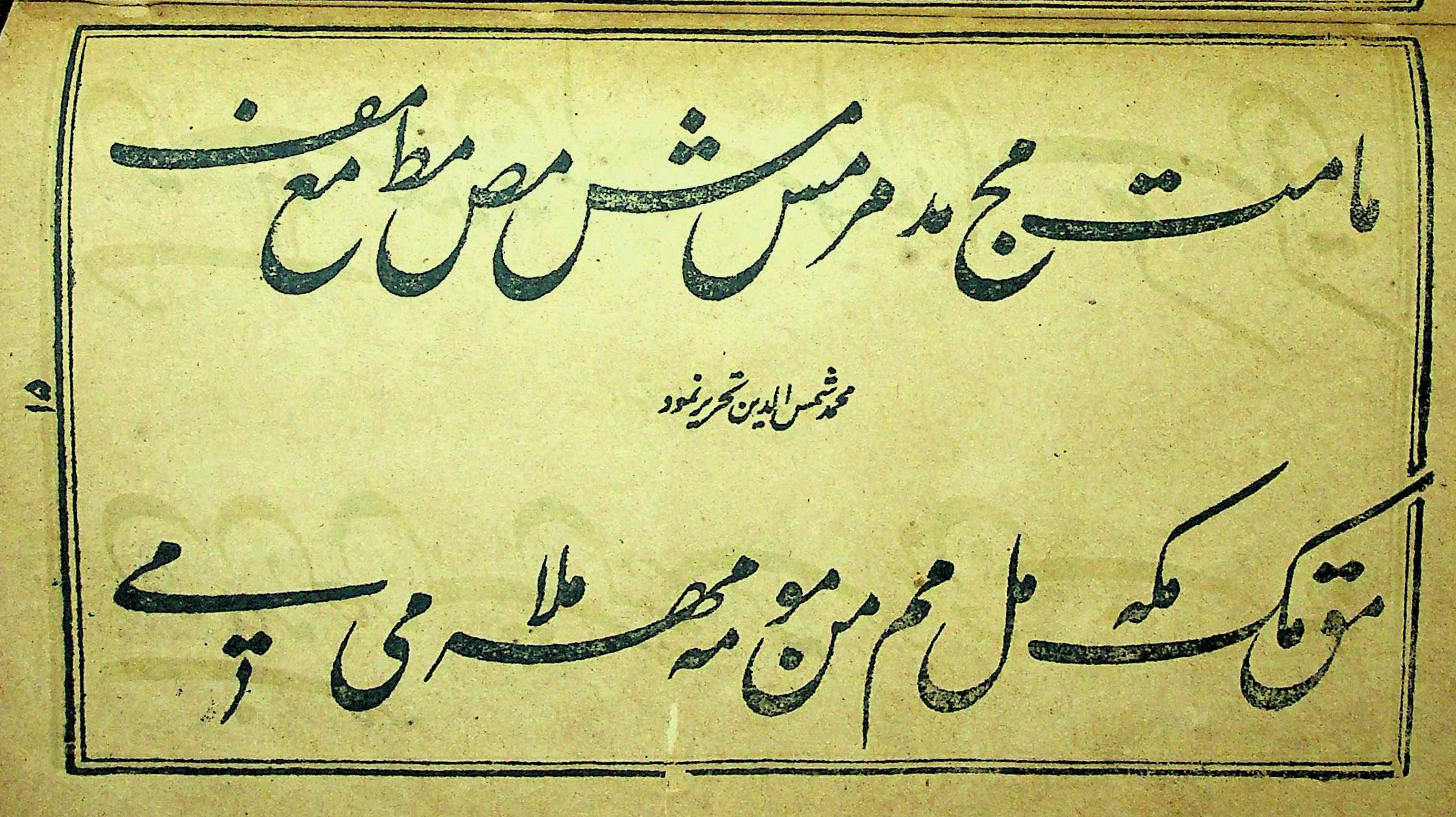
فا فت فج فد فر فس فش فص فط فع فف

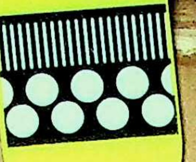
محمد شمس الدین تحریر نمود

فق فک فکہ فل فم فن فو فہ فلا فی فے


فا فت فج فد فر فس فش فص فط فع ففف
شمس الدین تحریر نمود
فق فک فل فم فن فو فه فلا فی


کا کت کج کد کر کس کش کص کط کع کف
محمد شمس الدین تحریر نمود
کگ گکه کل کم کن کو که کھ کلا کی کے


ما مت مج مد مر مس مش مص مط مع مف
محمد شمس الدین تحریر نمود
مق مک مل مم من مو مہ ملا می مے



ہا ہت ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف

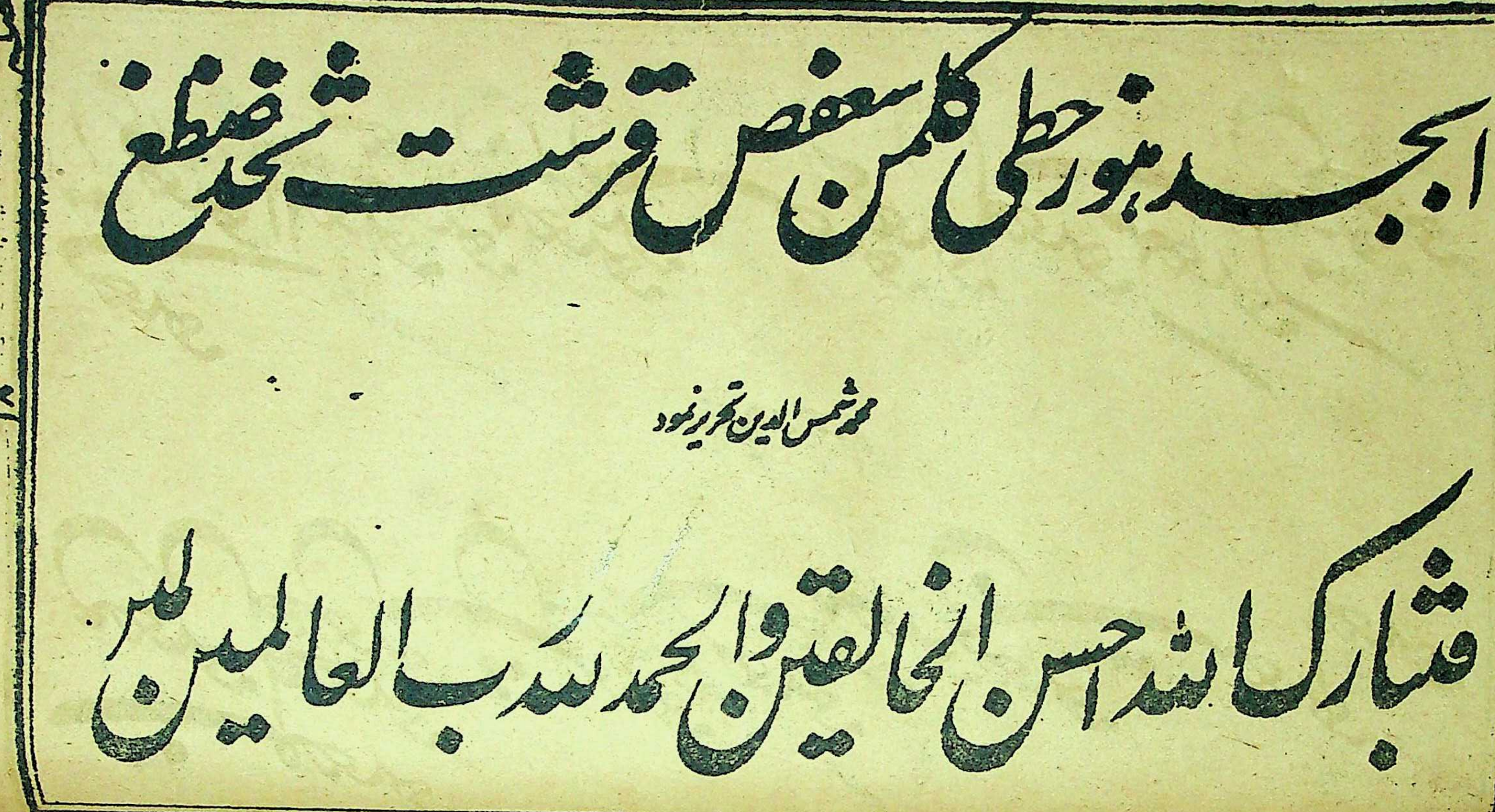
محمد شمس الدین تحریر نمود

ہق ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ہہ ہی ہلا ہے

ھا ھت ھج ھد ھر ھس ھش ھص ھط ھع ھف

محمد شمس الدین تحریر نمود

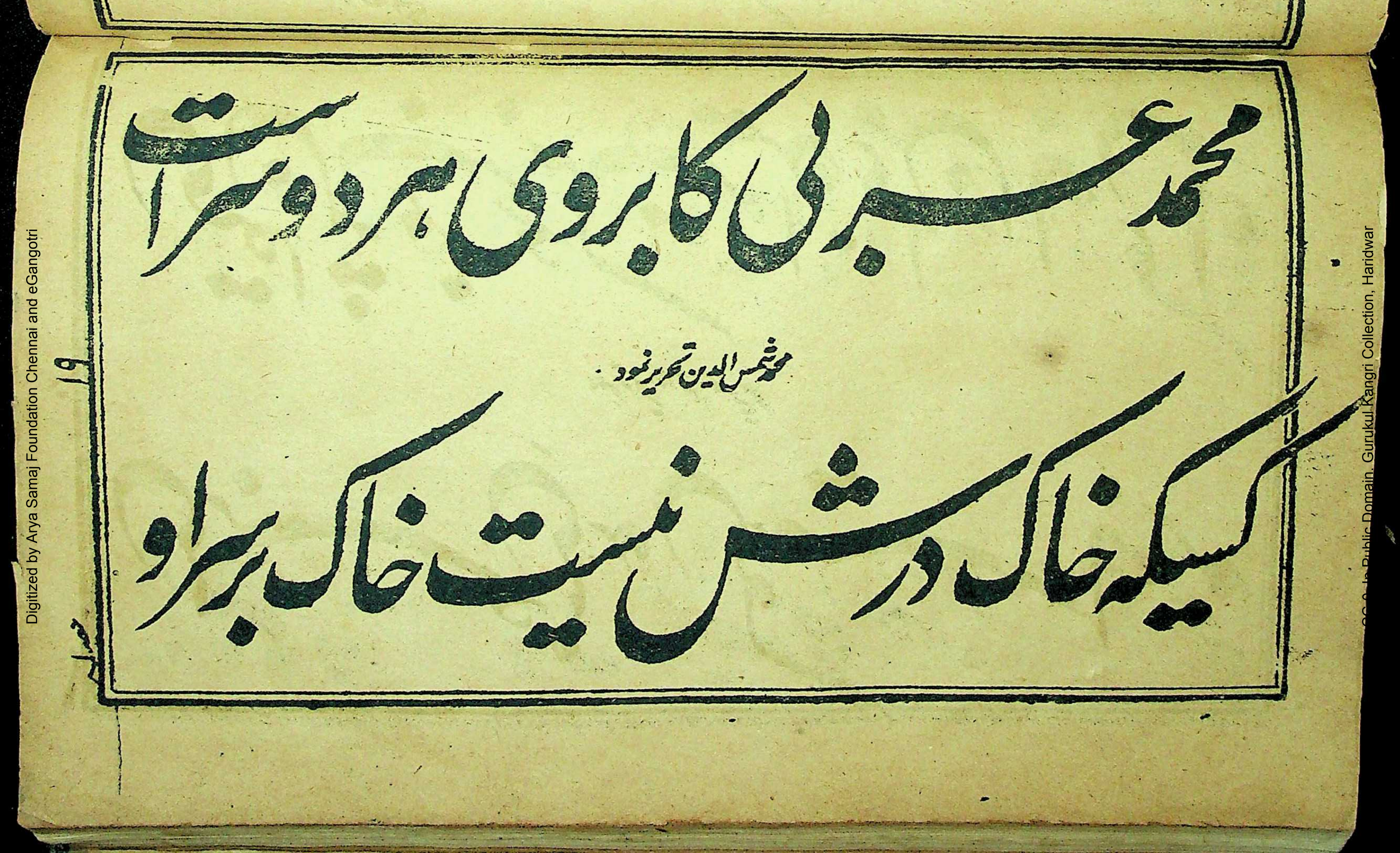
ھق ھک ھل ھم ھن ھو ھہ ھلا ھی ھے



ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

محمد شمس الدین تحریر نمود

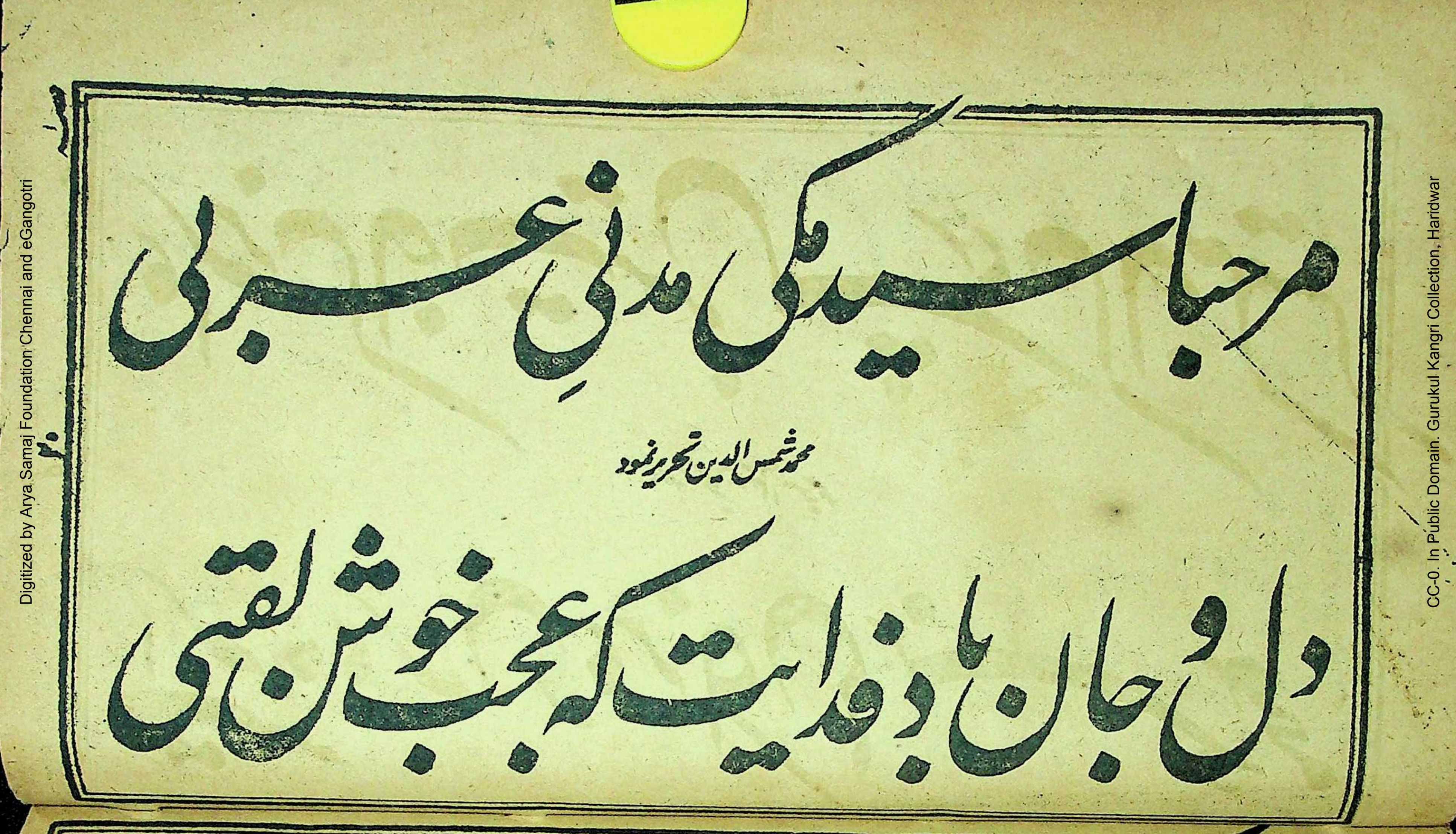
فتبارک اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العالمین

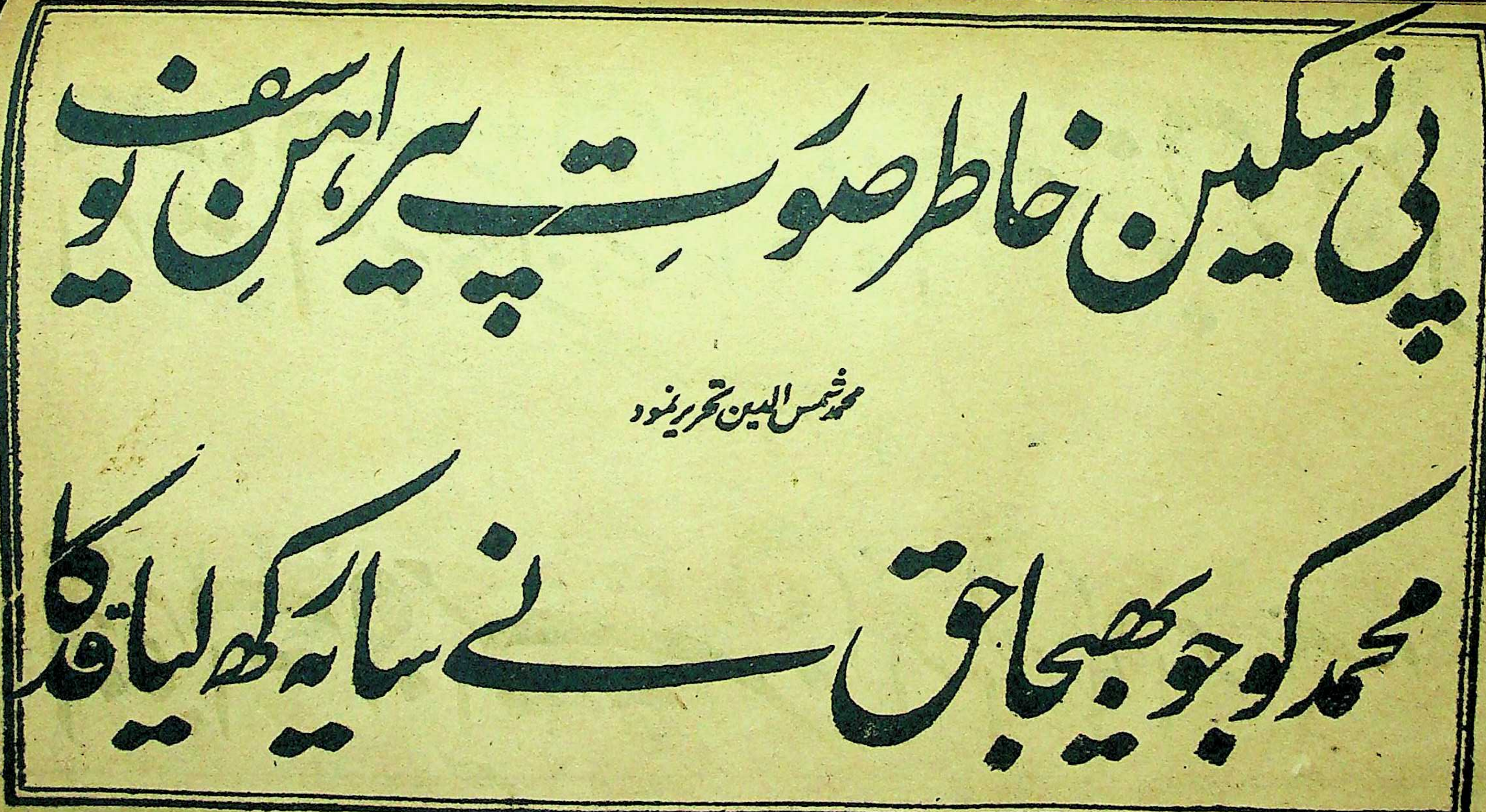


محمد عربی کابروی هر دو سراست

محمد شمس الدین تحریر نمود

کسیکه خاک درش نیست خاک بر سر او


مرحبا سید مکی مدنیِ عربی
محمد شمس الدین تحریر نمود
دل و جان باد فدایت که عجب خوش لقبی

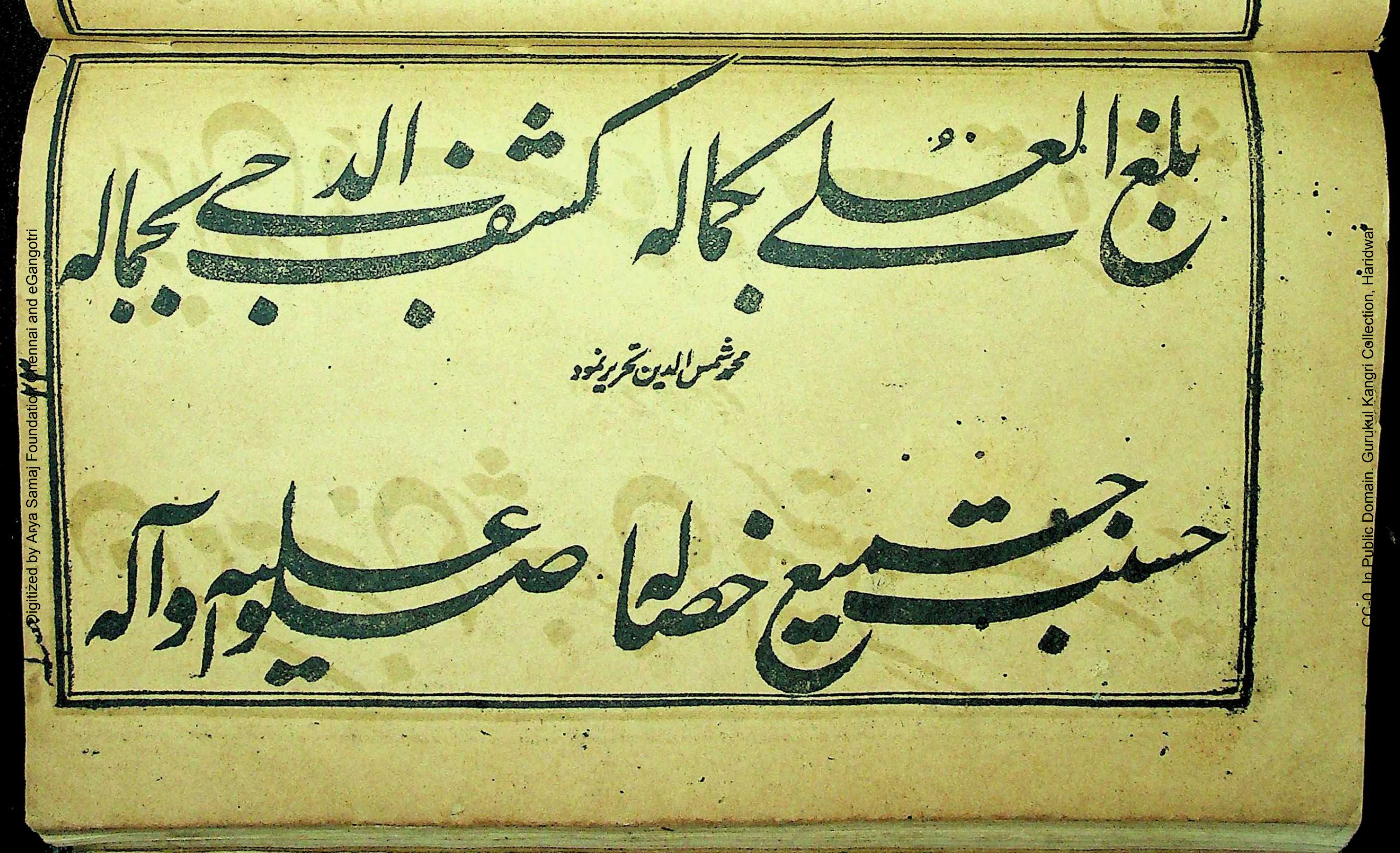

پئے تسکین خاطر صورتِ پیراہنِ یوسف
محمد شمس الدین تحریر نمود
محمد کو جو بھیجا حق نے سایہ رکھ لیا قد کا



رسد بر اہل ایمان بیشتر آفات از دنیا

محمد شمس الدین تحریر نمود

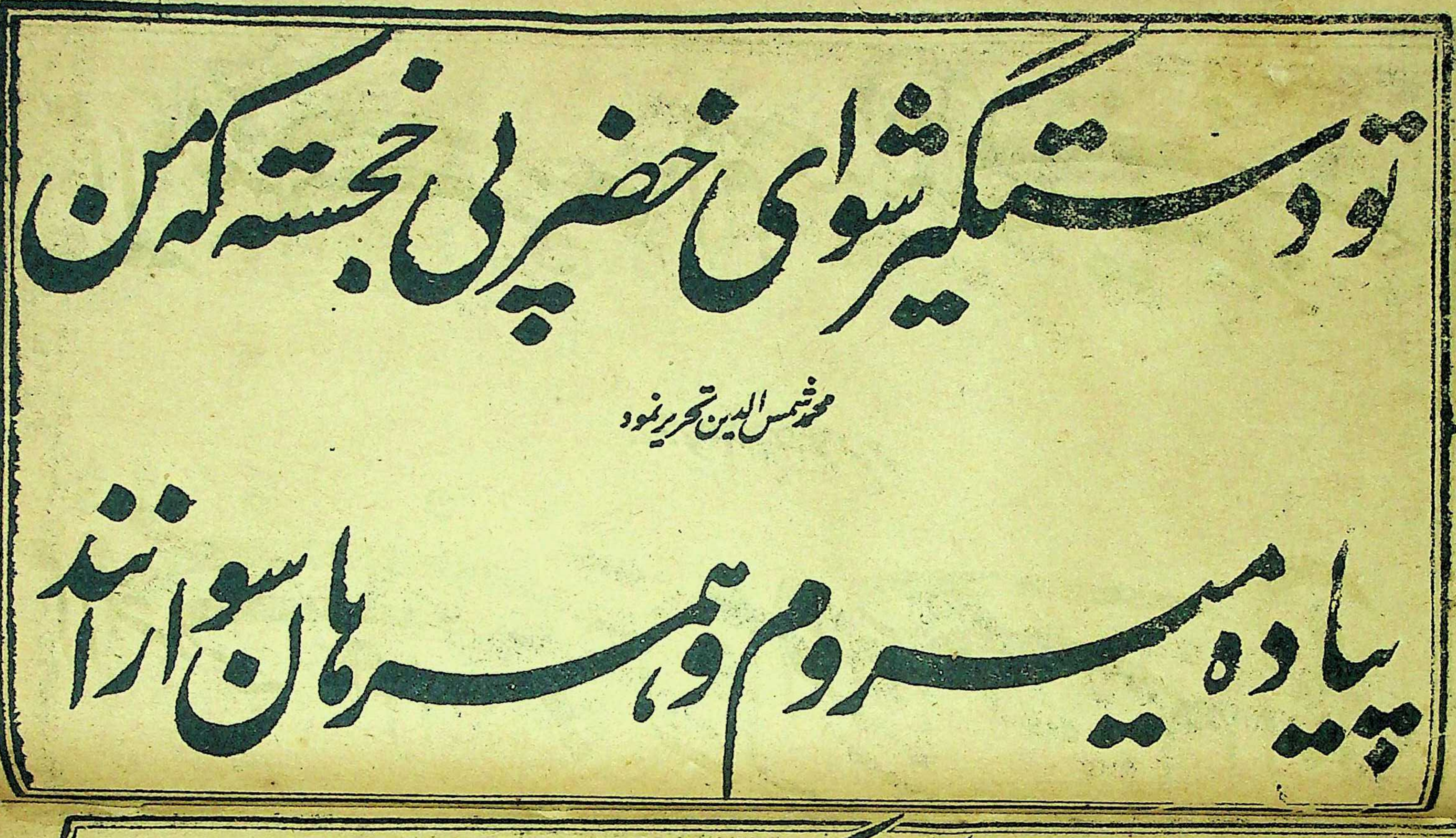
گزندی نیست از دندان جز انگشتہا را



بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله

محمد شمس الدین تحریر نمود

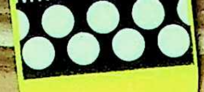
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله


تو دستگیر شو ای خضر پی خجسته که من
محمد شمس الدین تحریر نمود
پیاده می روم و همرهان سوارانند

کب سلیقہ ہی فلک کو یہ ستمگاری مین

محمد شمس الدین تحریر نمود

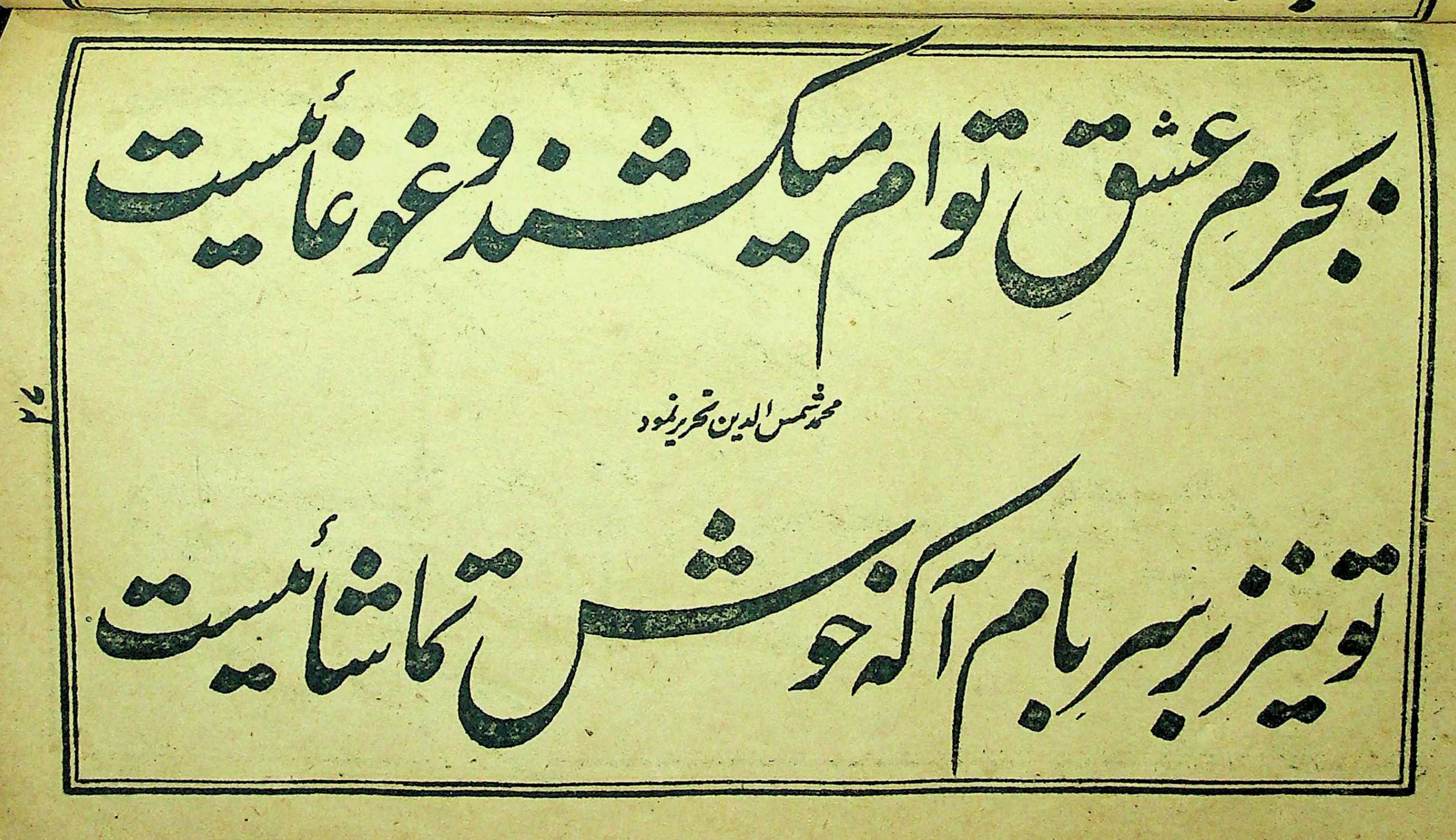
کوئی معشوق ہی اس پردۂ زنگاری مین

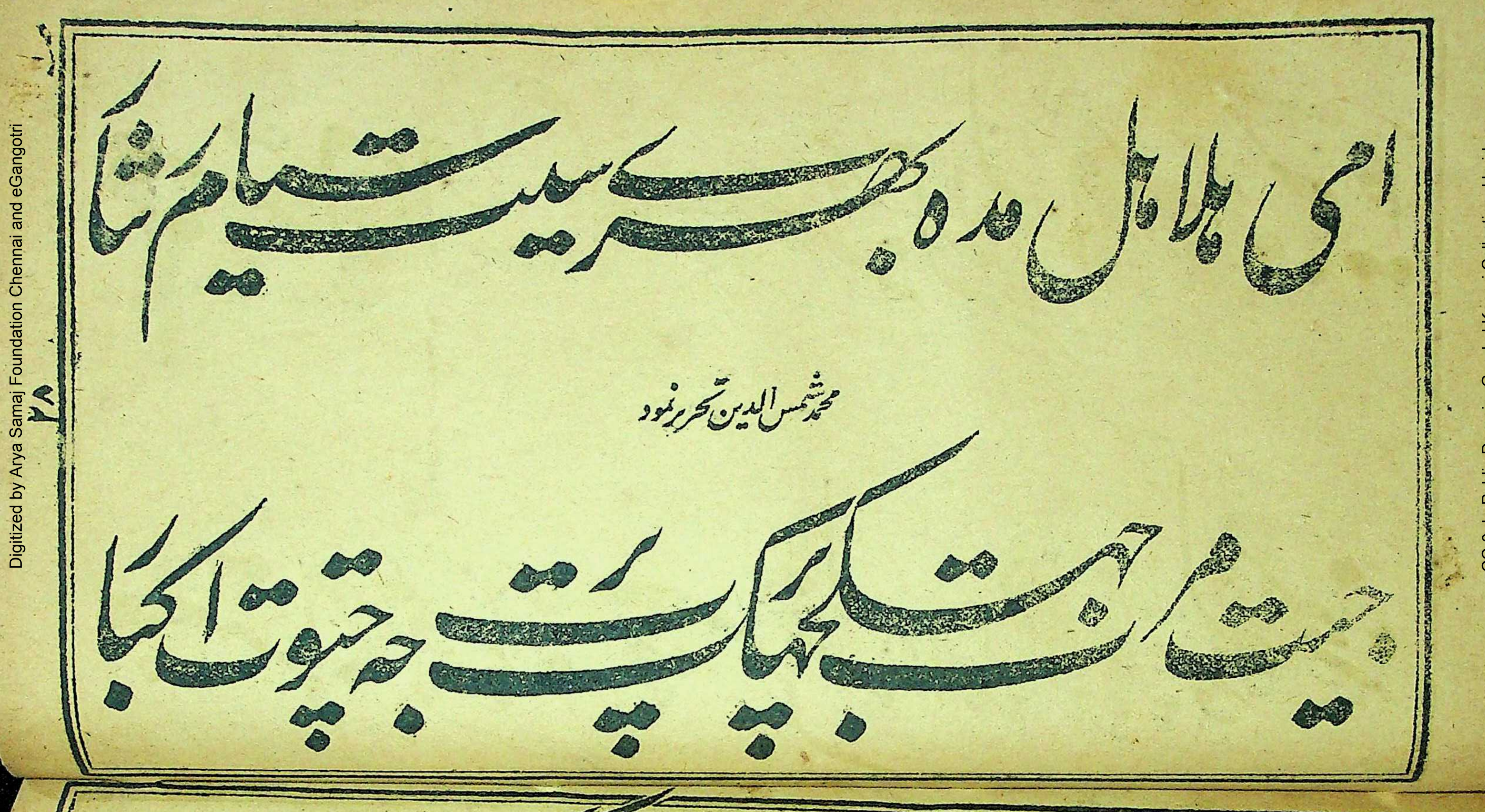


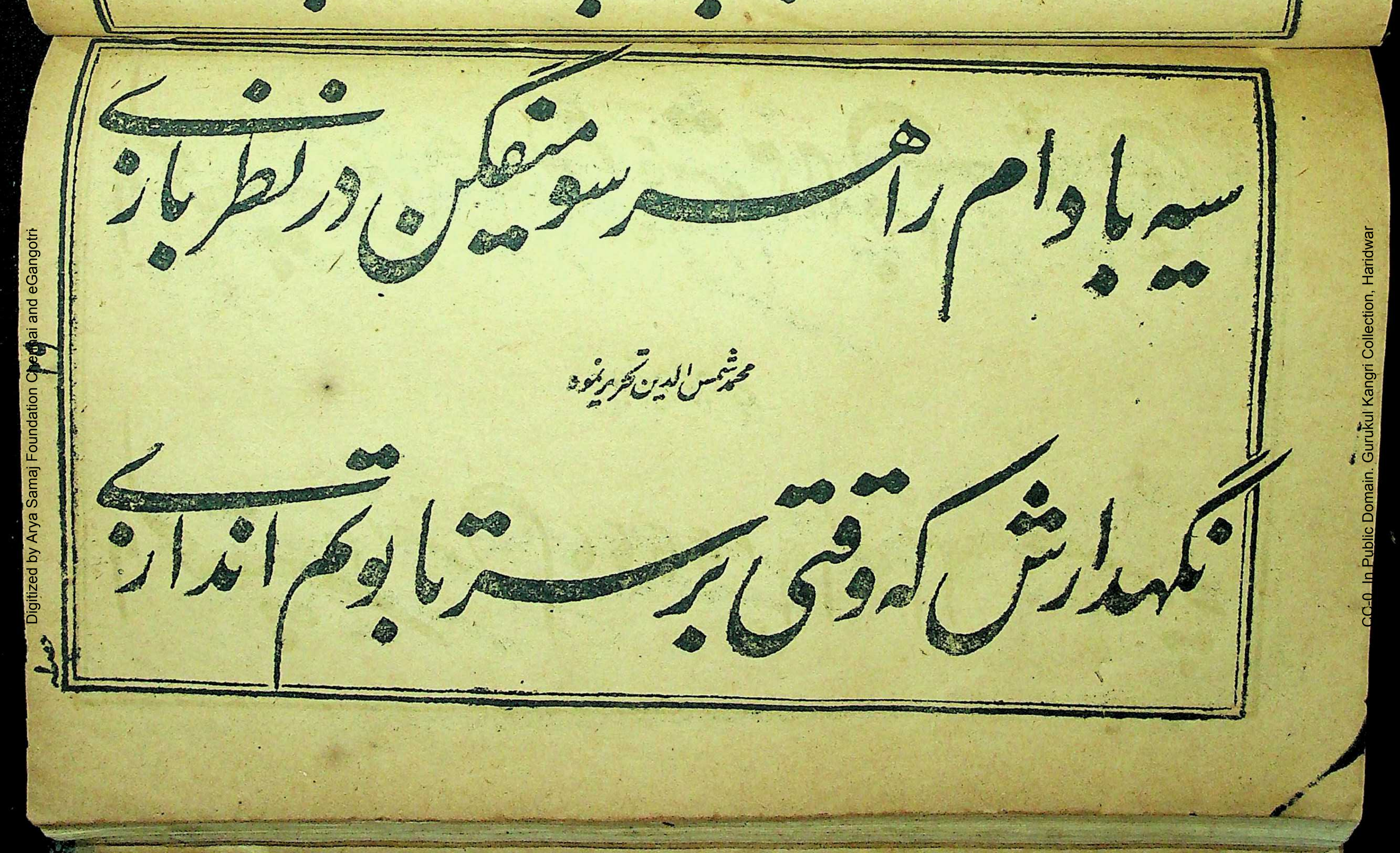
چمن مین مست گلرویان جو چپکے سے لچکینگے

محمد شمس الدین تحریر نمود

تو پابوسی کو پھر کس کس طرح حسینگا لچکینگے


بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
محمد شمس الدین تحریر نمود
تو نیز بر سر بام آ که خوش تماشائیست

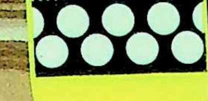

محمد شمس الدین تحریر نمود



سیه بادام را همسو مفکن در نظربازی

محمد شمس الدین تحریر نمود

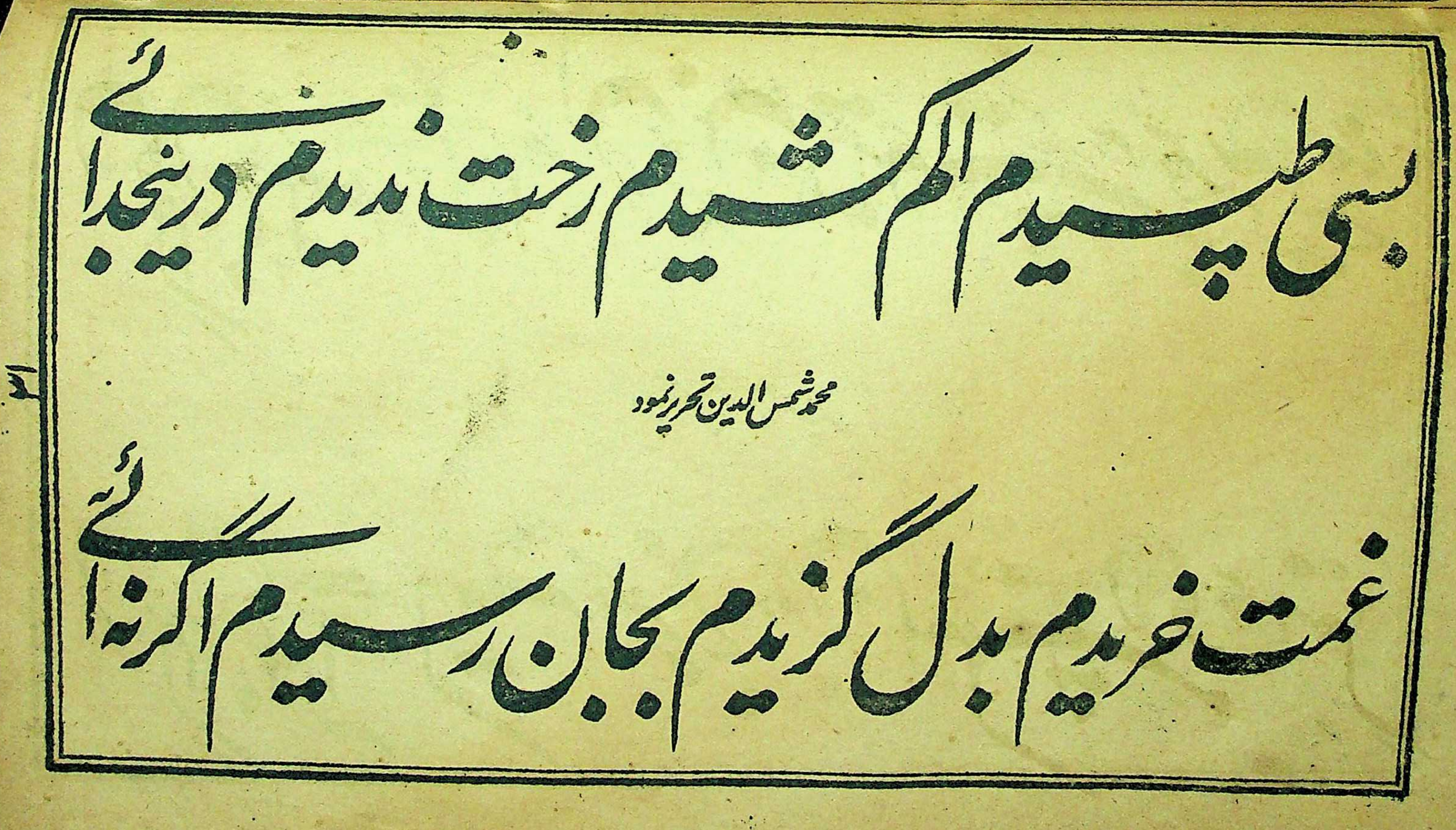
نگهدارش که وقتی بر سر تا بود هم اندازی



شعله ایم اما ز دودِ دل سیه پوشیم ما

محمد شمس الدین تحریر نمود

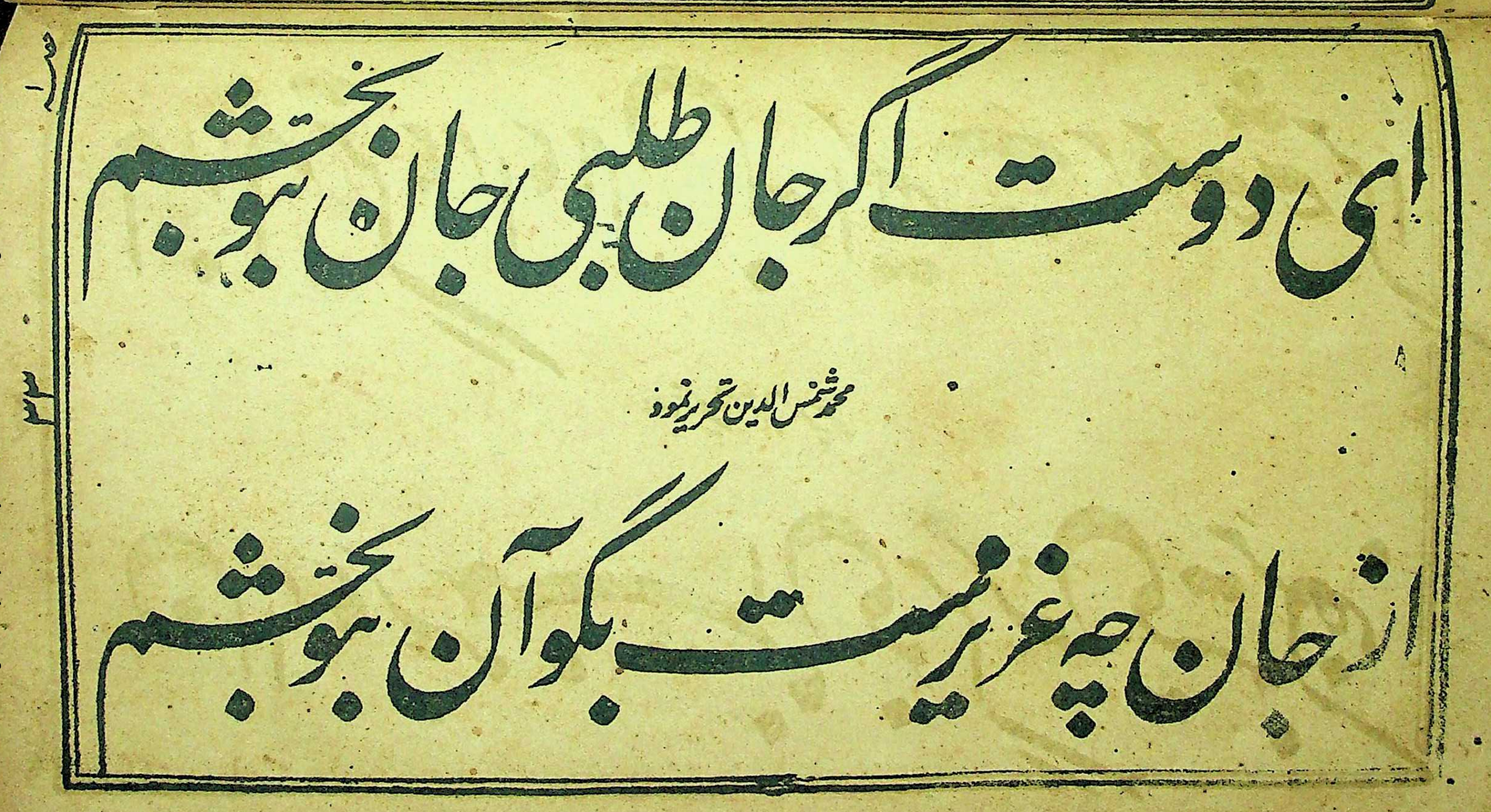
چون چراغ لاله میسوزیم و خاموشیم ما

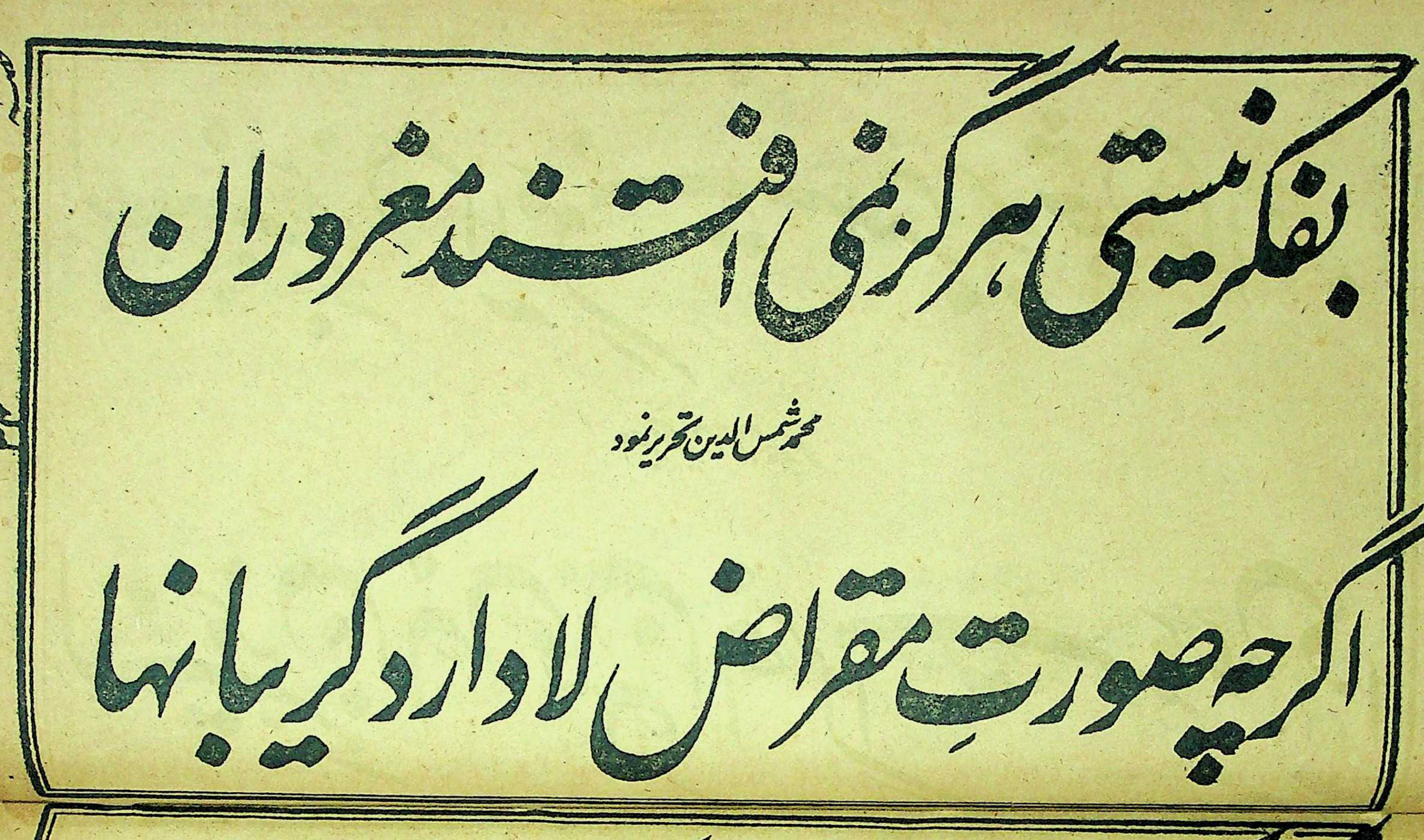

بسی طپیدم الم کشیدم زخت ندیدم دریغ جدائی
محمد شمس الدین تحریر نمود
غمت خریدم بدل گزیدم بجان رسیدم اگر نیائی

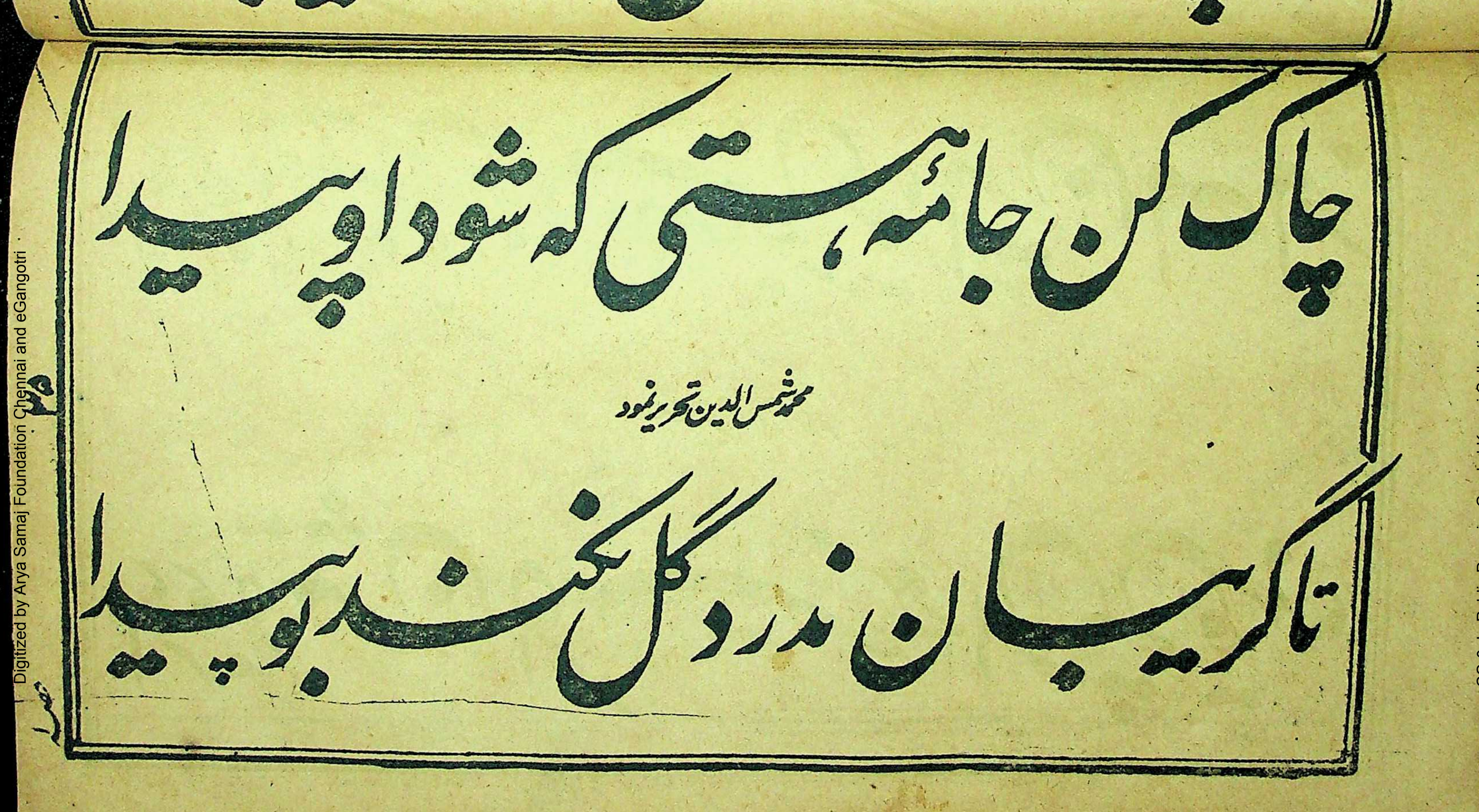
گیسوی مشکین رخ محبوب تک آنی لگی

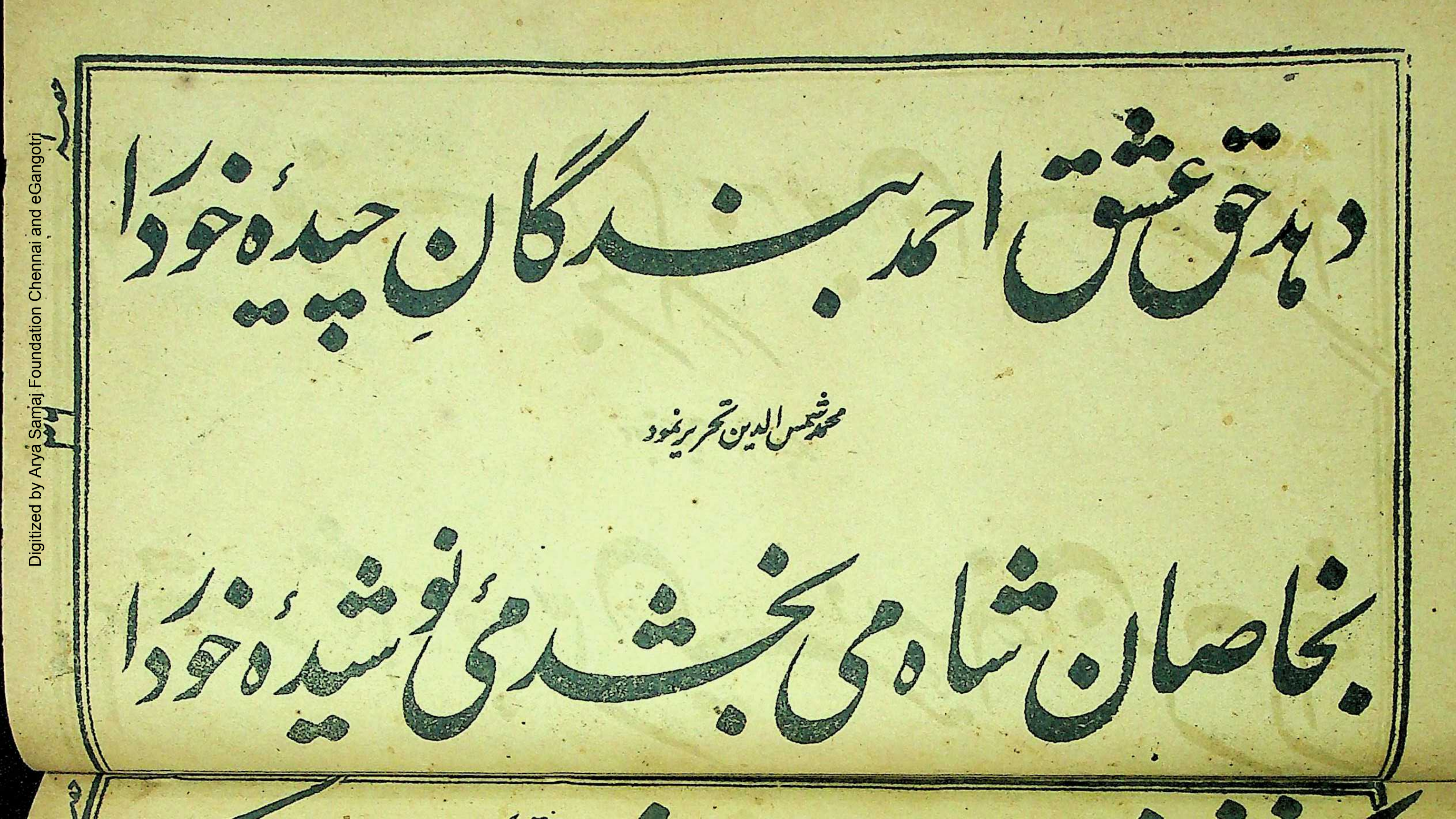
محمد شمس الدین تحریر نمود

چشمۂ خورشید مین بھی سانپ لہرانی لگی


ای دوست اگر جان طلبی جان بخشم
محمد شمس الدین تحریر نمود
از جان چه عزیز است بگو آن بخشم


بفکرِ نیستی هرگز نمی افتند مغروران
محمد شمس الدین تحریر نمود
اگرچه صورتِ مقراض لا دارد گریبانها

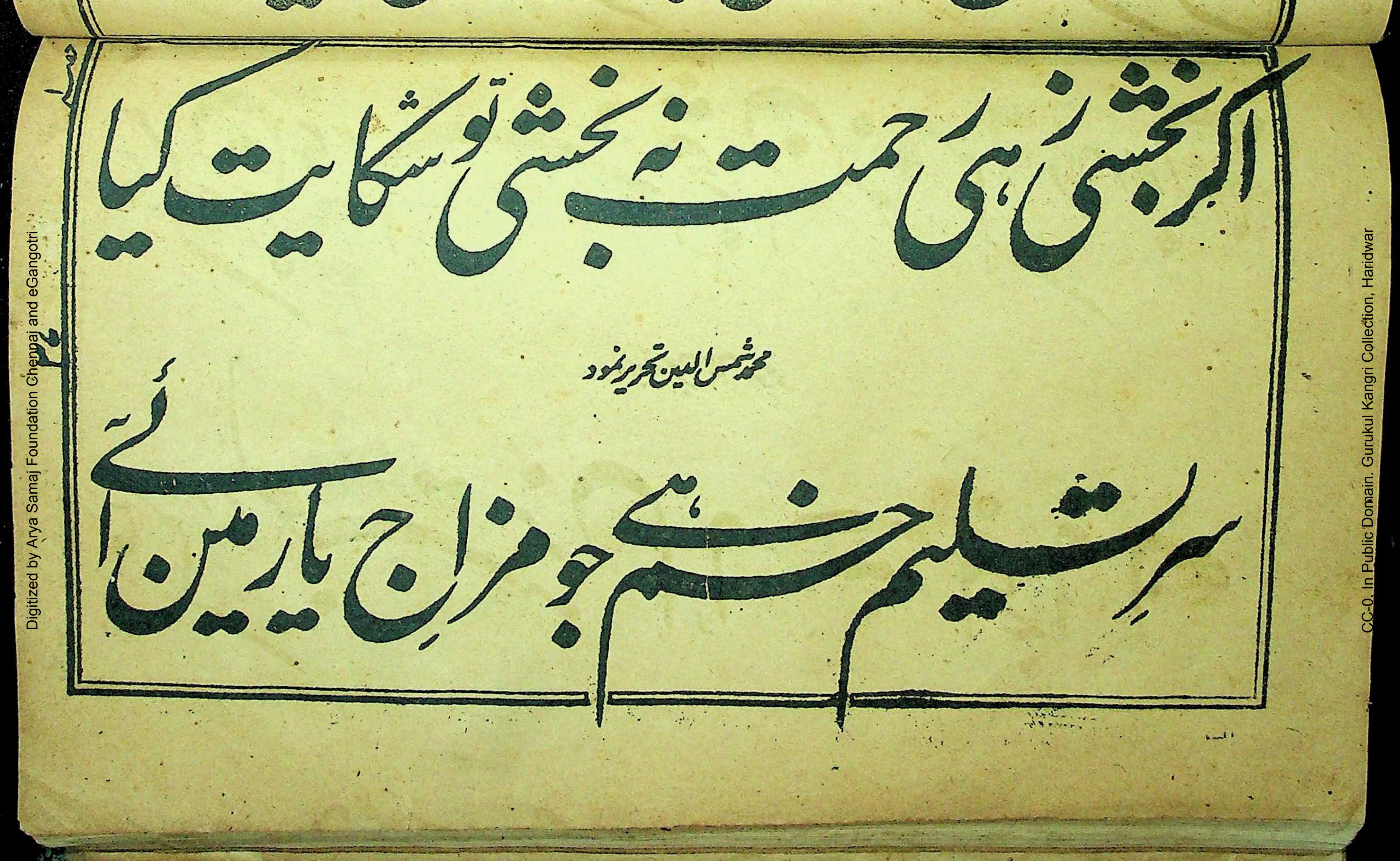

چاک کن جامهٔ هستی که شود او پیدا
محمد شمس الدین تحریر نمود
تا گریبان ندرد گل نکند بو پیدا



دہد حق عشق احمد بندگانِ چیدہ خود را

محمد شمس الدین تحریر نمود

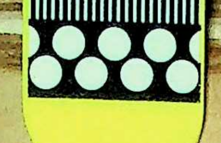
بخاصان شاہ می بخشد می نوشیدہ خود را



اگر بخشی زہی رحمت نہ بخشی تو شکایت کیا

محمد شمس الدین تحریر نمود

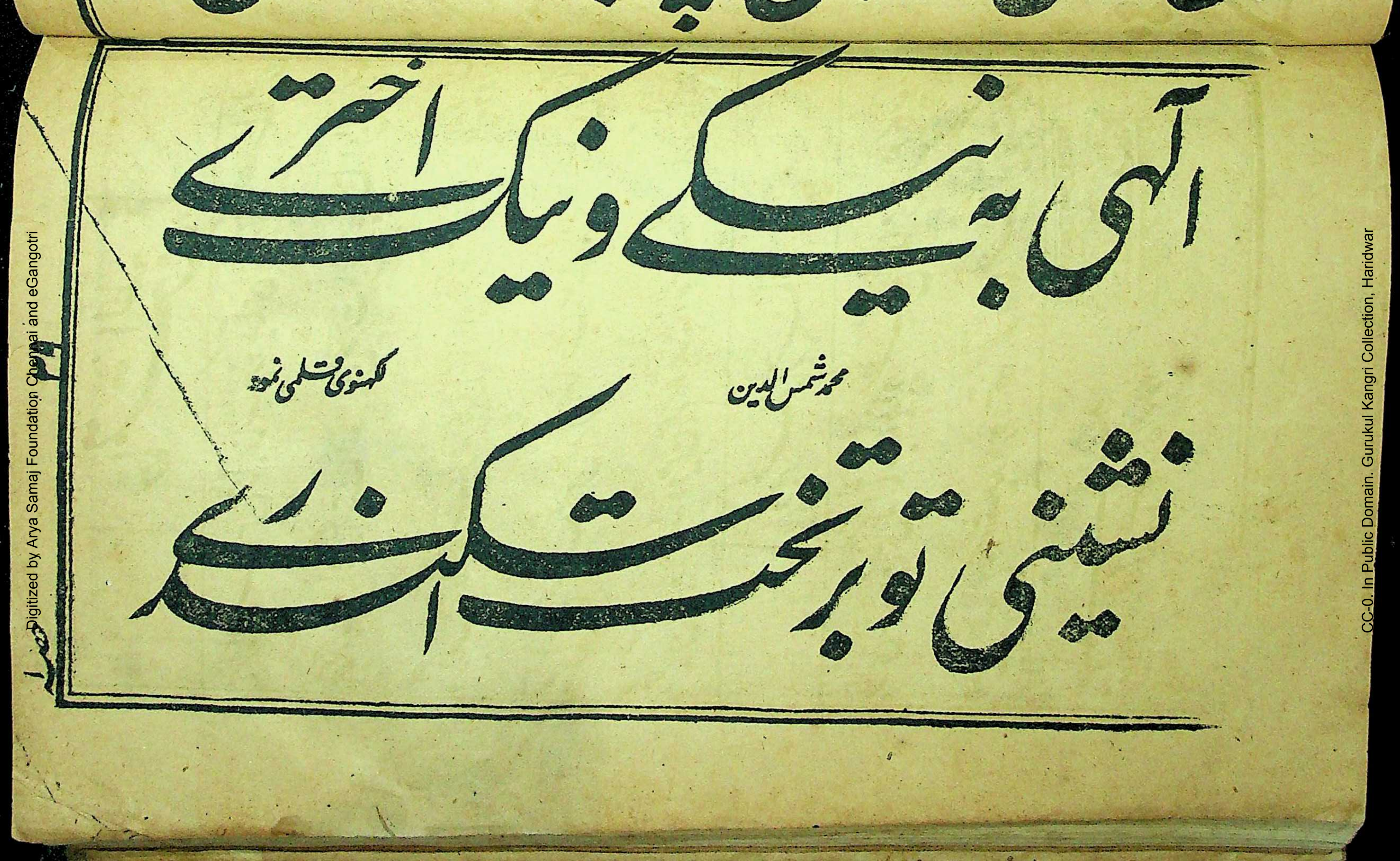
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے



صائبا خجلت سائل بزمینم در کرد

محمد شمس الدین تحریر نمود

بی زری کرد بمن آنچه بقارون زر کرد


الٰہی بہ نیکی و نیک اختری
محمد شمس الدین
لکھنوی قلمی نمونہ
نشینی تو بر تخت اسکندری

خاتمة الطبع

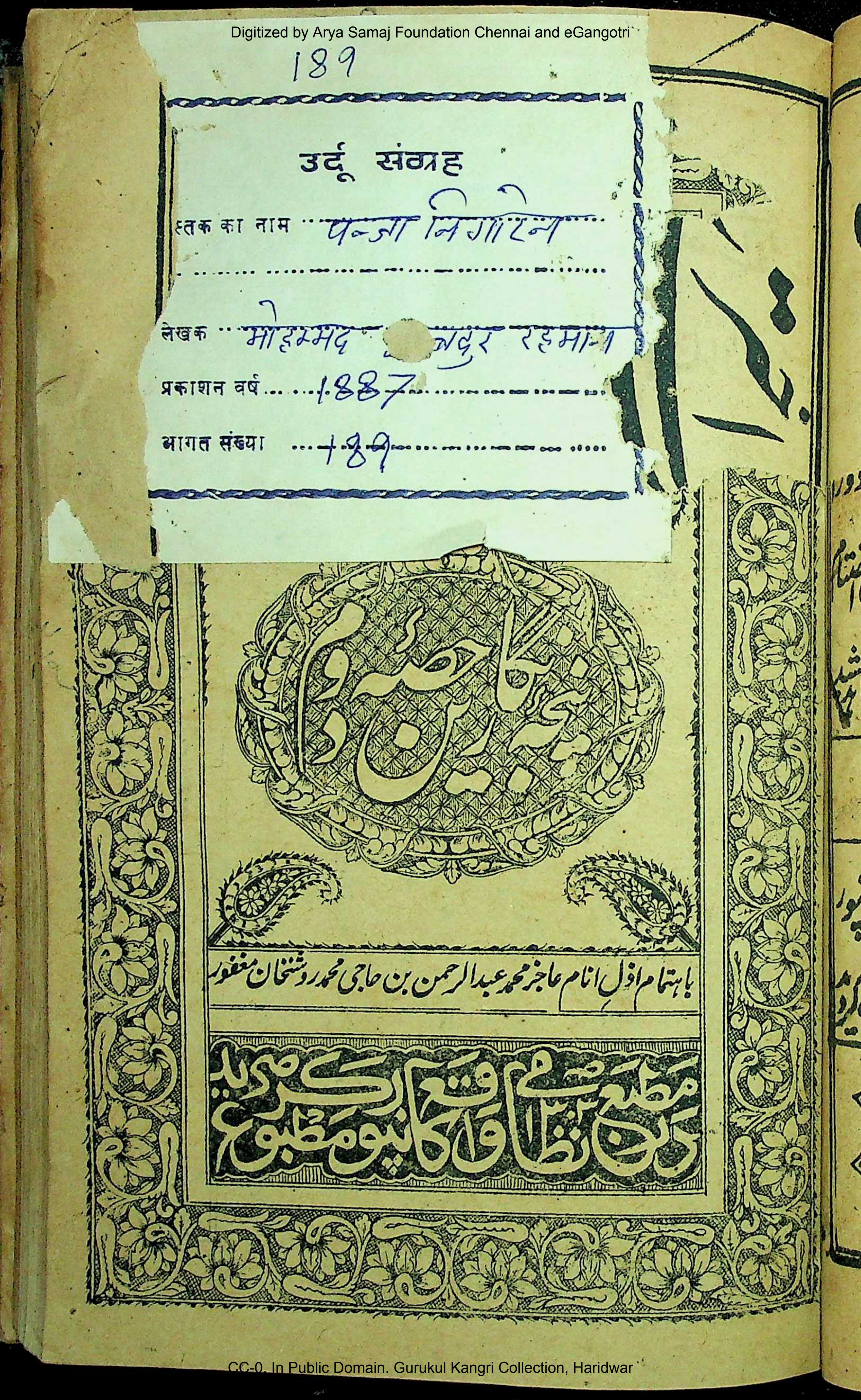
هزاران سپاس وثنا بجناب ایزد یکتای بی همتا
پنجهٔ نگارین مانند انگشت عذاران غیرت باغ بہار
ورنگ ماشطهٔ قلم سحر رقم کاپی نگاران خوشنویس
یعنی منشی محمد شمس الدین صاحب سلمه الله الوهاب بجنابی اهتمام
رنگین گردید وحصهٔ دومین هم عنقریب غازهٔ شروع بر چهره خواهد کشید

وجه ختم بر خاتمه

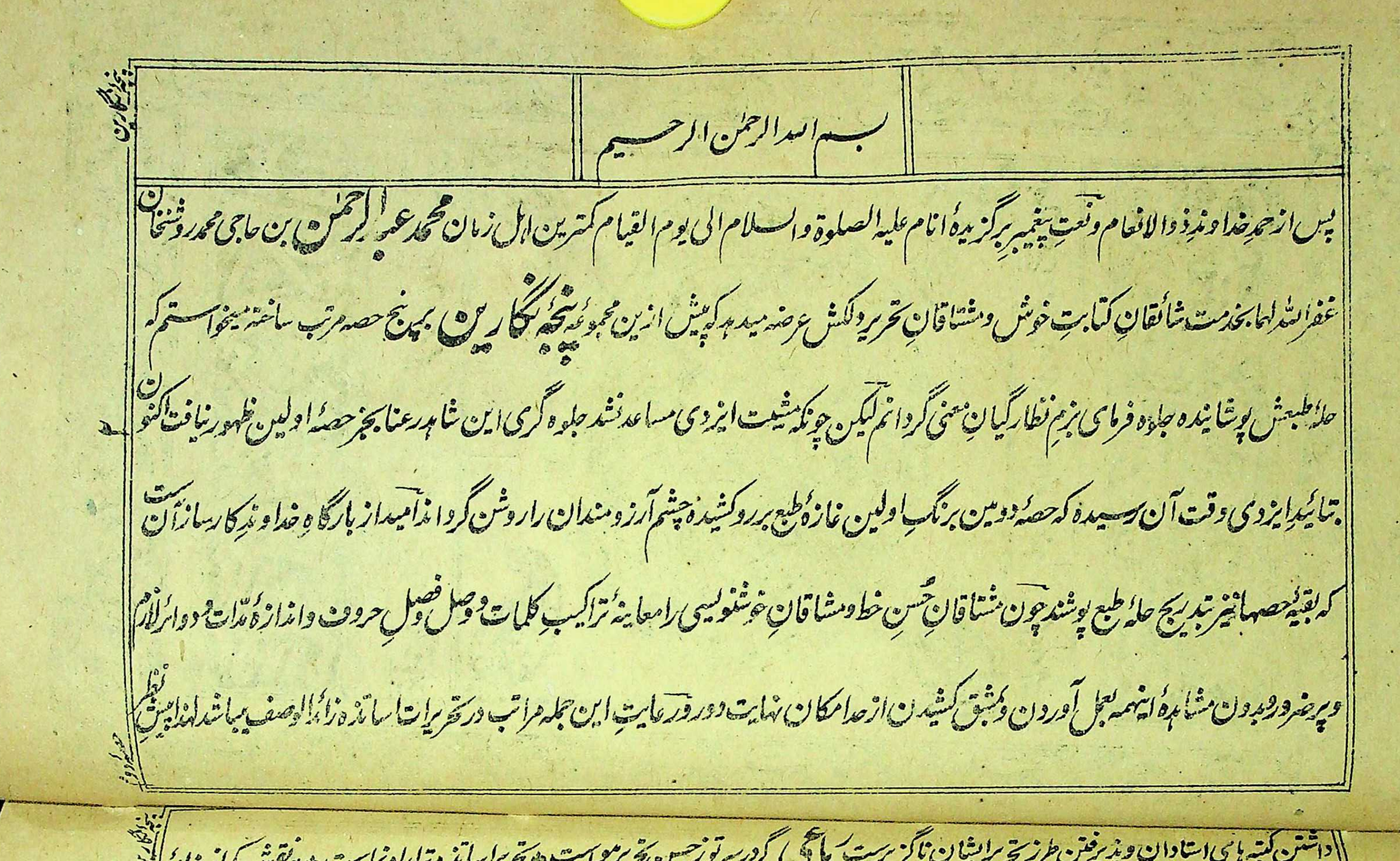
برای سند این معنی که کتاب هذا در مطبع نظامی واقع کانپور
حلیهٔ انطباع پوشید مهر و دستخط مهتمم بر خاتمهٔ آن ثبت گردید

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن حاجی

العبد
عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی مهتمم مطبع نظامی



Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
189
उर्दू संग्रह
स्तक का नाम पन्जा निगारीन
लेखक मोहम्मद अब्दुर रहमान
प्रकाशन वर्ष 1887
भागत संख्या 189
پنجۂ نگارین حصۂ دوم
باہتمام اقل انام عاجز محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشنخان مغفور
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar



بسم الله الرحمن الرحیم

پس از حمدِ خداوندِ ذوالانعام و نعتِ پیغمبرِ برگزیدهٔ انام علیه الصلوٰة والسلام الی یوم القیام کمترین اهل زمان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشنخان غفر الله لهما بخدمت شائقانِ کتابتِ خوش و مشتاقانِ تحریرِ دلکش عرضه میدهد که پیش ازین مجموعهٔ پنجۂ نگارین بپنج حصه مرتب ساخته میخواستم که حلهٔ طبعش پوشانیده جلوه فرمای بزمِ نظارگیانِ معنی گردانم لیکن چونکه مشیت ایزدی مساعد نشد جلوه گری این شاهدِ رعنا بجز حصهٔ اولین ظهور نیافت اکنون بتائیدِ ایزدی وقت آن رسیده که حصهٔ دومین برنگِ اولین غازهٔ طبع بر رو کشیده چشم آرزومندان را روشن گرداند امید از بارگاهِ خداوندِ کارساز آن است که بقیه حصها نیز بتدریج حلهٔ طبع پوشند چون مشتاقانِ حُسنِ خط و مشاقانِ خوشنویسی را معاینهٔ تراکیبِ کلمات و وصل و فصلِ حروف و اندازهٔ مدات و دوائر از اهم و پر ضرور و بدون مشاهدهٔ اینهمه بعمل آوردن و مشق کشیدن از حد امکان نهایت دور و رعایتِ این جمله مراتب در تحریرات اساتذه ذی کمال وصف میباشد لهذا بیشتر تعلیم

داشتن کتبه های استادان و پذیرفتن طرز تحریر ایشان تا گزیر است **رباعی** گر در سر تو ز حسن تحریر هواست * تحریر اساتذه ترا راه نماست * هر نقش که از خامهٔ

استاد بود * در صنعت حسن خط همان طرز بجاست * **رباعی** خواهی که تو خوشنویس باشی بزبان * از جهد بکن پیروی استادان * بیدار نوشتهای

استادان بیش * بر طرز نکوی خط شان خامه بران **قطعه** ایکه در شیوهٔ خط سعی نمائی شب و روز * بشنو این نکته ز من بنشین فارغ بال *

پنج چیز است که تا جمع نگردد باهم * هست خطاط شدن نزد خرد امر محال * قوت دست و وقوف خط و استاد شفیق * طاقت محنت و اسباب کتابت

بکمال * گر ازین پنج یکی راست نیاید بمثل * ندهد فائده گر سعی نمائی صد سال * ازین راه این احقر البریه بجا آوری چنین خدمت کمر همت بر میان جان

بسته تعلیمات اساتذه بمساعی کثیر و صرف خطیر بهم رسانیده نقول آنها طبع کنانیدم تا همچنانکه خود بمشاهدهٔ این یادگاران دل را با خط وافی بر داشتم دیگر آرزومندان

حسن و جمال نیز بدیدار مه پاره ها لطف موفور بدست آرند و بپیروی انداز و وضع آنها در راه خوشنویسی قدم سعی گذارند و الله الموفق و المعین و هو المستعان و به نستعین

هو الحسن

چون فراغت ز مفردات آمد
وقت مشق مرکبات آمد

الملقب باعجاز رقم دام بالفیض الاعم

گر تو تحصیل حسن خط خواهی
ختم او بر مقطعات آمد

تلمیذ جناب محمد شمس الدین صاحب لکهنوی

کتبه باقر علی جادو رقم

هو الرحمن

ای نگارین که کلک خوش بیانت

ورد او من شب صبح بیانت

الملقب باعجاز رقم دام بالفیض الاعم

کار من بیچاره وقتی بسته شد

بکشای حسن یارا کشایش بیانت

تلمیذ جناب محمد شمس الدین صاحب لکهنوی

کتبه باقر علی جادو رقم

ابوالحسن

بر بیکسی ز تو [illegible] کہ از تو [illegible]

احسان ز تو [illegible] بیکسی کہ از تو [illegible]

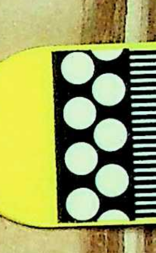
زین بیش زبان [illegible]

[illegible]

[illegible] بفرمائش [illegible] ابوالفضل [illegible]

نمونۂ خط جناب [illegible] شمس الدین صاحب [illegible]

[illegible]



هوالحسن

الملقب باعجاز رقم دام بالفیض الاتم

ای داور ز راه لطف دادرس همه کس

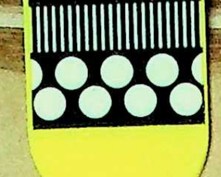
حاصل ز تو مقصود و مراد همه کس

جمع است دلم باعطا و کرمت

ای بر کرم و عطای تو داد همه کس

تلمیذ جناب محمد شمس الدین صاحب لکھنوی

کتبه باقر علی جادو رقم



هو الرحمن

از لطف تو هیچ بنده نومید نشد
مقبول تو جز مقبل جاوید نشد

تلمیذ جناب محمد شمس الدین صاحب لکھنوی

الملقب باعجاز رقم دام بالفیض الاتم

لطفت بکدام ذره پیوست دمی
کان ذره به از هزار خورشید نشد

کتبه باقر علی جادو رقم

هو الرحمن

ای آنکه بجز تو نیست فریادرسی

ما را [illegible] نیست غیر تو همین یک کس

خواهم که [illegible] جان با هم

[illegible]

جادو رقم

هوالرحمن

یارب ز گناه بیش تقصیر منفعلم

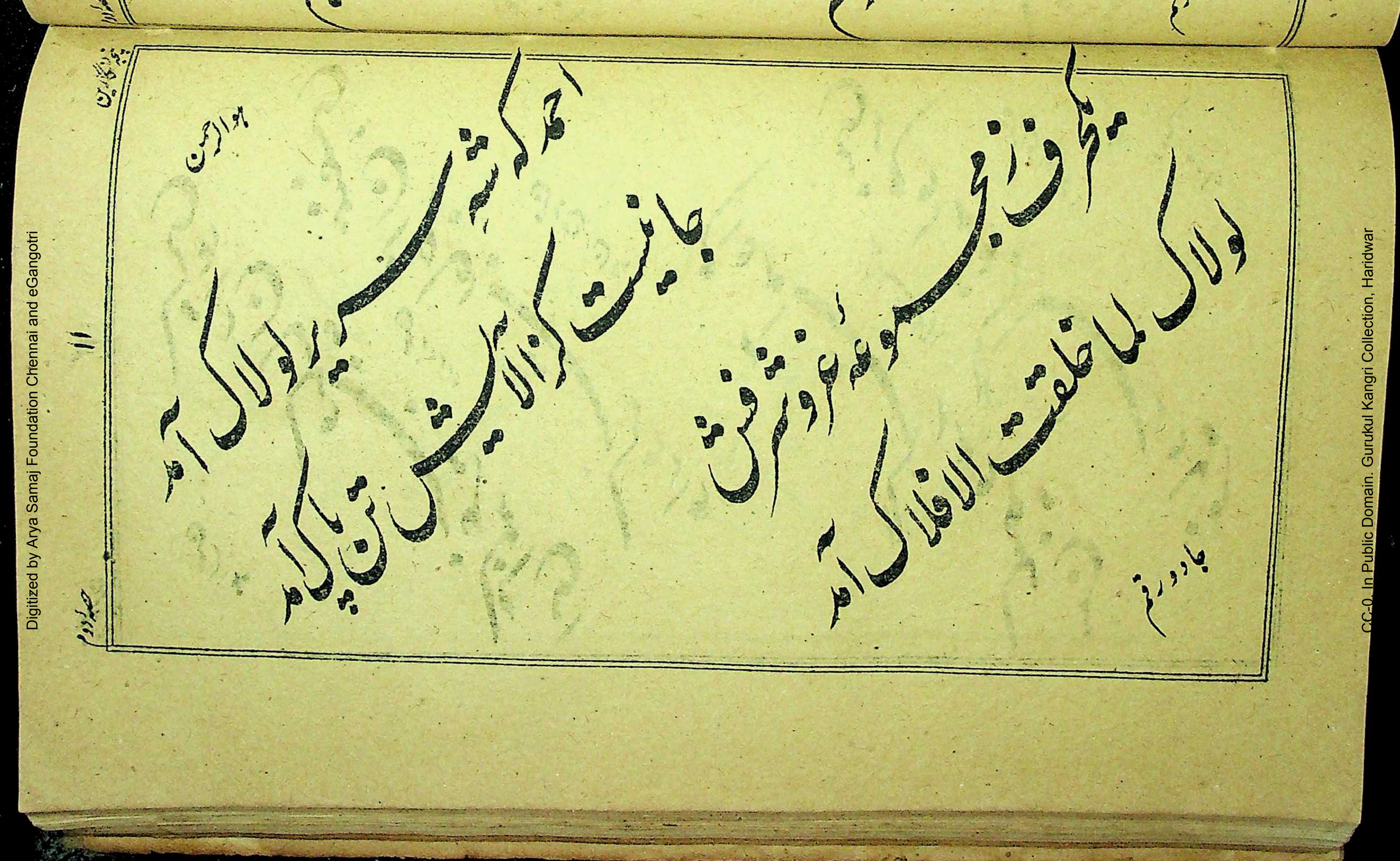
وز دیدۂ [illegible]

فیضی بسر زبان عالم سخن است

از [illegible] جان [illegible]

جادو رقم




هو الرحمن
احمد که شه سریر لولاک آمد
جانیست که از آلایش تن پاک آمد
لولاک لما خلقت الافلاک آمد

بہار عجم

ای گل نغز ز بستان کسی

دیکھیان آزادی

سیفیہ

دارد کہ ز بستان باغ جہان منفعی

دیوان حافظ

آمدہ ام

سر بر نیازی

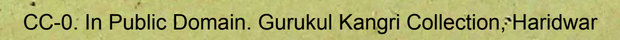
ز اول تا آخر

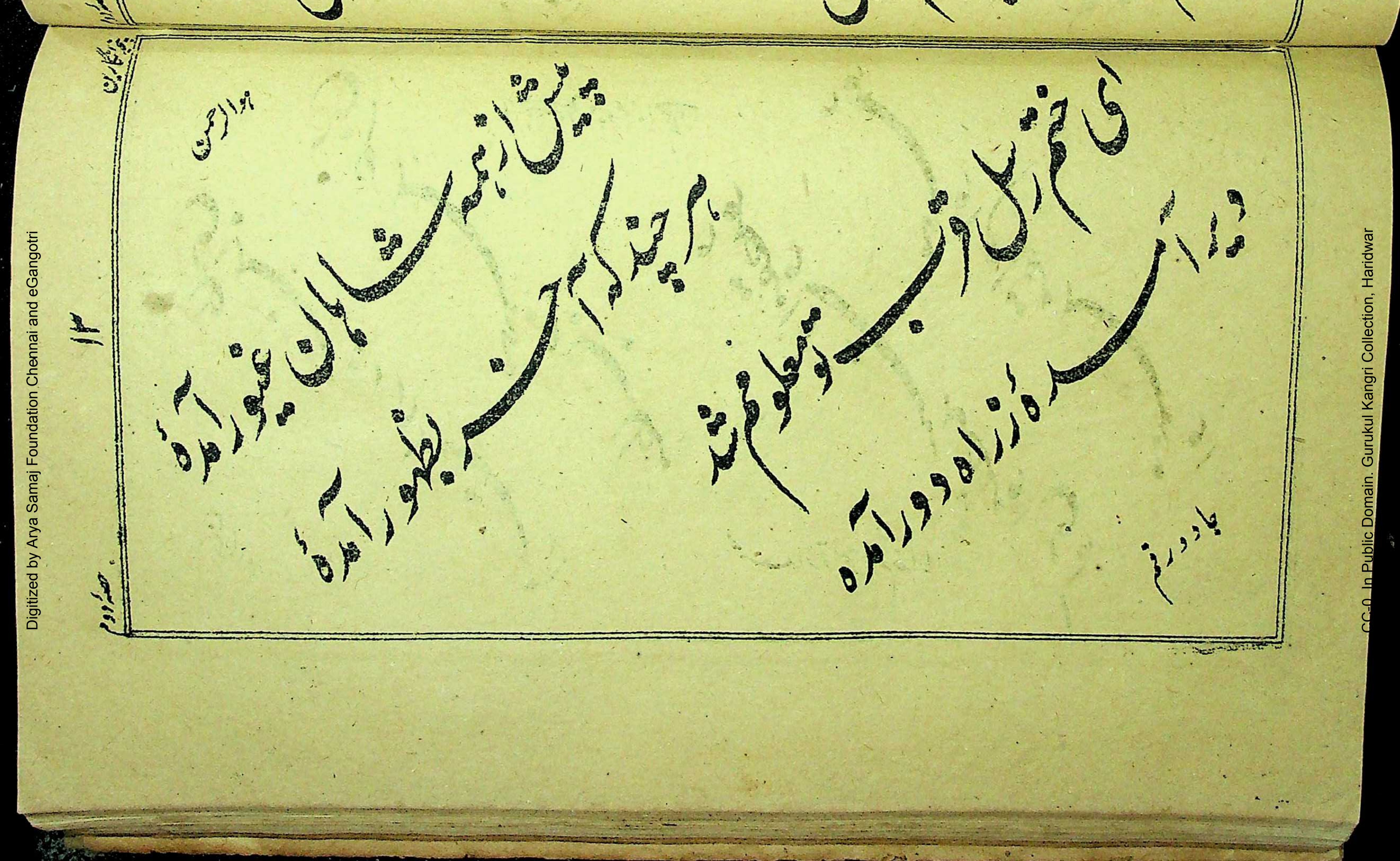
سینہ و دیدہ و دل بر دم نیازی

ای صاحب

قرار داد

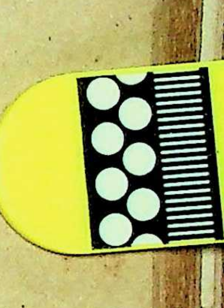
یادونم




پیش از همه شاهان غیور آمده
هر چند که آخر به ظهور آمده
ای ختم رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمده‌ای ز راه دور آمده

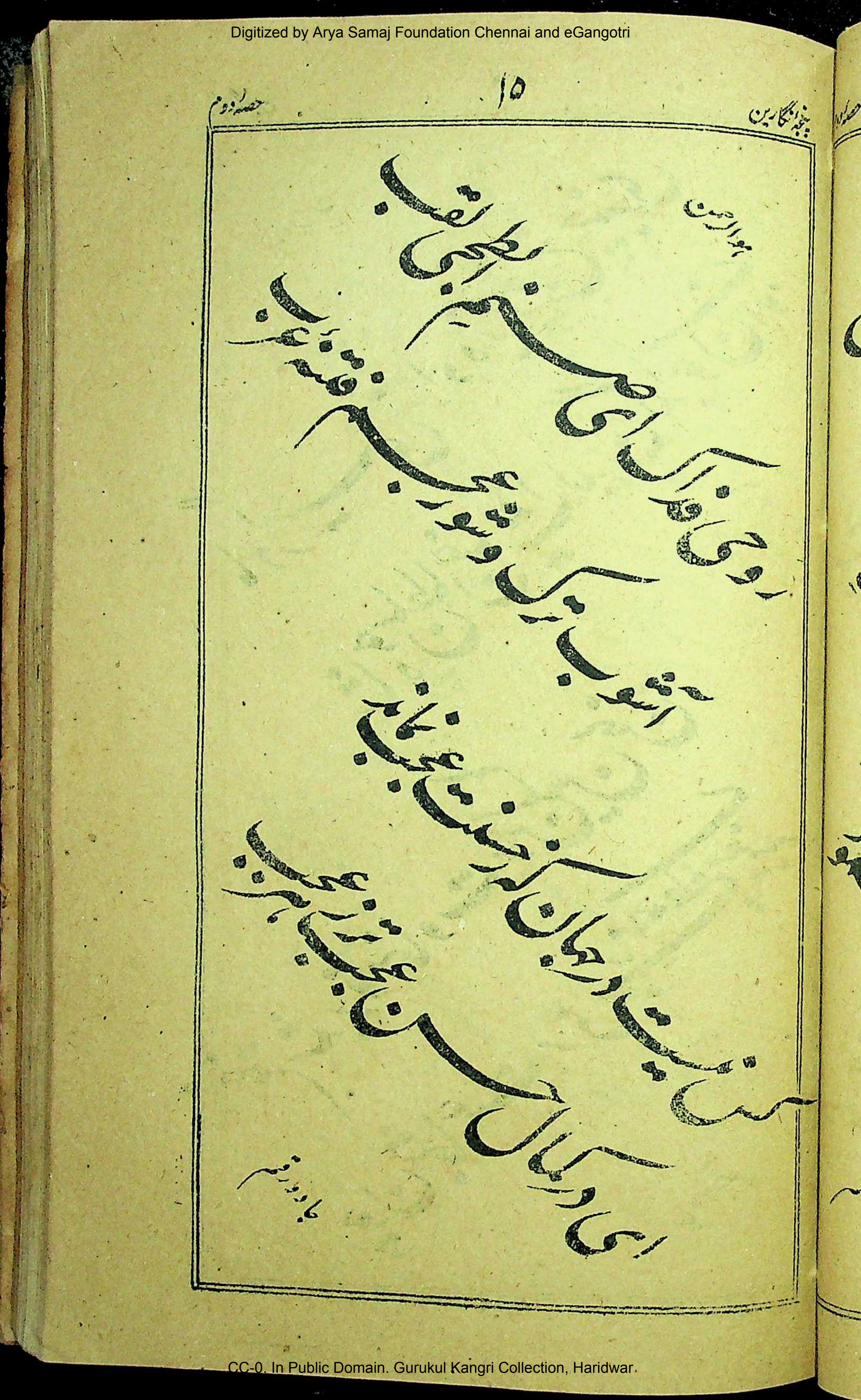
از حسن ازل اراده جان طلبی

مطلب ز جنت بس عزیزی

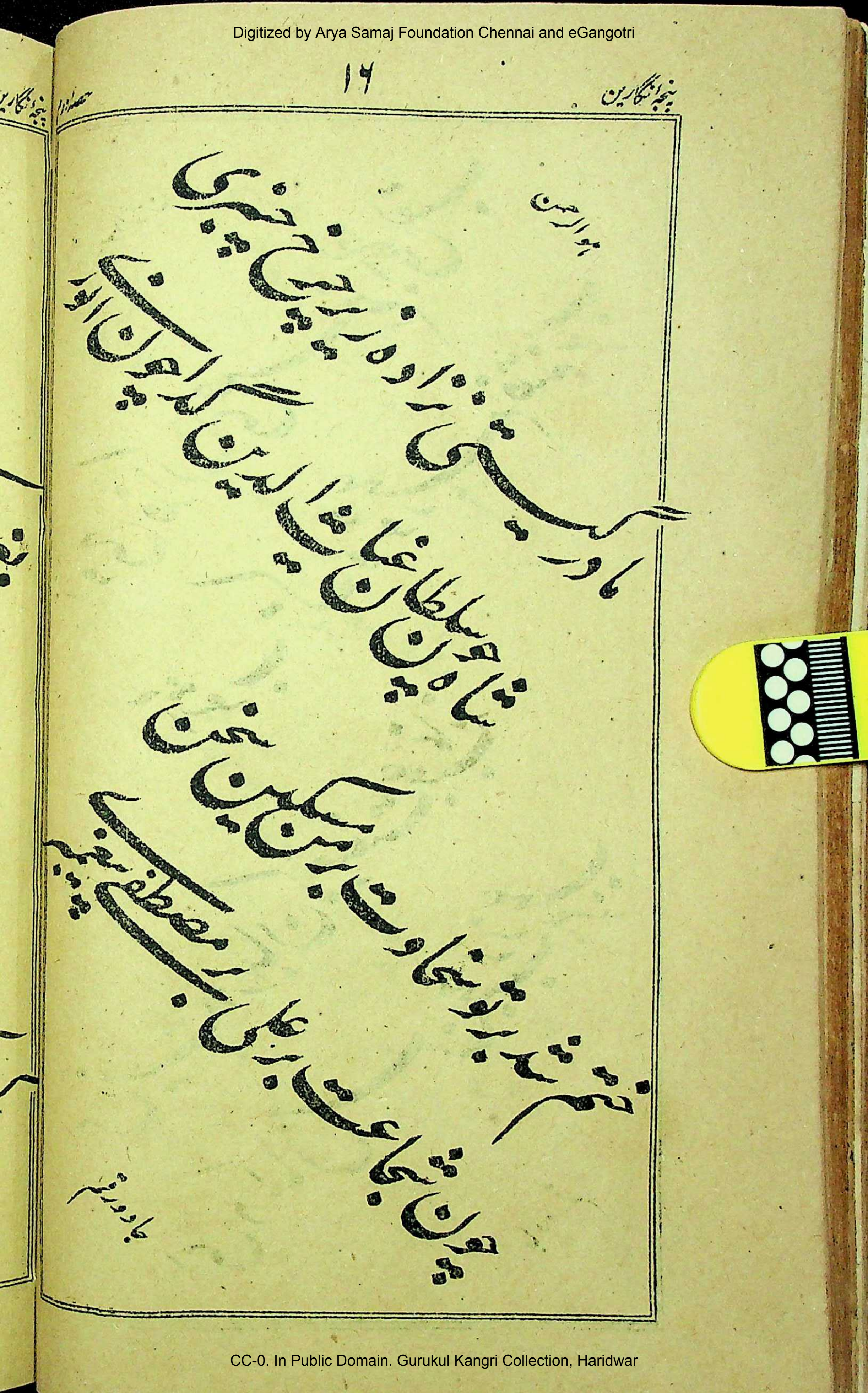


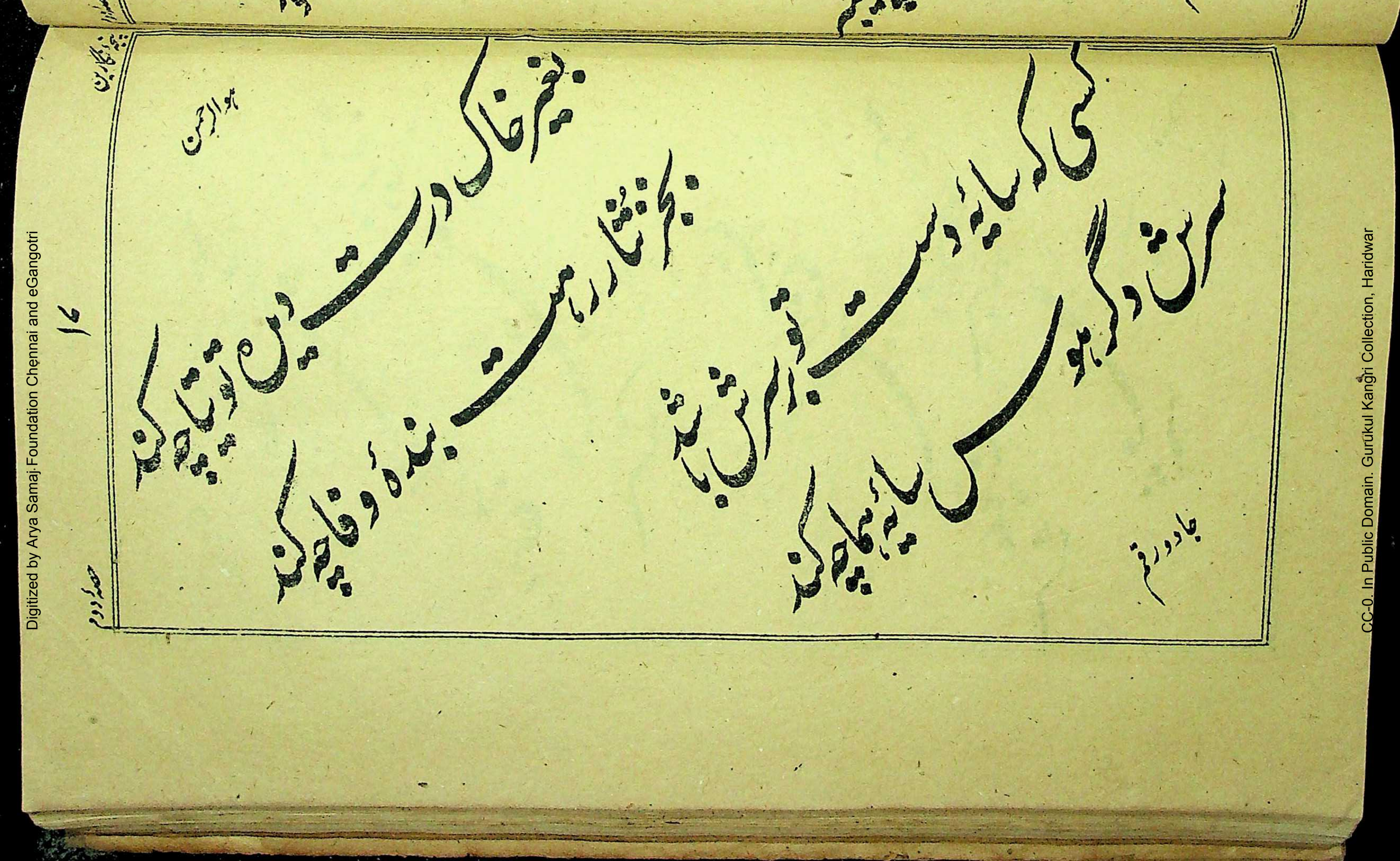
کوی او مقصد است و مقصود

دیدن مقام او [illegible]



Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
پنجۂ نگارین
15
حصہ دوم
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.





هو الحسن

بغیر خاک درست این توتیا چه کند
بجز نثار رهت بنده وفا چه کند
کسی که سایهٔ دست تو بر سرش باشد
سرش دگر هوس سایهٔ هما چه کند

جادو رقم

هوالحسن

ای بهار نازنین [illegible] ساده ام

ترسم [illegible] غلامزاده ام

[illegible] دوران [illegible]

[illegible] نعلین [illegible] کجکلاه ام

[illegible]

[illegible]

آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند

آیا بود که گوشۂ چشمی بما کنند

دردم نهفته به ز طبیبان مدعی

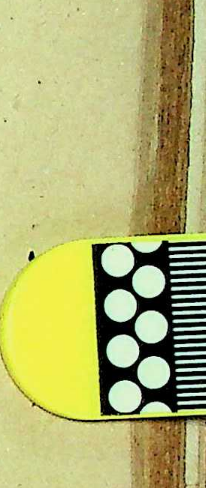
باشد که از خزانۂ غیبش دوا کنند

[illegible]

بوالحسن

[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

جادو رقم

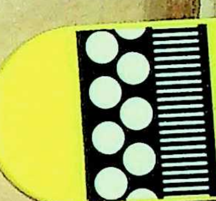
هو الرحمن

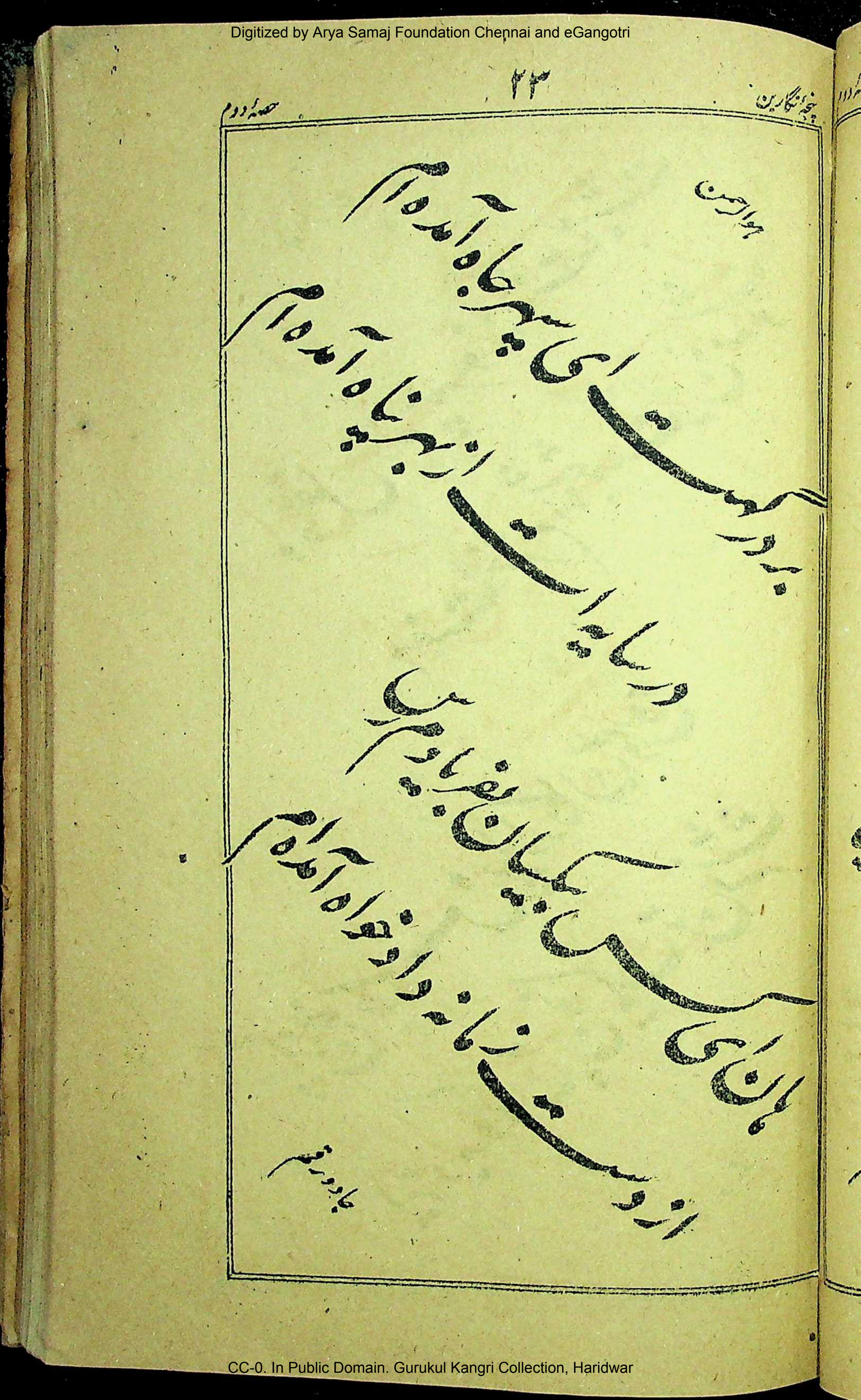
ای مقصد جان و مطلب دل
مقصود دل از تو حاصل

مشکل بتو جستن تو آسان
آسان بتغافل تو مشکل

جادو رقم

[illegible]





هو الرحمن

ده عقل ز نه سپهر و از هشت بهشت
هفت اختر از شش جهت این نامه نوشت

کز پنج حواس و چهار ارکان و سه روح
ایزد بدو عالم چو تو یک نقش نبشت

[illegible]



ہوالرحمن

ای دل اگر تو طالب سلطان ارباب است

دی بکش منت تو پای ادب

از پیر اویس فقیر گرد و دارد

وز بیت فرزند گرد و دوا

بہاول دین

ہو الرحمن

قربان تو سر یاران همہ یکبار

بادا کہ دین عشق از اوقات تیغ

ببین

تیغ است بتیغ نباز پیچیدہ

ابوالحسن

این عید و هزار عید دیگر

بر ذات کریمت مبارک

هر کس که بنا شد نکوخواه

بر شکل نگاریت مبارک

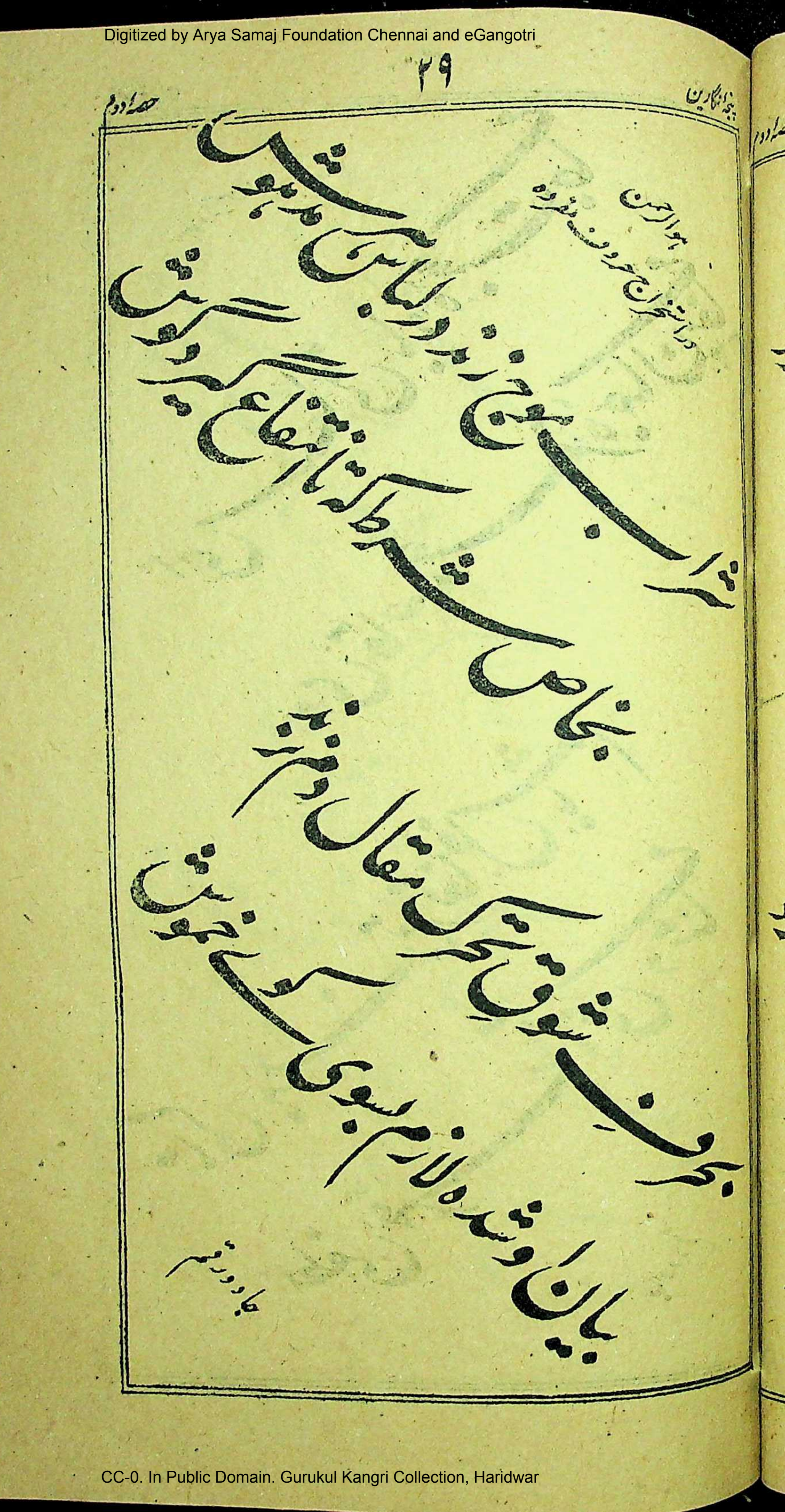
جادو رقم

بهار حسن

ای کرد در ست سرگردان کرد
بفیض نعمت سلیمان کرد

در لطف ست
تنها هزاران
عید آمد و یاران سرو قربان کرد

عبدالمجید



ہو الحسن

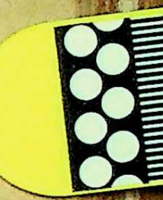
ای ساقی بادۂ بیب

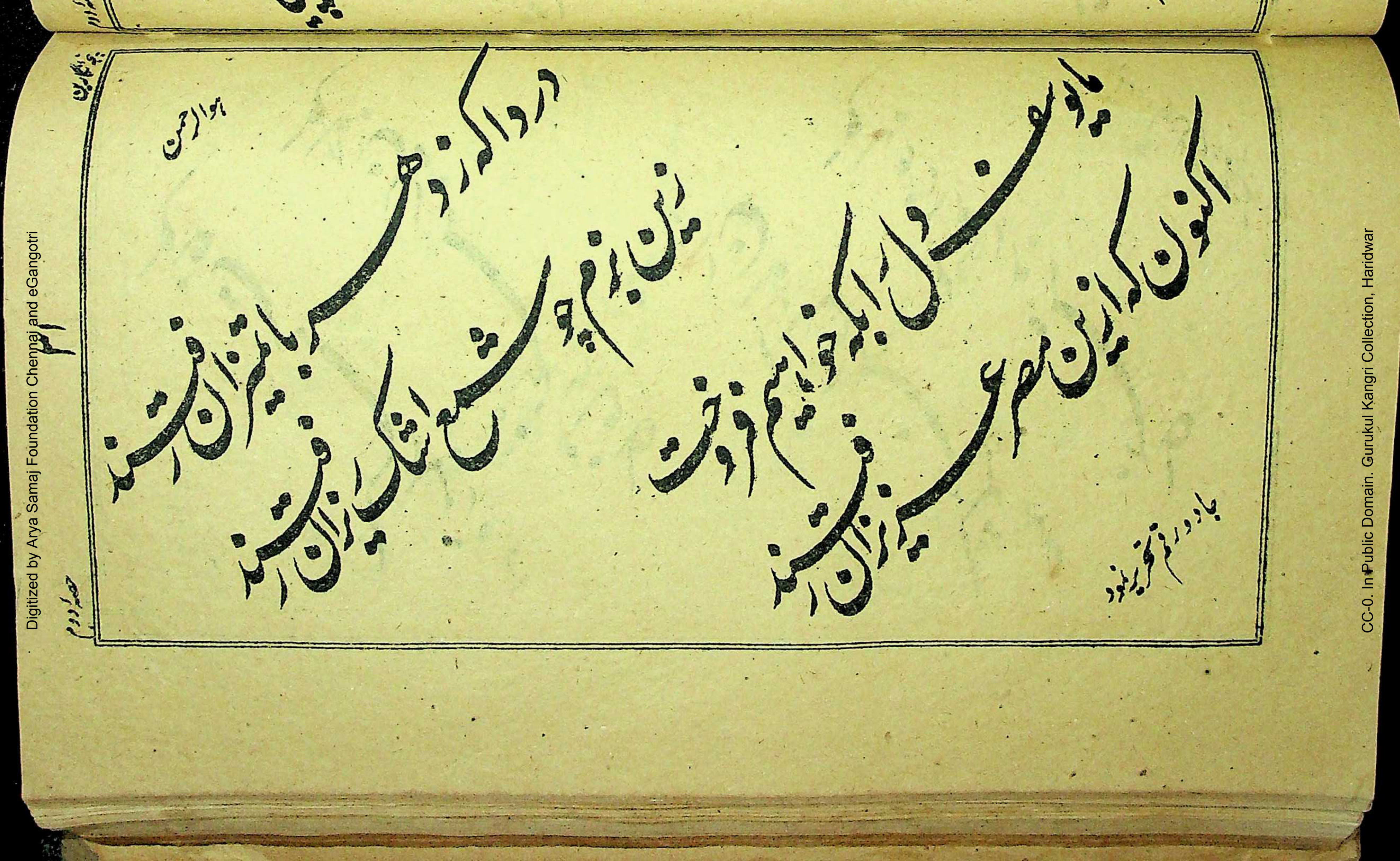
وی قاصد صد سر جہان پیچ

یکی مہ سن تیز نال پیچ

بخشی تو بیتی دستی

بادوصبر





هو الرحمن

دردا که ز دور همه یاران رفتند
زین بزم چو شمع اشکباران رفتند

مایوس دل ابله خوابیم و فرصت
اکنون که ازین مصر عزیزان رفتند

جاده رقم تحریر نمود

بحر الحمین

امروز مبارک است فالم

کافتاد نظر بر این جمالم

صد شکر کن ای آسمان

کز حسرت بر آمد آرزو وبالم

کتبه محمد باقر علی جاوه

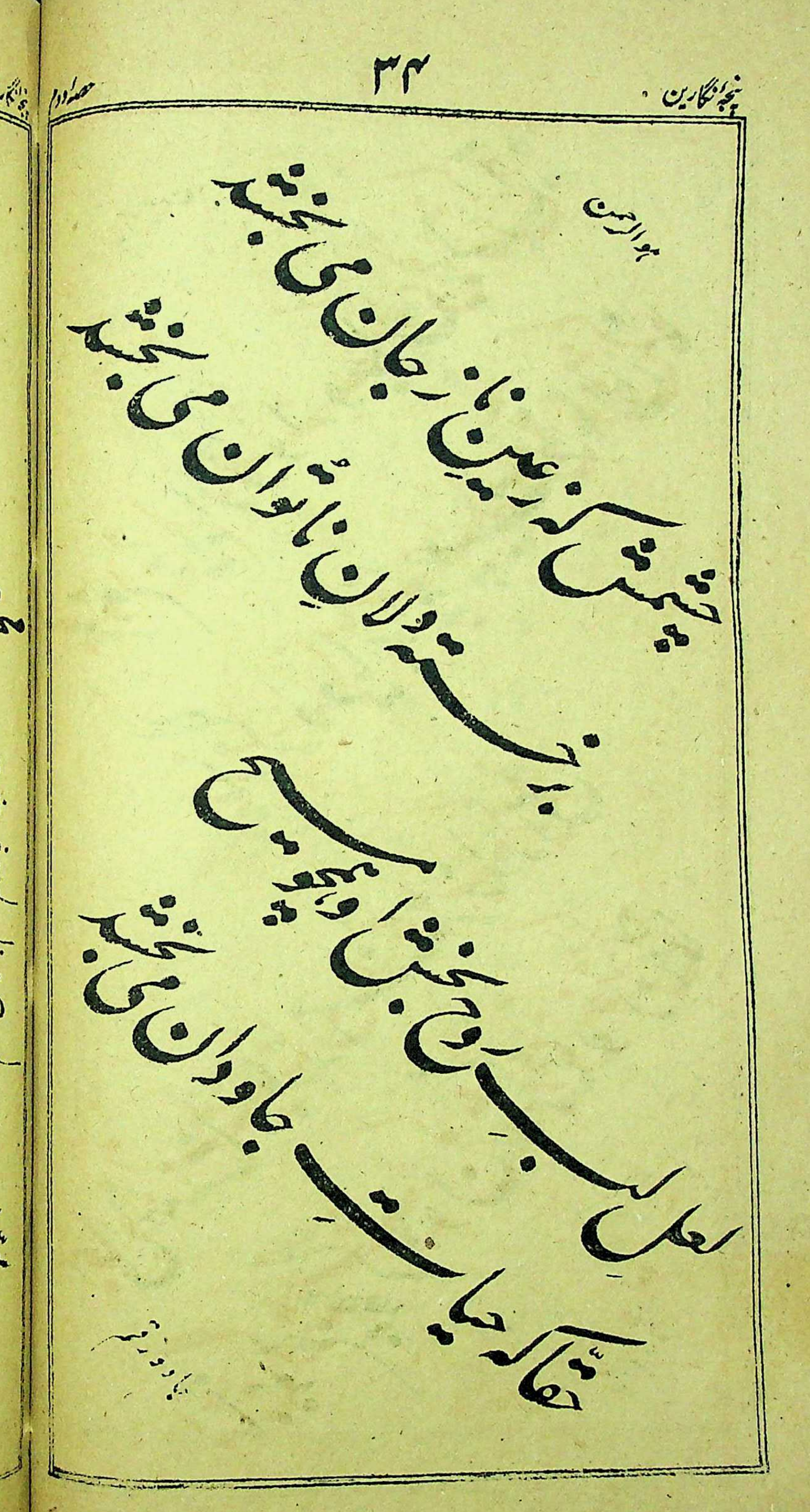


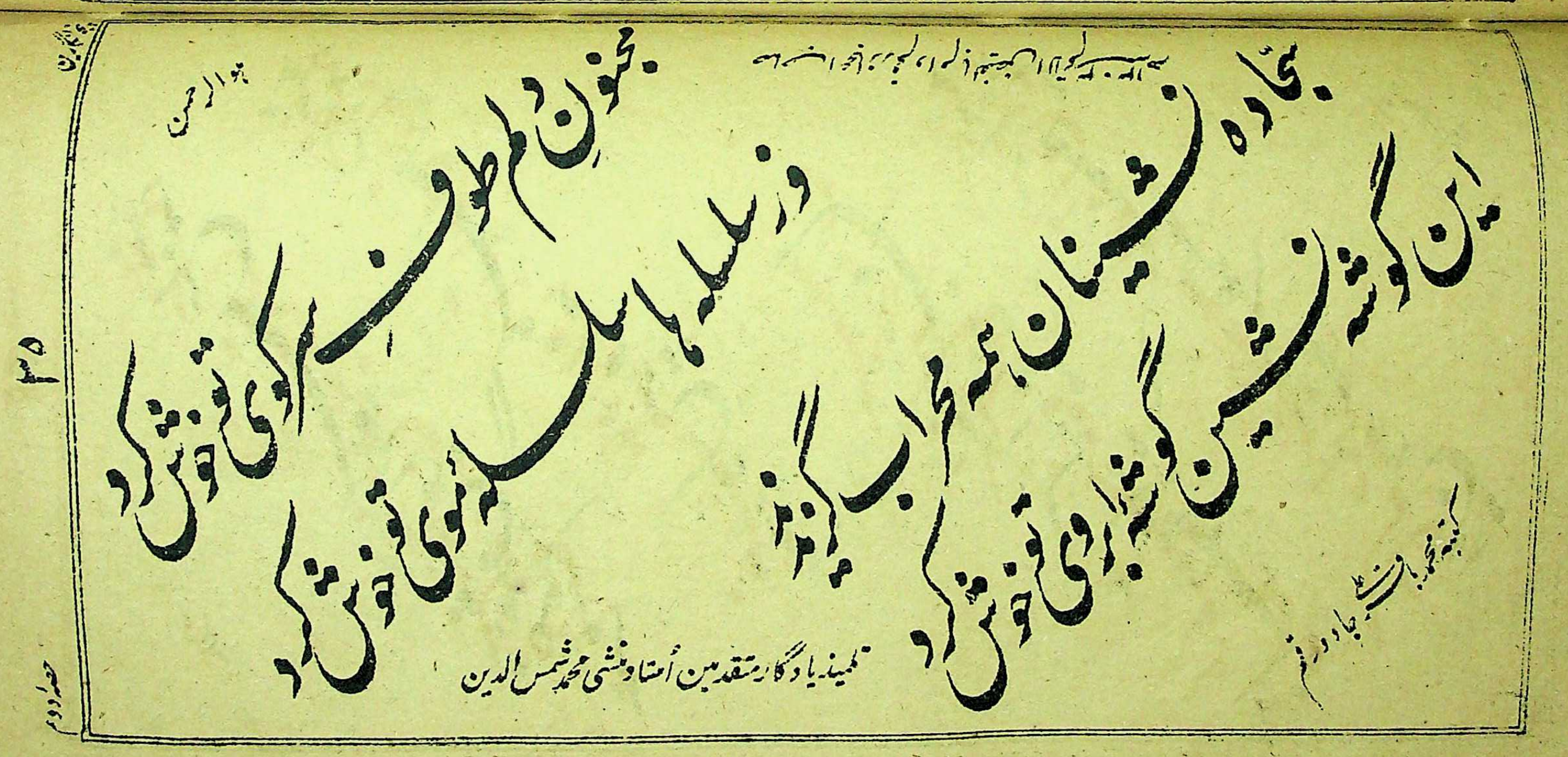
بعون الرحمن

عزم دیدار تو دارد جان بر لب آمده
باز گردد یا بر آید چیست فرمان شما

ای شهنشاه بلند اختر خدا را همتی
تا ببوسم همچو گردون خاک ایوان شما

پانزدهم


چشمش که ز عین ناز جان می‌بخشد
بر خسته دلان ناتوان می‌بخشد
لعل لب روح بخش او پیوسته
حقا که حیات جاودان می‌بخشد



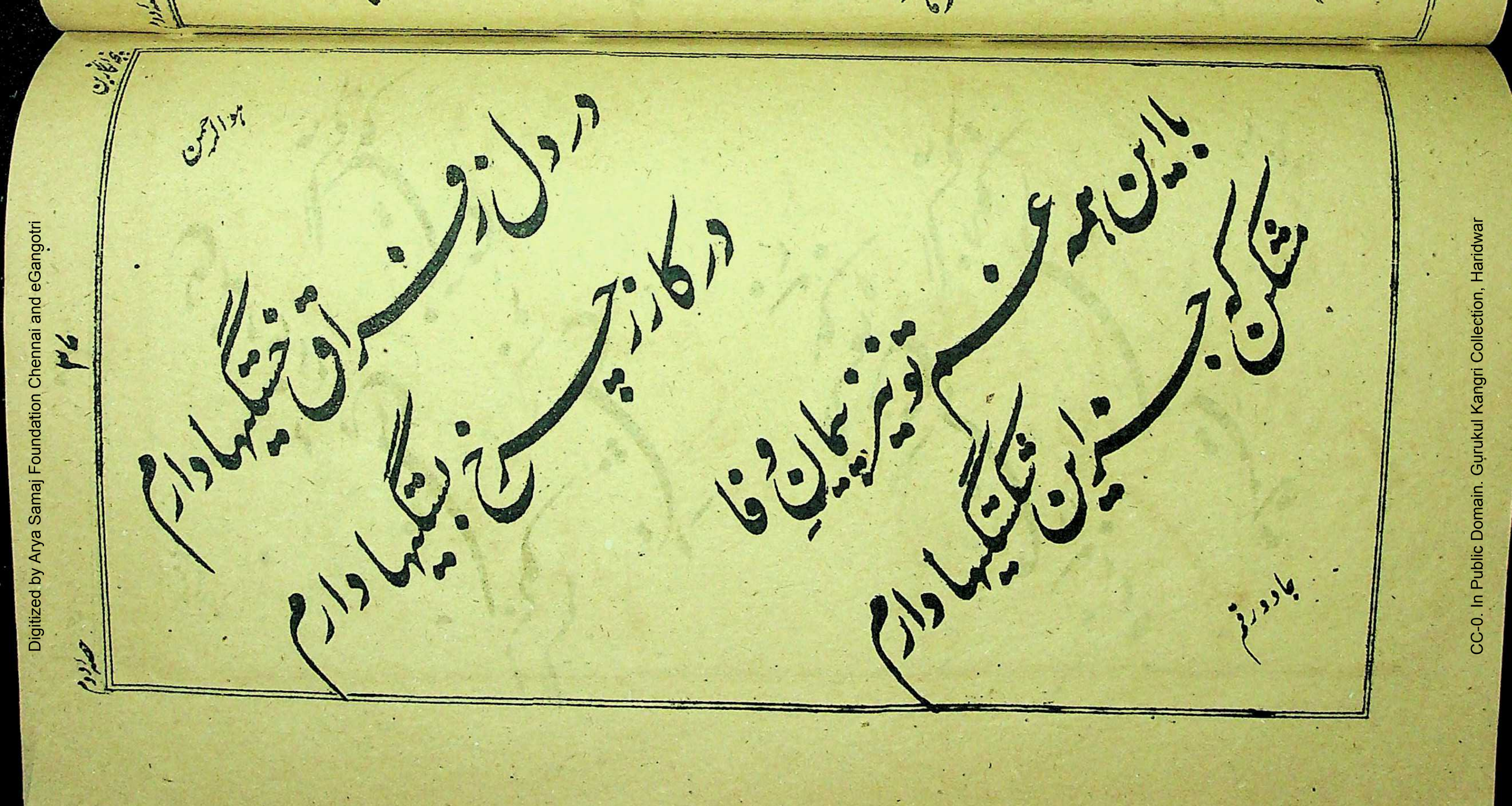
هو الحسن
مجنون دل من طوف سر کوی تو خوش کرد
ور سلسله‌ها سلسلهٔ موی تو خوش کرد
تلمیذ یادگار متقدمین استاد منشی محمد شمس الدین
سجاده نشینان همه محراب گزینند
این گوشه نشین گوشهٔ ابروی تو خوش کرد
صاحب اعجاز رقم دام بالفیض الاتم ۱۳۰۳ھ

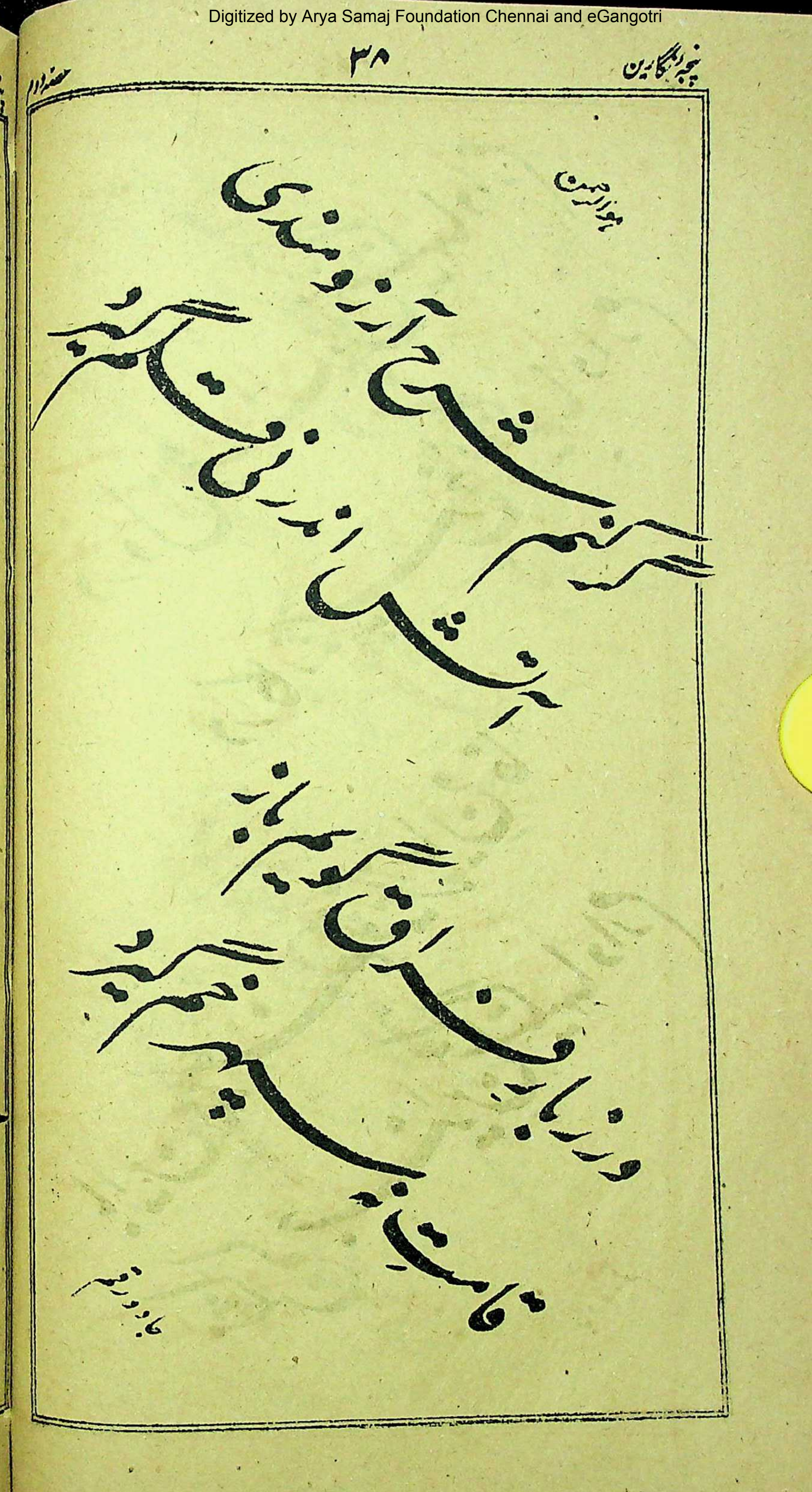
هو الرحمن

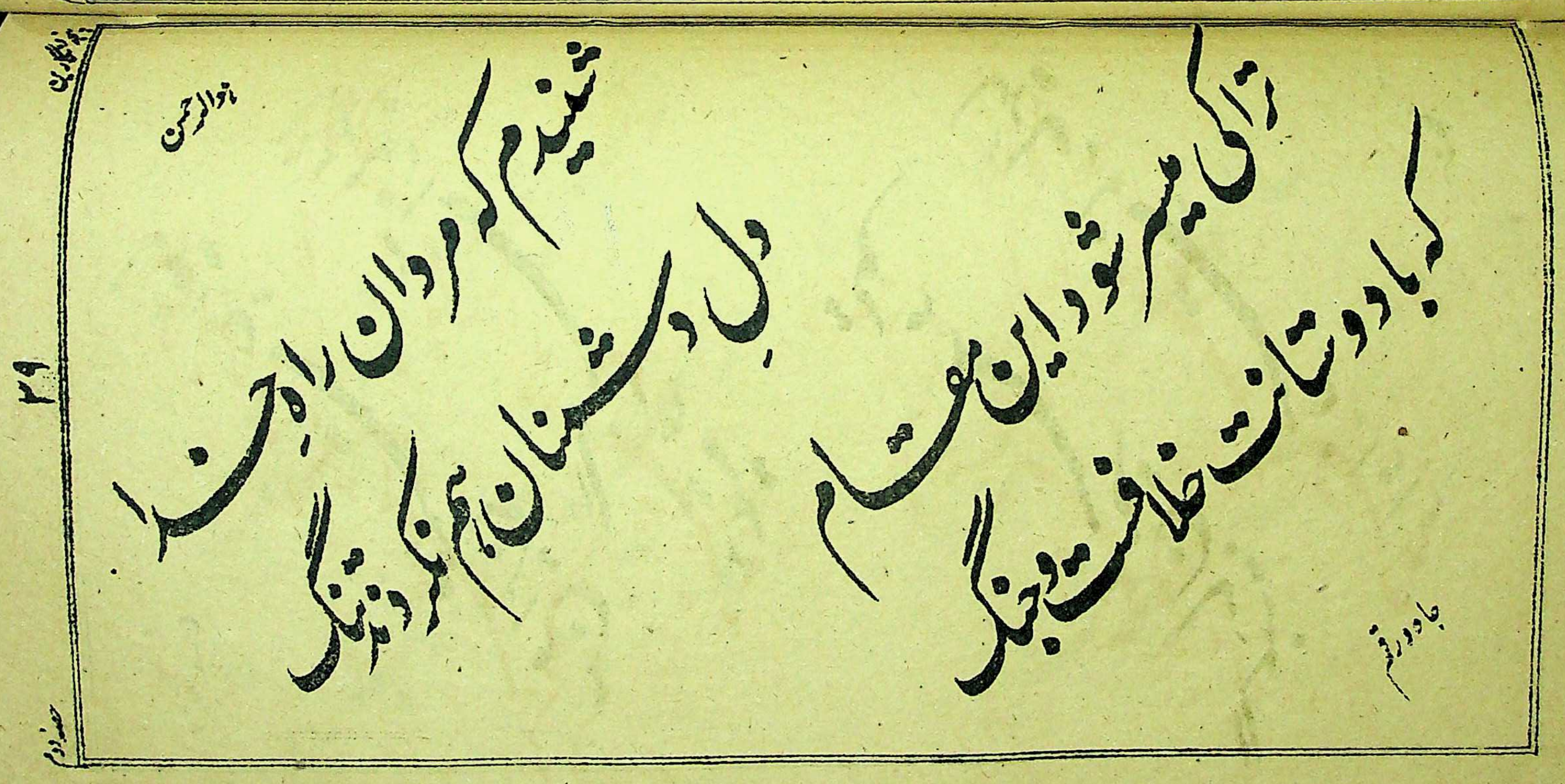
سرّ غم عشق بوالهوس را ندهند
سوز دل پروانه مگس را ندهند

عمری باید که یار آید بکنار
این دولت سرمد همه کس را ندهند

جادو رقم






هو الرحمن
شنیدم که مردان راه خدا
دل دشمنان هم نکردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام
که با دوستانت خلافست و جنگ
جادو رقم

مولوی حسن

من و این منت جانا بیا

پیشه و ننگ آزما بیا

دیشم

کہ بیان نیست دست نارسا بیا

داد از دست

[illegible]

بحرالحسن

ای که بی سر پنجهٔ تدبیر تب

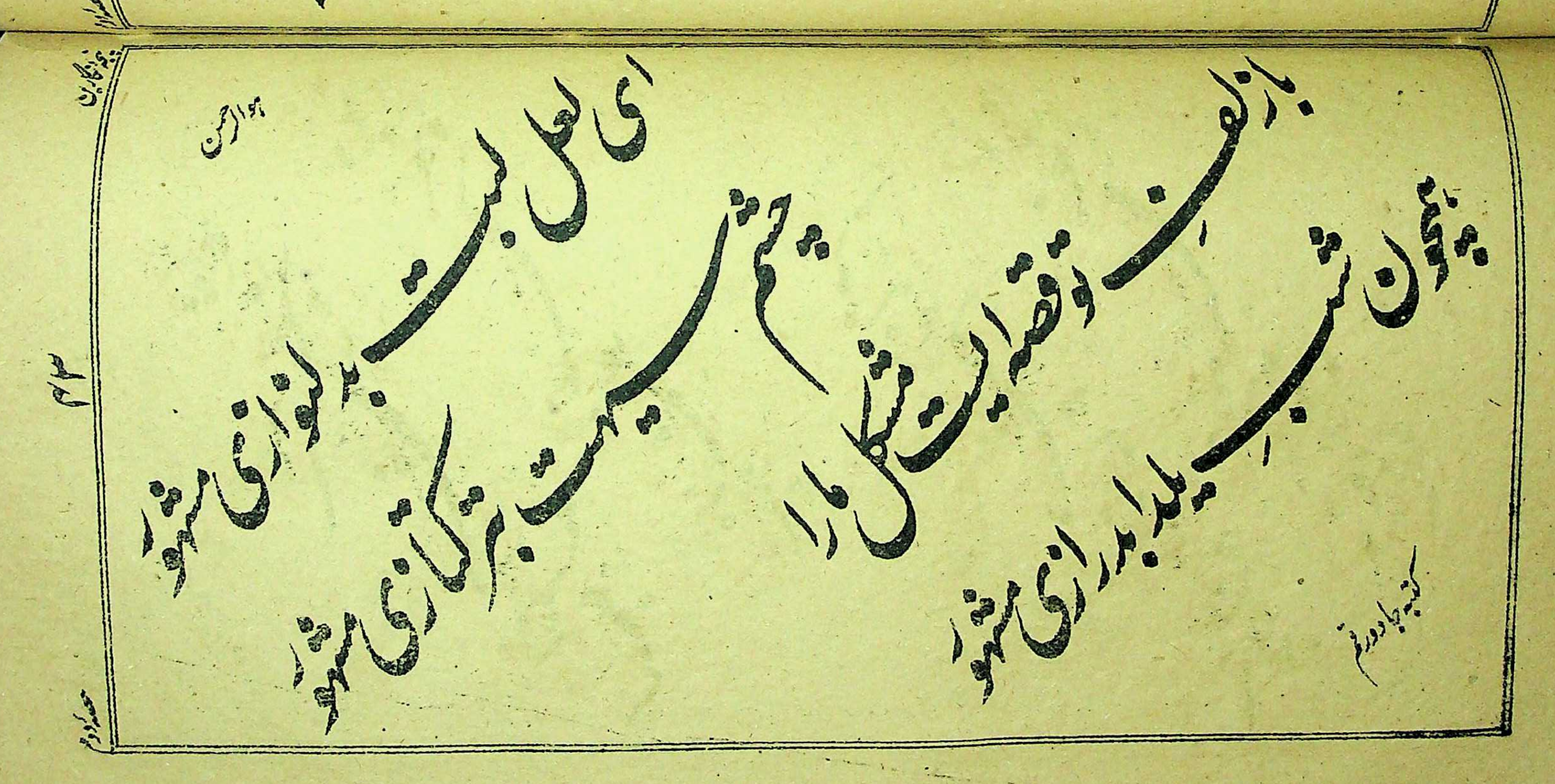
کارم از بس تا بی تیب

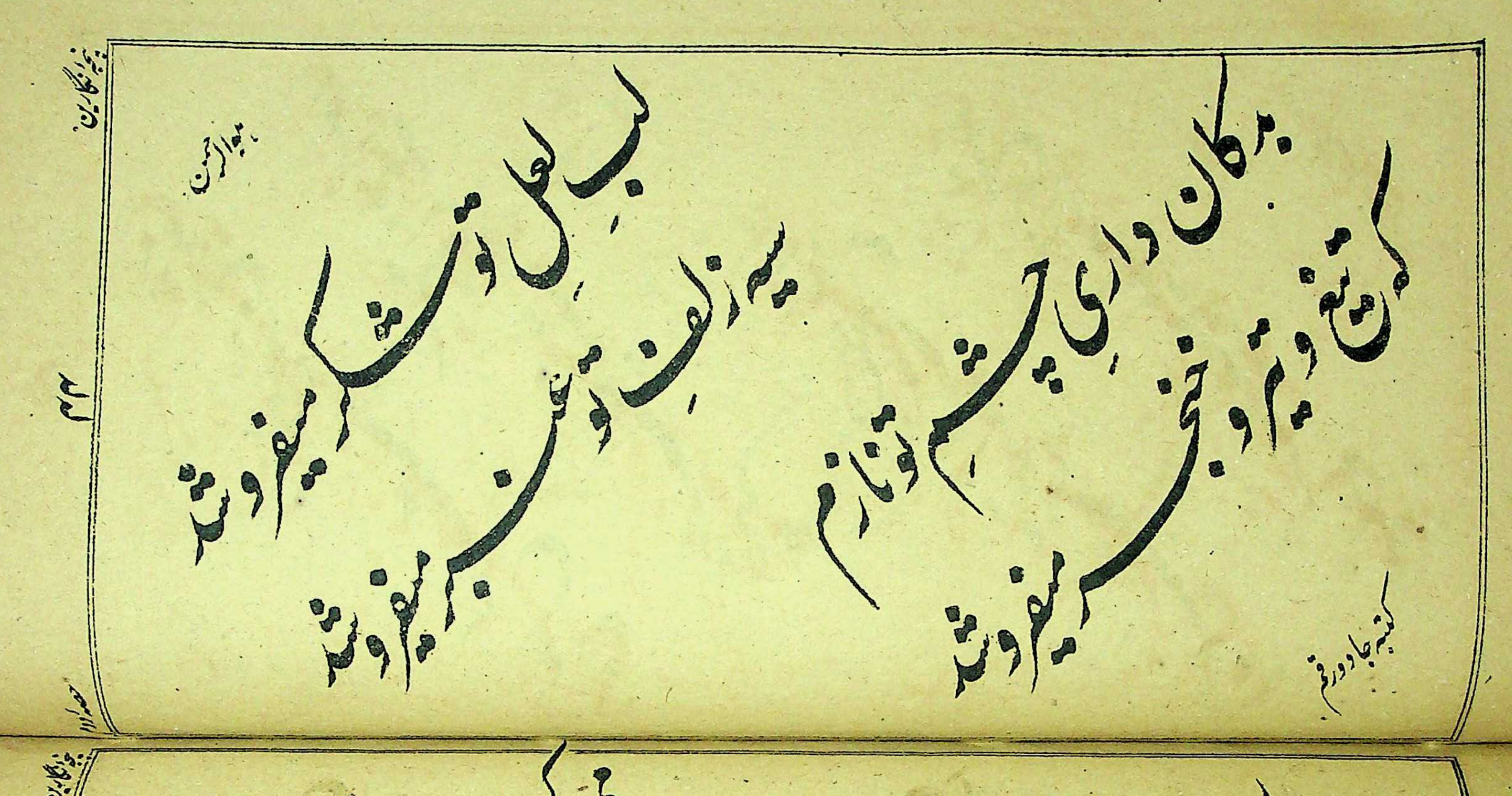
تا دل عشق شد بی تاب آئینه

در دلم سیلاب اشک نیم شب

محمد یار رقم

ای تا بہ غمت از دل عشاق تباہ
بعضی بہ مشغول دو زبان سپاہ
مستغفر دیدہ گریہ کنان سحر


هو الرحمن
ای لعل لبت به دلنوازی مشهور
چشم سیهت به ترکتازی مشهور
با زلف تو قصه ایست مشکل ما را
همچون شب یلدا به درازی مشهور
کتبه جادو رقم


هوالرحمن
لب لعل تو شکر میفروشد
سیه زلف تو عنبر میفروشد
بمژگان داری چشم تو نازم
که تیغ و تیر و خنجر میفروشد
کتبه جادو رقم

هو الحسن

می کشد غمزهٔ تو خنجر کین
میکند نرگس تو غارت دین
روی بنما چو گل بحجلهٔ ناز
چند باشی چو غنچه پرده نشین

کتبه محمد فخر علی جادو رقم

هو الحسن

[illegible]

[illegible]

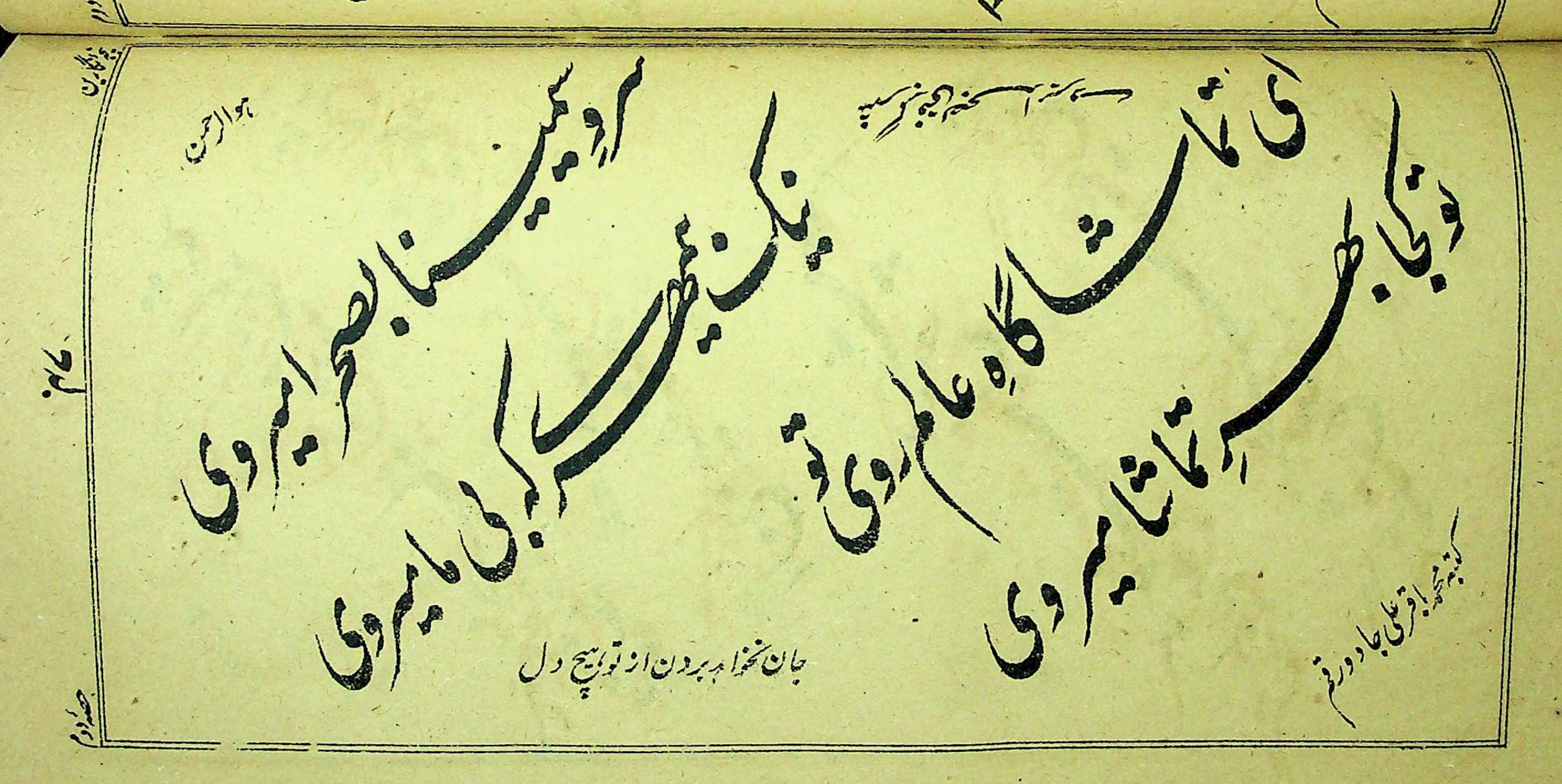
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]


هو الرحمن
سرو سیمینا بصحرا میروی
نیک بدعهدی که بی ما میروی
جان نخواهد بردن از تو هیچ دل
ای تماشاگاه عالم روی تو
تو کجا بهر تماشا میروی
کتبه محمد باقر علی جادو رقم

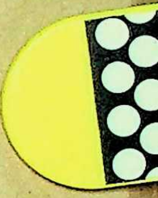
هوالحسین

دین کفر ز حسنت تزیین یابد

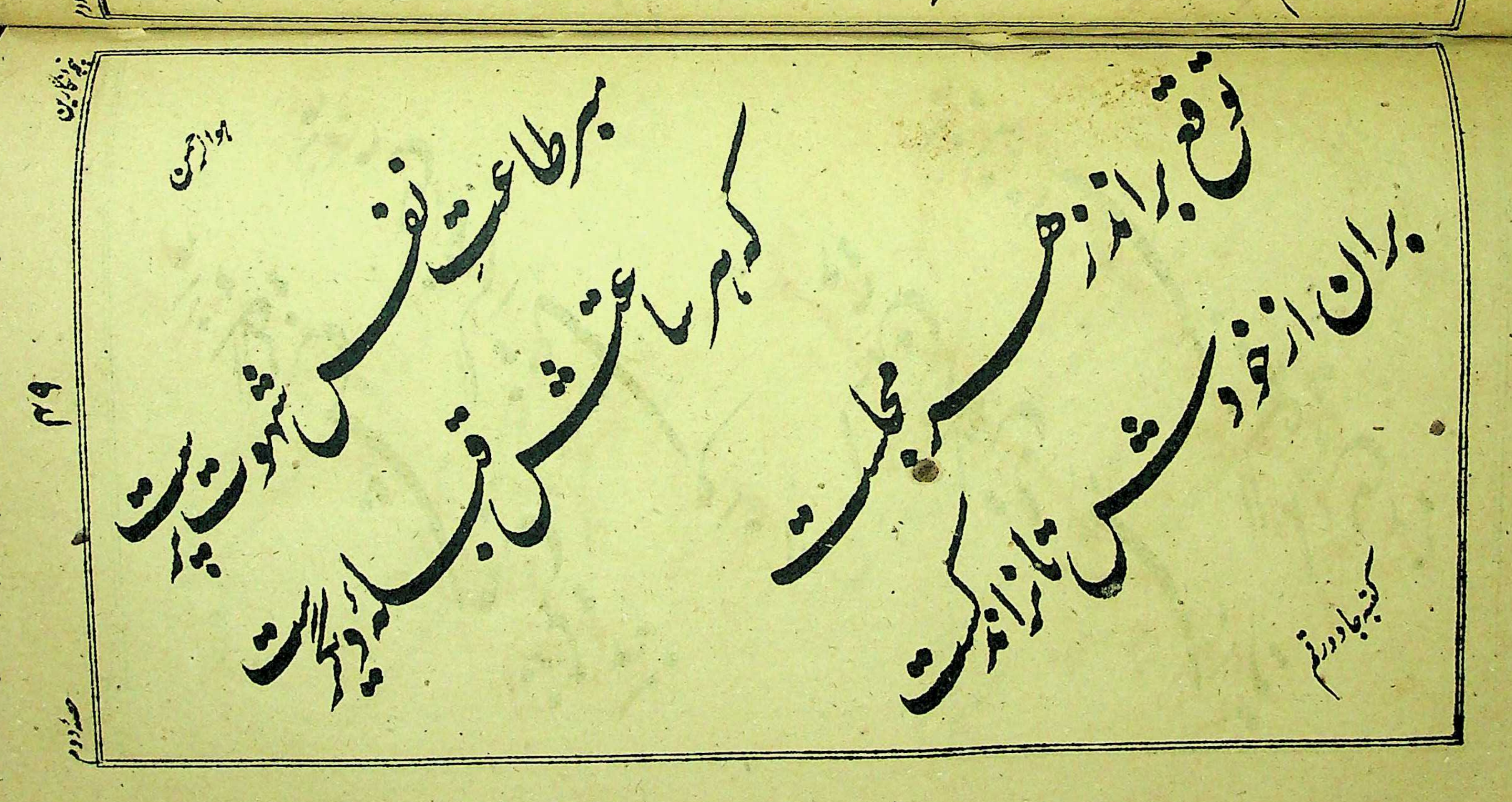
آن دیده که بیند رخت دین یابد

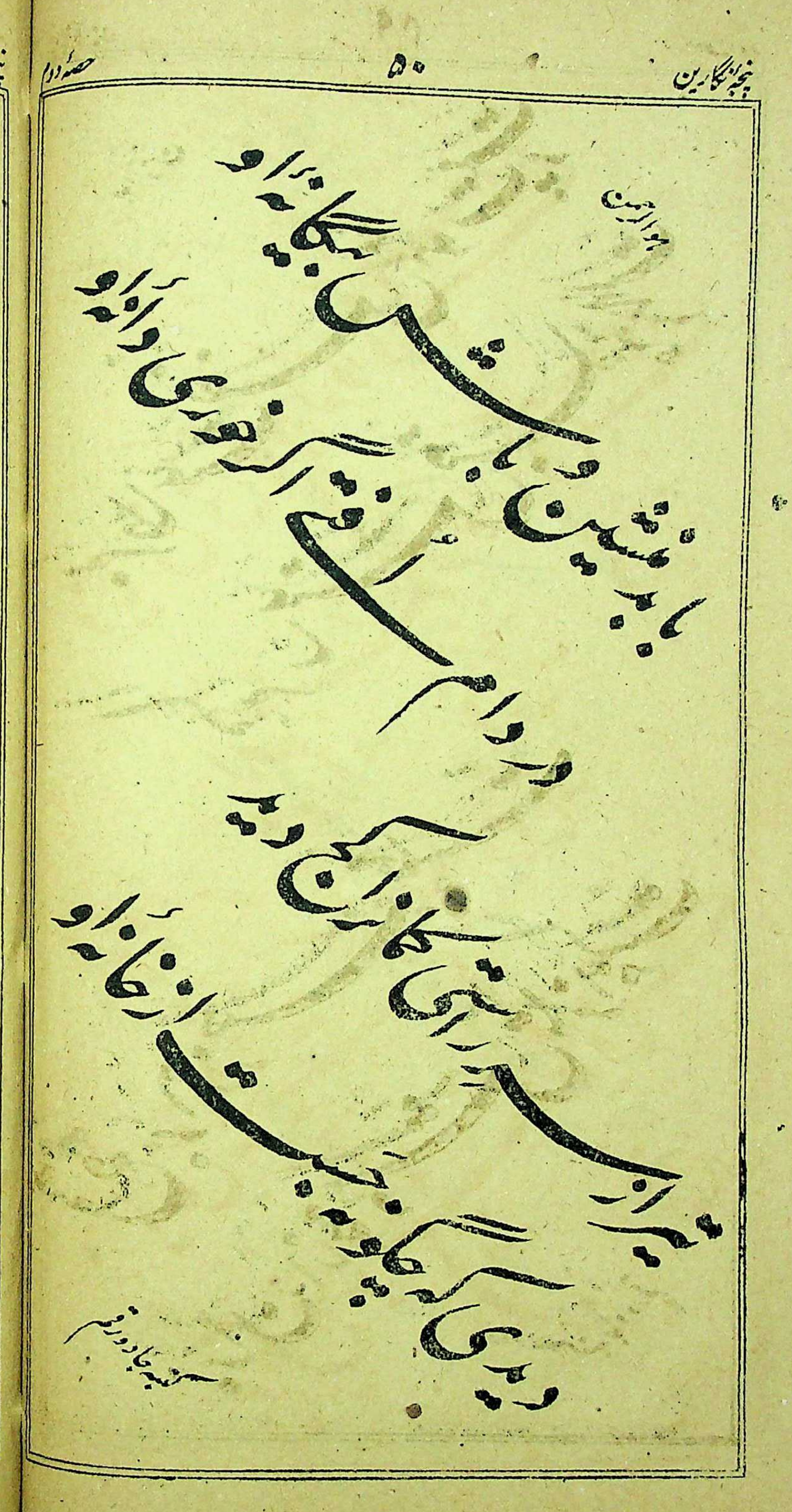
[illegible] یابد

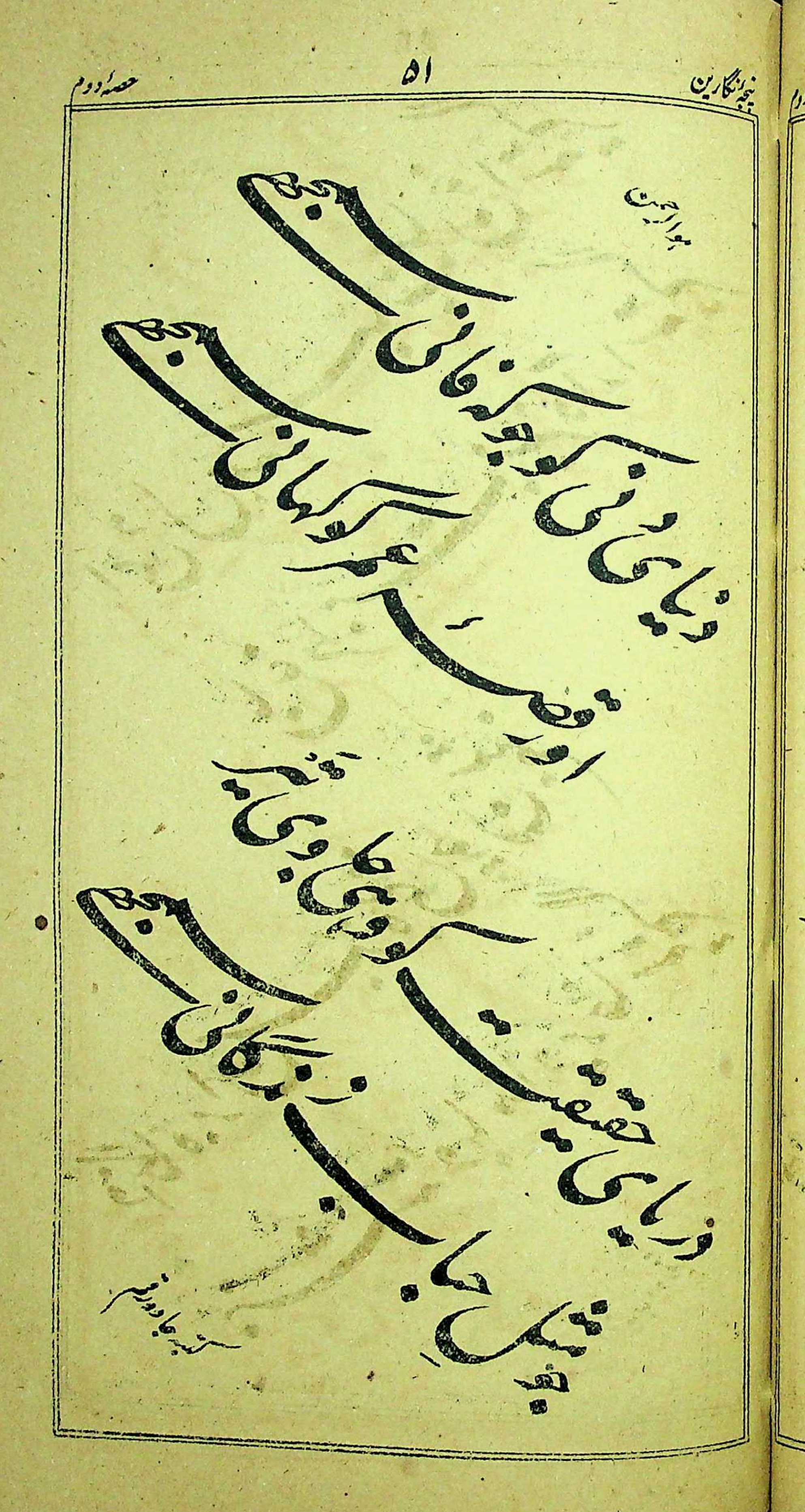
در عشق [illegible]



کتبه مجتبی [illegible]


مبر طاعت نفس شهوت پرست
که هر ساعتش قبله دیگر است
کتبه جادو رقم



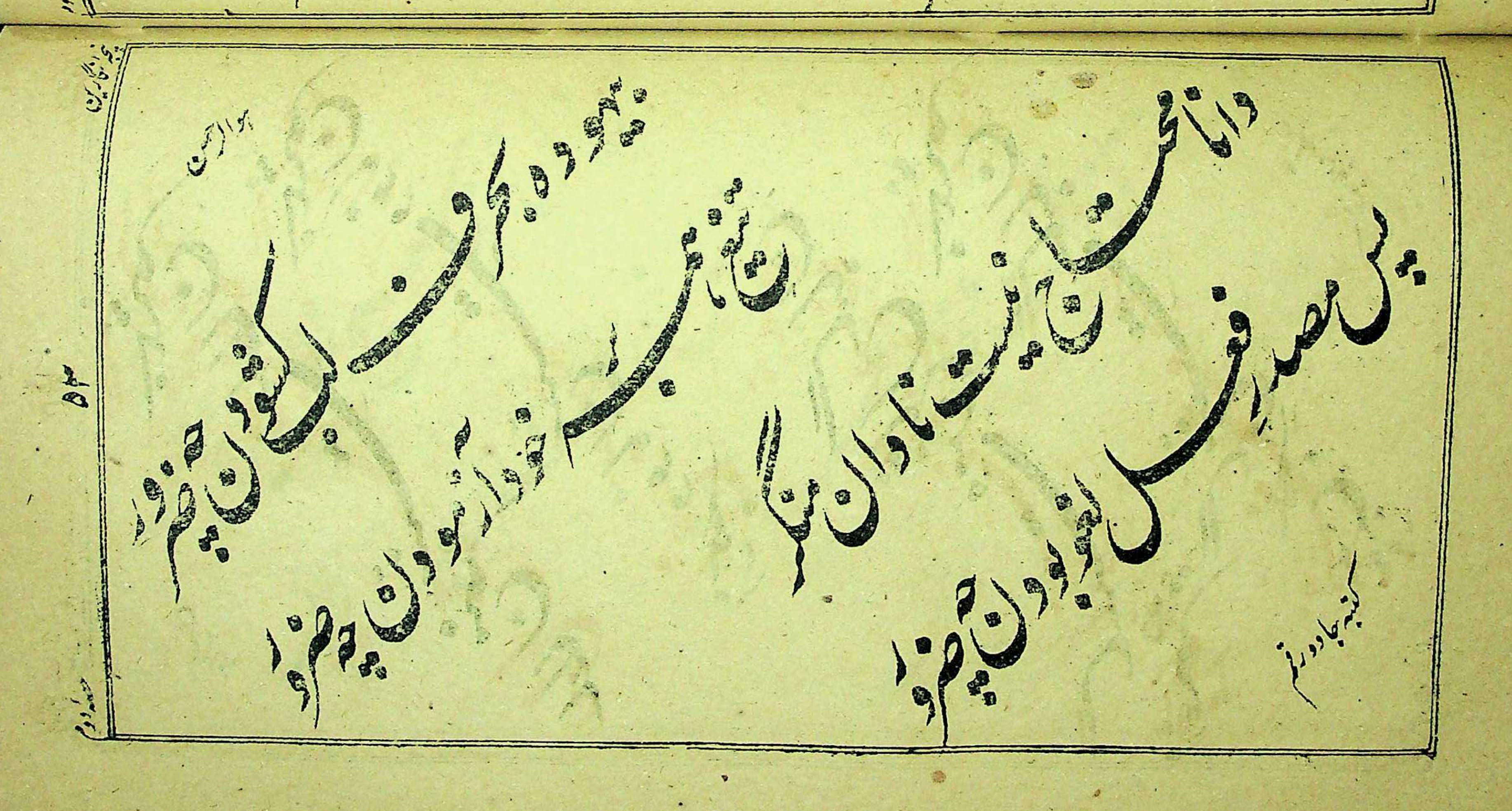

دنیا کی نہیں کوئی جو فانی نہ رہے

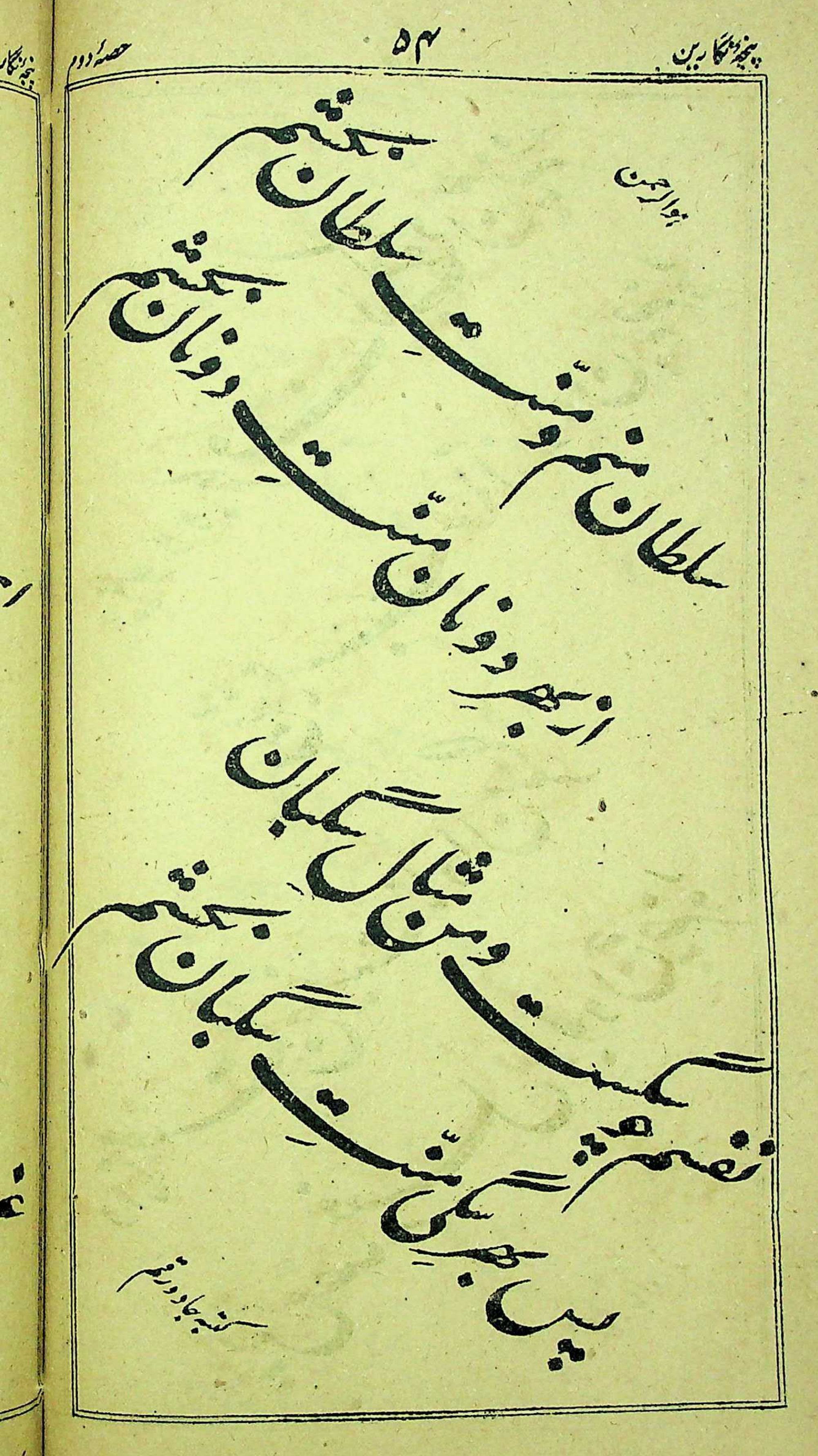
ای دل بہار است بیا تا نقش انگیزیم

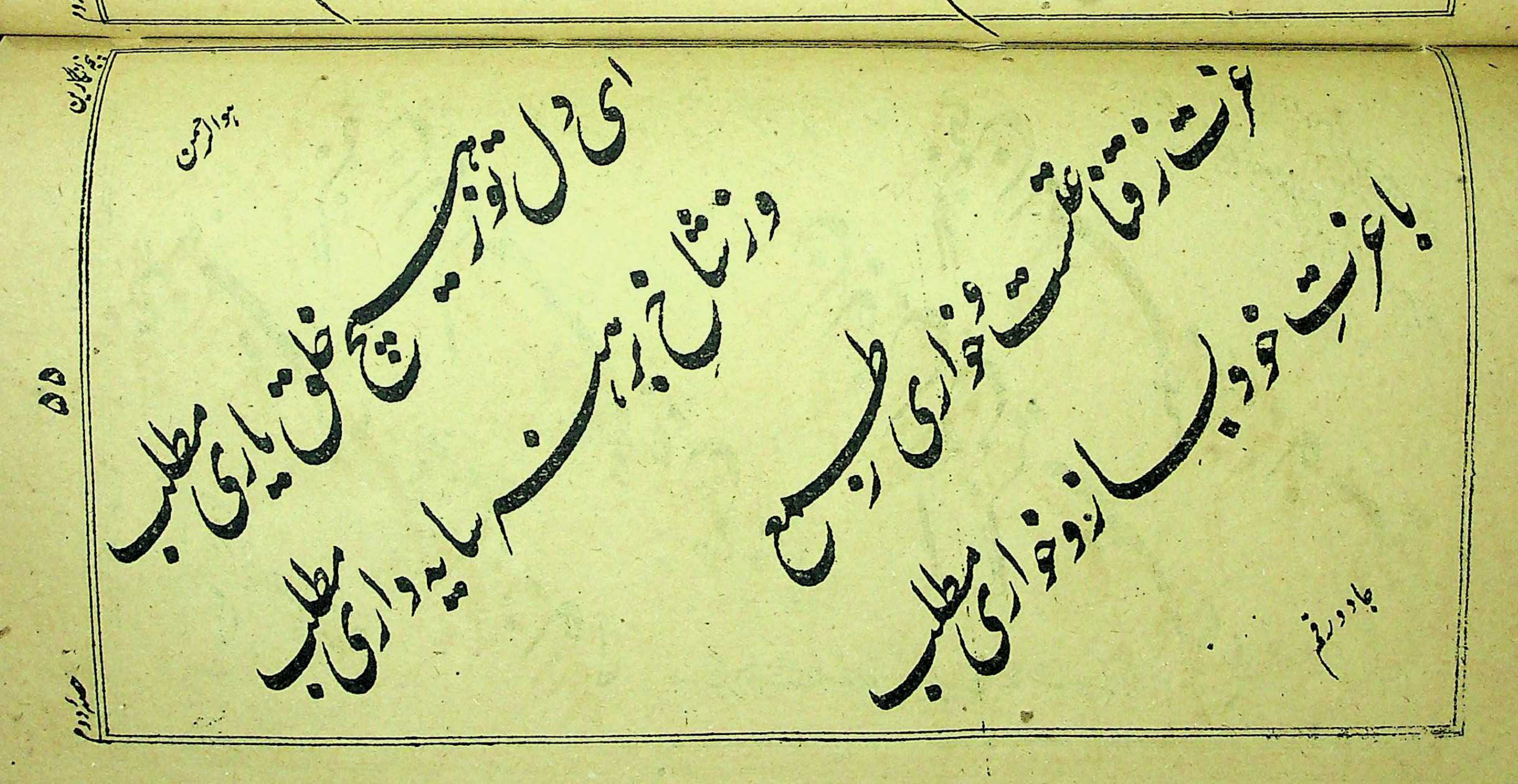
زنگ گل سبزه آرا انگیزیم

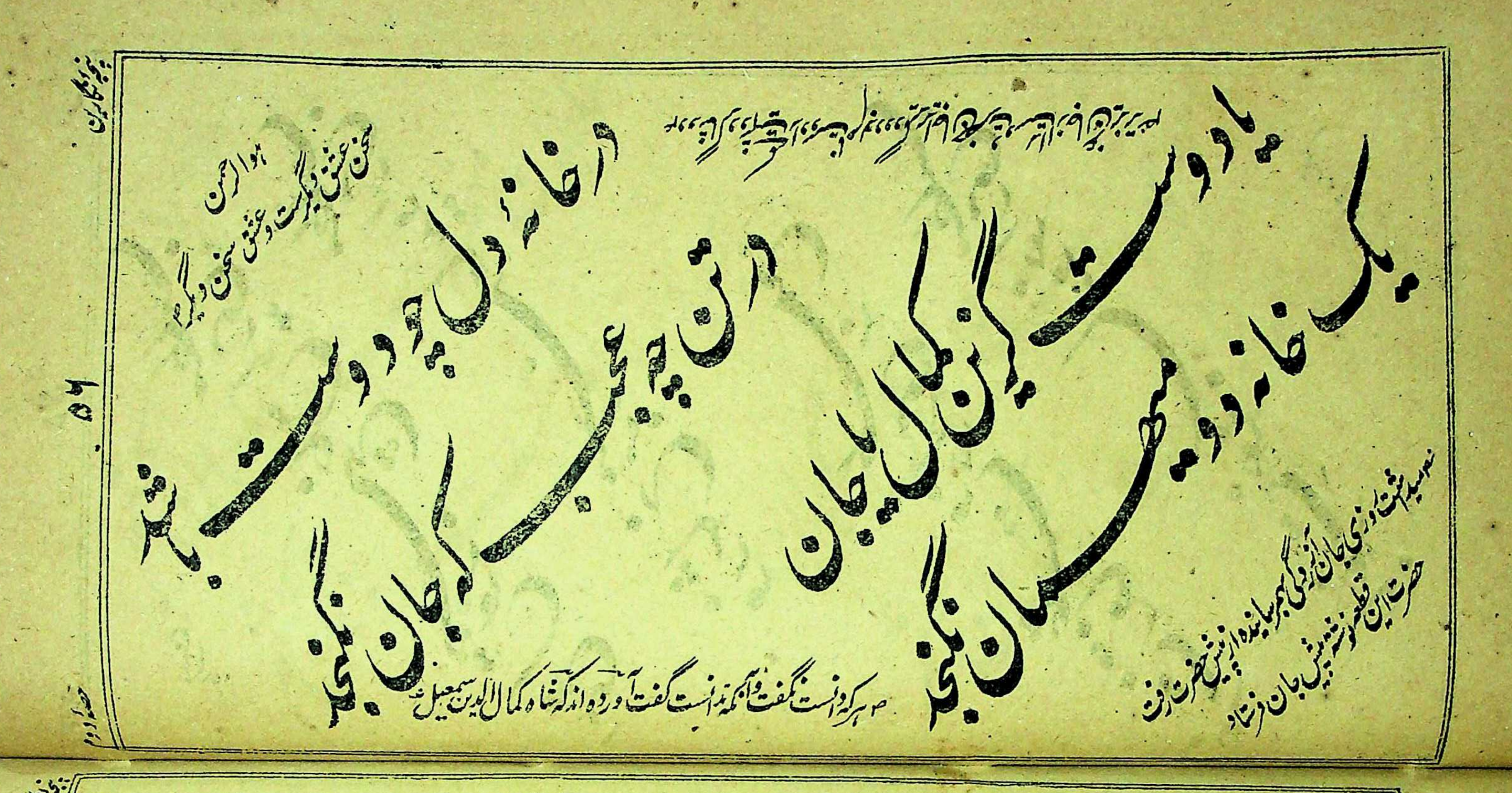
زیں پیچ پیچان

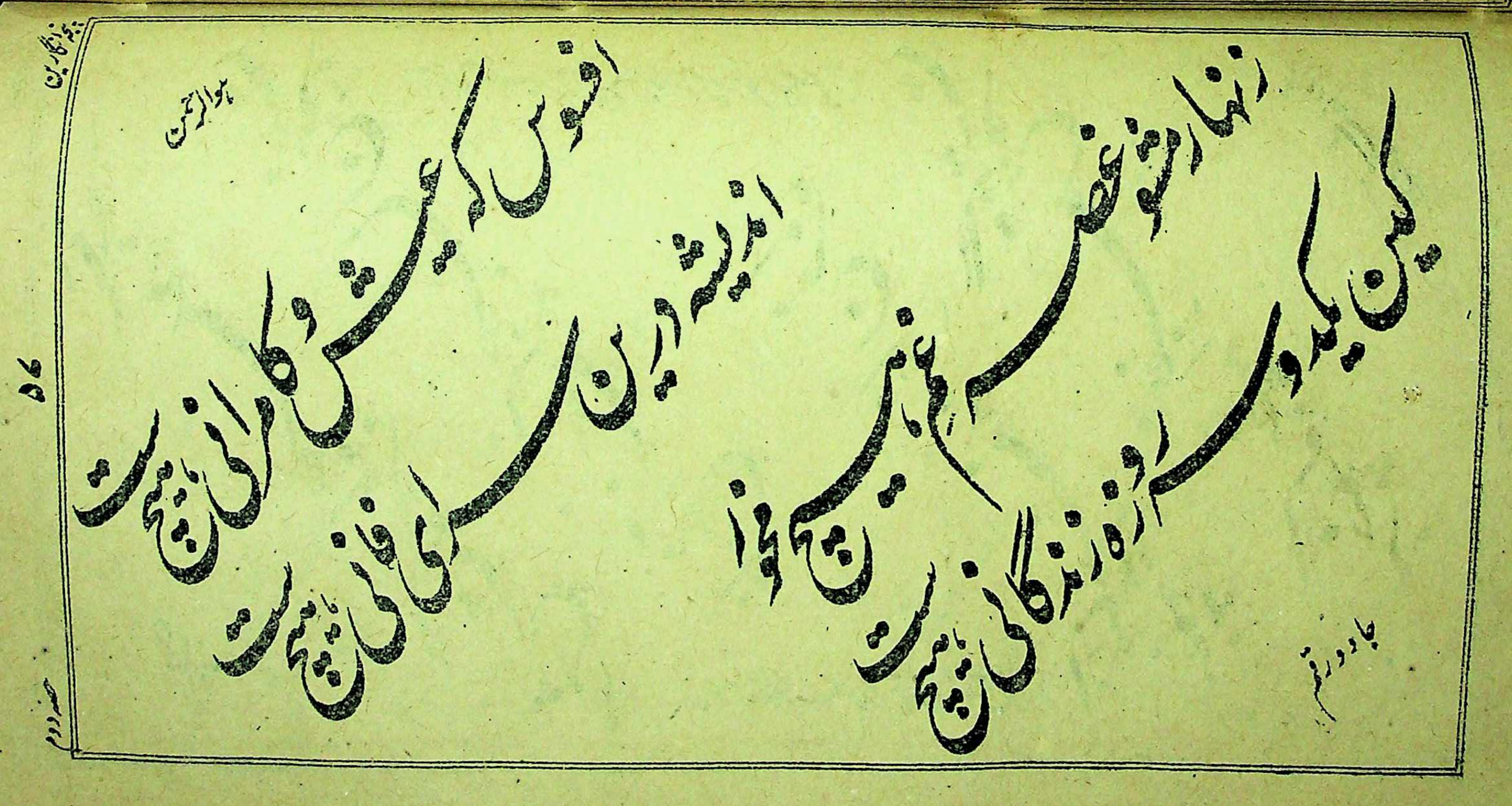
زنگاہ باران بستہ و بادہ بر انگیزیم

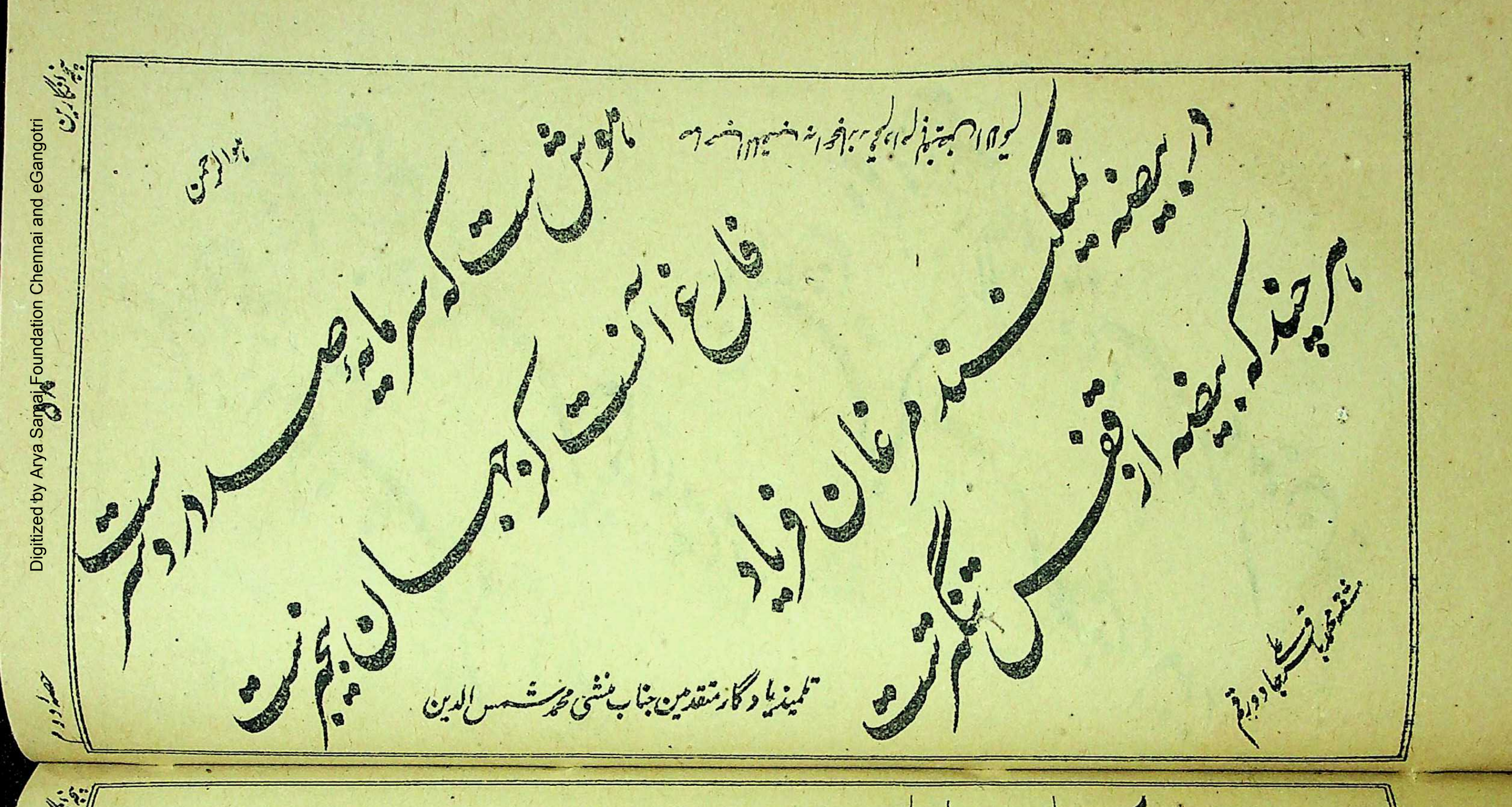

بیہودہ بحرف لب کشودن چہ ضرور
تیغ نامجرب آزمودن چہ ضرور
دانا محک سخن نیست نادان را
پس مصدر فعل لغو بودن چہ ضرور
کتبہ جادو رقم




هو الرحمن
ای دل تو ز هیچ خلق یاری مطلب
ور شاخ برهنه سایه داری مطلب
عزت ز قناعت است و خواری ز طمع
با عزت خود بساز و خواری مطلب
جاوید رقم


هو الرحمن
سخن عشق دیگرست و عشق سخن دیگر
در خانهٔ دل چه دوست باشد
در تن چه عجب که جان نگنجد
یا دوست گنجد اندر دل یا جان
یک خانه و دو مهمان نگنجد
هرکه دانست نگفت و آنکه ندانست گفت آورده اند که شاه کمال الدین اسمعیل
حضرت این قطعه نوشته پیش جان فرستاد


هوالرحمن
افسوس که عیش و کامرانی هیچ است
اندیشه درین سرای فانی هیچ است
زنهار مشو غصه و غم هیچ مخور
کین یکدو سه روزه زندگانی هیچ است
جادو رقم


تلمیذ یادگار متقدمین جناب منشی محمد شمس الدین

هو الرحمن

در دیدهٔ عارفان پرادراکست

عالم همه وحدت است و وحدت کثرت

در آینهٔ حسن دیده باشی بیدار

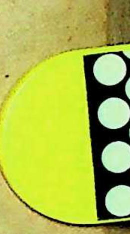
یکشکل نمودار چندین صور

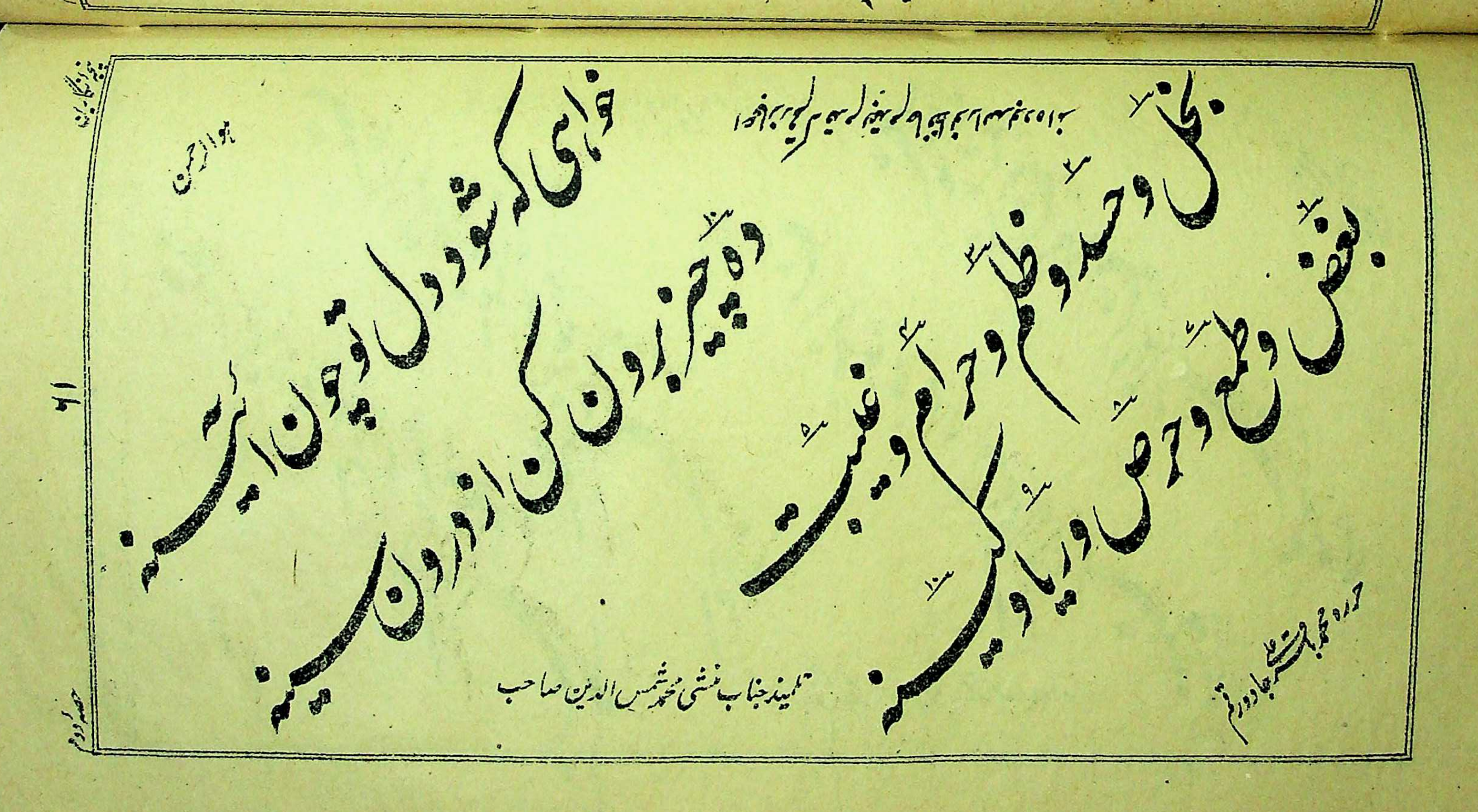
صاحب الملقب باعجاز رقم دام بالفیض الاتم

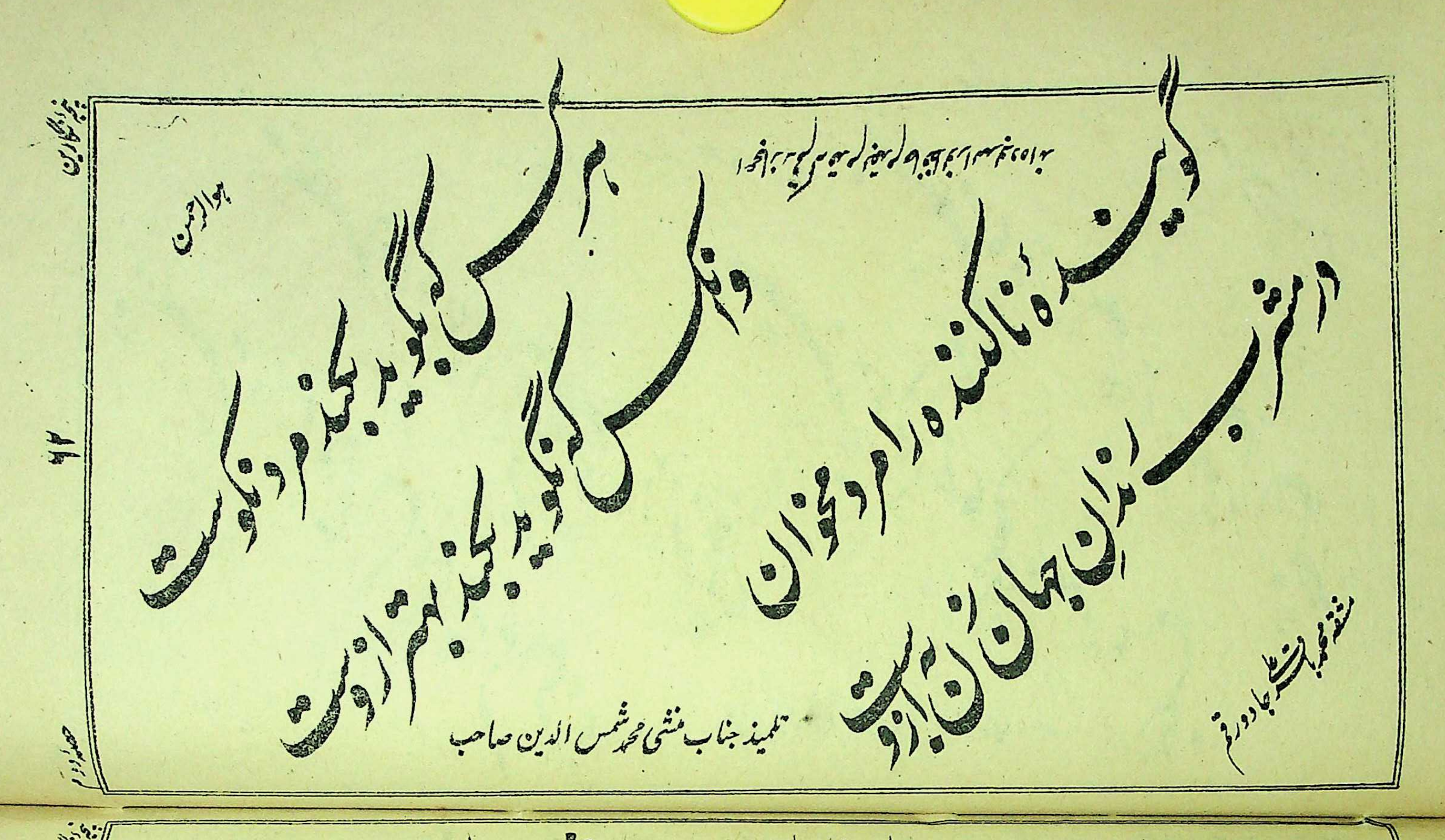
تلمیذ استاد خوشنویسان باریک بین منشی محمد شمس الدین

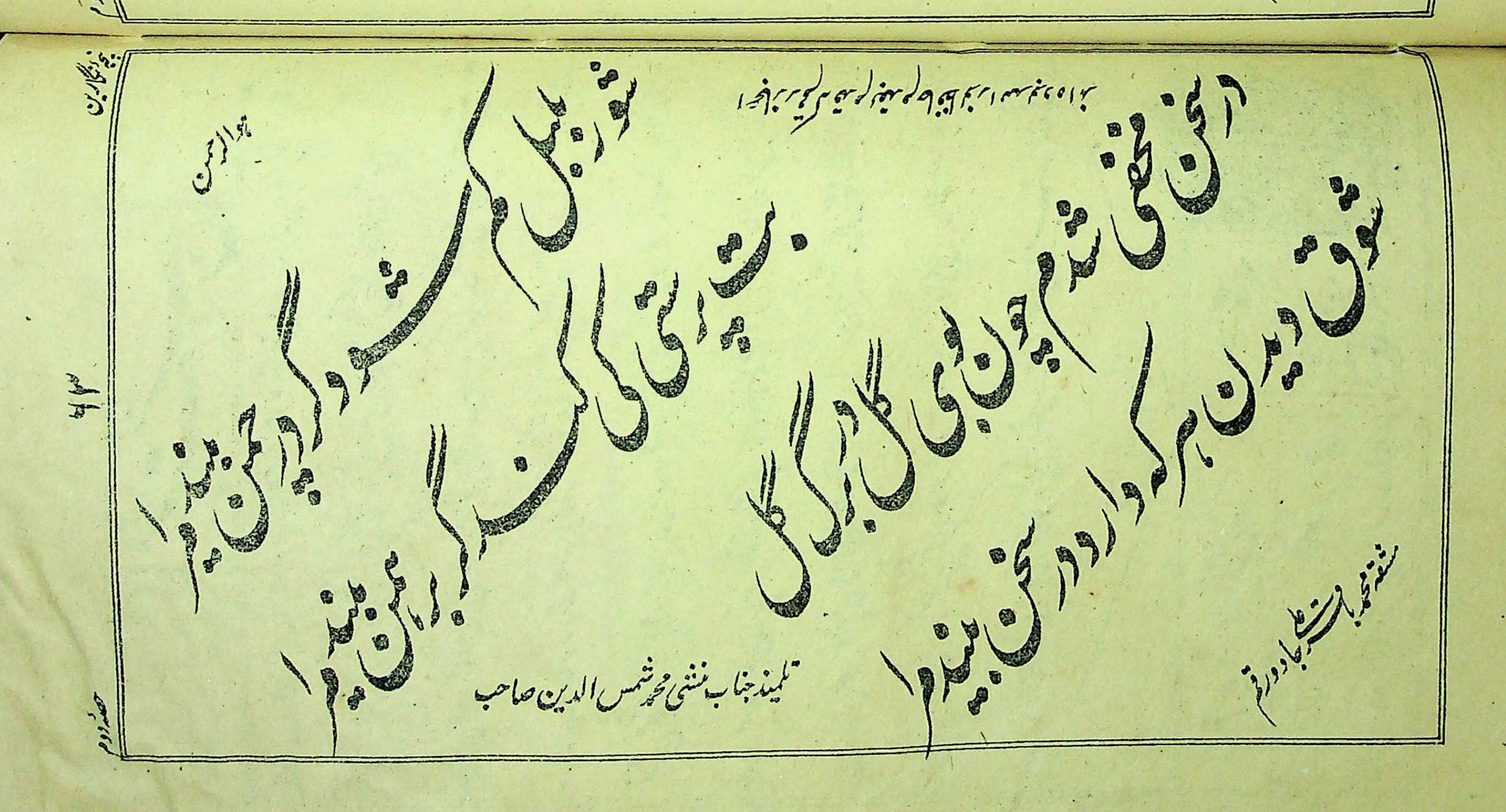
مشقه محمد [illegible] جادو رقم

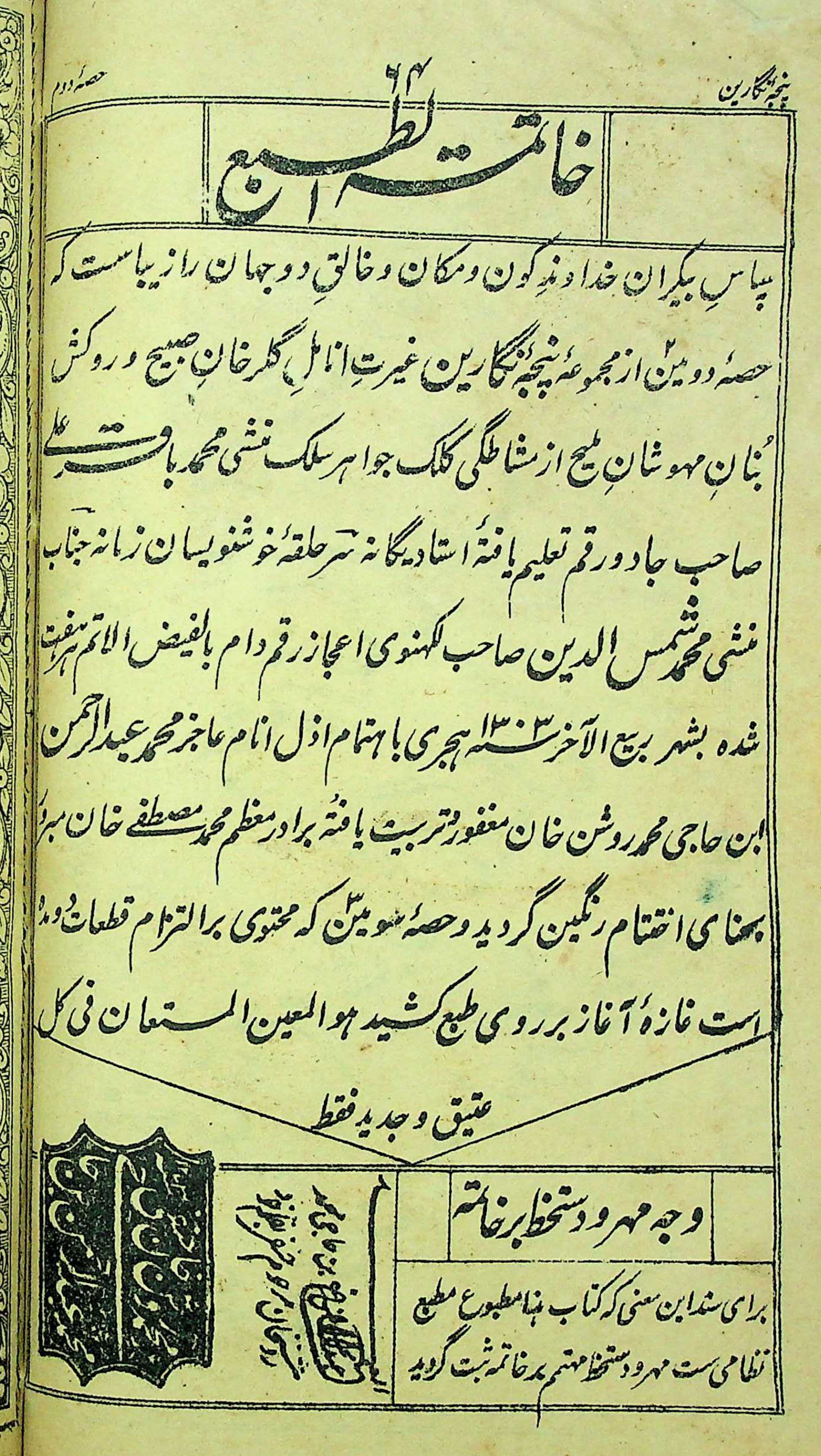
[illegible]




خواهی که شود دل تو چون آئینه
ده چیز برون کن از درون سینه
بخل و حسد و ظلم و حرام و غیبت
بغض و طمع و حرص و ریا و کینه
تلمیذ جناب منشی محمد شمس الدین صاحب


هو الحسن
هر کس که بگوید بجز مرد نکوست
ونکس که نگوید بجز بهتر از وست
گوینده ناکنده را مرد مخوان
در مشرب رندان جهان نا مردست
تلمیذ جناب منشی محمد شمس الدین صاحب
مشقه محمد ... جادو رقم


شور بلبل کم شود گر در چمن بیند مرا
بت پرستی کی کند گر برہمن بیند مرا
در سخن مخفی شدم چون بوی گل در برگ گل
شوق دیدن ہر کہ دارد در سخن بیند مرا
تلمیذ جناب منشی محمد شمس الدین صاحب

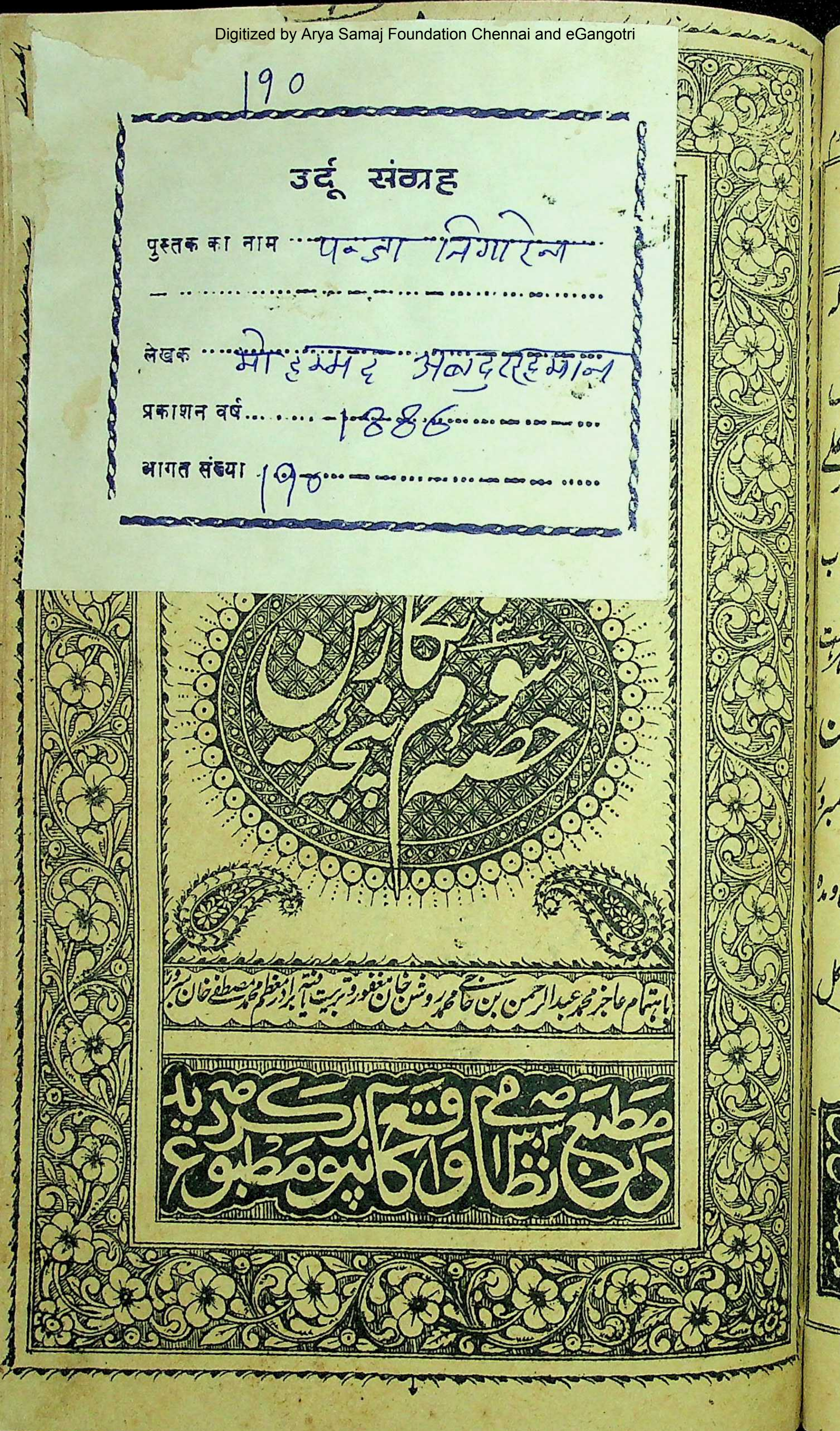


خاتمة الطبع

سپاس بیکران خداوند کون و مکان و خالق دو جهان را زیباست که
حصهٔ دومین از مجموعهٔ پنجهٔ نگارین غیرت انامل گلرخان صبیح و روکش
بنان مهوشان ملیح از مشاطگی کلک جواهر سلک منشی محمد باقر علی
صاحب جادو رقم تعلیم یافتهٔ استاد یگانه سر حلقهٔ خوشنویسان زمانه جناب
منشی محمد شمس الدین صاحب لکهنوی اعجاز رقم دام بالفیض الاتم مرتب
شده بشهر ربیع الآخر ۱۳۰۳ سنه هجری باهتمام اذل انام عاجز محمد عبد الرحمن
ابن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتهٔ برادر معظم محمد مصطفی خان مرحوم
بحسن ای اختتام رنگین گردید و حصهٔ سومین که محتوی بر التزام قطعات ود
است غازهٔ آغاز بر روی طبع کشید هو المعین المستعان فی کل
عتیق و جدید فقط

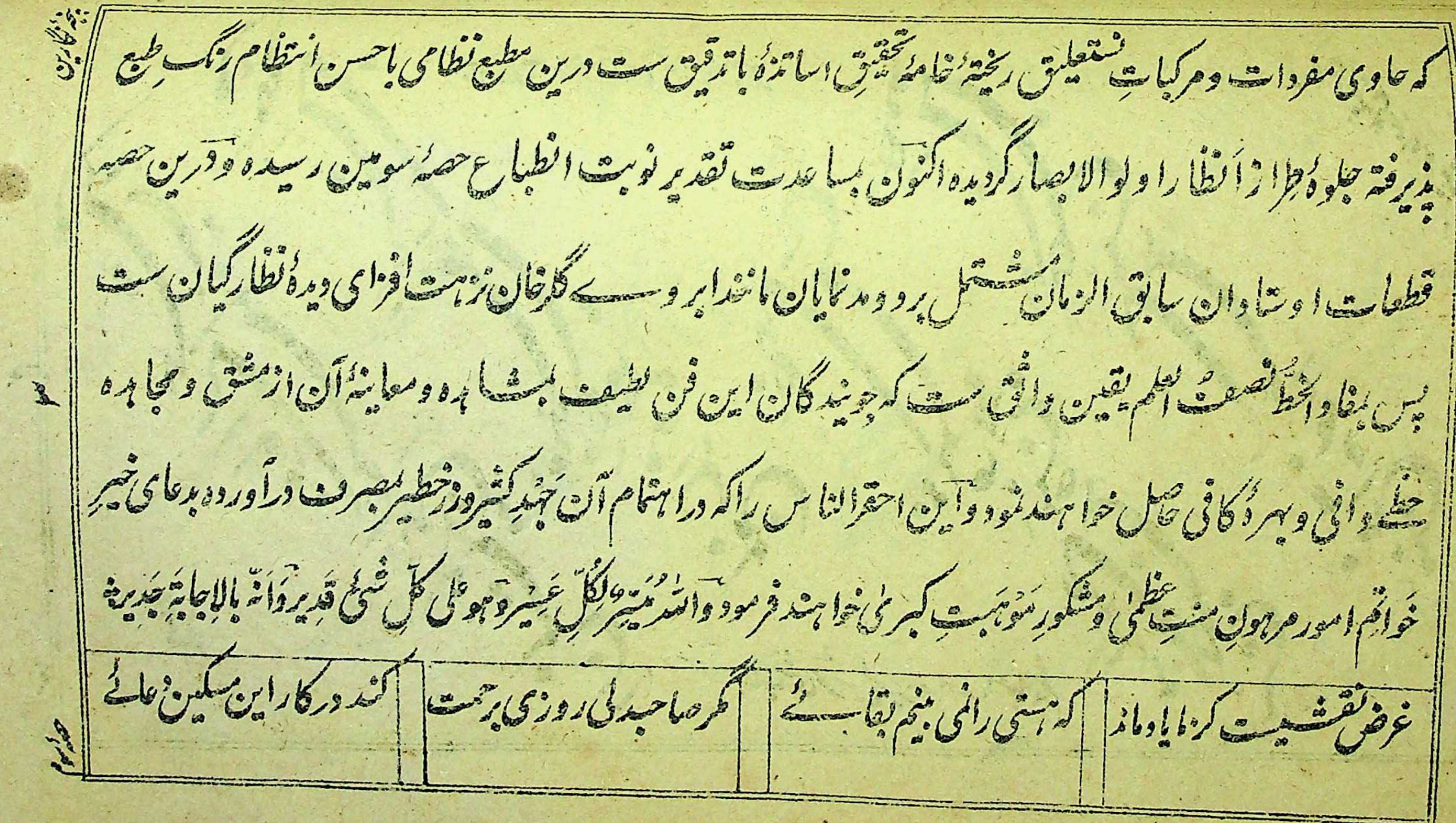
وجه مهر و دستخط بر خاتمه

برای سند این معنی که کتاب هذا مطبوع مطبع
نظامی ست مهر و دستخط مهتمم بر خاتمه ثبت گردید


190
उर्दू संग्रह
पुस्तक का नाम पन्जा निगारेन
लेखक मोहम्मद अब्दुर्रहमान
प्रकाशन वर्ष 1886
आगत संख्या 190
حصہ سوم پنجۂ نگارین
باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت یافتہ برادر معظم محمد مصطفیٰ خان
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

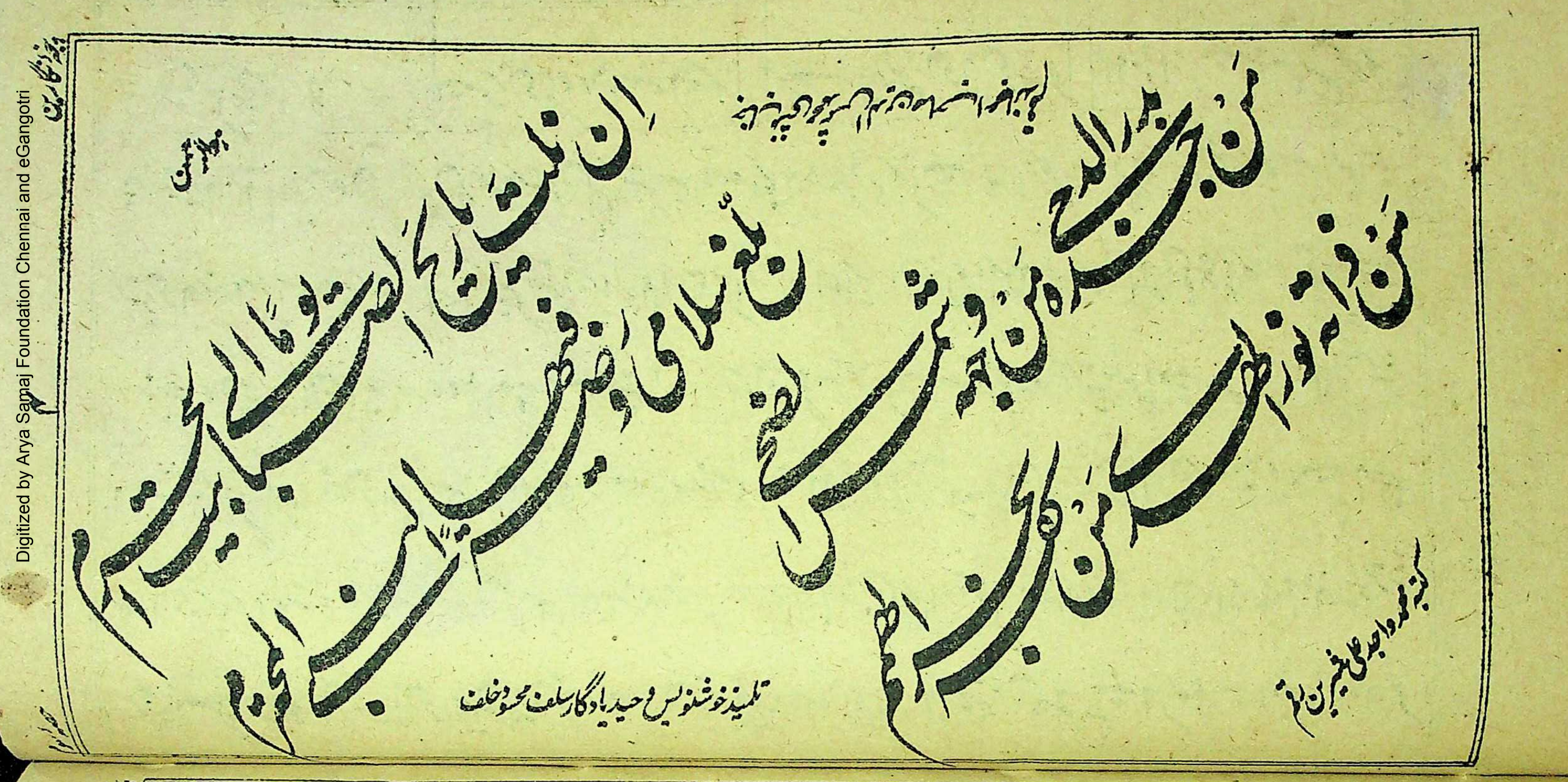
بسم الله الرحمن الرحیم

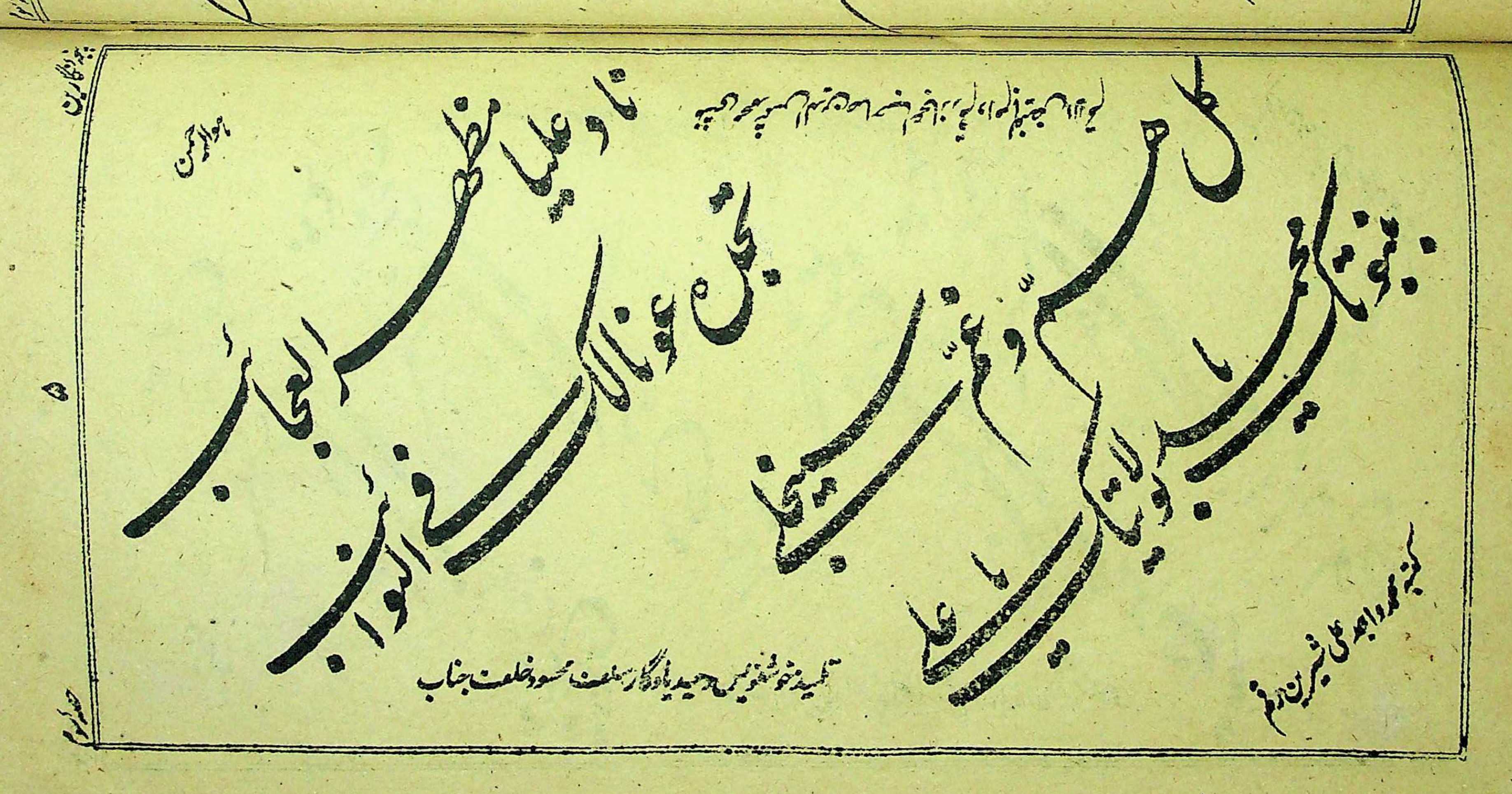
سپاس بیحد خداوند صمد الاحد را می زیبد که خط ریحانی بر عارض نورانی مهوشان خورشید سیاد مانید و با این تعلیق انیق
خط نسخ بر صفحۀ تختر اوشان کشید و ثنای بی انتها حضرت سید الانبیا برگزیدۀ ایزد کبریا را می ارزد که بی زحمت
احتمال اقلام در بنان افاضت توأمان نقوش اختلافِ ادیان را بگزلکِ آیاتِ بینات از صفائح خواطر ارباب
مذاهب مختلفه یکقلم محو و مخدوش فرمود فعلیه وعلی آله واصحابه الصلوٰة والسلام الی الیوم الموعود اما بعد کمترین نوع انسان
امیدوار رحمتِ یزدان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان غفر الله لهما بجناب طالبان حسن خط و حروف و محصلان
این صنعتِ شگرف التماس می نماید که بتوفیق خداوند ذوالجلال و تائید خلاق جمال و کمال حصۀ اولین و دومین از پنجه نگارین

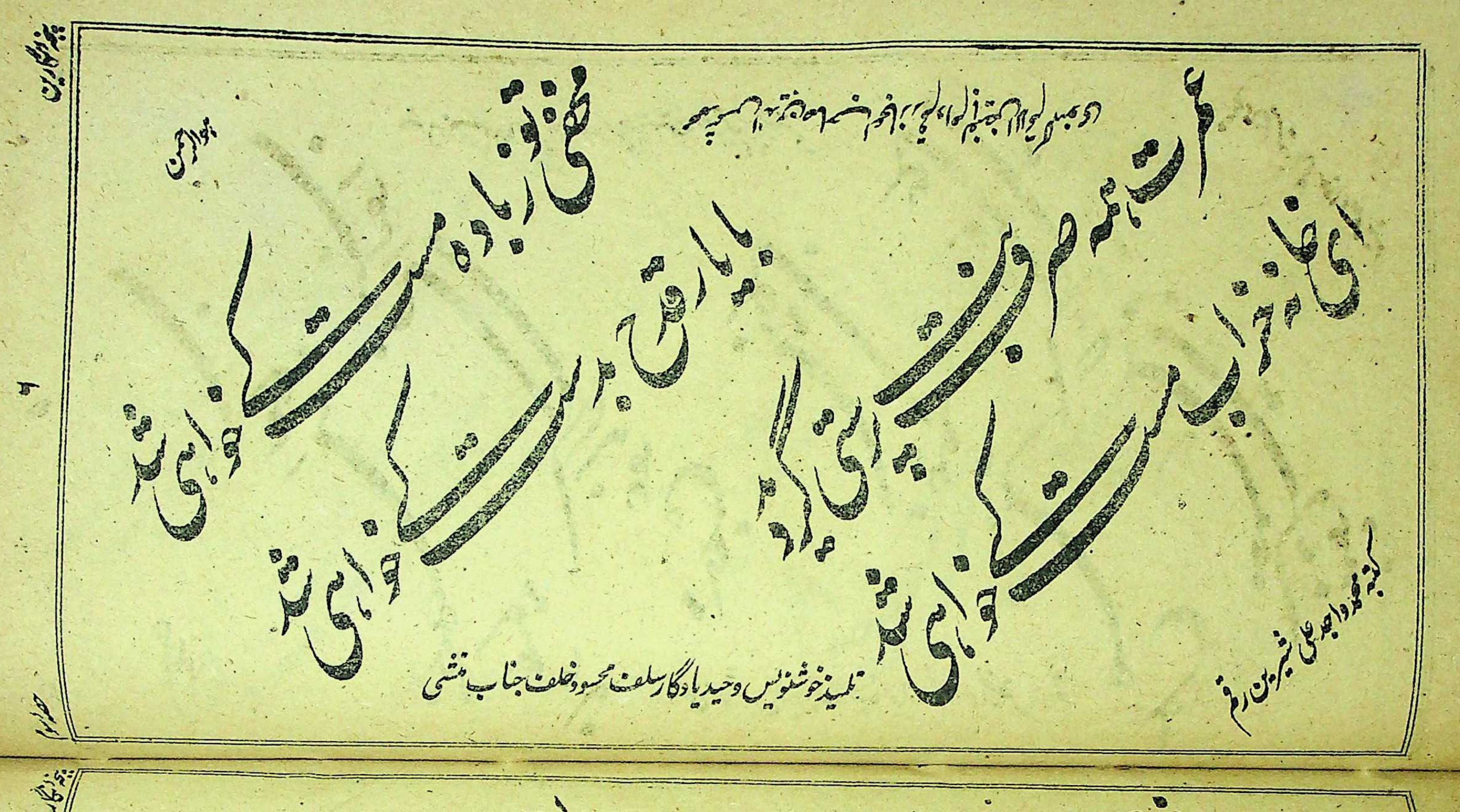


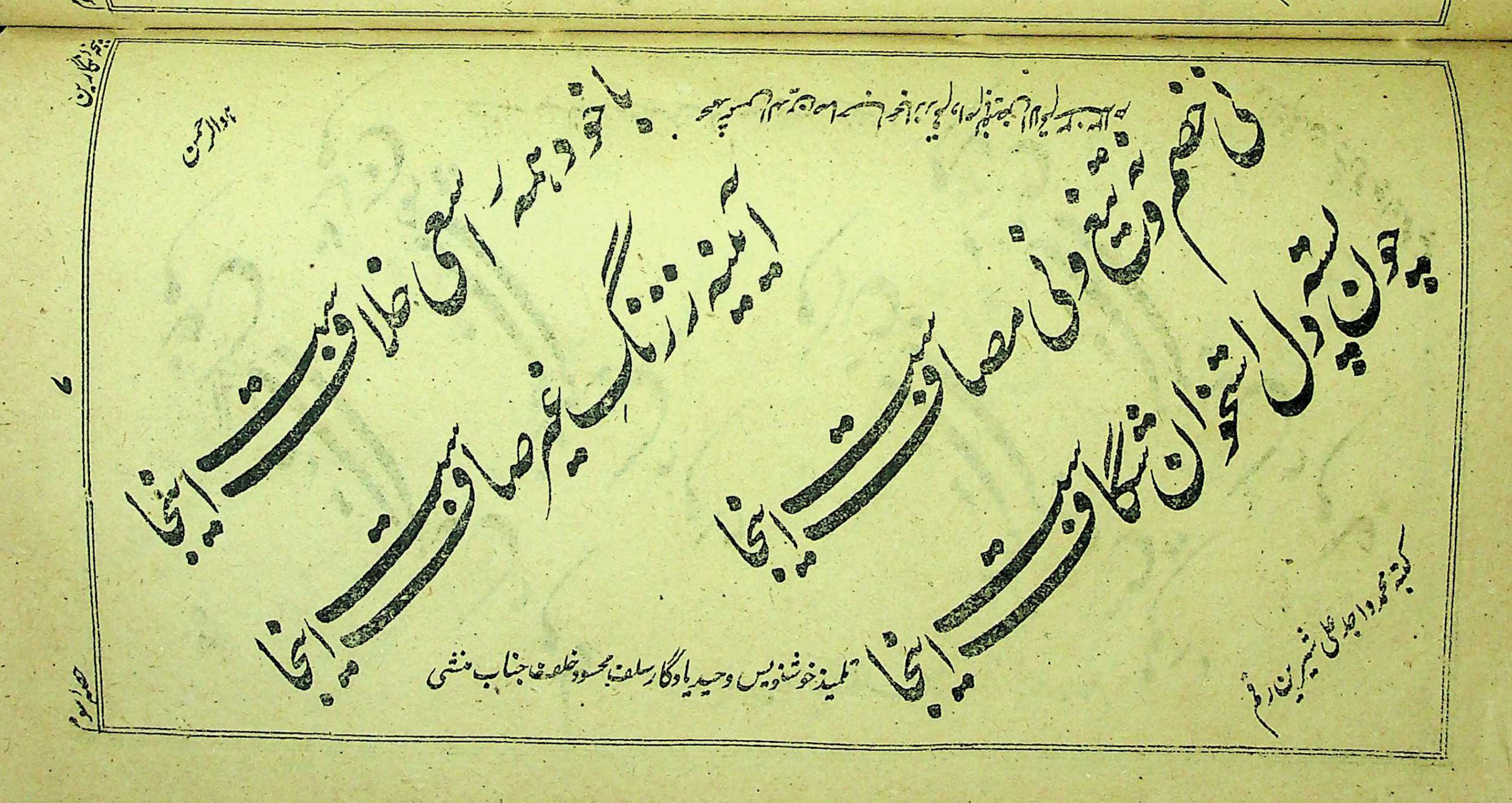
که حاوی مفردات و مرکبات نستعلیق ریختهٔ خامهٔ تحقیق اساتذهٔ باتدقیق ست درین مطبع نظامی باحسن انتظام رنگ طبع
پذیرفته جلوه طراز انظار اولوالابصار گردیده اکنون بساعدت تقدیر نوبت انطباع حصهٔ سومین رسیده و درین حصه
قطعات اوستادان سابق الزمان مشتمل بر ودمنایان مانند ابروے گلرخان نزهت افزای دیدهٔ نظارگیان ست
پس بمفاد الخط نصف العلم یقین واثق ست که چینندگان این فن لطیف بمشاهده و معاینهٔ آن از مشق و مجاهده
حظّ وافی و بهرهٔ کافی حاصل خواهند نمود و این احقر الناس را که در اهتمام آن جهد کثیر و زر خطیر بصرف در آورده بدعای خیر
خواتم امور مرهون منت عظمی و مشکور موهبت کبری خواهند فرمود والله میسّر لکل عسیر وهو علی کل شیء قدیر وانه بالاجابة جدیر

غرض نقشیست کز ما یاد ماند	که هستی را نمی بینم بقائے	مگر صاحبدلی روزی برحمت	کند در کار این مسکین دعائے


تلمیذ خوشنویس وحید یادگار سلف محمود خان


ناد علیا مظهر العجائب
تجده عونا لک فی النوائب
کل هم و غم سینجلی
بنبوتک یا محمد بولایتک یا علی یا علی یا علی


ای خانہ خراب مست کی خواہی شد
تلمیذ خوشنویس وحید یادگار سلف محمود خلف جناب منشی
کتبہ محمد واجد علی شیرین رقم


هو الرحمن
با خود دیده را سعی خلاف است اینجا
آئینه ز زنگ غیر صاف است اینجا
نی خصم و تیغ و نی مصاف است اینجا
پیچون پی دل استخوان شگاف است اینجا
تلمیذ خوشنویس وحید یادگار سلف محمود خلف جناب منشی

بقلم الحسین

کام دل ماست روی گلفام

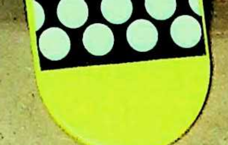
دام دل ما زلف چون شام

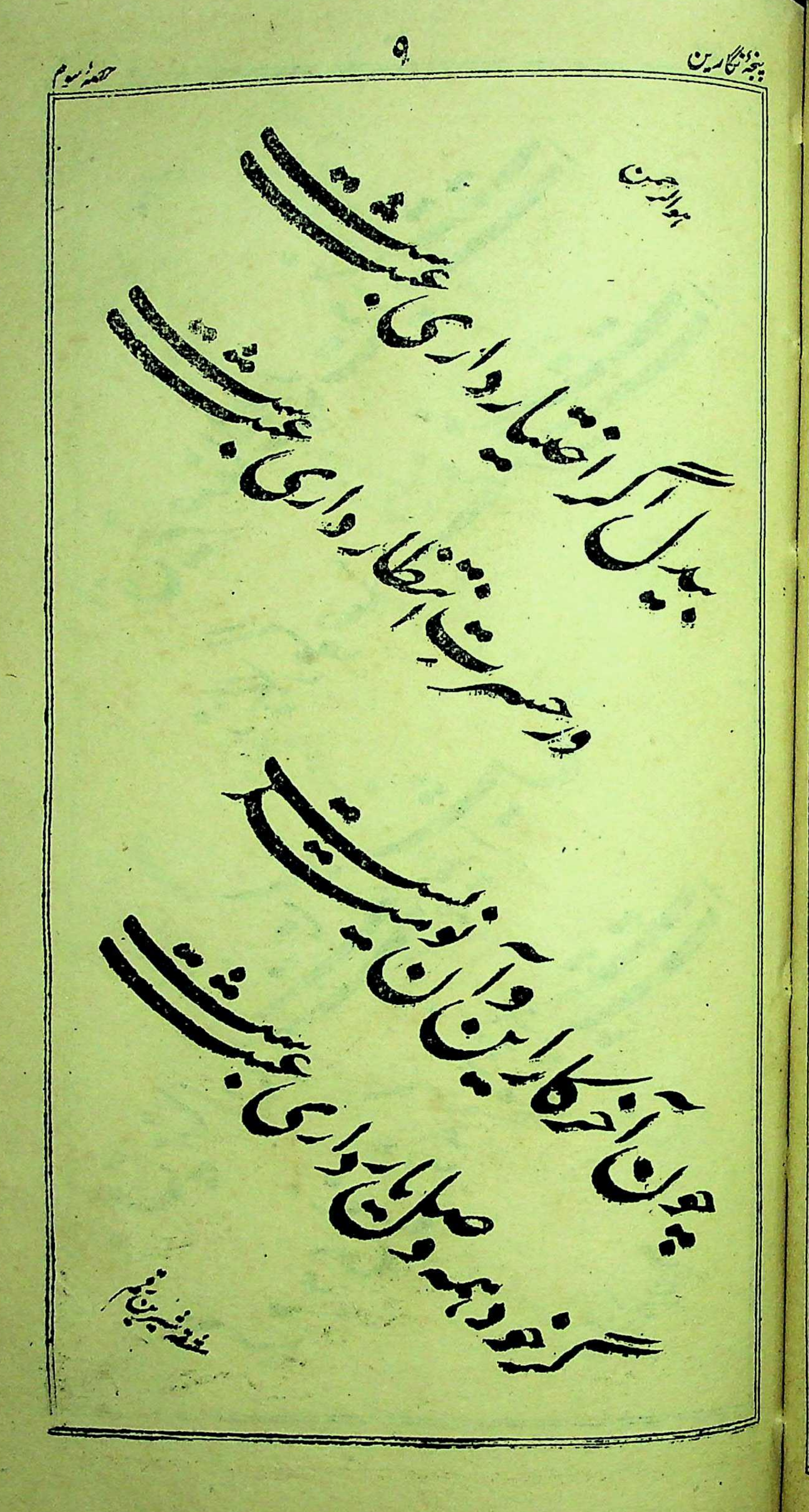
رامی دوست بخت سبی ام

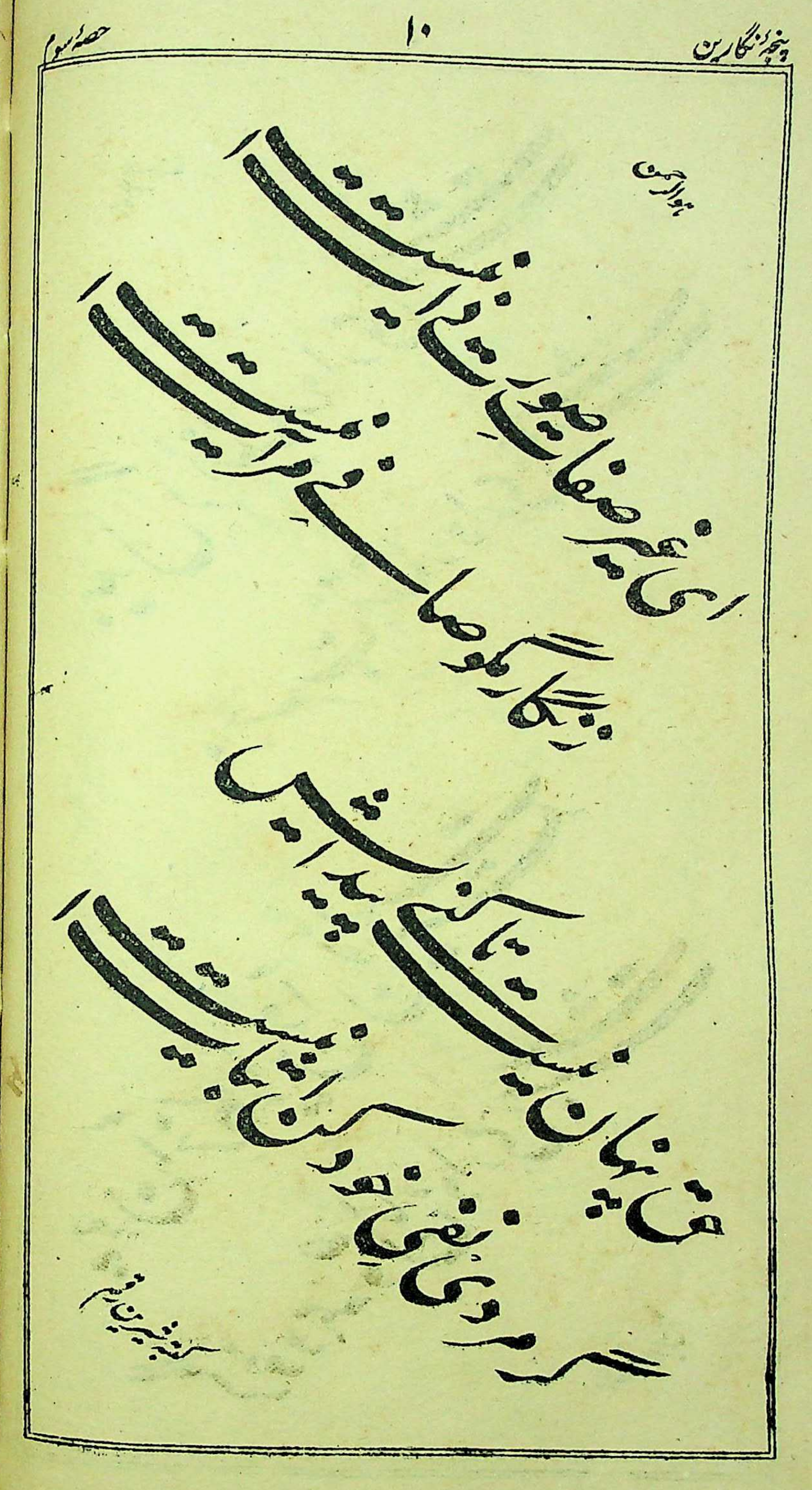
جام دل ما بست مستی آشام

خوشنویس وحید یادگار سلف محمود خلف جناب منشی

کتبہ محمد واجد علی شیریں رقم شاگرد




بیدل اگر اختیار داری عیبست

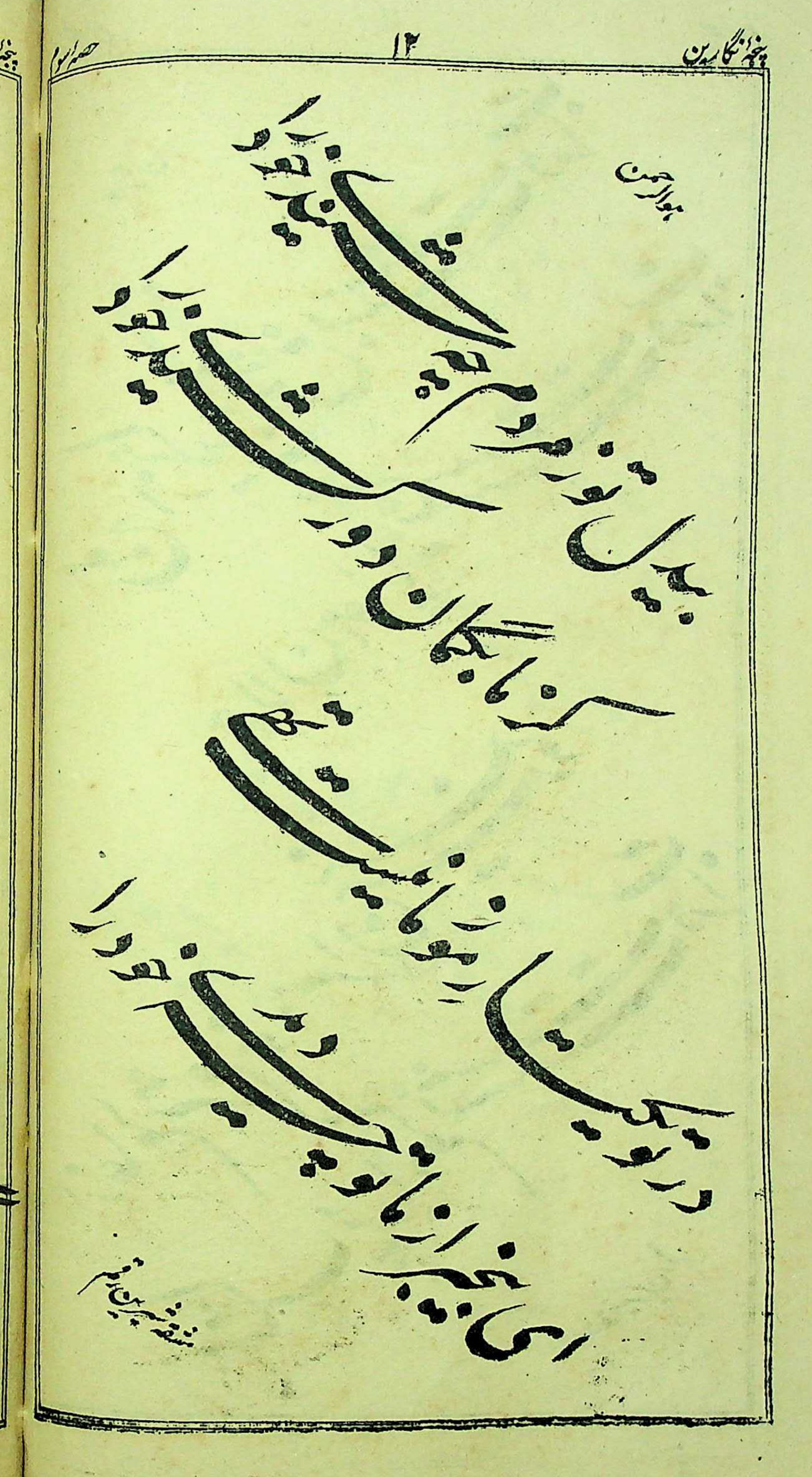


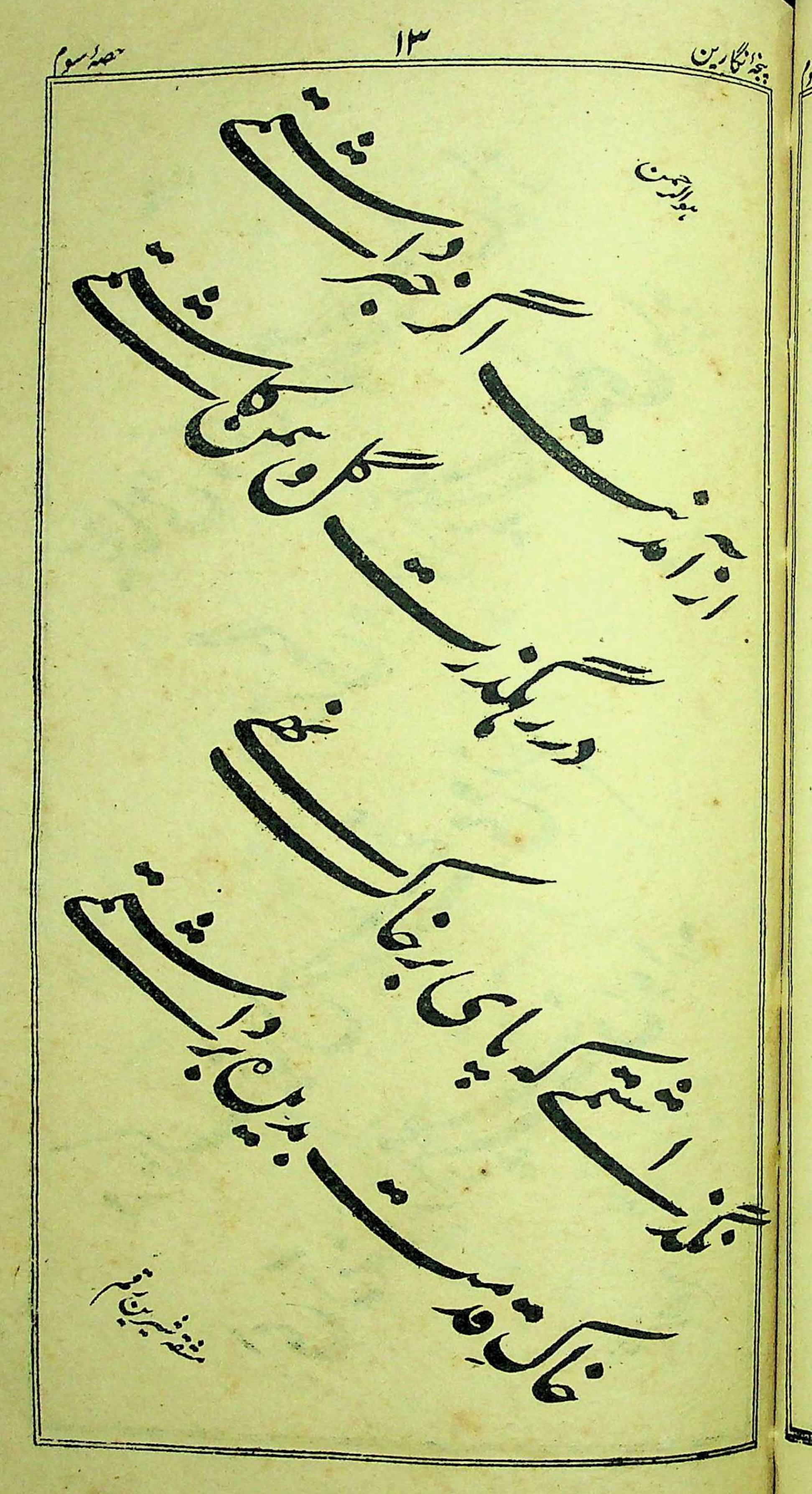
مولوی رحمن

موج از تکلف نقش بستن دراز

جولان ہوا پایہ بستن دراز

مشق ... رقم





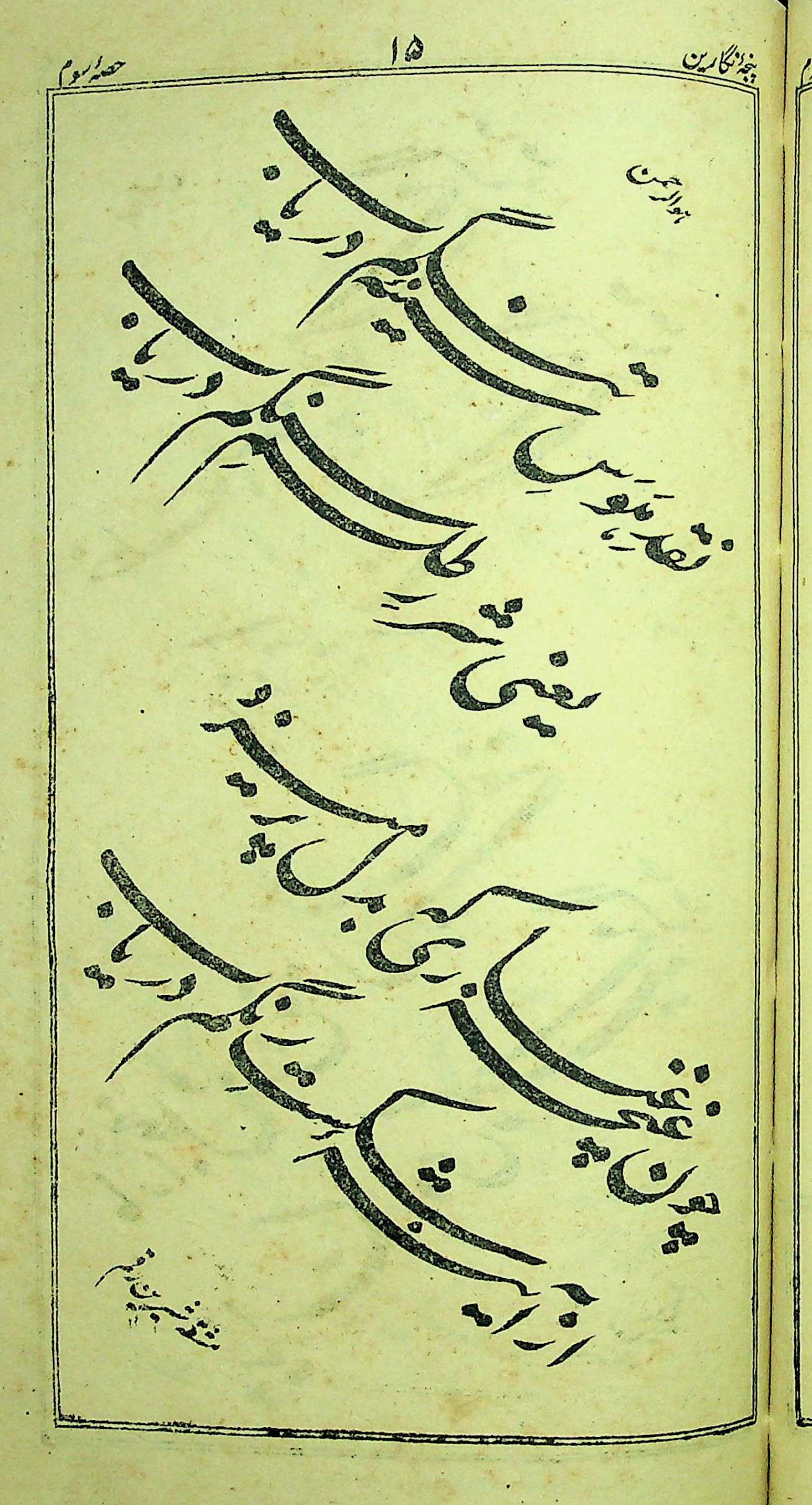
مولانا حسن

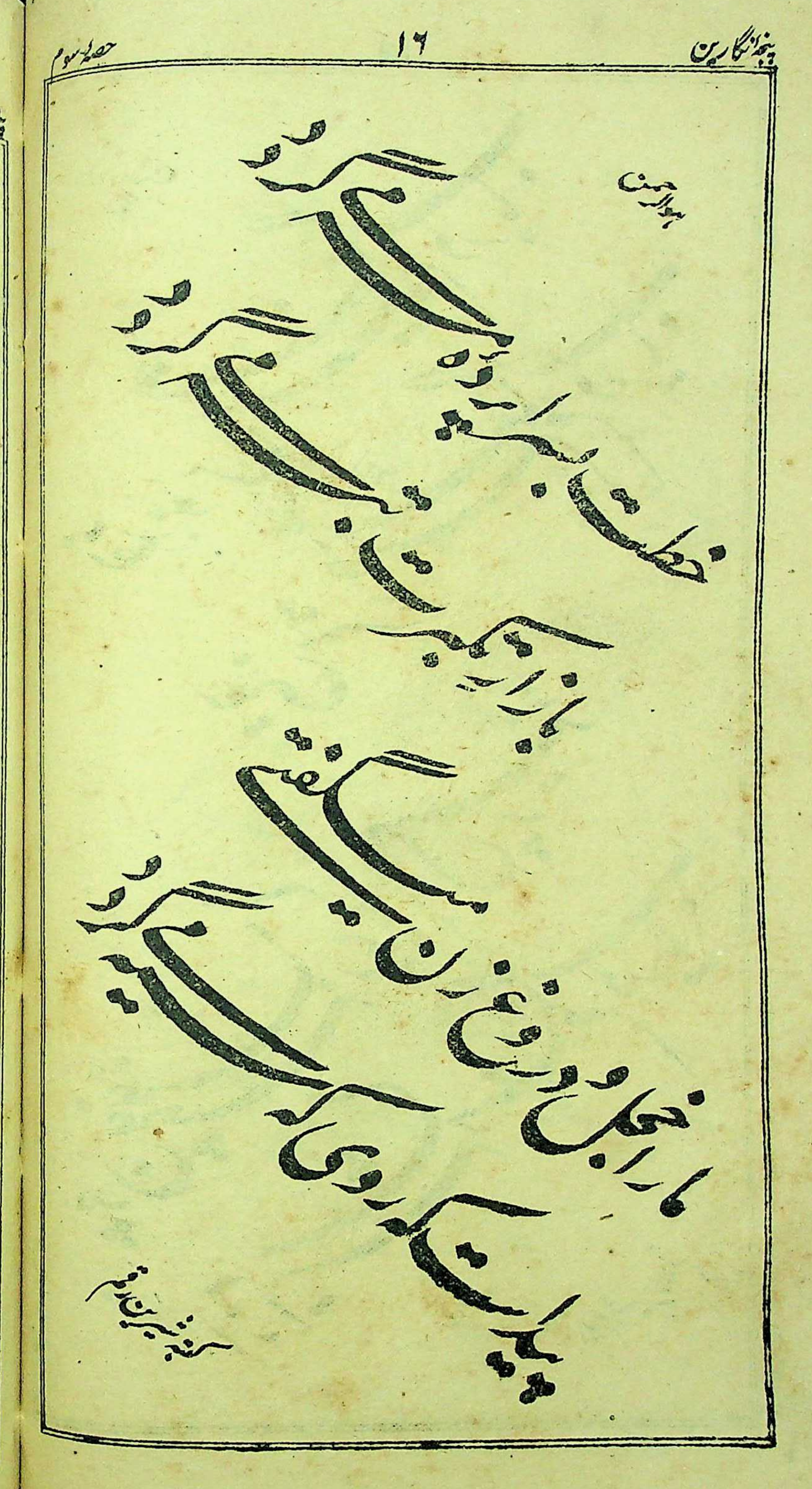
تجلی‌های دیگر آرایشی دارد
نبینی ز ابهام نمایشی دارد

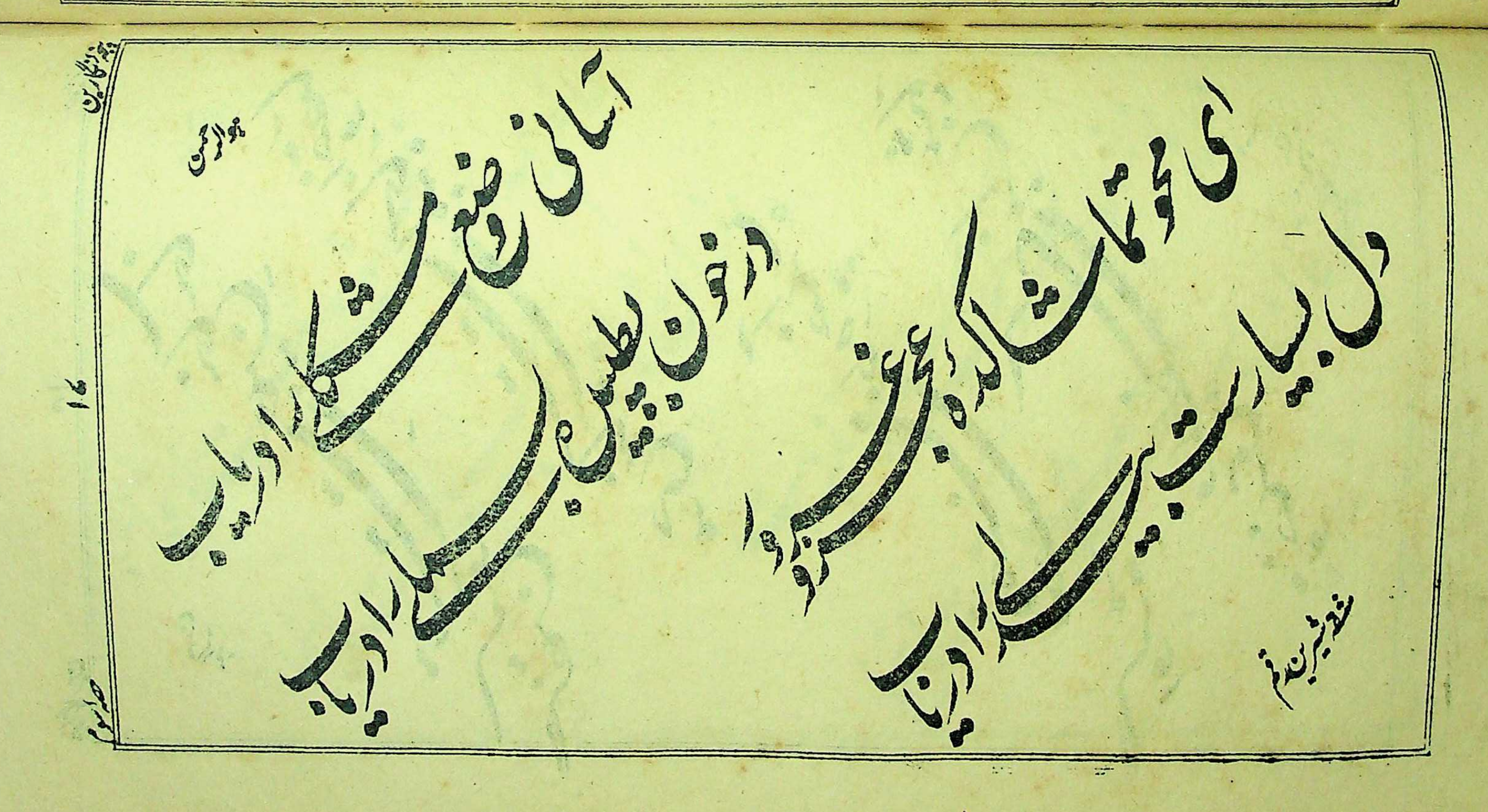
تبسم در تماشا

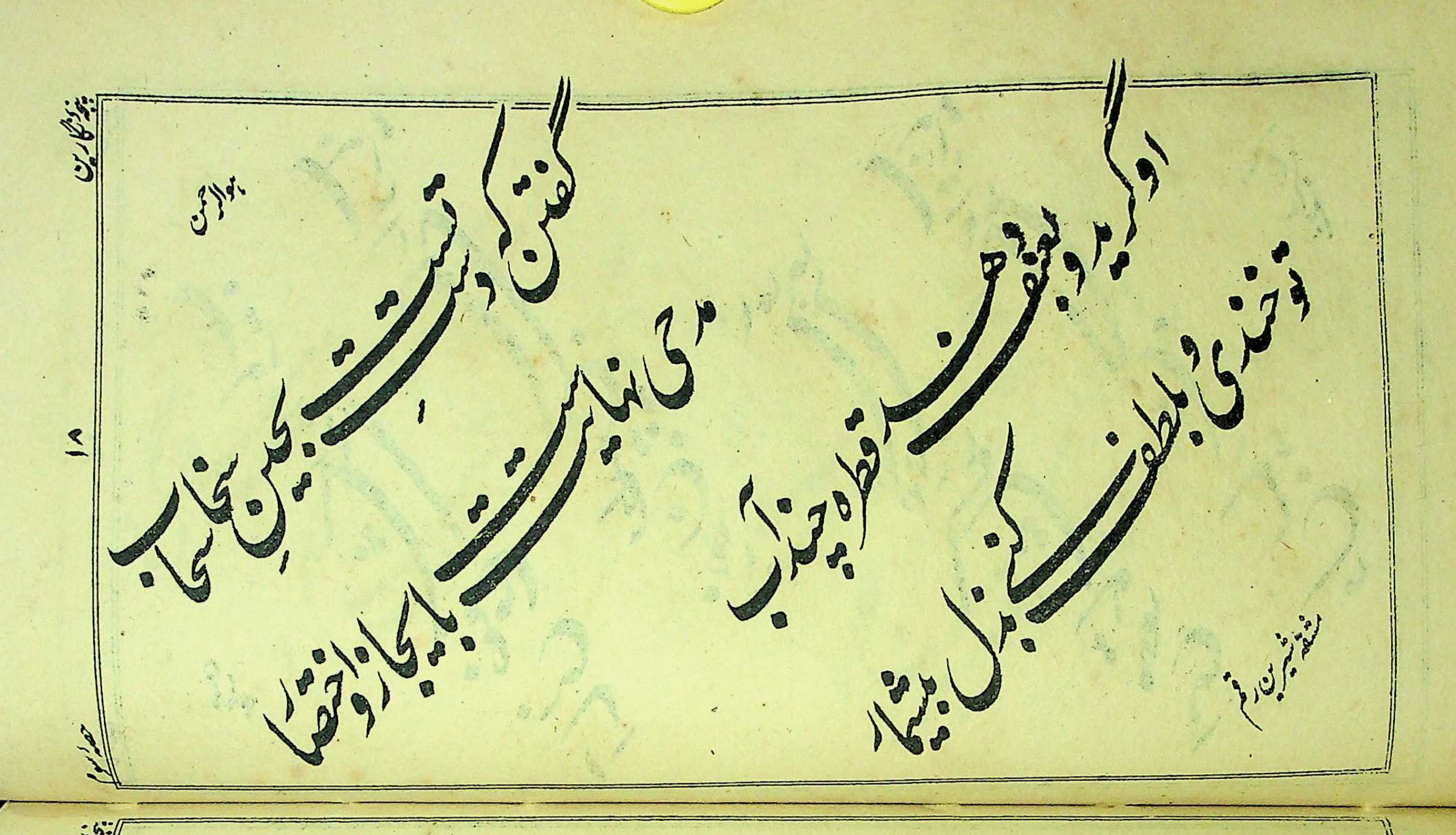
در گلستان جمالش نمایشی دارد
رخ آئینه دیده آرایشی دارد

مشقه ... رقم


هو الرحمن







هوالرحمن

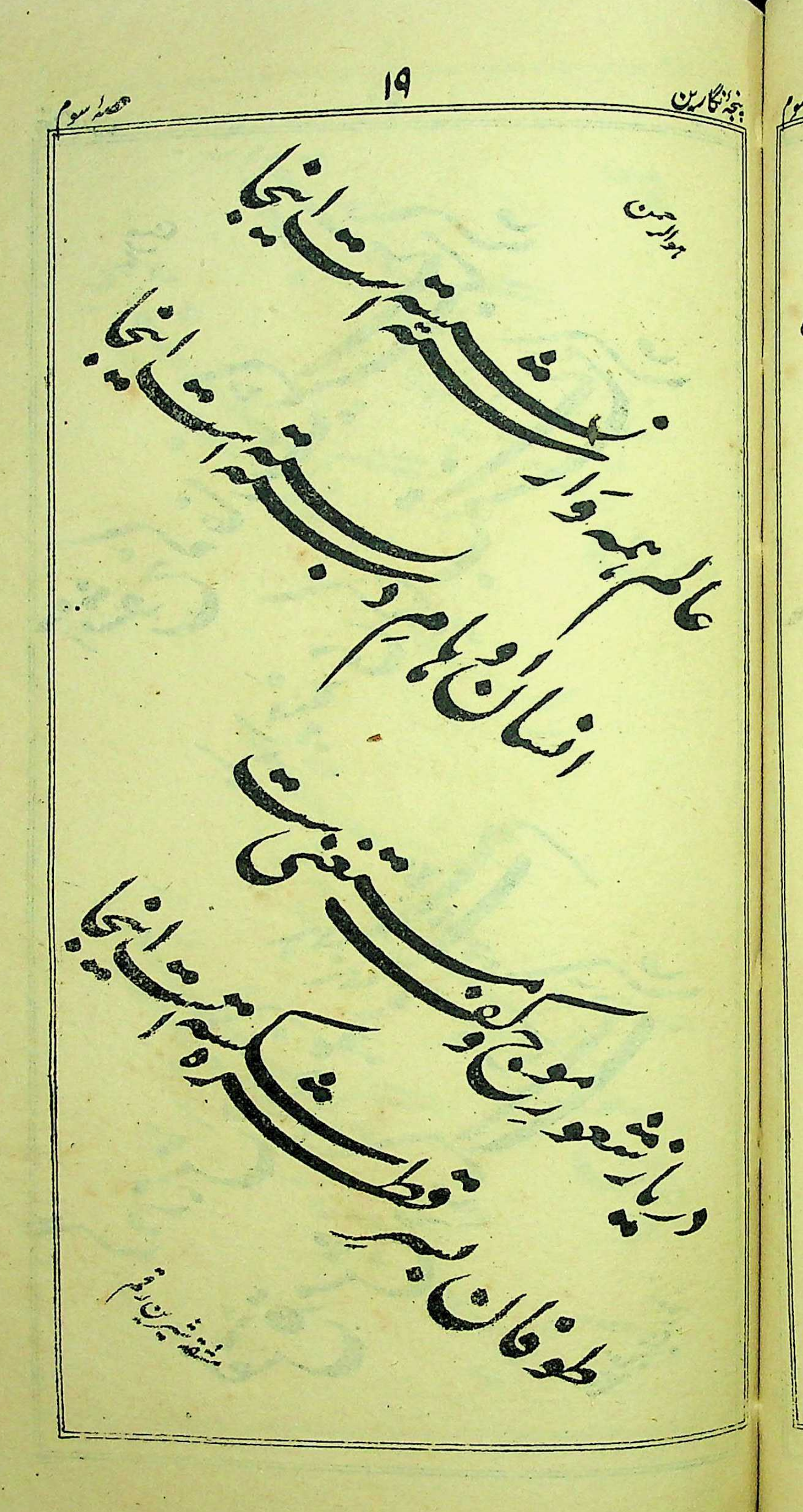
گفتن که دست تست بعین سحاب

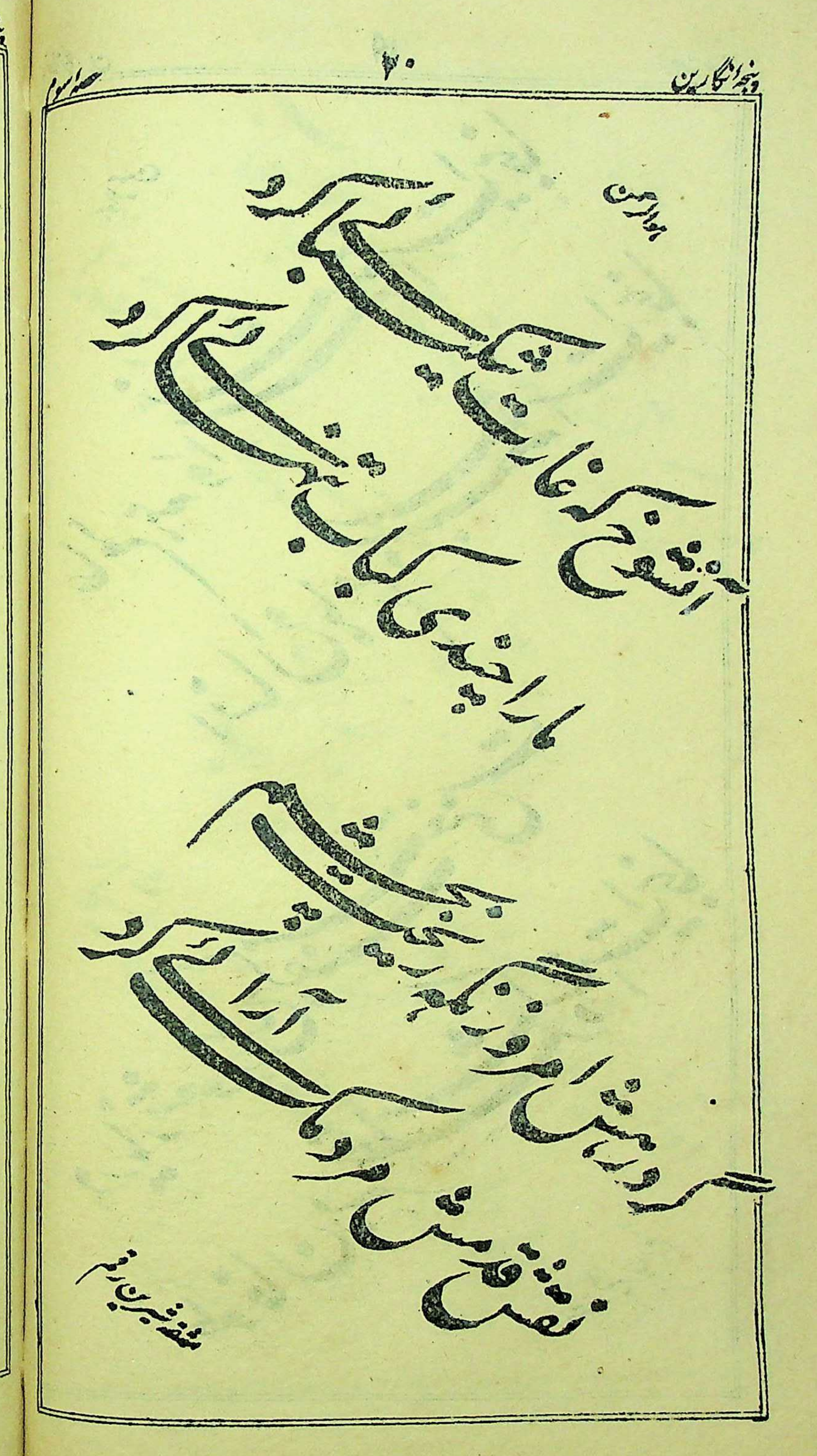
مدحی نهایت است بایجاز و اختصار

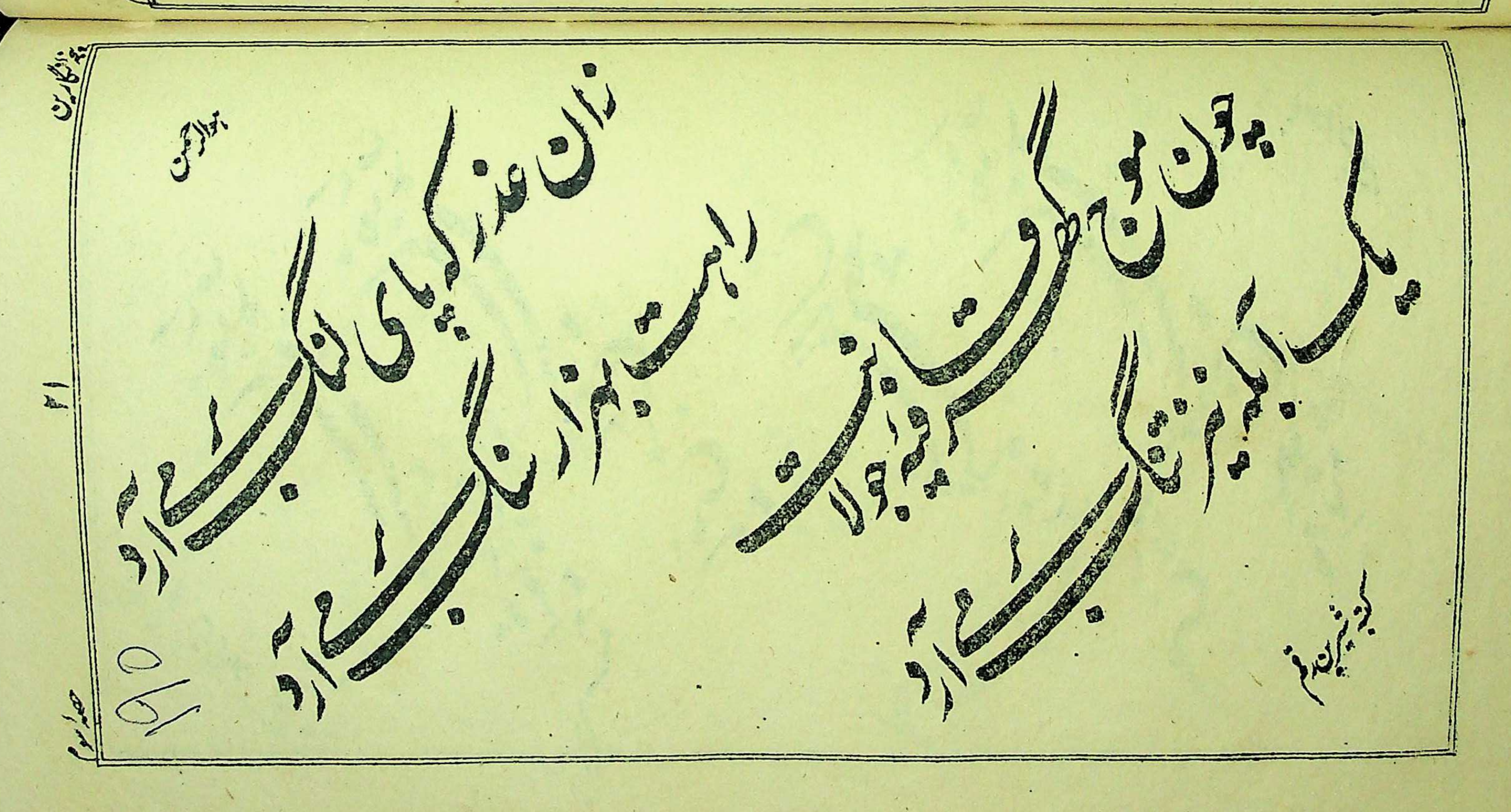
او گرید و بقهر دهد قطره چند آب

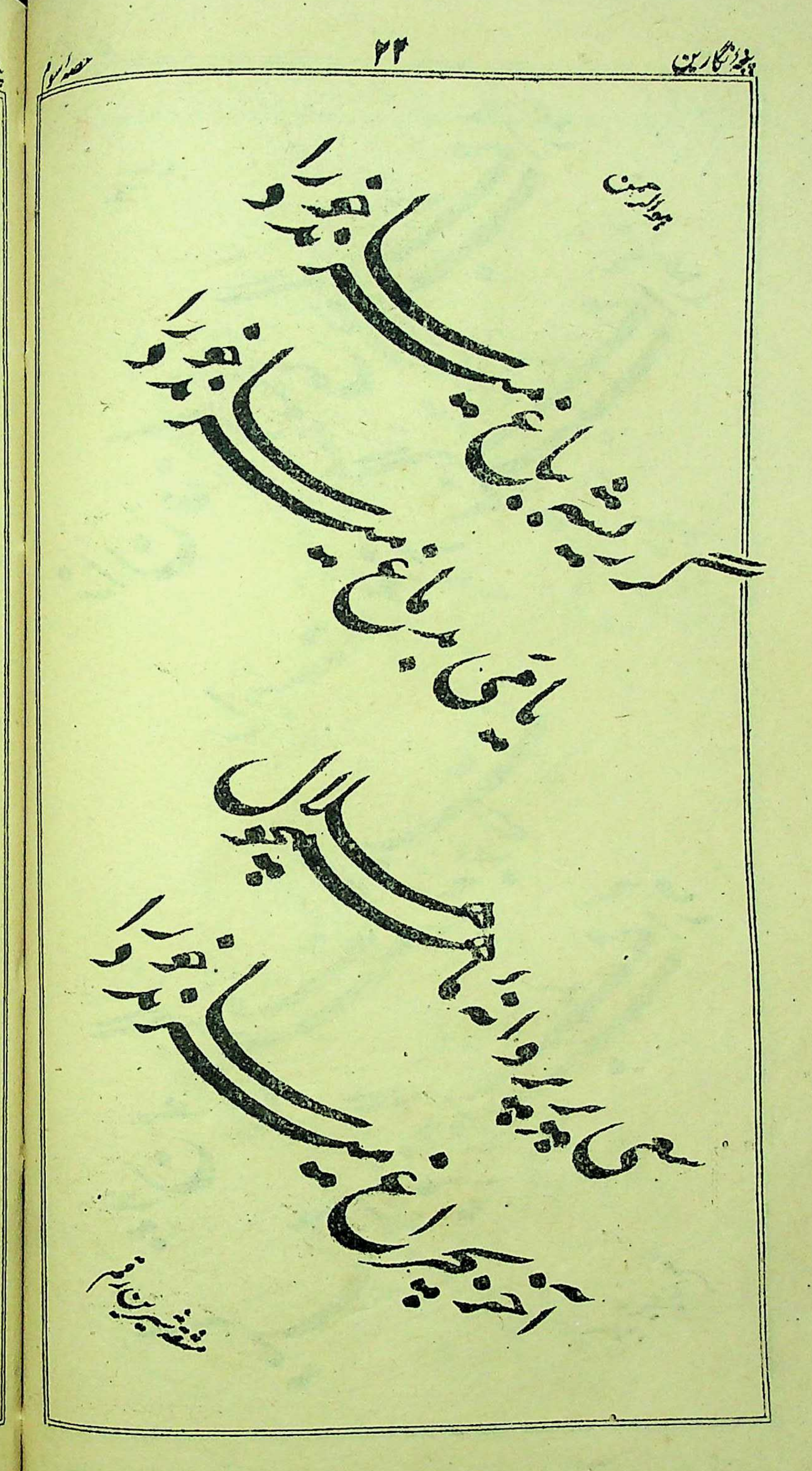
تو خندی و بلطف کنی بذل بیشمار

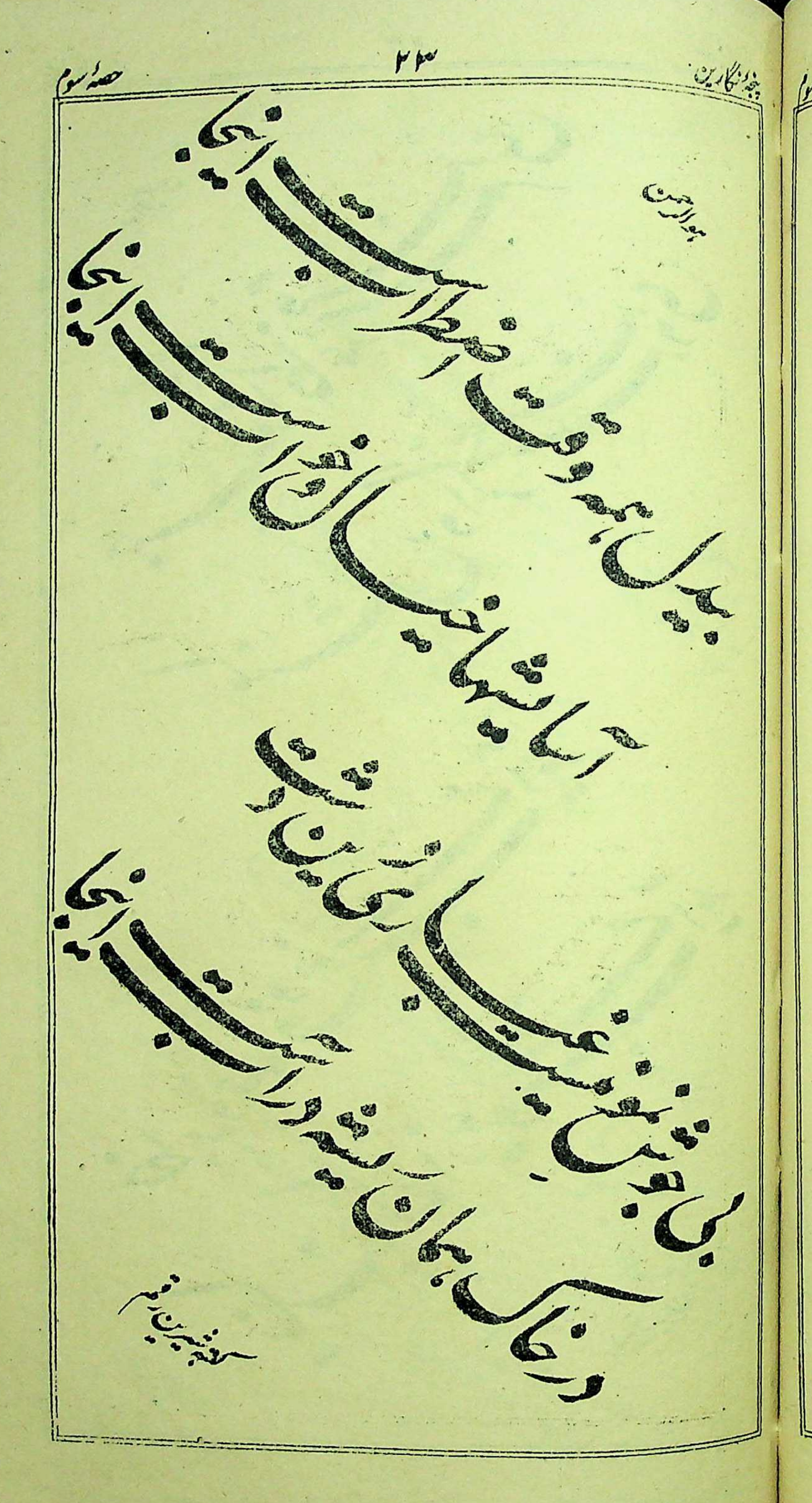
مشقه شیرین رقم






زان عذر که پای لنگ می آرد
راهست بهزار سنگ می آرد





مولانا حسن

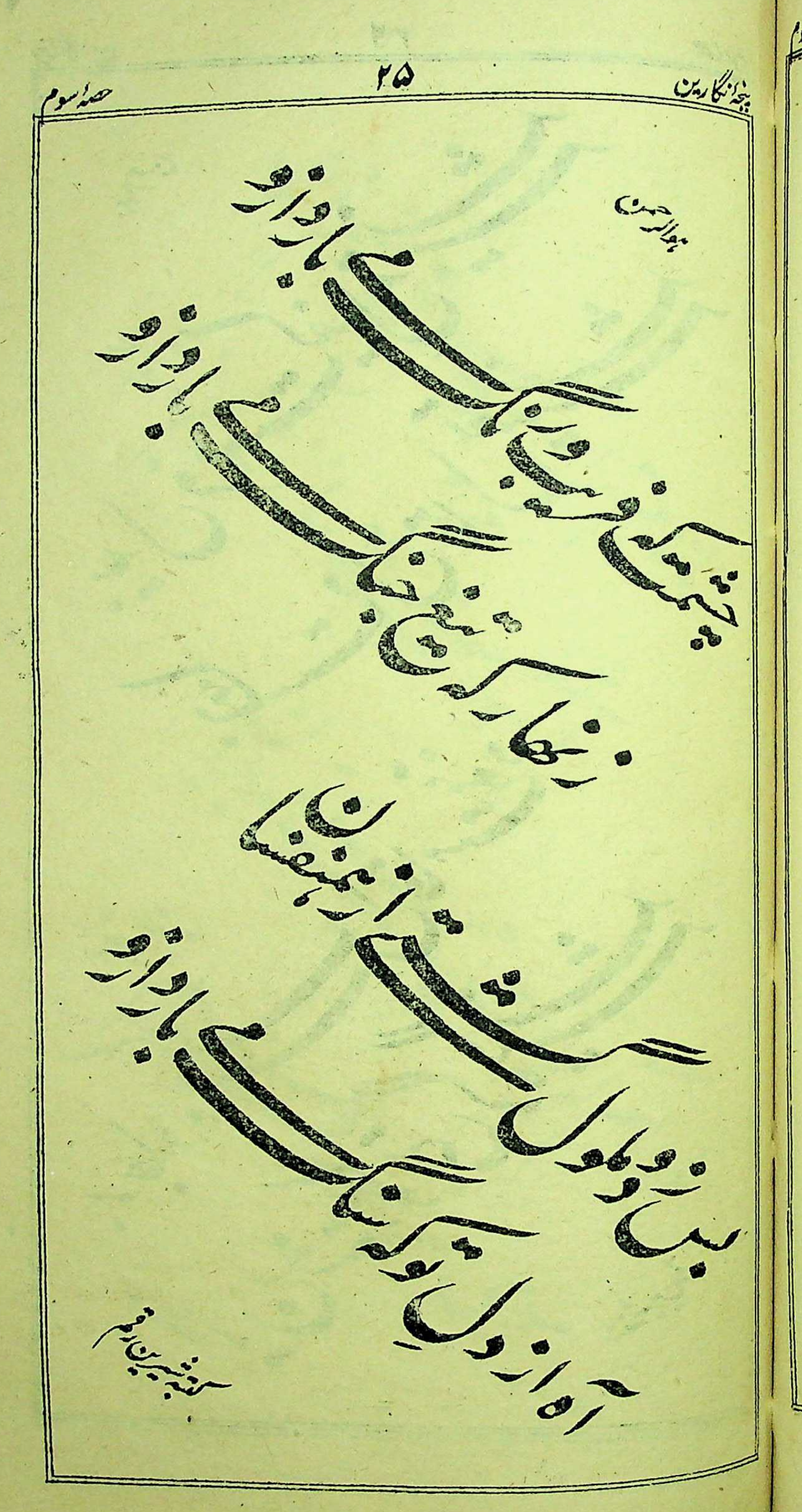
[illegible]

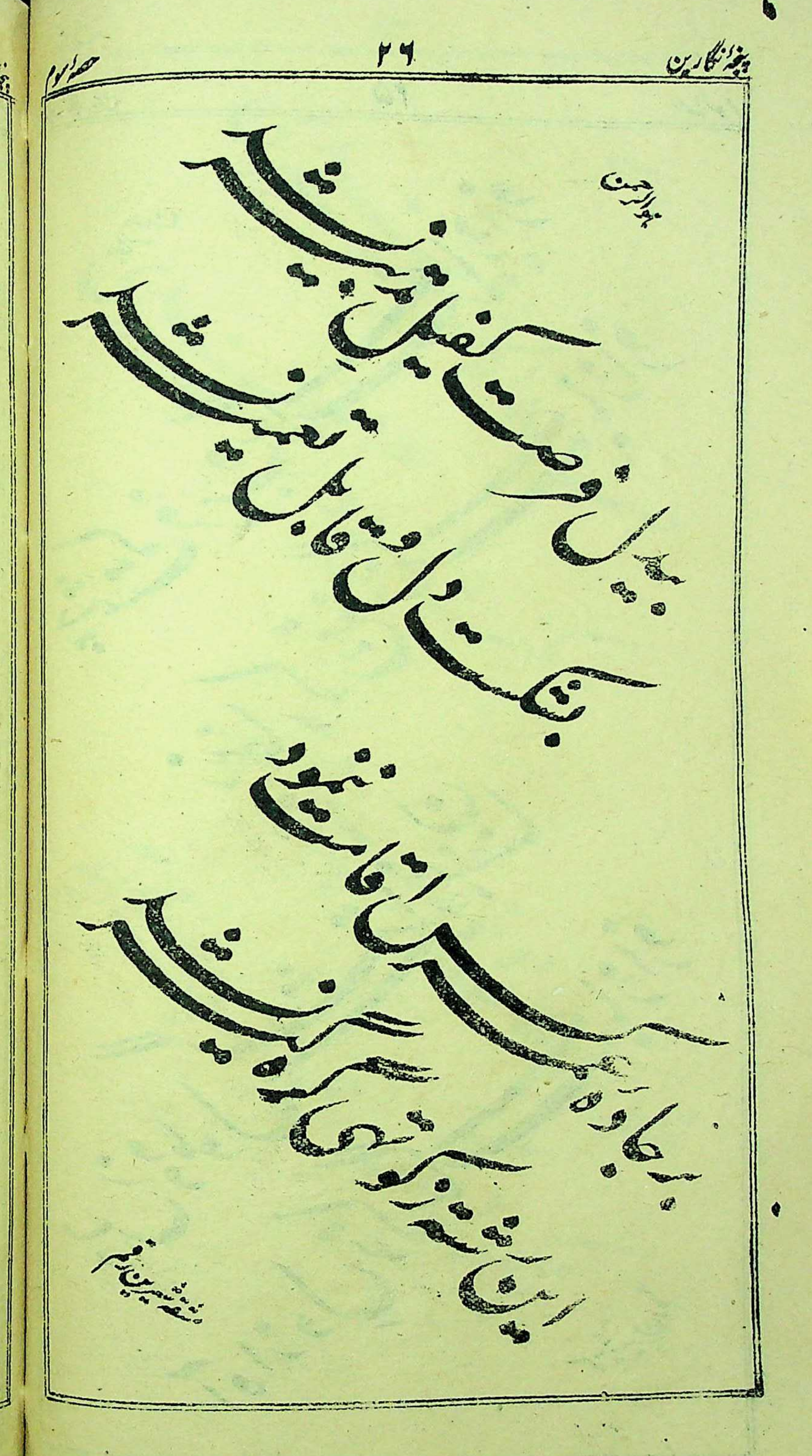
[illegible]

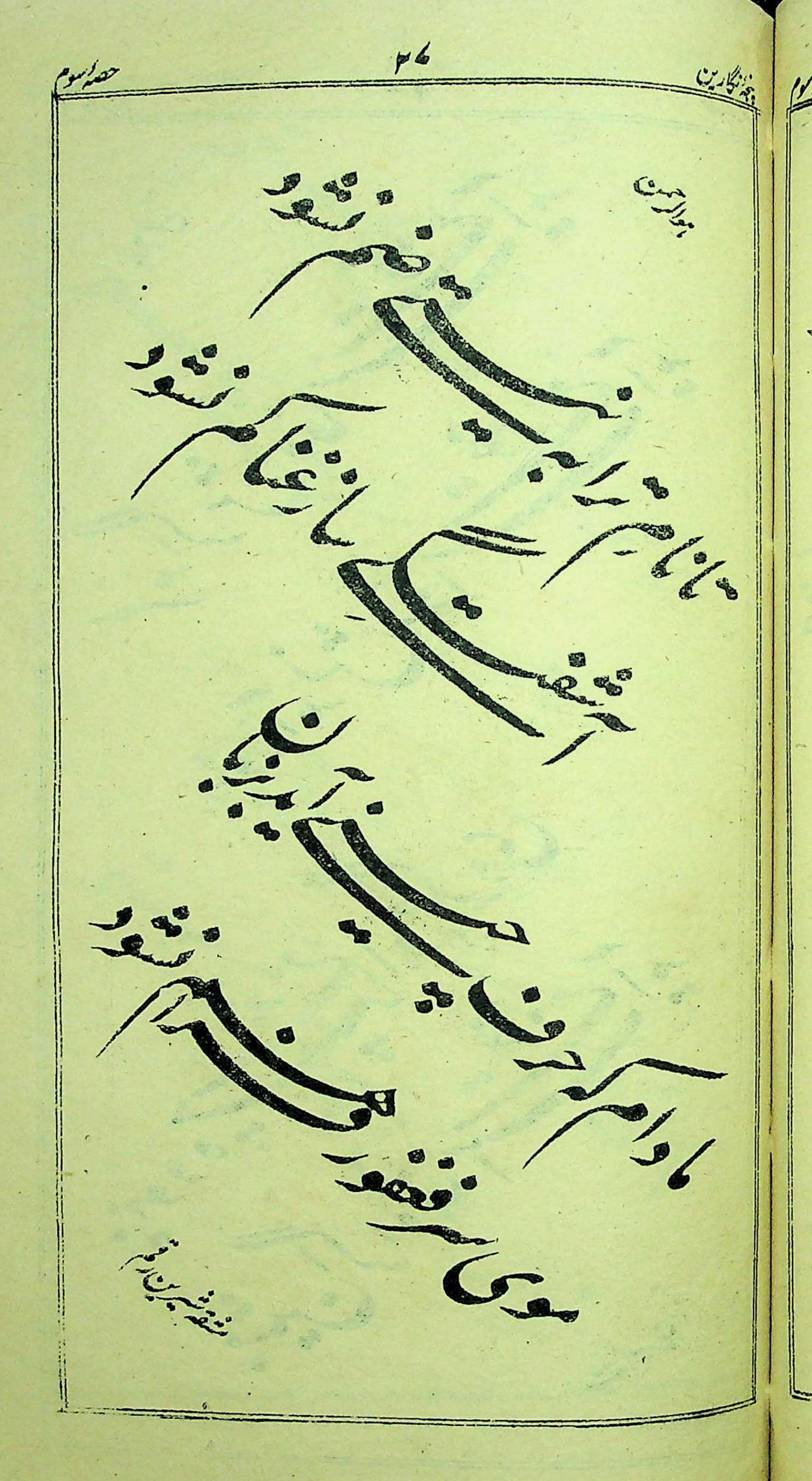
[illegible]

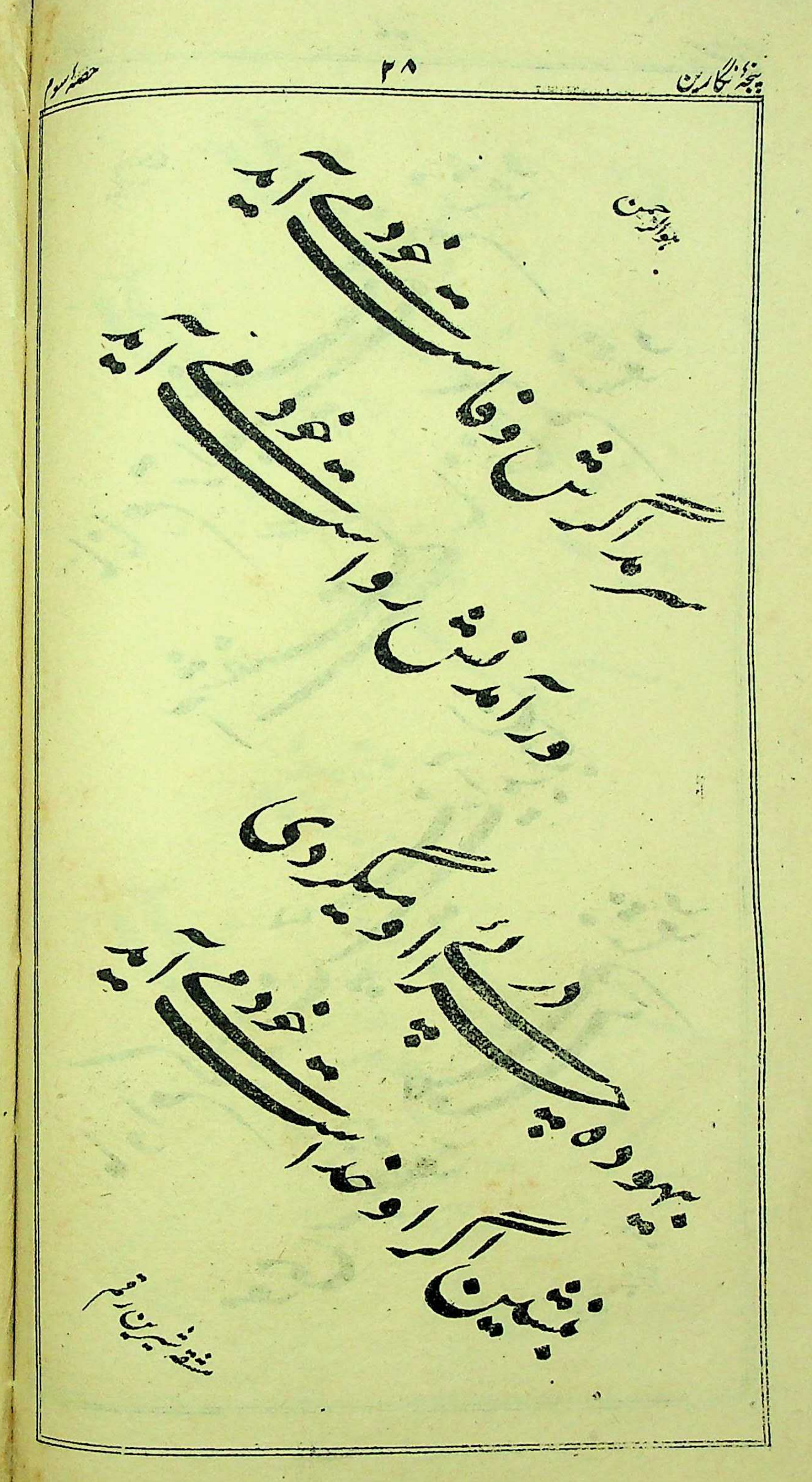
[illegible]

[illegible]









هوالحسن

یاسمن بوی نسترن دارد

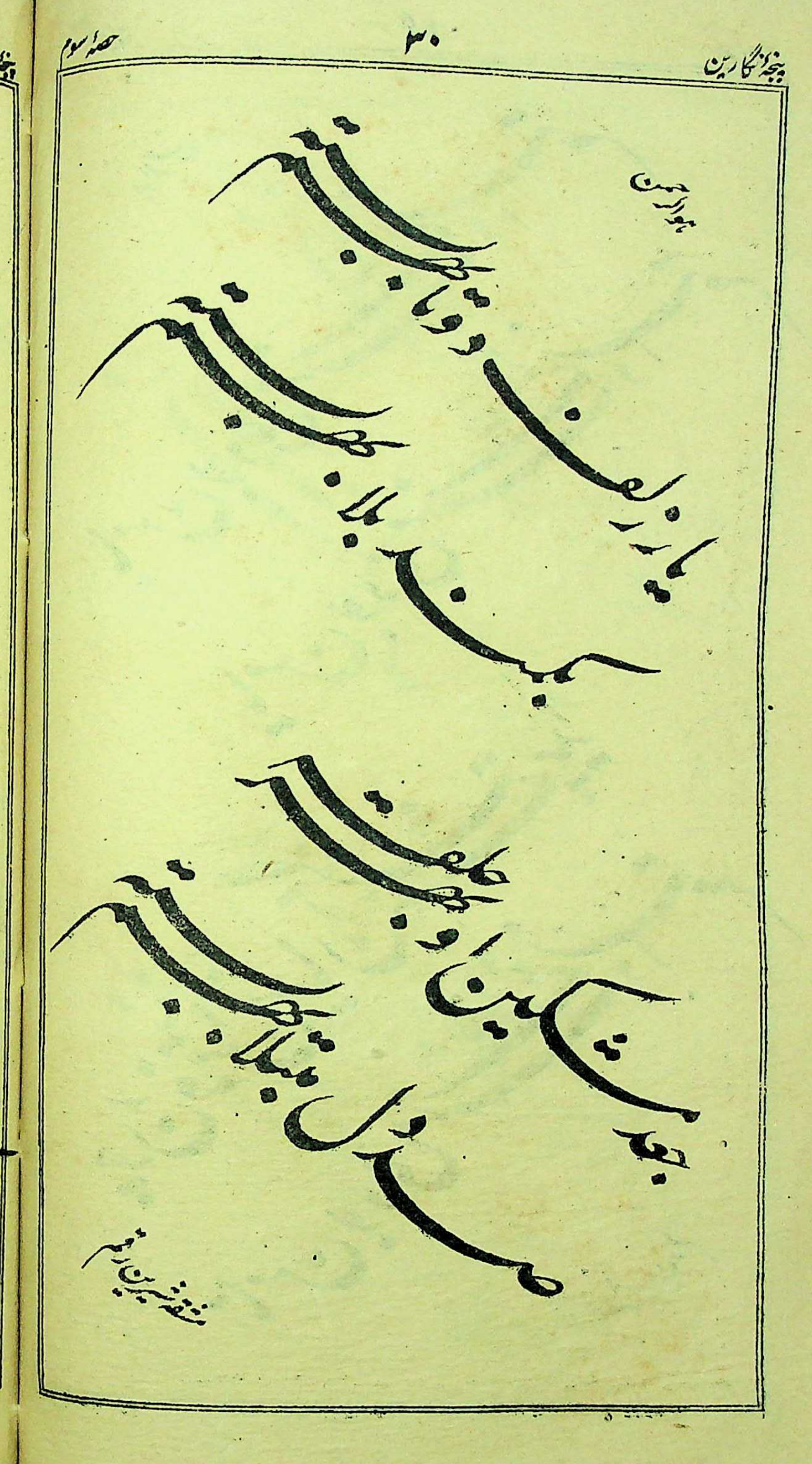
یاسمن بوی نسترن دارد

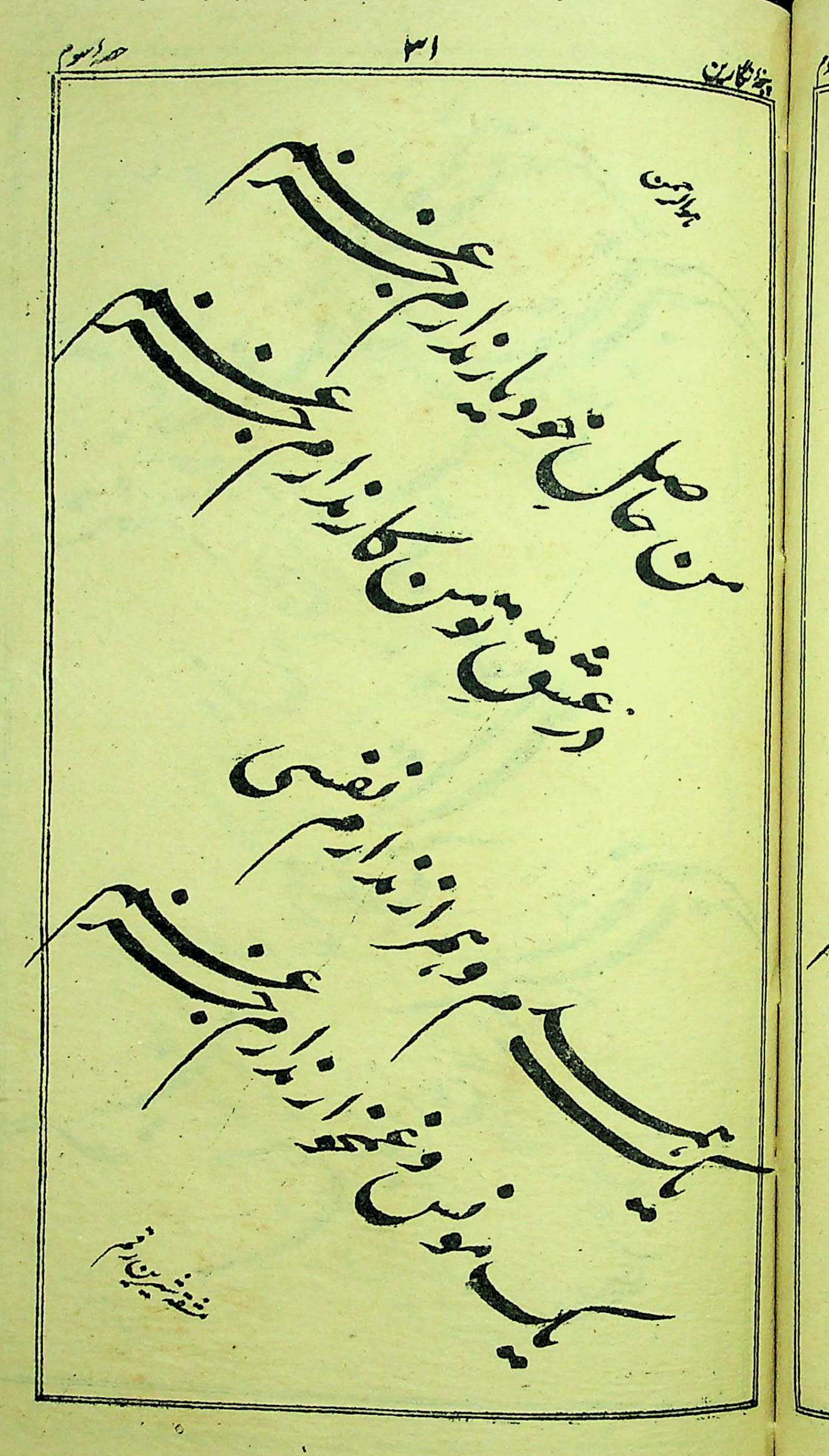
یاسمن

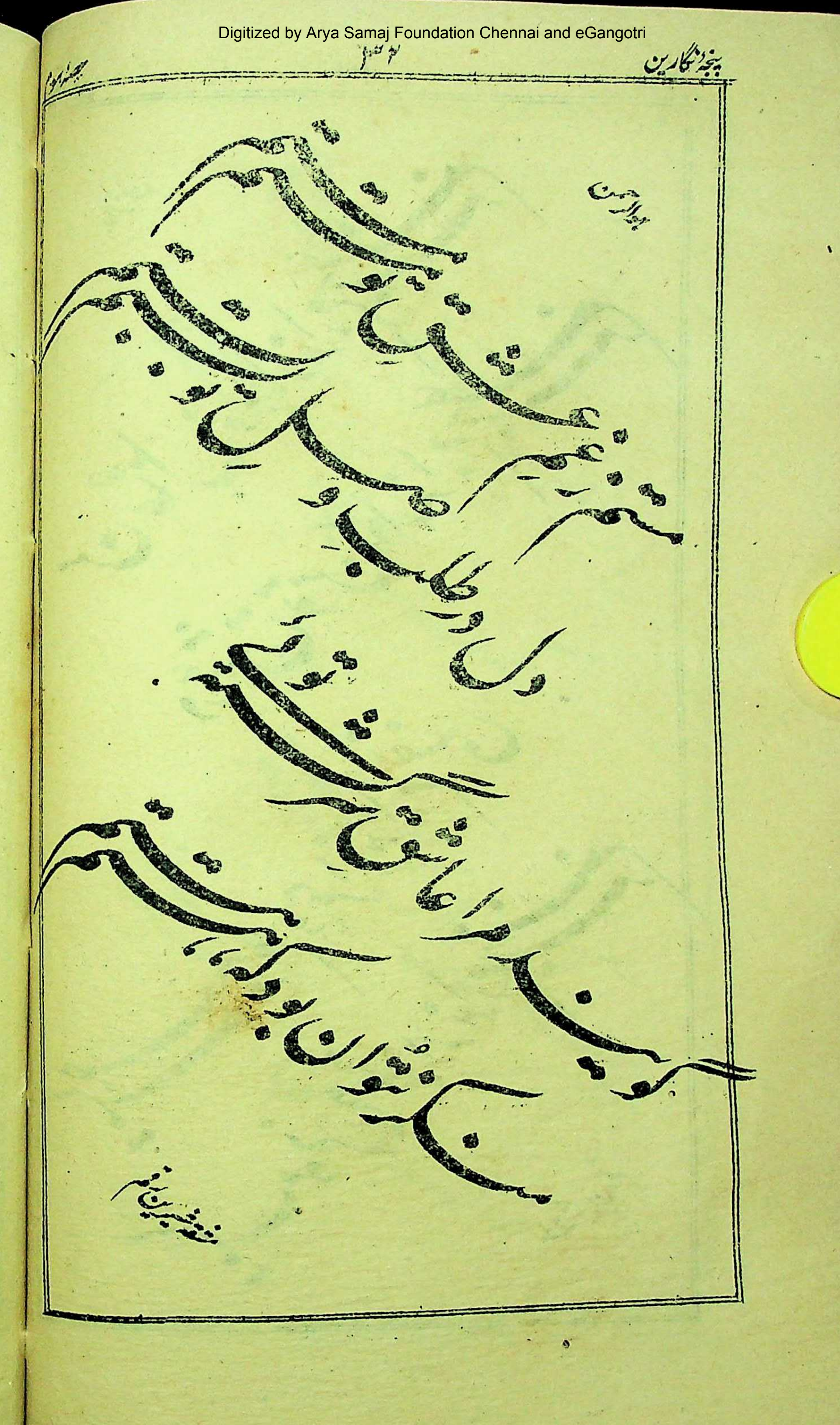
چون قد نسترن زبان آن تیغ پیدا

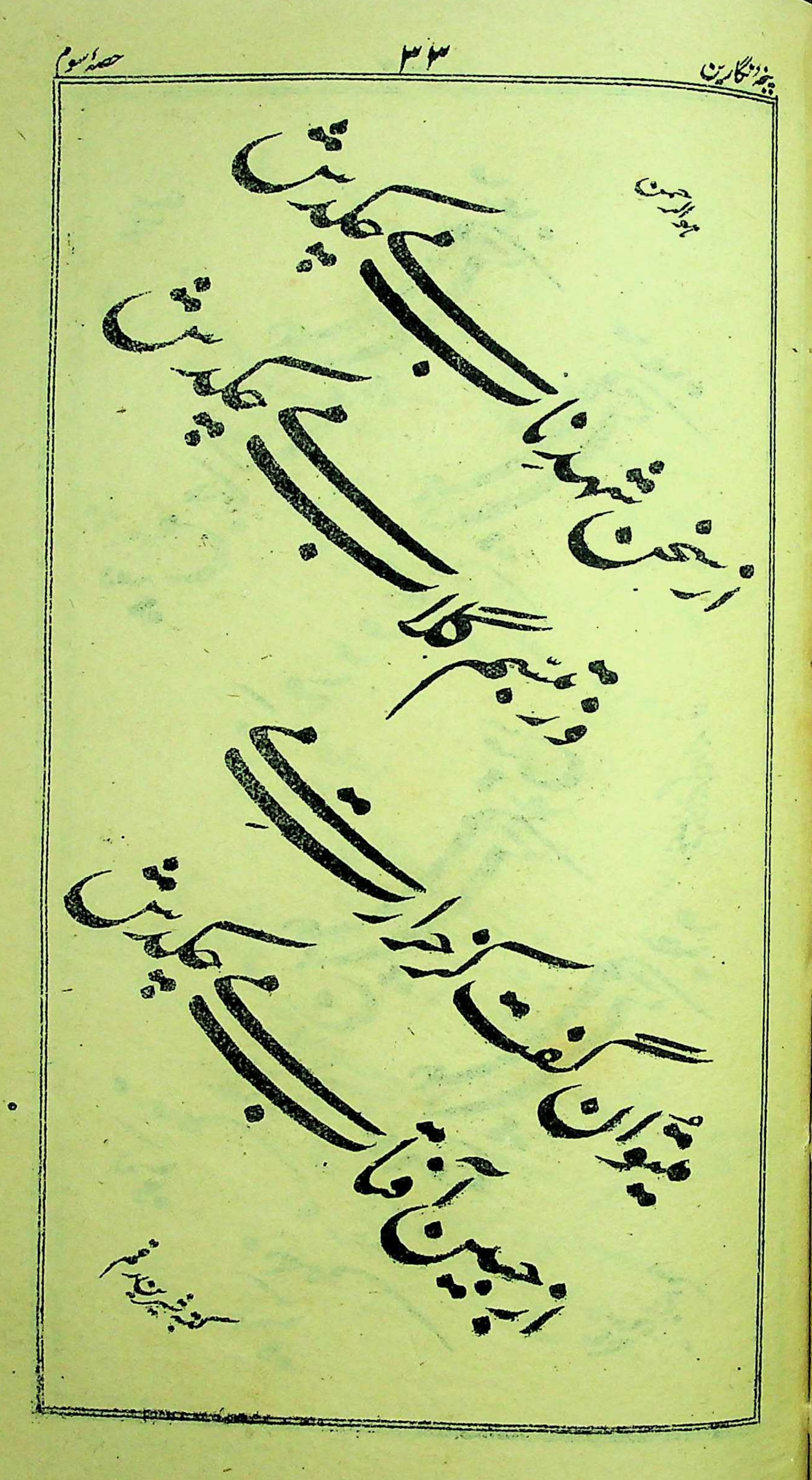
یاسمن بوی نسترن دارد

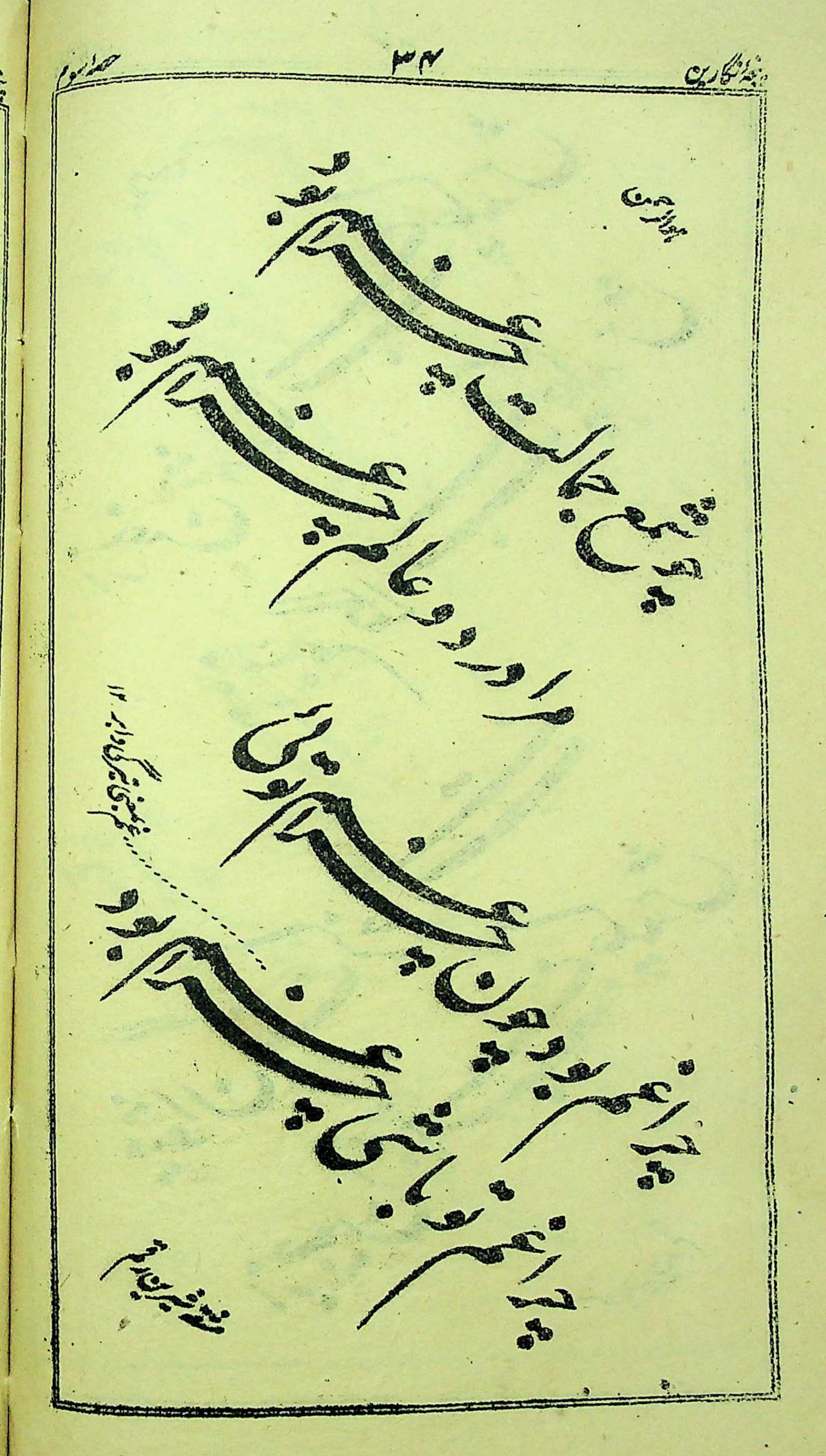
مشقه حسن

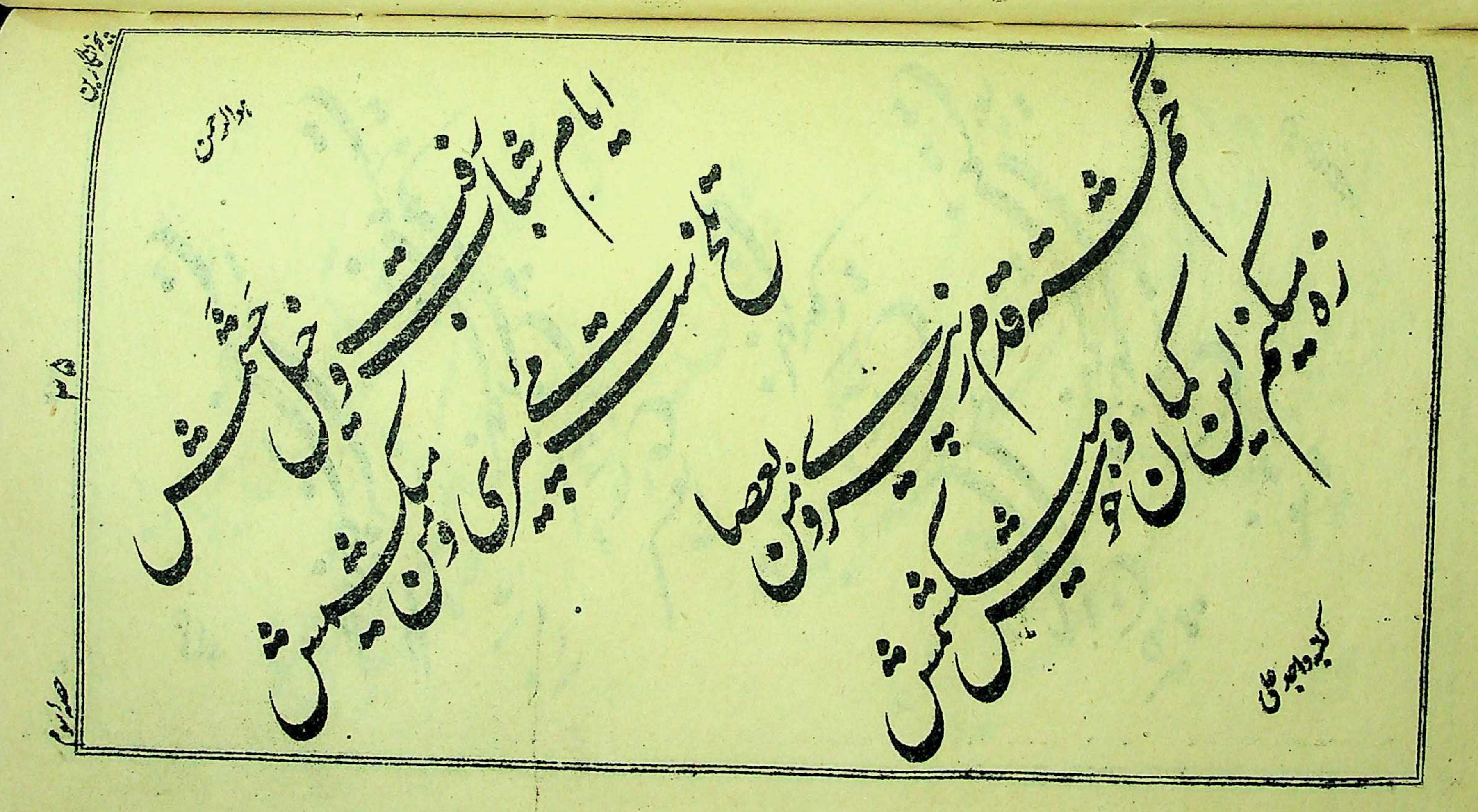


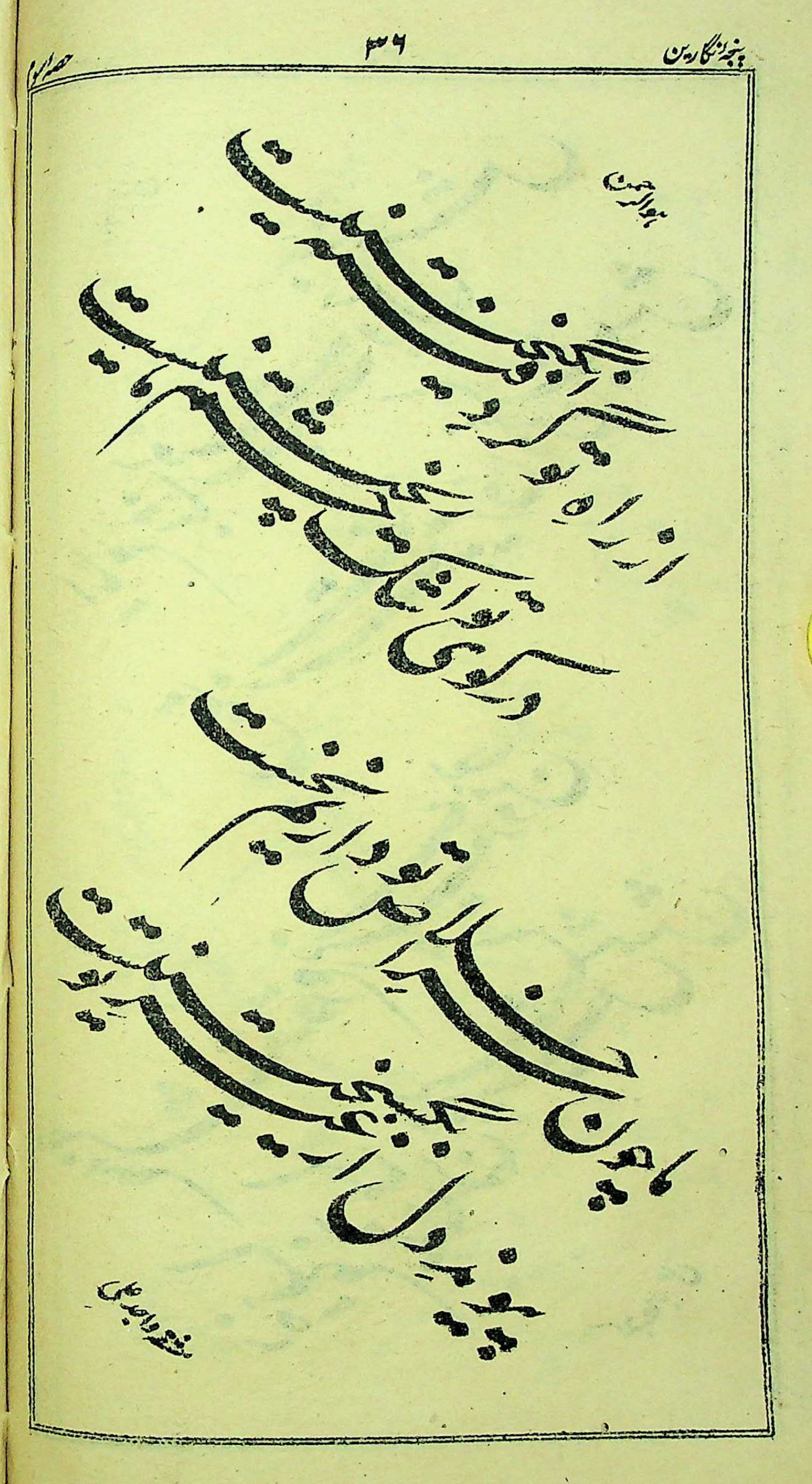




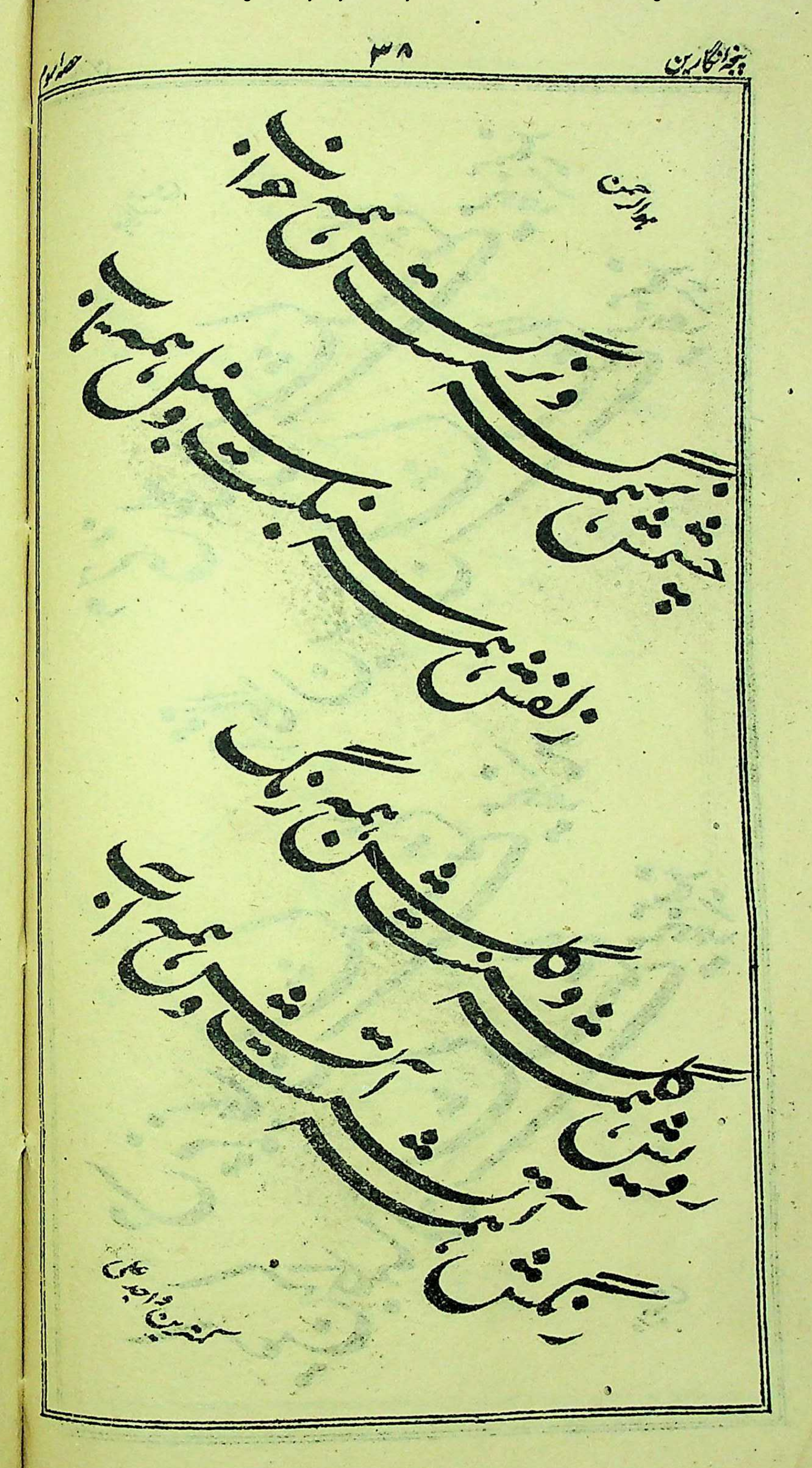




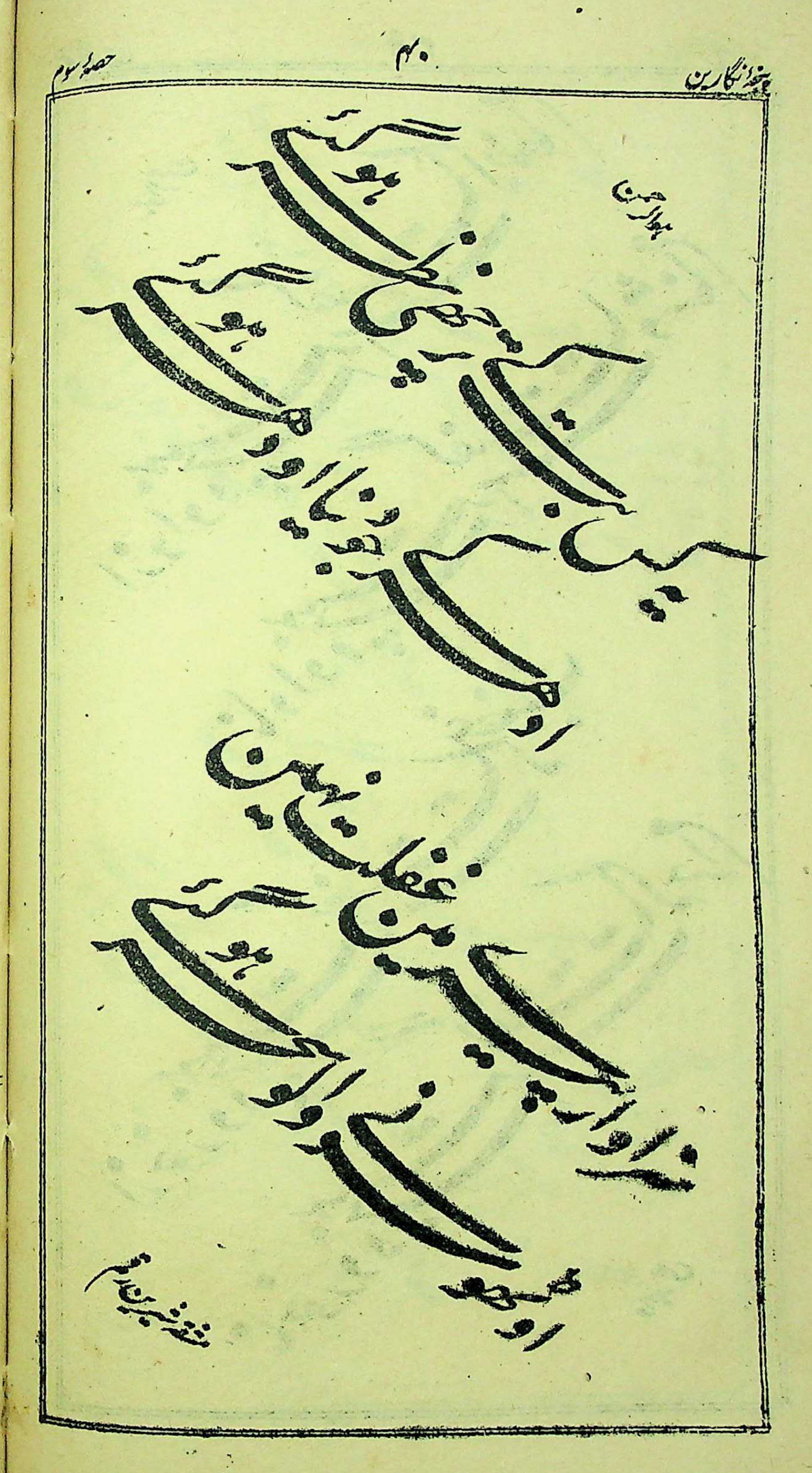














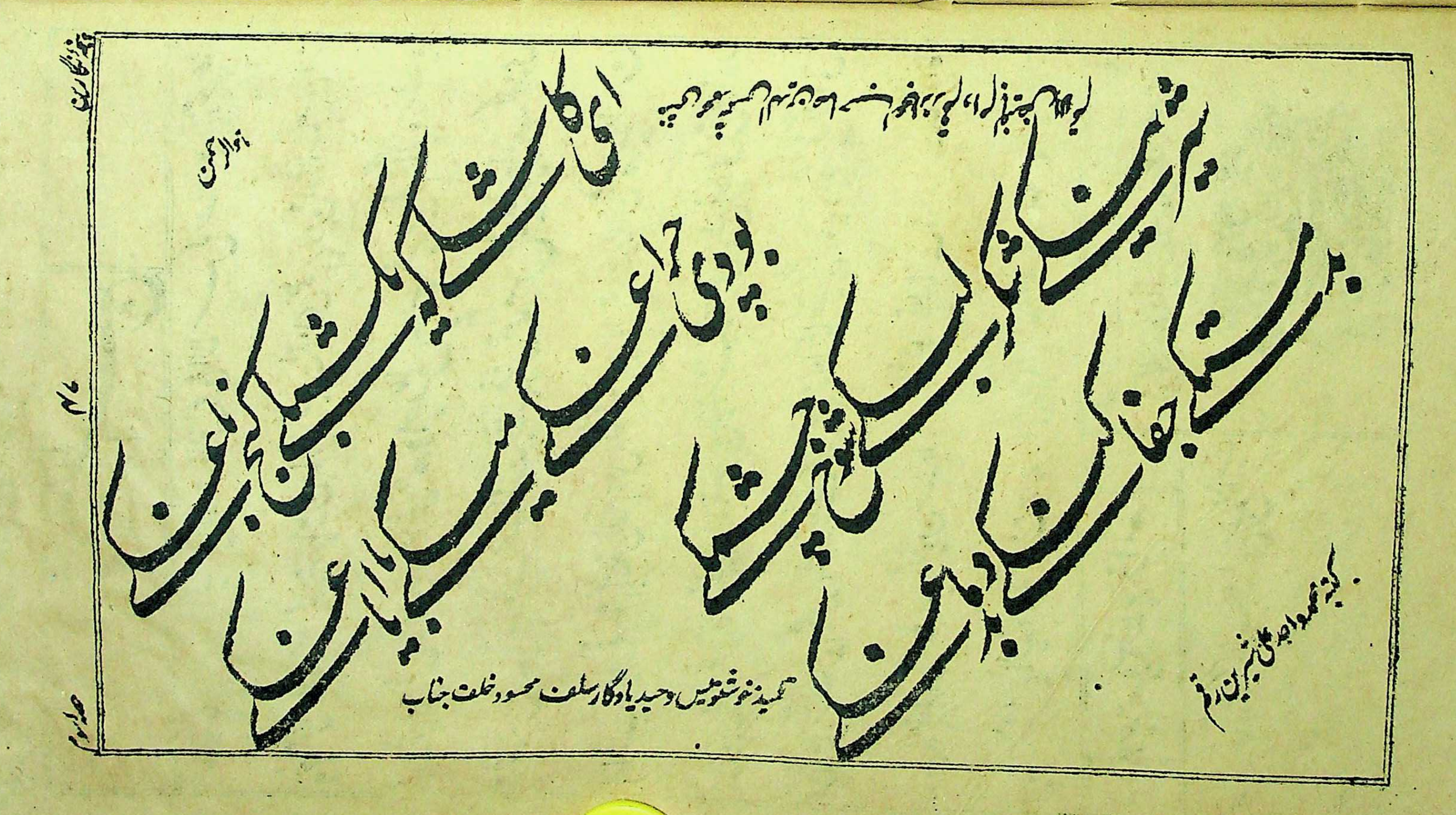


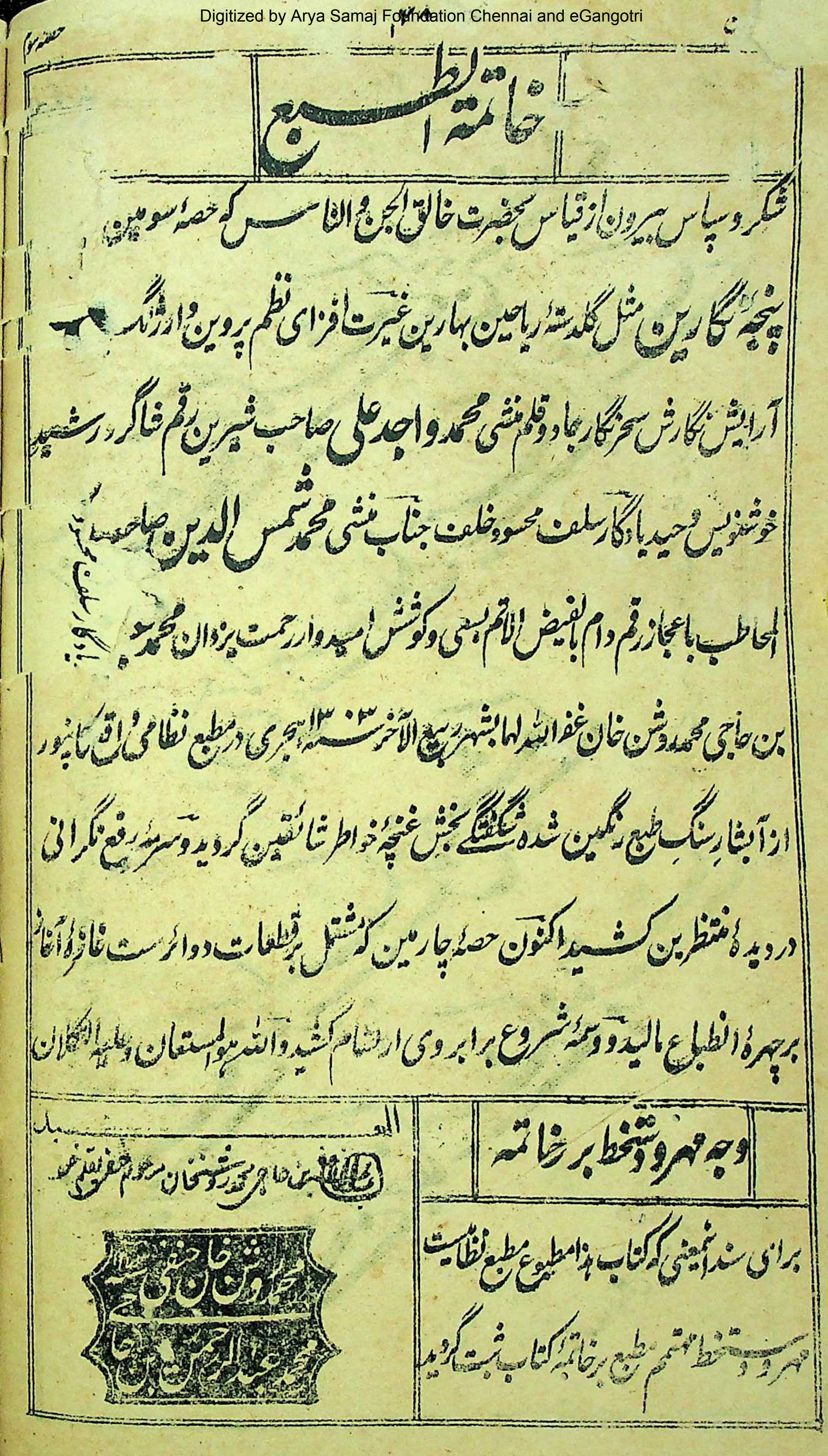





تلمیذ خوشنویس وحید یادگار سلف محمود خلف جناب
کتبه محمد واجد علی شیریں رقم




ہو الرحمن
نمونۂ خوشنویس وحید یادگار سلف محمود خلف جناب
کتبہ محمود احمد علی شیریں رقم



خاتمة الطبع

شکر و سپاس بیرون از قیاس بحضرت خالق الجن والناس که حصه سومین
پنجه نگارین مثل گلدسته ریاحین بهارین غیرت افزای نظم پروین وارژنگ
آرایش نگارش سحر نگار جادو قلم منشی محمد واجد علی صاحب شیرین رقم شاگرد رشید
خوشنویس وحید یادگار سلف محمود خلف جناب منشی محمد شمس الدین صاحب
المخاطب باعجاز رقم دام بالفیض الاتم بسعی و کوشش امیدوار رحمت یزدان محمد عبد
بن حاجی محمد روشن خان غفر الله لهما بشهر ربیع الآخر سنه ۱۳۰۳ هجری در مطبع نظامی واقع کانپور
از آبشار سنگ طبع رنگین شده شگفتگی بخش غنچه خواطر شائقین گردید و سرمه رفع نگرانی
در دیده منتظرین کشید اکنون حصه چارمین که مشتمل بر قطعات دو اثر است غازهٔ آغاز
بر چهره انطباع مالیده وسمه شروع بر ابروی ارتسام کشید والله هو المستعان وعلیه التکلان

وجه مهر و دستخط بر خاتمه

برای سند ثبت که کتاب هذا مطبوع مطبع نظامی است
مهر و دستخط مهتمم مطبع بر خاتمه کتاب ثبت گردید

العبد
محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم عفی عنه

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن حاجی

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب معلی القاب مسٹر [illegible] صاحب

بہادر انسپکٹر مدارس قسمت اول ممالک مغربی و شمالی

منشی دیبی پرشاد صاحب سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایوں نے

تصنیف کی

بعد نظر ثانی مصنف بار دہم مقام لکھنؤ

ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۶

مطبع نامی منشی نولکشور میں چھاپی گئی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب سررشتہ تعلیم متعلقہ اسکول ہای اودہ و دیگر بلاد کی کچھ کتابین ذیل مین درج کرتے ہین

کتب سررشتہ تعلیم متعلقہ اسکول ہای اودہ و دیگر بلاد

اس فہرست کی قیمت وقت بوقت تجویز جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر اودہ مقرر ہوئی ہے اور کسی طرح کا کمیشن وفیس ان کتب مین نہین ہے اور یہ کتابین عام تجارت کی کتب سے زیادہ خوشخط ہین اور صاف ہو کر طبع ہوئی ہین

گلستان —

دستور الصبیان — انشا مین ابتدائی کتاب مشہور

کریما — نظم — ایضاً

مامقیمان — ایضاً — ایضاً

مصدر فیوض — قواعد فارسی — ایضاً

گلزار دبستان — طبع جدید جسمین فارسی کی پہلی کتاب مروجہ کا انتخاب شامل ہے —

نگار دانش — انتخاب عیار دانش مسلسلہ قیصر

اخلاق محسنی — فن ادب مین ملا حسین واعظ کی تصنیف —

صفوۃ المصادر — یہ کتاب سررشتہ تعلیم مین باضافہ فوائد چھپی —

بوستان باب چہارم وہفتم —

بوستان قسم اول —

دو مصرعہ مع حاشیہ —

بوستان قسم دوم دو مصرعہ

بوستان سہ مصرعہ

دیوان حافظ محشی

ضوابط فارسی مطبوعہ کلکتہ —

لغات فارسی — یہ انتخاب لغات مروجہ کا باعراب ہے مولوی امان الحق مدرس چوک اسکول لکھنؤ

کتب اردو

حقائق الموجودات — اسمین عمدہ طور سے تعلیم اطفال کے لئے اکثر مسائل دانش مندرج ہین اور اکثر اشیاء موجودات کا بیان ہے اور ممالک مغربی وشمالی کے اسکولون مین مروج ہے

واقعات ہند — از سر نو نظر ثانی ہو کر طبع ہوئی ہے —

جغرافیہ اول — از سر نو نظر ثانی ہو کر طبع ہوا —

مبادی الحساب حصہ اول — از سر نو نظر ثانی مین سوالات حسابی کا ایک ذخیرہ بطور ضمیمہ شامل ہے

حصہ دوم — ایضاً — ایضاً

حصہ سوم — ایضاً

حصہ چہارم — ایضاً

مصباح المساحت حصہ اول — سررشتہ تعلیم مین ترمیم واضافہ ہوا ہے —

مصباح المساحت حصہ دوم — ایضاً

رسالہ قواعد اردو حصہ اول قواعد صرف ونحو کے بیان مین اصول ابتدائی شامل ہین

ایضاً حصہ دوم — ایضاً

ایضاً حصہ سوم — ایضاً

ایضاً حصہ چہارم — ایضاً

چیدہ ومنقا حصہ اول — ممالک مغربی وشمالی کی تعلیم کے صیغہ مین مروج ہے اور عمدہ مادہ کی خواہش رہتی ہے —

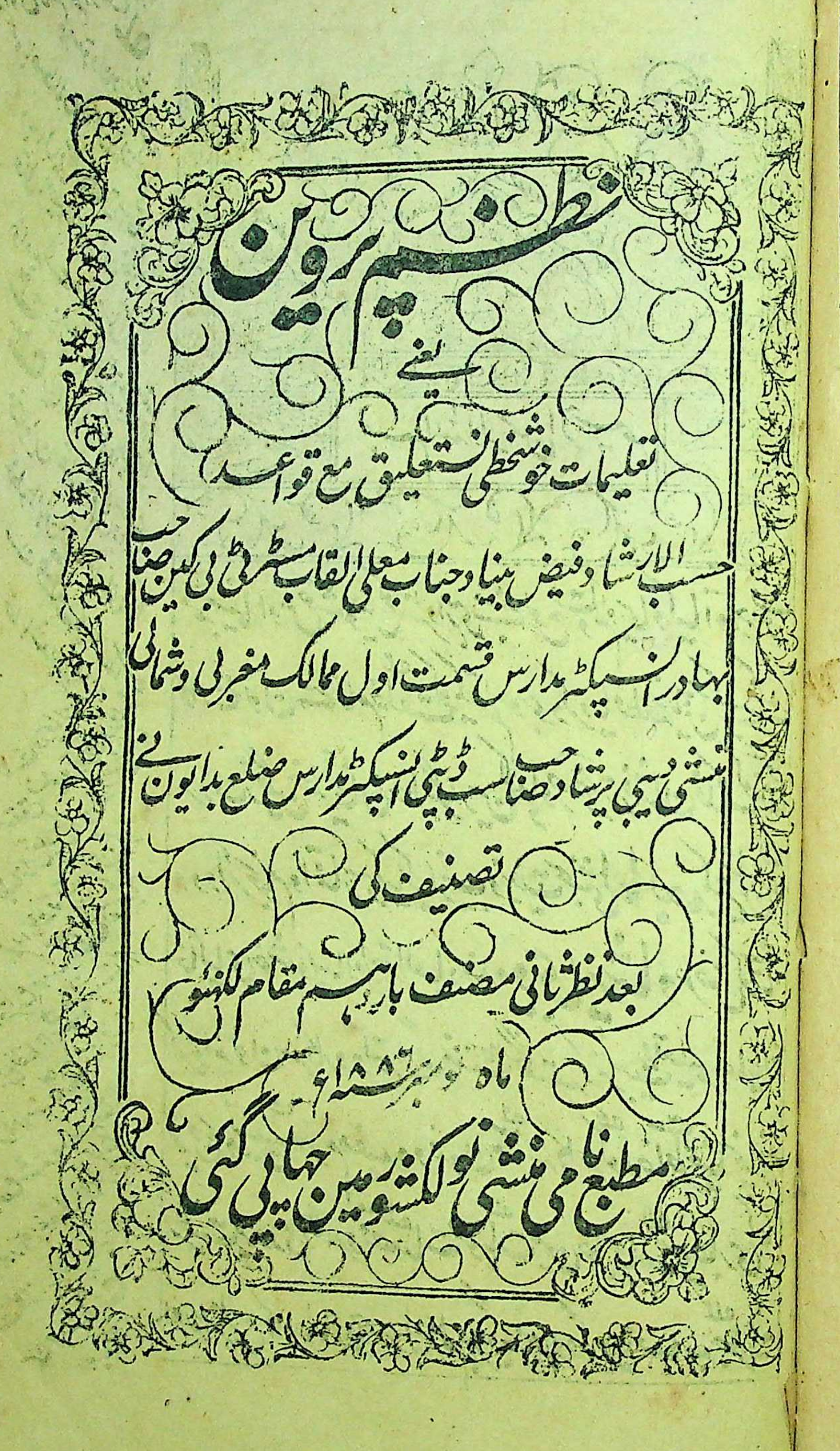
ایضاً حصہ دوم — ایضاً

دستور المعاش — سلسلہ معاش اور مسائل معاملات

تشریح الحروف — پہلی کتاب تعلیم کی

تحریر اقلیدس حصہ اول جدید — ہملین اسمتھ صاحب کی کتاب کا ترجمہ ہے —

ایضاً مجلد —



نظم پروین

یعنے

تعلیمات خوشخطی نستعلیق مع قواعد

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب معلی القاب مسٹر ڈی بی کین صاحب

بہادر انسپکٹر مدارس قسمت اول ممالک مغربی و شمالی

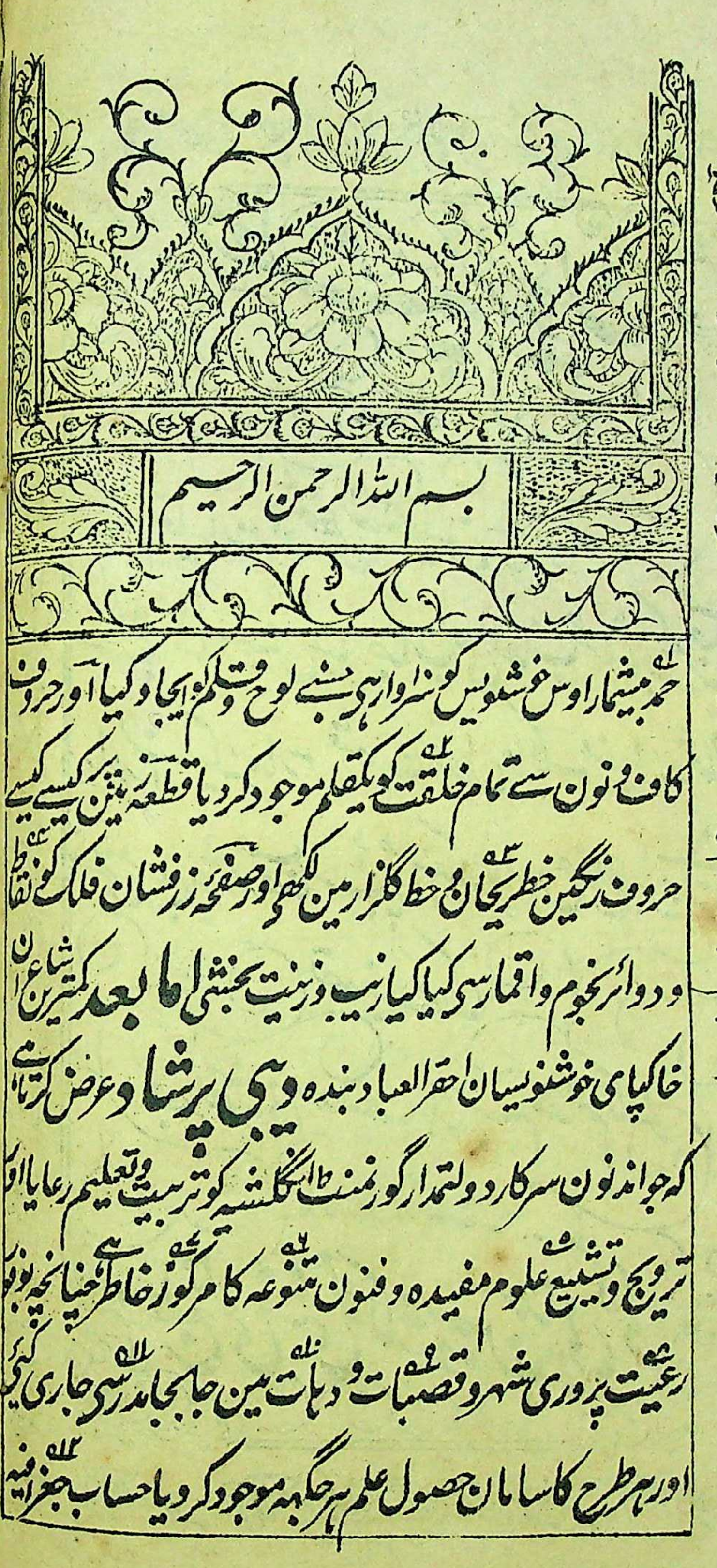
منشی دیبی پرشاد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون نے

تصنیف کی

بعد نظر ثانی مصنف بار پنجم بمقام لکھنؤ

ماہ نومبر ۱۸۸۶ء

مطبع نامی منشی نولکشور میں چھاپی گئی

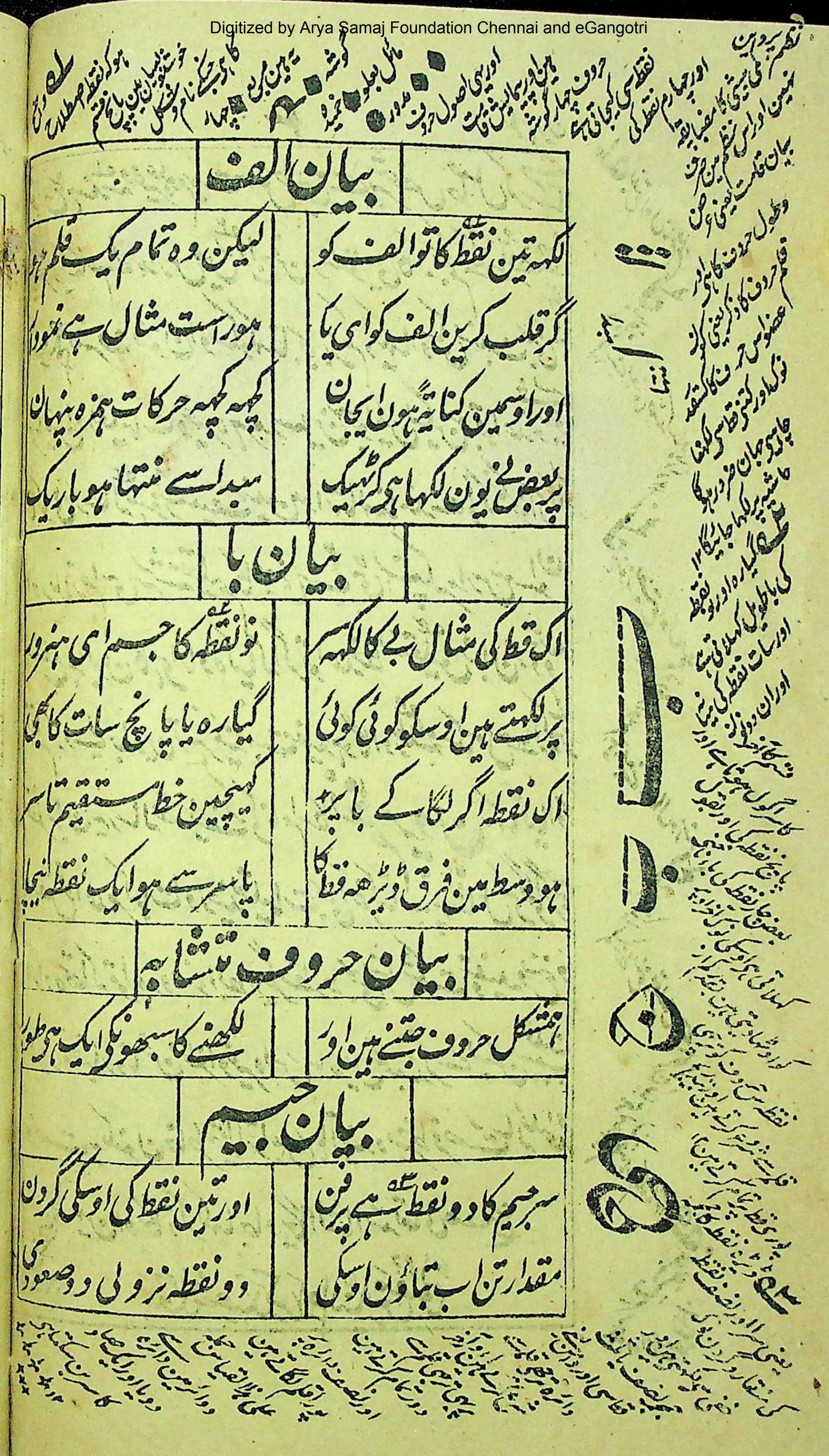


بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار اوس خوشنویس کو سزاوار ہی جسنے لوح و قلم ایجاد کیا اور حروف
کاف و نون سے تمام خلقت کو یکقلم موجود کر دیا قطعہ یعنی کیسے کیسے
حروف رنگین خط ریحان و خط گلزار زمین لکھی اور صفحۂ زرفشان فلک کو نقاط
و دوائر نجوم و اقمار سے کیا کیا زیب و زینت بخشی اما بعد کمترین اشاعن
خاکپای خوشنویسان احقر العباد بندہ دیبی پرشاد عرض کرتا ہے
کہ جو اندنون سرکار دولتمدار گورنمنٹ انگلشیہ کو تربیت و تعلیم رعایا اور
ترویج و تشییع علوم مفیدہ و فنون متنوعہ کا مرکوز خاطر ہے چنانچہ بوجہ
رعیت پروری شہر و قصبات و دیہات مین جابجا مدرسے جاری کئی
اور ہر طرح کا سامان حصول علم ہر جگہہ موجود کر دیا حساب جغرافیہ

تواریخ ہندسہ وغیرہ علوم بہت سہل طریق سے ہر شخص حاصل کر سکتا ہے
پھر جو حکام نے مدارس مین رواج فن خوشنویسی کا کہ بحکم اَلْخَطُّ نِصْفُ
الْعِلْمِ اشرف فنون اوسکو کہنا بجا ہے کم دیکھا اوسکی نسبت بھی ایما
فرمائیں اور تعلیمات وغیرہ ہر مدرسہ مین بھجوائین لیکن جو قواعد خوشنویسی سے
کا کوئی رسالہ ہنوز تصنیف نہین ہوا تھا لہذا بندے نے کہ نمکخوار سرکار کا
اور ملازم اسی سررشتہ تعلیم کا یعنی سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس سہسوان
ضلع بدایون کا ہے ارادہ کیا کہ اگر قواعد خط نستعلیق کے زبان اردو مین
نظم کر دیے جاوین تو سررشتہ بہت مفید ہوگا اور طلبا اوسکو سہل حفظ کر سکینگے
نظر بران یہ رسالہ تصنیف کیا نام اسکا **نظم پروین** رکھا گیا اور
بعض قواعد مرکبات اور چند تعلیمات بھی آخر کتاب پر شامل کیے گئے اگرچہ
ارادہ تھا کہ قواعد و ضوابط دیگر خطوط بھی مثل شکستہ و شفیعہ و نسخ و
گلزار و غبار و ناخن و طغرا وغیرہ اس رسالہ مین قلمبند کرے لیکن بسبب قلت
فرصت یہ مکنون خاطر حیز التوا مین رہا آئندہ بشرط فرصت رسالہ علیحدہ
مین اونکا ذکر لکھا جاویگا انشا اللہ تعالی مصرع

العُذرُ عِندَ کِرامِ النّاسِ مقبولُ



بیان الف

لکھہ تین نقطےکا تو الف کو — لیکن وہ تمام یک قلم ہو
اگر قلب کرین الف کو ای یا — ہو راست مثال ہے نمودار
اور اوسمین کنایۃً ہون ایجان — لکھہ کچھہ حرکات ہمزہ پنہان
پر بعض نے یون لکھا ہے کہ ٹھیک — مبدا سے منتہا ہو باریک

بیان با

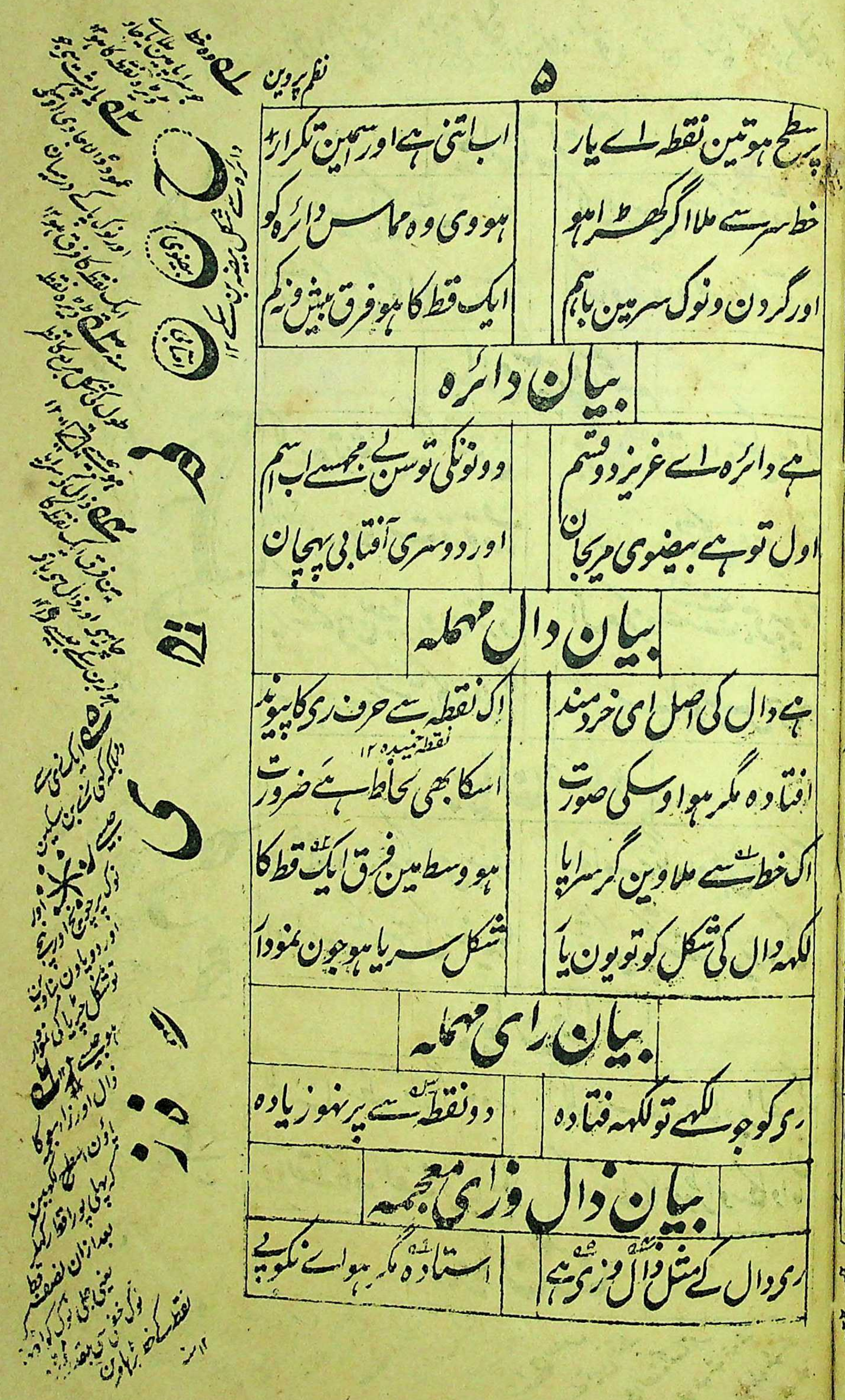
اک قط کی مثال بے کا لکھہ سر — تو نقطے کا جسم اے ہنرور
پر لکھتے ہین اوسکو کوئی کوئی — گیارہ یا پانچ سات کا بھی
اک نقطہ اگر لگا کے با پر — کھینچین خط مستقیم تا سر
ہو وسط مین فرق ڈیڑھ فقط کا — یا سر سے ہو ایک نقطہ نیچا

بیان حروف متشابہ

ہمشکل حروف جتنے ہین اور — لکھنے کا سبھونکی ایک ہی طور

بیان جیم

سر جیم کا دو نقطے ہے پرفن — اور تین نقطے کی اوسکی گردن
مقدار تناسب بتاؤن اوسکی — دو نقطہ نزولی و صعودی



پر سطح ہو تین نقطہ اے یار	اب اتنی ہے اور ہمین تکرار
خط سر سے ملا اگر کھڑا ہو	ہووی وہ مماس دائرہ کو
اور گردن و نوک سر مین باہم	ایک قط کا ہو فرق بیش و کم

بیان دائرہ

ہے دائرہ اے عزیز دو قسم	دونون کی تو سن لے مجھسے اب ہم
اول تو ہے بیضوی مرجان	اور دوسری آفتابی پہچان

بیان دال مہملہ

ہے دال کی اصل ای خردمند	اک نقطہ سے حرف ری کا پیوند
افتادہ مگر ہو اوسکی صورت	اسکا بھی لحاظ ہے ضرورت (نقطہ خمیدہ ۱۲)
اک خط سے ملاوین گر سراپا	ہو وسط مین فرق ایک قط کا
لکھہ دال کی شکل کو تو یون یا	شکل سر یا ہو جون ہمودا

بیان رای مہملہ

ری کو جو لکھے تو لکھہ فتادہ	دو نقطہ سے ہو نہ زیادہ

بیان ذال و زای معجمہ

ری دال کے شکل ذال و زی ہے	استادہ مگر ہواے نکو ہے

بیان سین مہملہ

دندانہ سین ایک قط ہو — لکھہ اوس سے کشادہ دو پر لکھو
ازسی کی سی شکل اوسکی ہووے — اک دائرہ اوسمین پھر ملادے

بیان شین معجمہ

لکھے جو تو شین کے ششش یار — ہی گیارہ نقاط اوسکی مقدار
کھینچین خط مستقیم تو صاف — دکھلاوے بشکل قوس ندان
پر کھتے ہین بعض یون خردمند — اک مرکز و نصف سے ہی پیوند
سر ہووے ششش کا اسطرح کا — شکل سیہ پا ہو جس سے پیدا

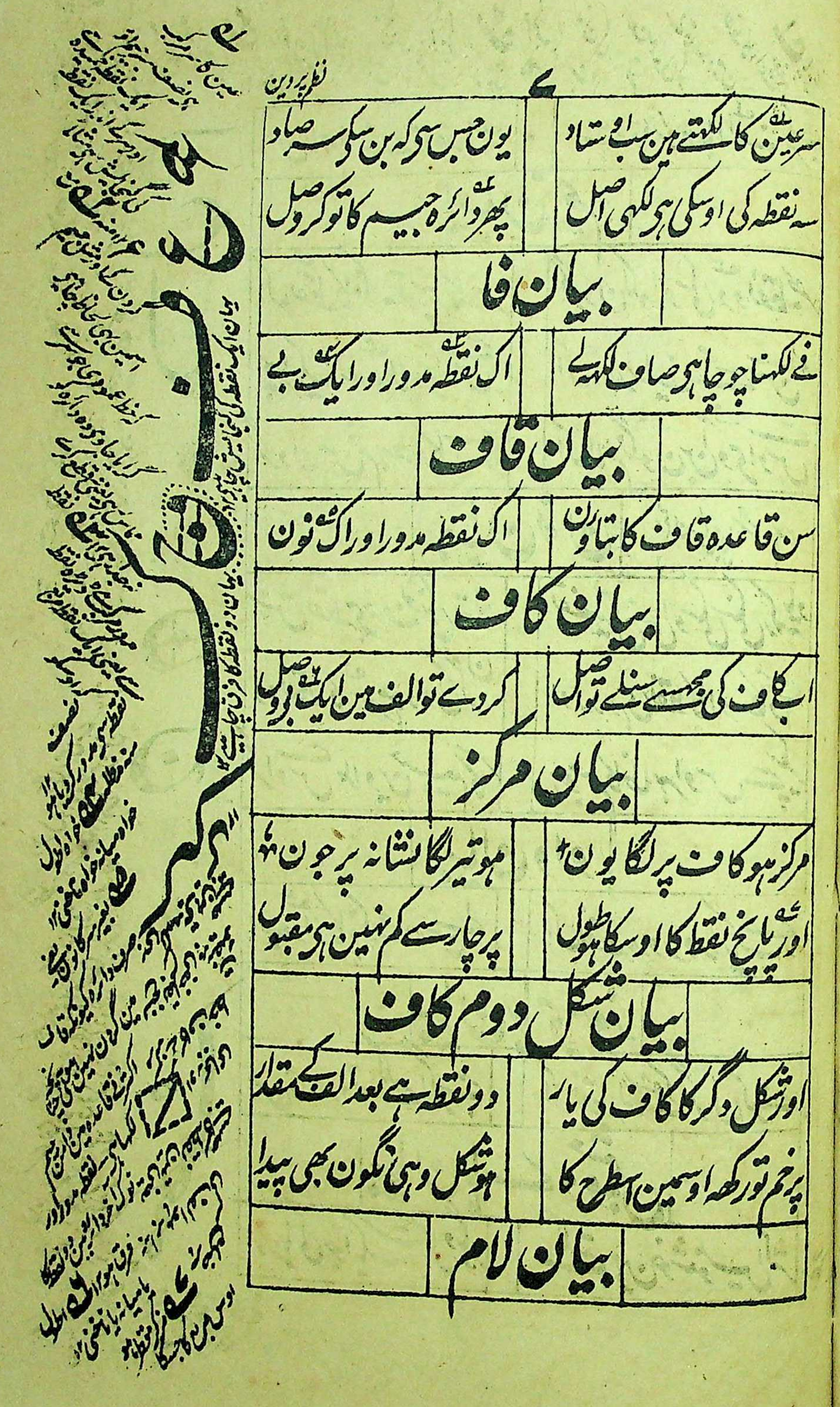
بیان صاد

یون صاد کا سر لکھہ اے ہنرور — ہنجاوے نگون بھی صاد کا سر
اور اوسکے بیچ کی سفیدی — ہو شکل پہ تخم خربزہ کی

بیان طا

لکھنا منظور طو کا گر ہو — لکھدے سر صاد پر الف کو
دو نقطہ کا ہو الف وہ ایجان — اک نقطہ کا چھوڑ اوسکا دامان

بیان عین



سر عین کا لکھتے ہین سب استاد — یون حسب سے کہ بن سکے صاد

سے نقطہ کی اوسکی ہی لکھی اصل — پھر دائرہ جیم کا توکر وصل

بیان فا

فے لکھنا جو چاہی صاف لکھہ لے — اک نقطہ مدور اور ایک بے

بیان قاف

سن قاعدہ قاف کا بتاون — اک نقطہ مدور اور اک نون

بیان کاف

اب کاف کی مجھسے سنلے تو اصل — کردے تو الف مین ایک بے وصل

بیان مرکز

مرکز ہو کاف پر لگا یون — ہو تیر لگا نشانہ پر جون

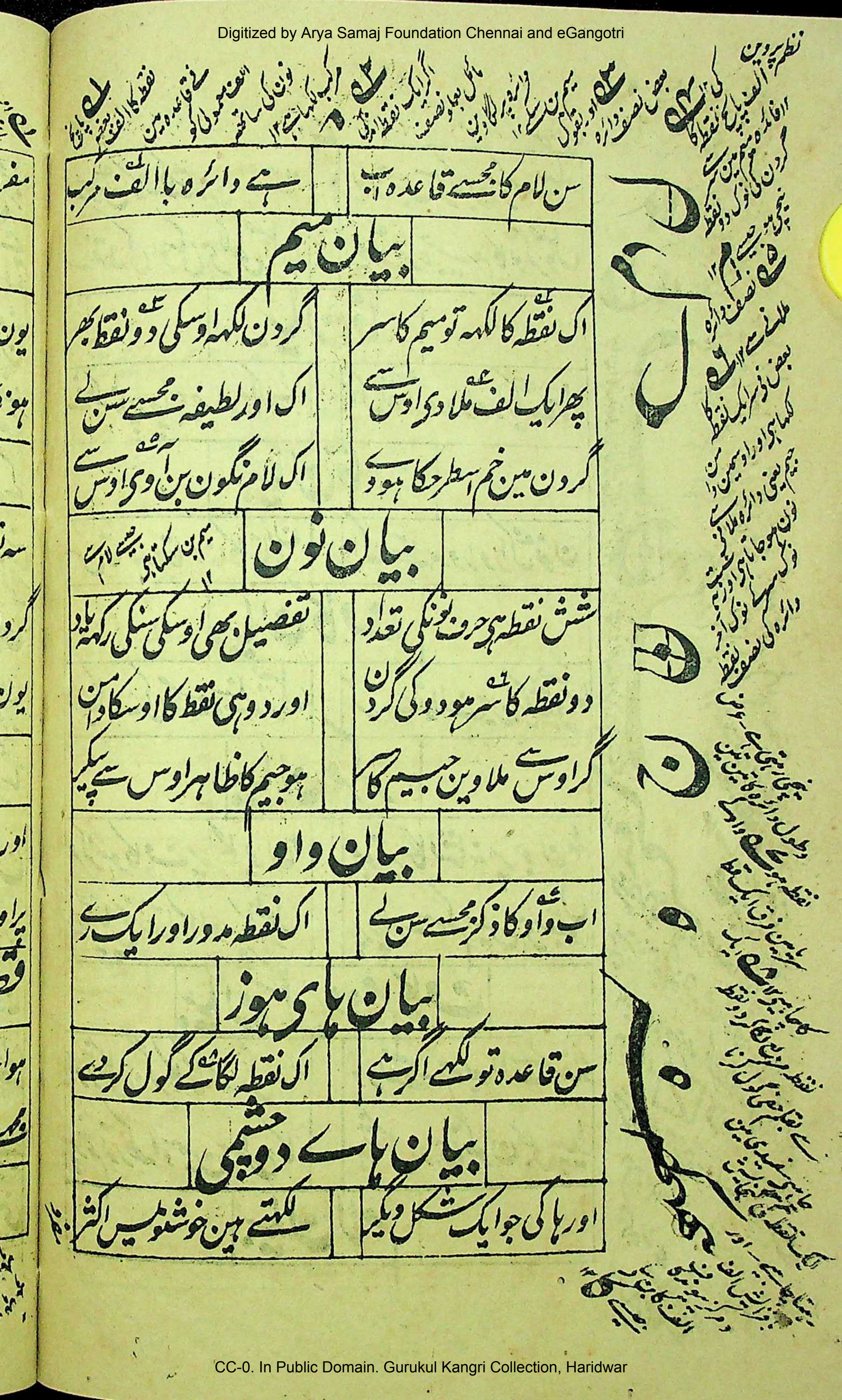
اور پانچ نقطہ کا اوسکا طول — پر چار سے کم نہین ہی مقبول

بیان شکل دوم کاف

اور شکل دگر کا کاف کی یار — دو نقطہ ہے بعد الف کے مقدار

پر خم تو رکھہ اوسمین اسطرح کا — ہو شکل وہی نگون بھی پیدا

بیان لام



سن لام کا مجھسے قاعدہ اب | ہے دائرہ باالف مرتب

بیان میم

اک نقطہ کا لکھہ تو میم کا سر | گردن لکھہ اوسکی دو نقطہ بھر
پھر ایک الف ملا دو اوس سے | اک اور لطیفہ مجھسے سن لے
گردن مین خم اسطرح کا ہووے | اک لام نگون بن آوے اوس سے

بیان نون

میم بن سکتا ہی جیسے لام سے

شش نقطہ ہی حرف نونکی تعداد | تفصیلین بھی اوسکی سنکی رکھہ یاد
دو نقطہ کا سر ہو دو کی گردن | اور دو ہی نقطہ کا اوسکا دامن
گر اوس سے ملا دین جیم کا سر | ہو جیم کا ظاہر اوس سے پیکر

بیان واو

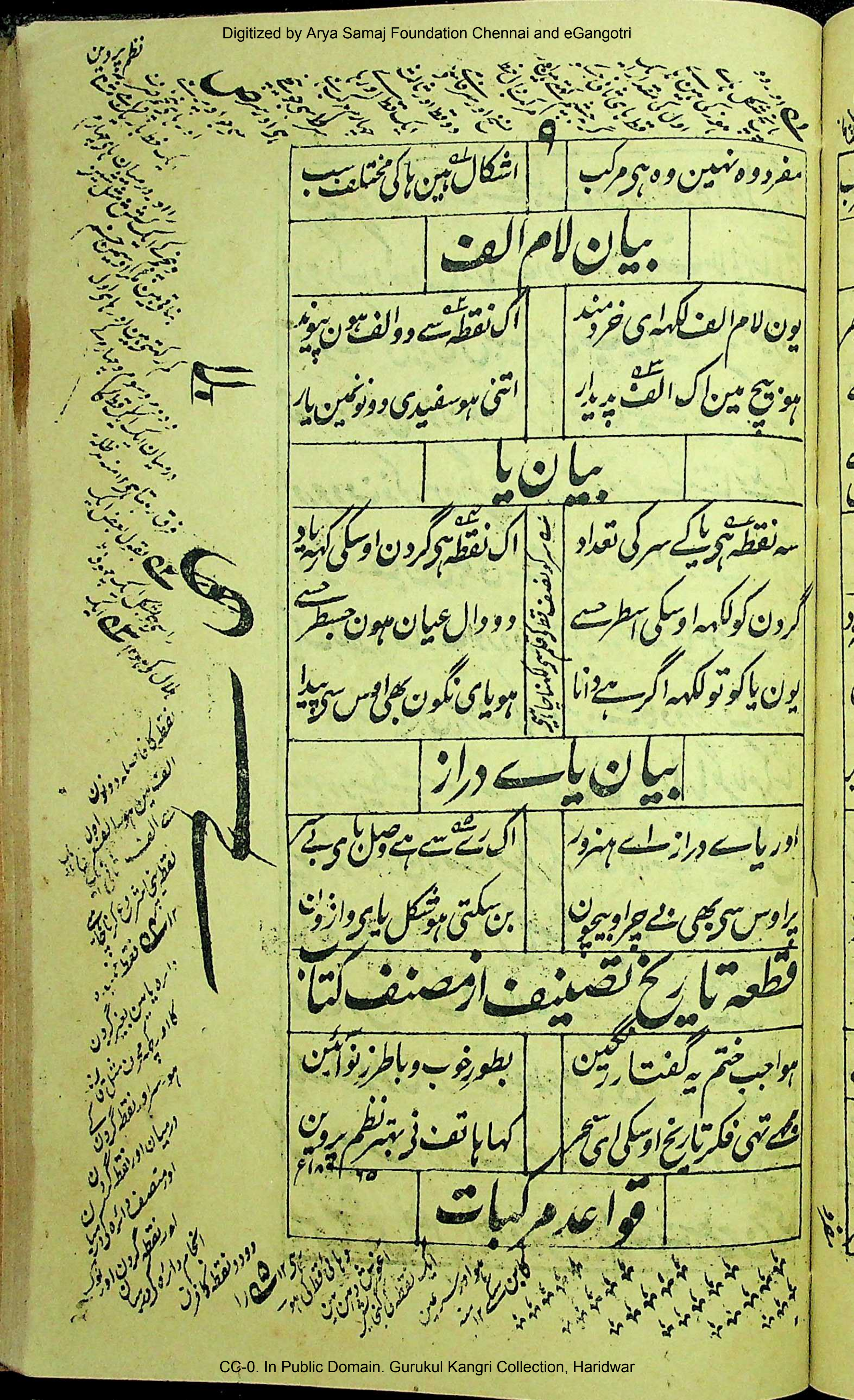
اب واو کا ذکر مجھسے سن لے | اک نقطہ مدور اور ایک رے

بیان ہای ہوز

سن قاعدہ تو لکھے اگر ہے | اک نقطہ لگا کے گول کر دے

بیان ہاے دو چشمی

اور ہا کی جو ایک شکل دیکھو | لکھتے ہین خوشنویس اکثر



مفرد وہ نہین وہ ہی مرکب	اشکال ہین ہا کی مختلف سب

بیان لام الف

یون لام الف لکھہ ای خردمند	اک نقطہ سے دو الف ہون پیوند
ہو بیچ مین اک الف پہ پیدار	اتنی ہو سفیدی دو نہین یار

بیان یا

یہ نقطہ ہی یا کے سر کی تعداد	اک نقطہ ہی گردن اوسکی کہہ یاد
گردن کو لکھہ اوسکی اسطرح سے	دو دال عیان ہون جسطرح سے
یون یا کو تو لکھہ اگر ہے دانا	ہو یای نگون بھی اوس سی پیدا

بیان یاے دراز

اور یاے دراز لے ہنرور	اک رے سے ہے وصل ہای بے سر
پر اوس سے بھی ہے چیرا و پیچون	بن سکتی ہو شکل یای وارون

قطعہ تاریخ تصنیف از مصنف کتاب

ہوا جب ختم یہ گفتار رنگین	بطور خوب و باطرز نو آئین
مجھے تھی فکر تاریخ اوسکی اے سحر	کہا ہاتف نے بہتر نظم پروین ١٢٩٥

قواعد مرکبات

اب چند قواعد مرکبات لکھے جاتے ہین قاعدہ اول حروف
او د و ک و گ و ل و لا کے اول مین جب بٗ ملائی جاتی ہے
تو صوت اوسکی بدین شکل بناتے ہین ب یعنی ایک نقطہ جسمین نصف
نقطے سے نوکین دونون طرف اوپر کو ہون جیسے با بد بک وغیرہ
اور حروف مذکور مین اگر ج کو ملانا ہو تو جمجمہ کے منقار تلے کے
دور کی منصف مین ملی ہوئی لکھتے ہین اور سر جیم اور حروف موصولہ کی درمیان
ایک نقطہ کا تفاوت اور دور کا خم ایک نقطہ نیچا ہو جیسے جا
اور علی ہذا القیاس ہر حرف کی پیوند مین تلے کا دور حروف مذکور مین
موجود رہیگا جیسے سا صا طا عا فا کا ما ہا مگر لام کی ساتھ
پیوند کرنے مین کاف کا سر باریک لکھا جاتا ہے جیسے کل
قاعدۂ دوم حروف س و ش و ص و ط و ع و
ف و ق و و کے قبل ملانے سے ب کی صوت بشکل الف
ایک نقطہ طول اور نصف نقطہ عرض لکھی جاتی ہے بسبل خط اتصال
کہ مابین علامت با اور حروف موصولہ کی ایک نقطہ کا فرق رہے جیسے
بس بش بص بط وغیرہ اور جیم کی صوت اسطرح ج یعنی

سر اندر کے مخاطب ہے بالا تبو صل خط اتصال جو ایک نقطہ نیچا ہو جیسے
حس حس حص وغیرہ اور سیم کی شکل بہ بنصوت مربع یعنے
نصف قط کا مربع محرف یعنی چہار گوشہ نقطہ مع گونہ نوک باریک
جیسے مس مص اور ہاے ہوز بہ بنصوت ہہ جیسے ہس
ہص باقی حروف اپنی صورت پر

قاعدہ سوم حروف ب و ر و ن کے قبل ب کے ملنے سے اوسکی
صورت بہ بنصوت ہے یعنی ایک نقطہ طول نصف نقطہ عرض لکھی
جاتی ہی جیسے بب بر بن اور جیم کی شکل اسطرح لکھی جاتی ہی جب جر
جن اور سیم کی اسطرح سب مر من اور ہا ہوز کی اسطرح ہب ہر ہن
ب کے قبل جیم و سیم وغیرہ کے وصل مین خط اتصال کی نوک آخر شکل
ر کے لکھتے ہین اور سیم کیصوت ب و ن کے قبل پیوند ہونے مین یعنے
چہار گوشہ یعنے مربع محرف لکھی جاتی ہے اور ر کے ساتھہ مربع

قاعدہ چہارم ج و م و ہای دو چشمی کے ساتھہ وصل کرتے مین
ب کیصوت اسطرح لکھی جاتی ہے یعنی تین نقطہ کے ترچھے
خط اور نصف قط کے قلم سے اور ترچھا پن اوسکا دو نقطہ کا ہو اور دو

اور حروف موصولہ کے درمیان ایک نقطہ کا فرق ہو جیسے ہجر
اور ہاے آویزہ دار مین بدین صورت جیسے بہا اور یاے مدور مین
بشکل نقطہ دال لکھی جاتی ہے اور چاہیے کہ نقطہ علامت با اور نقطہ
گردن یا دو نون متوازی ہون اور نقطہ علامت سے جو عمود ڈالا جاے
نقطہ گردن یا اوس سے چھو جاتا ہے جیسے بی اور نقطہ علامت ب
اور نقطہ گردن کے درمیان دو نقطہ کا تفاوت ہو جیسے بی
اور اگر نقطہ علامت مین نصف دائرہ ملا دین تو دائرہ دوم معکوس بنے
جیسے ی اور ان سب حروف یعنی جیم وہای دو چشمی و آویزہ
دار و میم و یاے مدور و یاے دراز کے پیوند مین جیم کا سر محاذی
محاذی اور میم بشکل نقطہ مربع مخاطب بہ محاذی لکھا جاتا ہے
قاعدہ پنجم ر کی صورت بعض حروف کے ساتھ پیوند مین مقدار
معین اور دامن دار لکھی جاتی ہے جیسے بر جر کر اور بعض پیوند
مین باریک اور گونہ دراز جیسے سر صر طر عر فر مر ہر اگرچہ
بعض خوشنویس ان مین بھی دامن دار لکھتے ہین
قاعدہ ششم ط کی تقطیع کی تحریر اسطرح چاہیے کہ اگرچہ طا کو

دور کرین تو ہر حرف جیسے کاف کی تقطیع کی شکل نمایان ہی جیسے طا طب

قاعدہ ہفتم ع جب وسط یا آخر پیوند مین آتا ہی تو سر اوسکا
بدین شکل لکھا جاتا ہی جیسے تیغ تیغہ اسکو اسطرح لکھنا چاہیے
کہ اوس معکوس صورت اصلی ع کی بن سکے جیسے بلغ

قاعدہ ہشتم ف جب وسط یا آخر پیوند مین واقع ہو تو شکل
اوسکی بصورت حلقہ خالی کے لکھتے ہین جیسے مفت حنیف
شروع پیوند مین بصورت اصلی

قاعدہ نہم ق جب وسط پیوند مین واقع ہو تب سر اوسکا بشکل
حلقہ خالی لکھا جاتا ہی جیسے لقب اول و آخر پیوند مین بصورت اصلی

قاعدہ دہم ک کی الف کو کبھی تو چھپا بھی لکھتی ہین جیسے کج بکر فکر

قاعدہ یازدہم ہای ہوز کی یہ صورت ہے ہ صرف علیحدہ
لکھتے ہین مرکبات مین اوسکی پانچ صورتین مقرر ہین جنکا مجموعہ
بدین شکل ھھھھہ بیان کیا گیا اونمین سے شکل اول ہمیشہ
شروع لفظ مین اور شکل آخر ہمیشہ آخر لفظ مین اور شکل ثانی شروع
یا وسط مین اور اشکال ثالث و رابع ہمیشہ وسط مین واقع

ہوتے ہین جیسے ہمیشہ بہار بہار بہار

قاعدۂ دوازدہم جب مرکبات مین کئی دندانہ متواتر لکھنا ہو
تو ایک بقلم خفی دوسرا بقلم جلی علی ہذا القیاس لکھنا چاہیے جیسے جنیلبیت جنیلبیت
قاعدۂ سیزدہم رکے قبل جب کوئی حرف مثل ب یا ن
یا ی وغیرہ مرکبات مین واقع ہو تو اوسکے واسطے دندانہ بنانا ہے
صرف سرا کو گونہ اوٹھا ہوا لکھکر اظہار اوسکا کرنا چاہیے اور زیر اوسکے
باریک اور بمقدار مقررہ دو نقطہ سے گونہ دراز لکھنا چاہیے جیسے بہر
خبر سیر غیر کیر یون لکھنا چاہیے جیسے بہر خبر سیر غیر کیر فقط

بیان رسم الخط واملا

خوشنویس کو واقفیت قواعد وضوابط رسم الخط واملا وصحت الفاظ
ضرور ہے تاکہ الفاظ خلاف رسم الخط اور غلط نہ لکھے مثلاً صلوۃ
کو الف وتا مستطیل سے یا ملا کر لکھنا اون الفاظ کا جنکا جدا لکھنا
مناسب ہے جیسے روبکاری کچہری کلکٹری ضلع بریلی کو اس طرح
(روبکار یکچہر یکلکٹر یضلعبریلی) یا جیسے اسامی کو الف ممدودہ سے
لکھنا اور مفصل بیان اسکا ہماری کتاب معیار الاملا مین موجود ہے

وَمَنْ شَاءَ الْاِطِّلَاعَ عَلَيْهِ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ بالخصوص قطع

الفاظ سے محترز رہنا چاہیے یعنی کلمے کا کچھ جز ایک سطر مین اور باقی

جز سطر دوم مین لکھنا مثلاً لفظ زید کی زا ایک سطر مین اور ید سطر دوم

مین بلکہ ترکیب اسم و حرف جیسے گھر سے اور مرکب اضافی و توصیفی

مثلاً غلام زید اور مرد قابل مین بھی قطع غیر مستحسن ہے اور مرکب

امتزاجی مثل گلزار و خدمتگار و پری چہرہ و کبک خرام مین تو قطع معیوب

ہے اور چونکہ اکثر حروف متشابہ ہین صرف نقطہ ہی باعث تمیز ہے

پس رفع التباس کیواسطے نقطہ دینا حروف معجمہ پر ضروری ہی اور نیز

کاف عجمی پر دو مرکز لگانا چاہیے اور تا و دال و راے ثقیلہ ہندی کیواسطے

حرف طا بقلم باریک اوپر لکھنا چاہیے جیسے ٹ ڈ ڑ اور متاخرین اردو نے

اور بھی چند امور کا التزام اختیار کیا ہے یعنے یاے معروف کیواسطے

یاے مدور اور یاے مجہول کیواسطے یاے دراز آخر لفظ مین استعمال

کرتے ہین جیسے (دوستی) (تم سے) اور جہان یا بعد حرف

مفتوح کے واقع ہو تو دائرہ اوسکا بخط شفیعہ لکھتے ہین جیسے کہ

بمعنی ست و جس جگہ الفاظ ہندی مین ہاے ہوز مخلوط التلفظ

ہو اقع ہوتی ہے وہان ہاے چشمہ دار استعمال کرتے ہین جیسے ٹھاکر وغیرہ ہ

بیان تراش و گرفت قلم

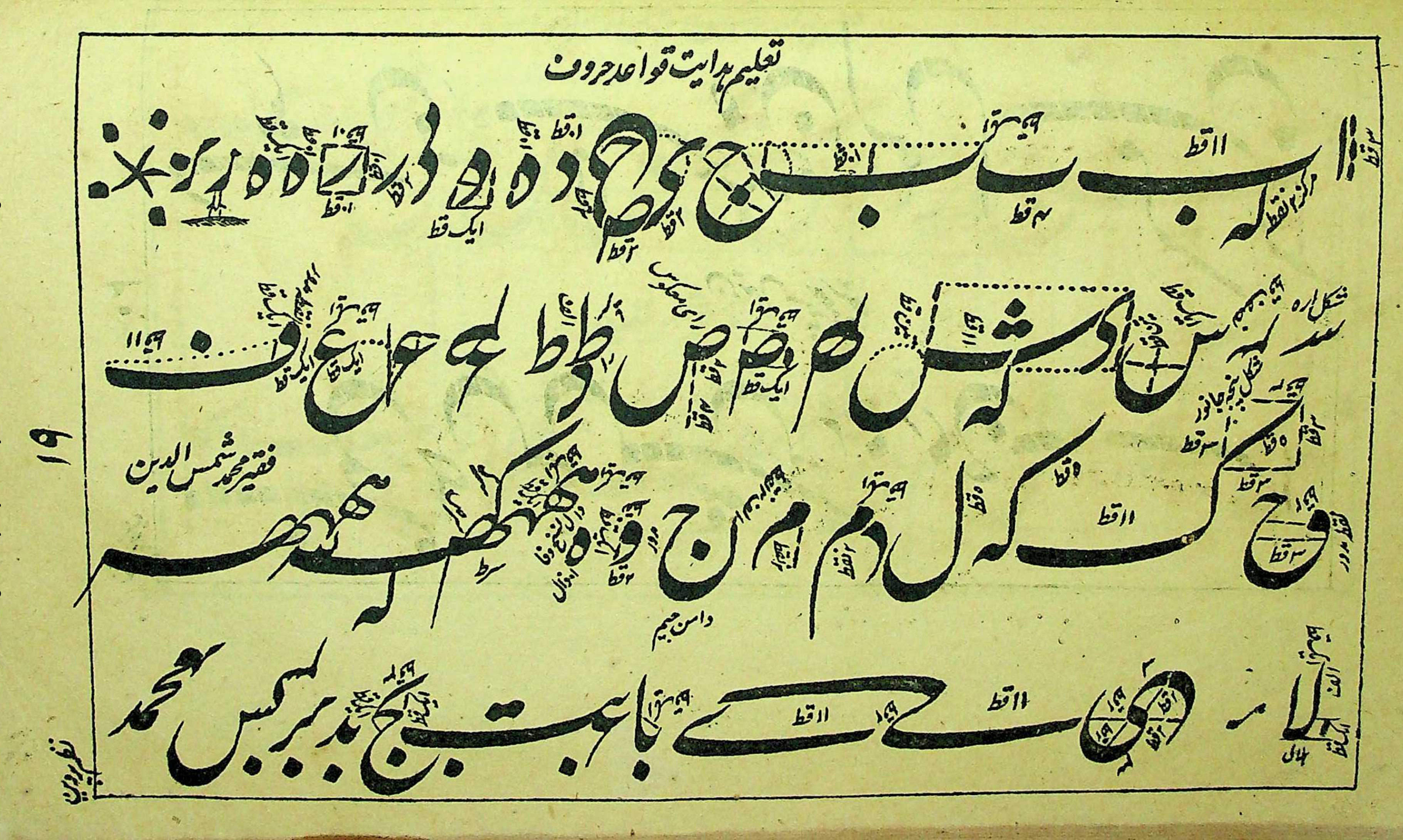
قلم کو ہموار تختہ یا میز پر چہوڑین جس جگہ ٹہر جاے وہی جگہ اشناقوے اور میدان ہان قلم کا عقد وسط ابہام یعنی نر انگشت سے اغیہ تک ہو اور بقول بعض وہ قلم کو رشتہ سے ناپ کر اوسقدر میدان کہنا چاہیے اور نرمی و درشتی وہان قلم کی بحد اعتدال نگاہ رکہکر جو اسقی وہان کو ریشہ سے پاک کرین پھر داہین جانب کی نسبت بائین جانب کسیقدر حصہ زیادہ چہوڑکر شگاف دین تاکہ بہ نسبت نوک ہین کے جسکو جلی اور انسی کہتے ہین نوک ایسا جسکو خفی اور وحشی کہتے ہین اور راوس سے باریک حرف کی لکھے جاتے ہین مضبوط ہو بعد ازان پشت پر قط کے پانچ میان کسیقدر چھیل کر پشت ہی کیطرف سے قط دینا چاہیے کیونکہ اگر پشت چھیلا جائیگا تو قلم روشنائی کو بخوبی بہ سبب چکناہٹ کے نہ اوٹھا سکیگا اور گرفت قلم کی دو انگشت یعنی ابہام و وسطے سے چاہیے اور سبابہ اوپر سے اور بنصر تلے سے مدد دیتے رہین فقط اور ترکیب بنانے مداد و وصلی

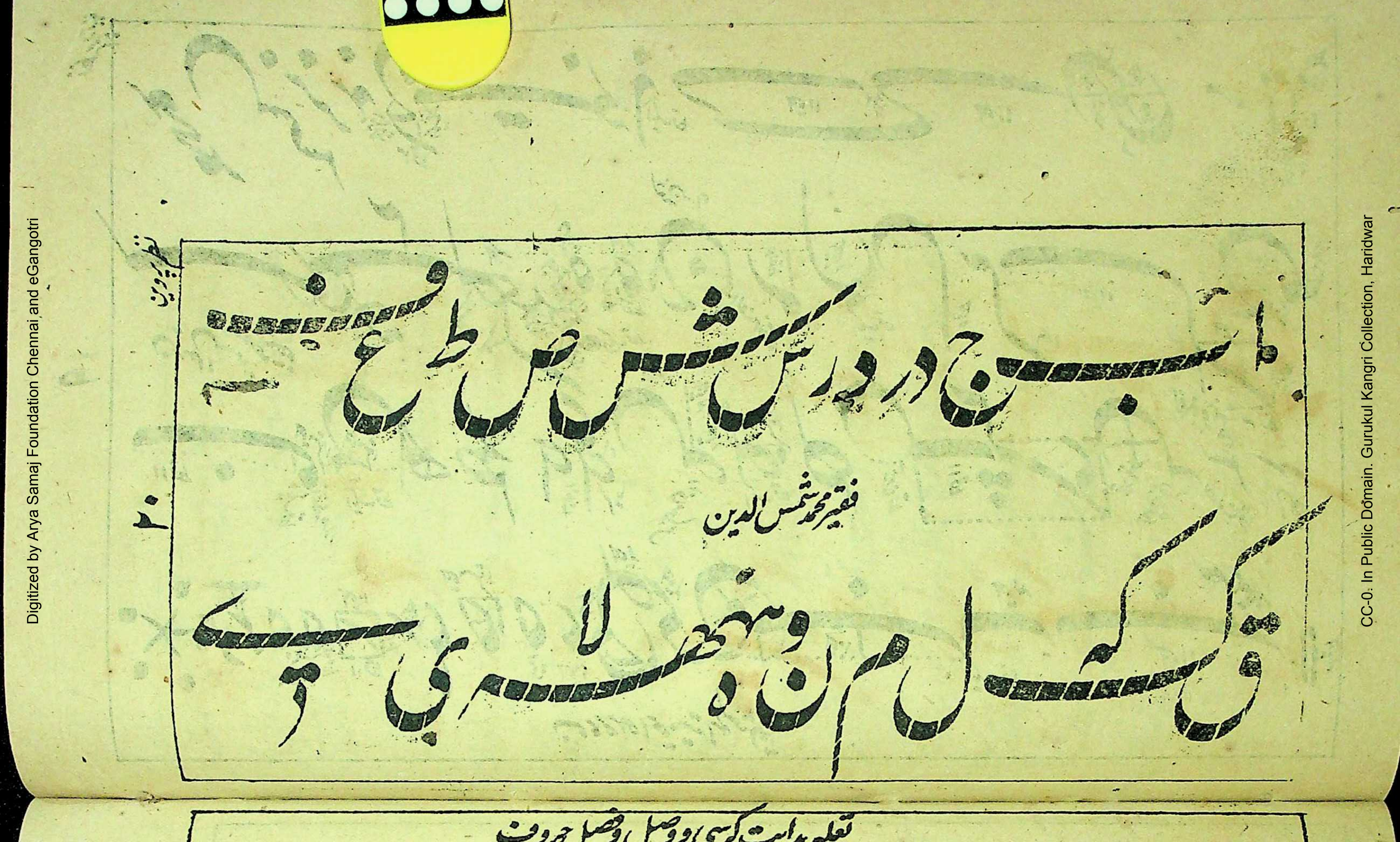
ورنگ وغیرہ مفصل ہماری کتاب ارژنگ چین مین موجود ہے جسکو شوق ہو اوسمین دیکھہ لے فقط

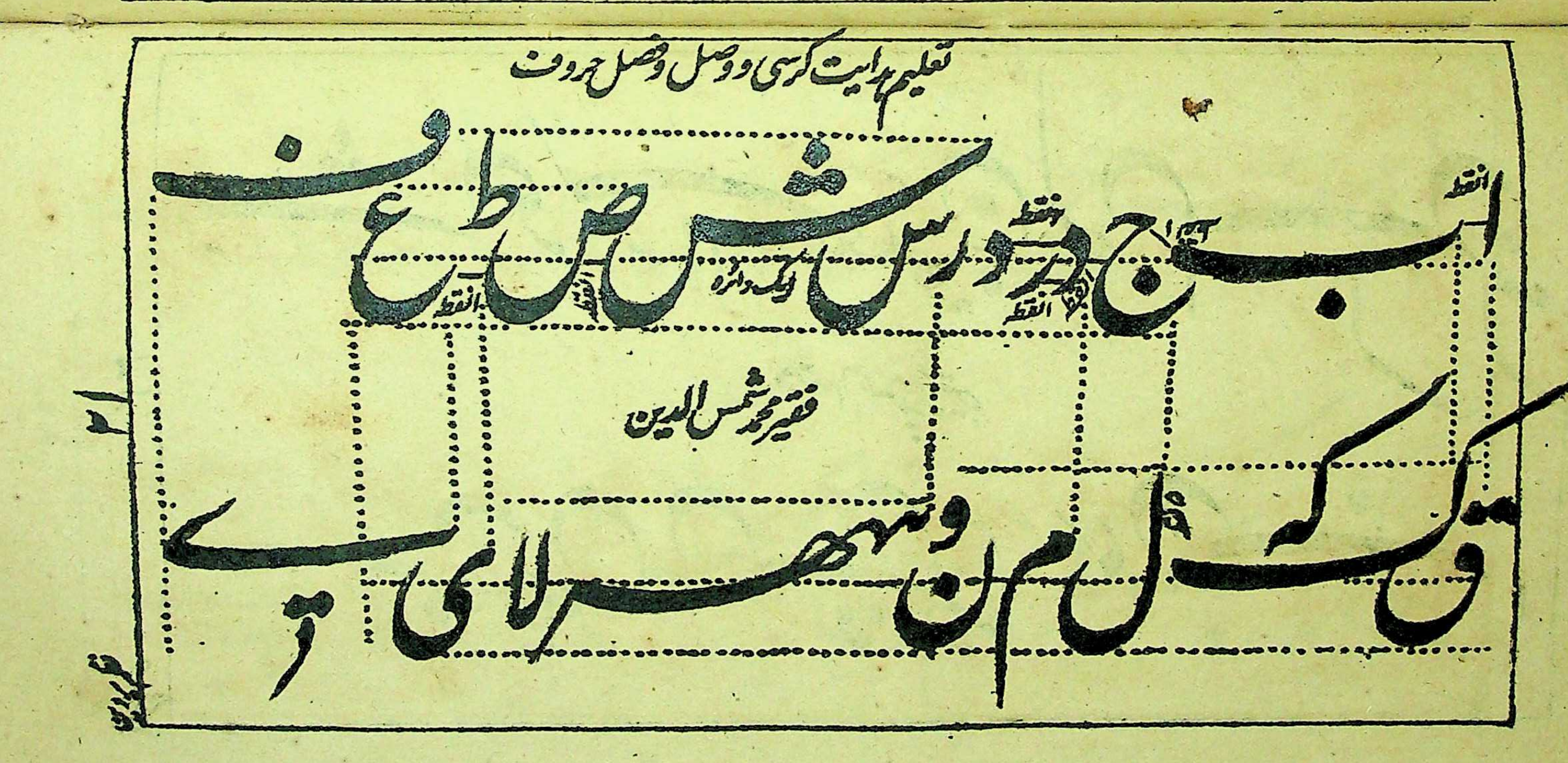
بیان وصل وفصل وکرسی الفاظ

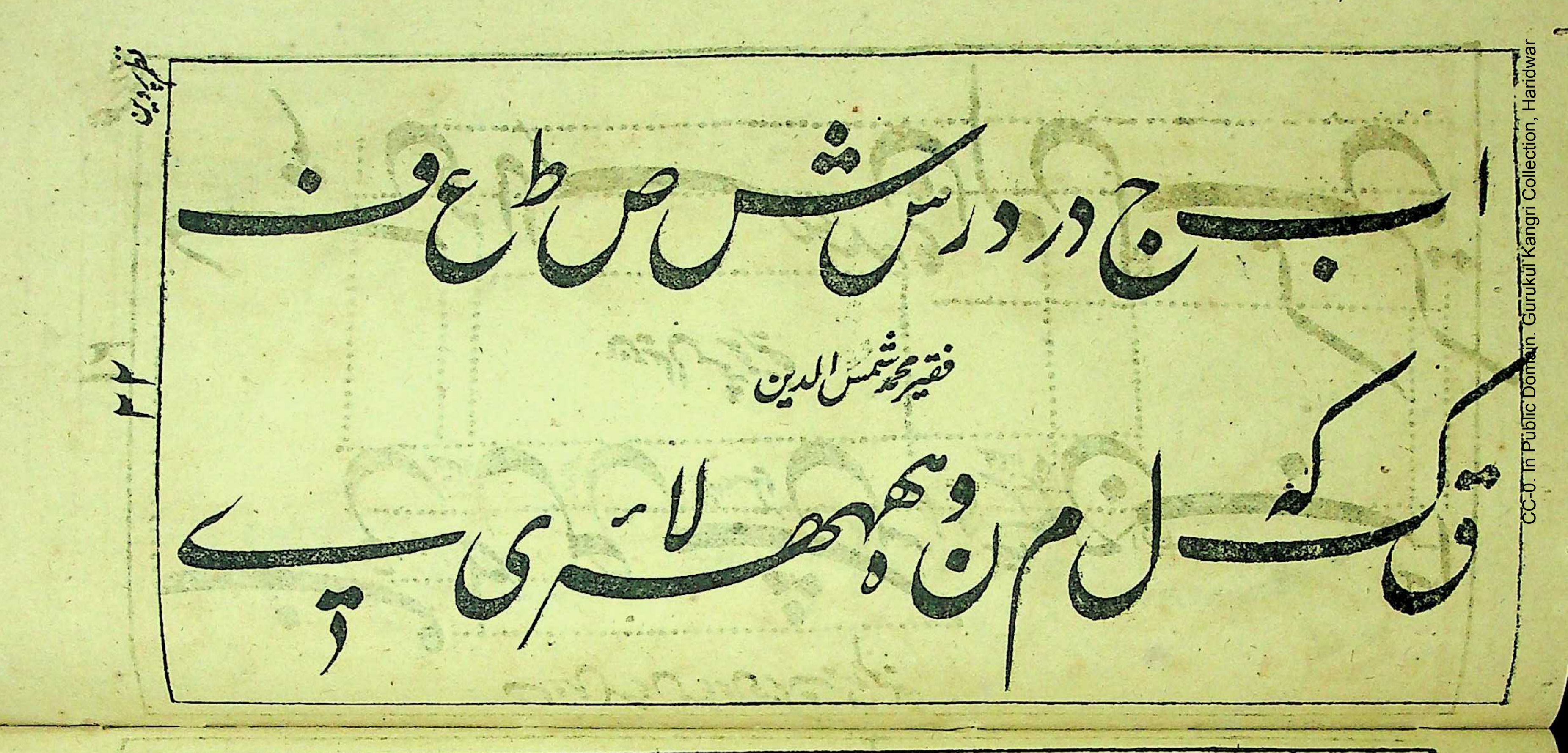
تحریر مرکبات مین وصل وفصل وکرسی الفاظ کا لحاظ رکھنا چاہیے وصل وفصل کے لحاظ سے رفع اس نقصان کا ہی کہ سطر کے بعض حروف والفاظ باہم بہت پیستہ اور بعض بہت فاصلہ پر ہون اور لحاظ کرسی نشینی سے یہ عیب اصلاح پذیر ہو گا کہ بعض حروف سطر کی نیچے کو جھک آوین اور بعض اوپر کو چڑھ جاوین پس چاہیے کہ فاصلہ الفاظ کا بمقدار معین اور بقدر مناسب ہو اور سطر راست ہو کسا تحریر حروف مفرد مین ہی اونکی بھی مثال لکھتا ہے۔ مثلاً جو حروف دائرہ دار ہین سر جملہ دوائر کا ایک خط مستقیم مین ہو اور علی ہذا القیاس اشکم ہر دائرہ کا ایک خط مستقیم سے مماس ہو غرض کہ جملہ دوائر دو خطوط مستقیمہ متوازیہ کے درمیان واقع ہون سوای اسکے سطر اول مین پای او شکم ب و سر د و ذ و سر دوائر س ش و ص وع و پاے ط ایک سیدھ مین ہو اور نیز سر او س ش ط و ف

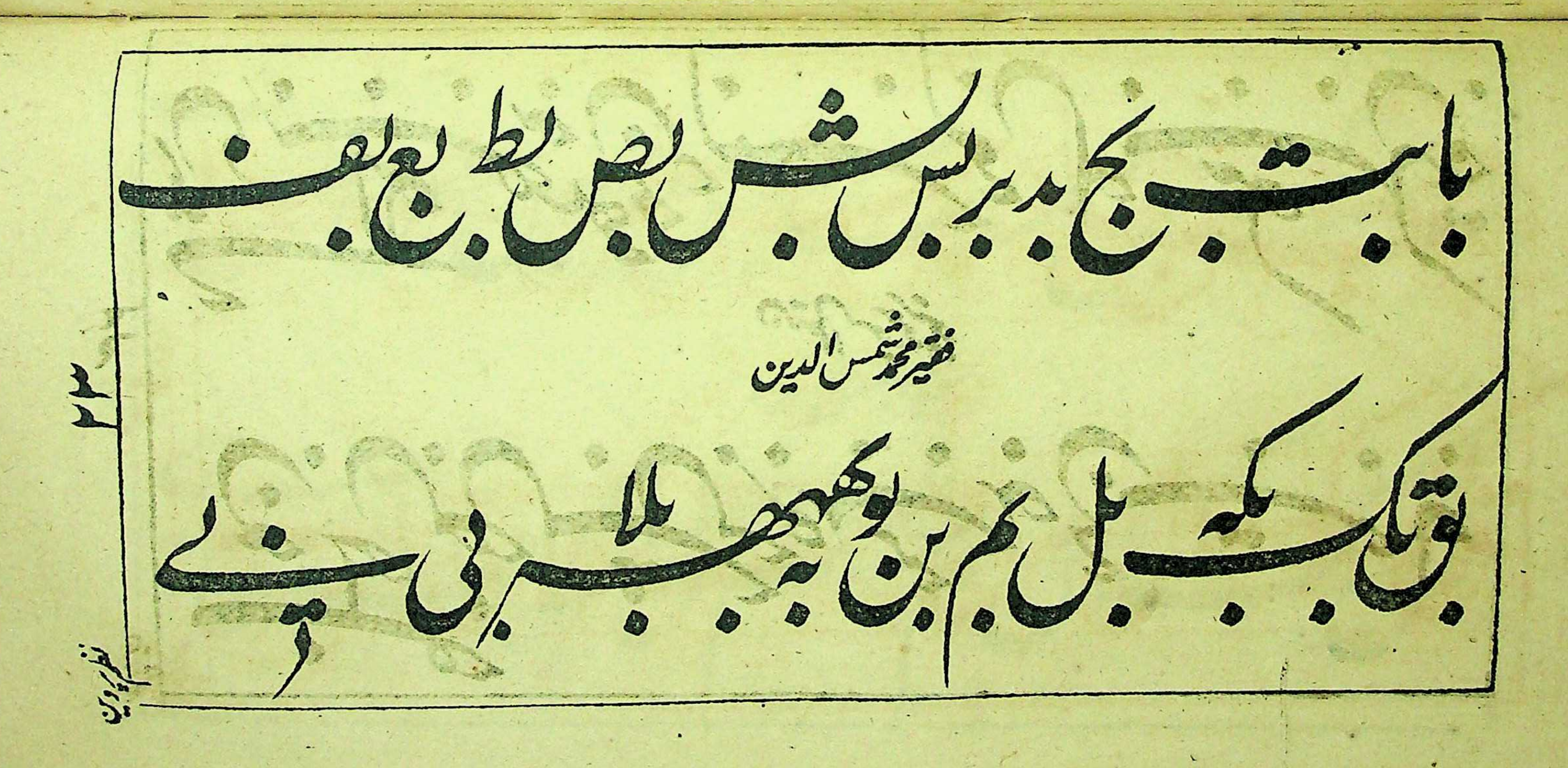
ایک خط مین هون اور سطر دوم مین سرق و شکم گ و ھ و کر
م و گردن ی ایک سیده مین هون اور نیز سرک و گه و ل و
لا و ھ و ے ایک خط مین هون اور ط کو بالائے
ص لکھنا چاہیے اور سر م پائے ل سے شروع کیا جاوے
اور و کو ن کے اوپر سر م کے سیده مین لکھنا چاہیے اور ه
کو اسطرح که خط مماس دوائر سے شکم اوسکا مس کرے اور فاصله
مابین ا و ب و ج و ک و ل و م و ن و ر دوائر سر
و ص و ع ایک ایک نقطه کا هو و درمیان ج و د و
ذ و س و د و نقطه کا و درمیان دوائر س ش و ش ایک
دائره یعنی ۳ نقطه کا اور خوشنویس تحریر هر دو سطور تعلیم
مفردات مین اور بھی چند امر کا لحاظ کرتے هین یعنی حرف ک
سطر دوم محاذی ا و ب سطر اول کے هو اور علی هذا القیاس
ک ش ش ش ھ و ف و ے و دائره ج
و ل و ع و ی و حروف ط و لا هر دو سطور مین محاذی
واقع هون اندرین صورت ک کو سرق سے شروع کرنا چاہیے

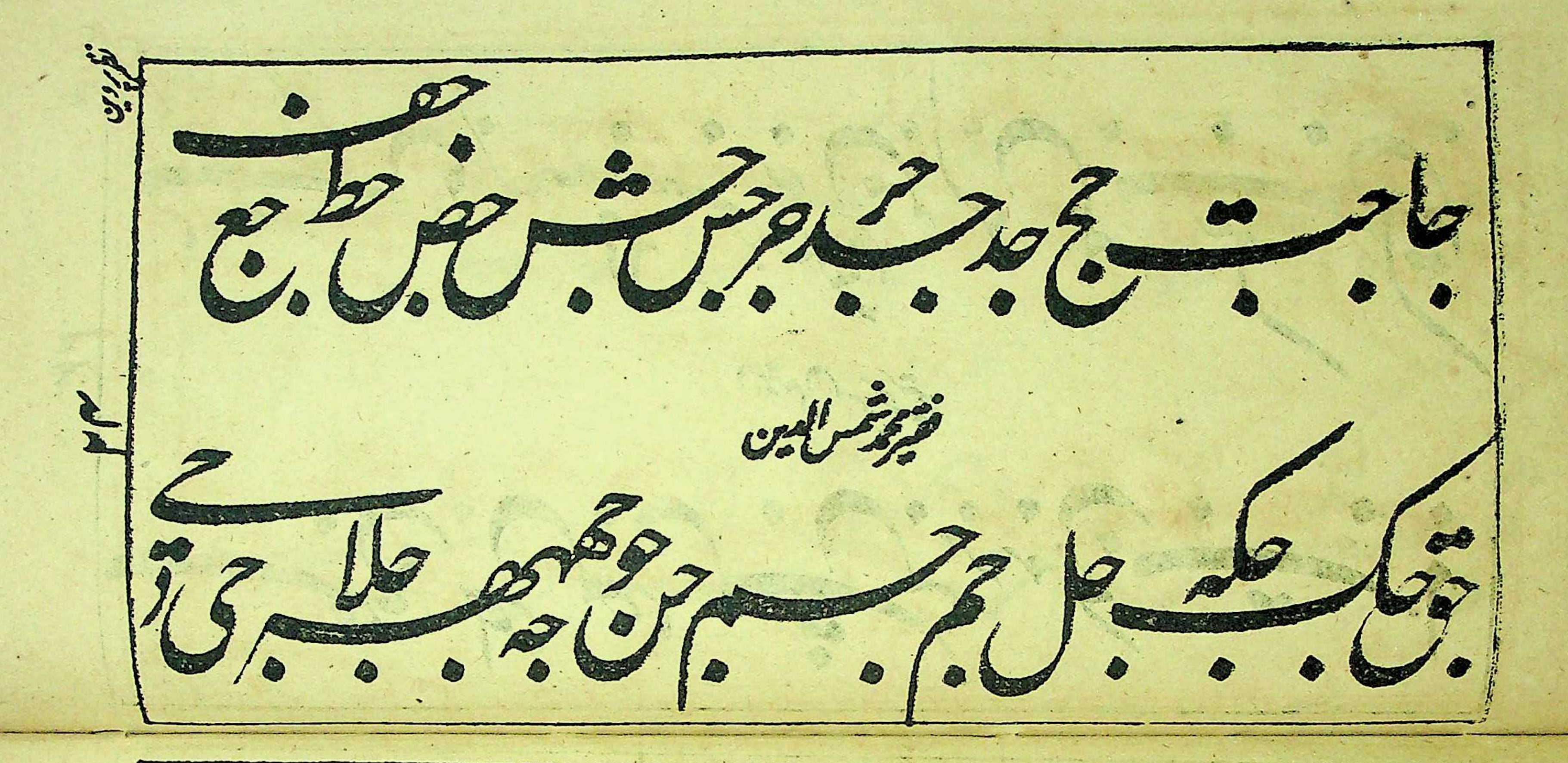

تعلیم ہدایت قواعد حروف
فقیر محمد شمس الدین
دامن جیم

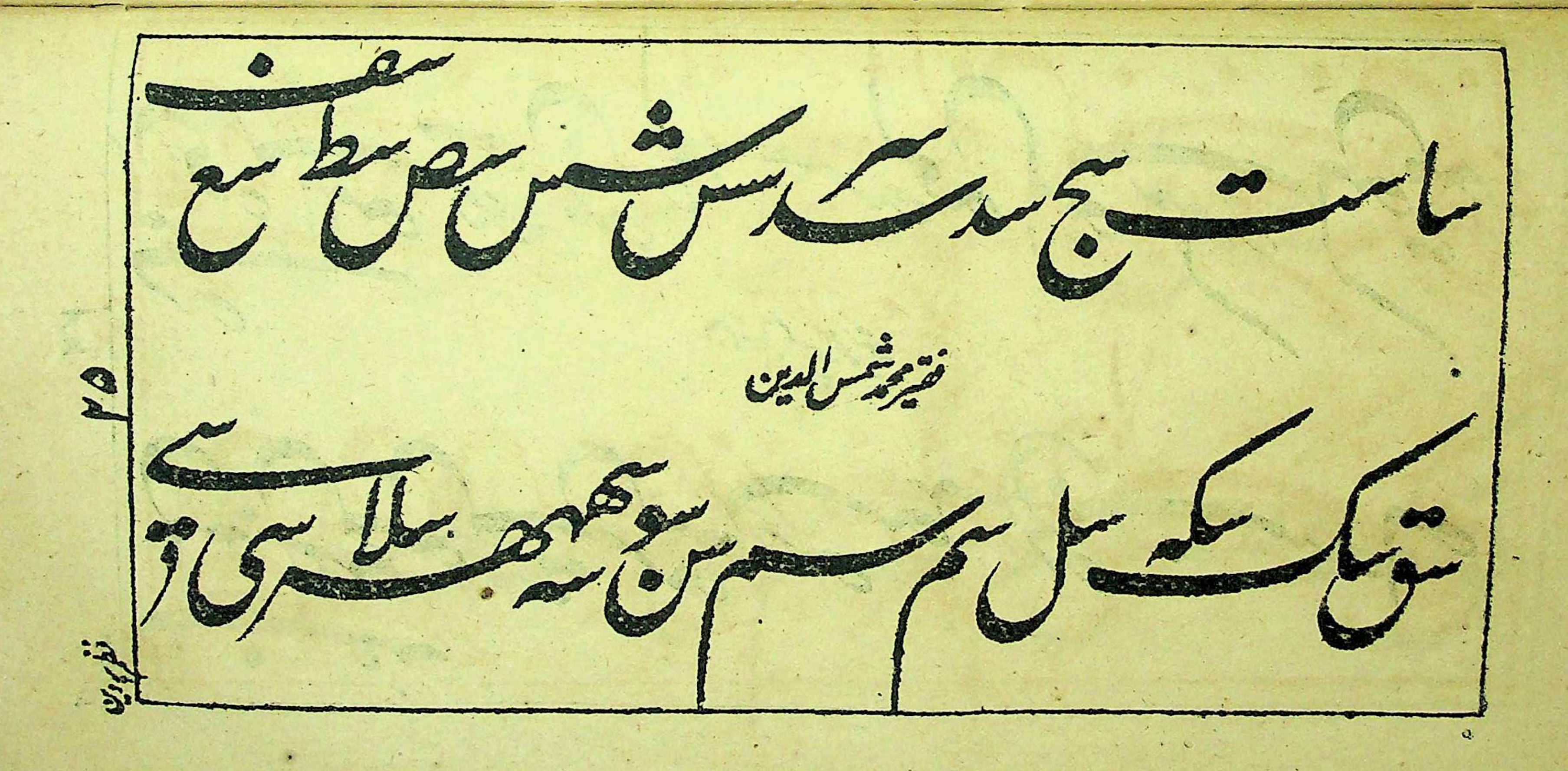

نظم پروین
۲۰
ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
فقیر محمد شمس الدین
ق ک ل م ن و ہ ھ لا ی ے

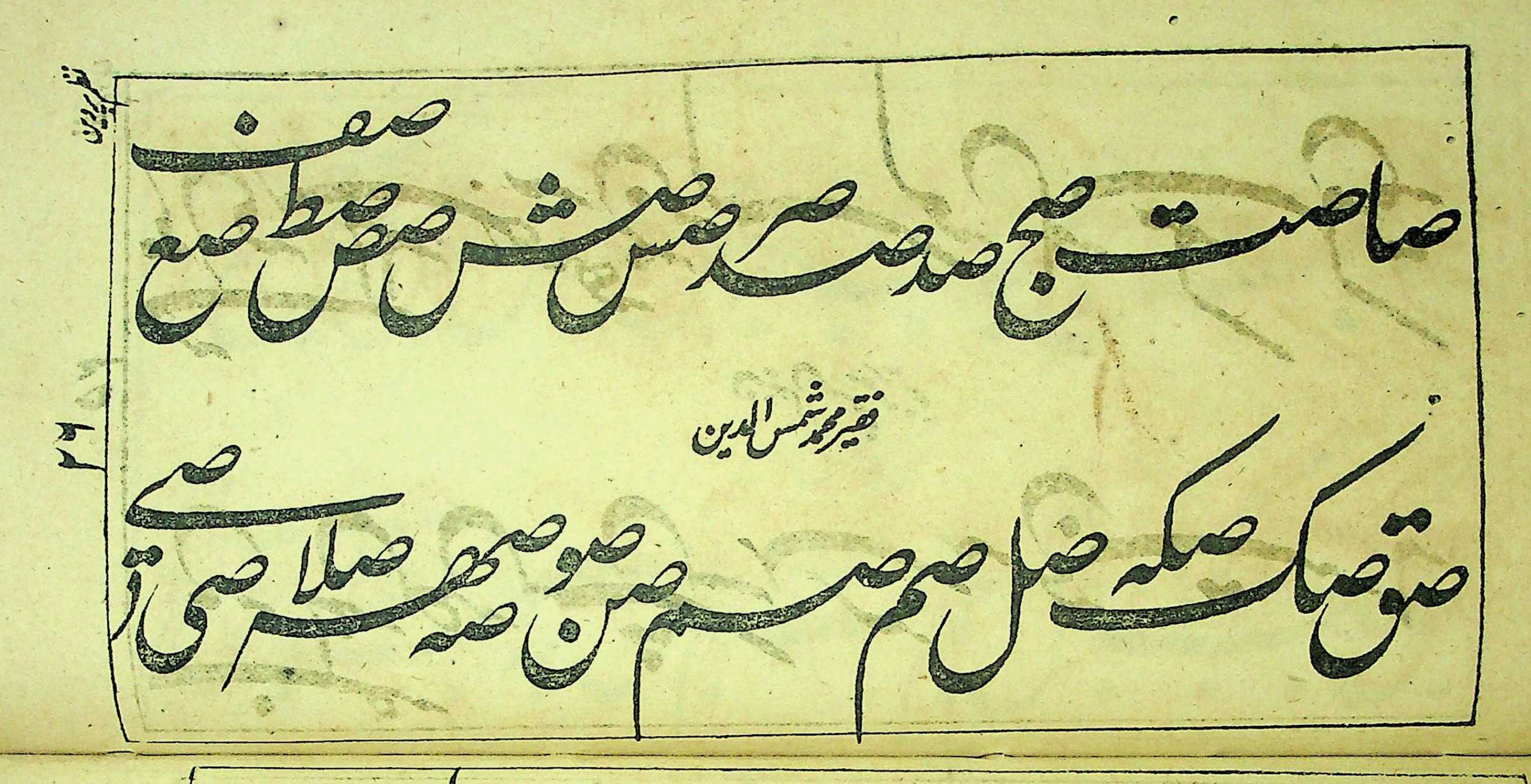

تعلیم ہدایت کرسی و وصل وصل حروف
ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
فقیر محمد شمس الدین
ق ک ل م ن و ھ لا ی ے

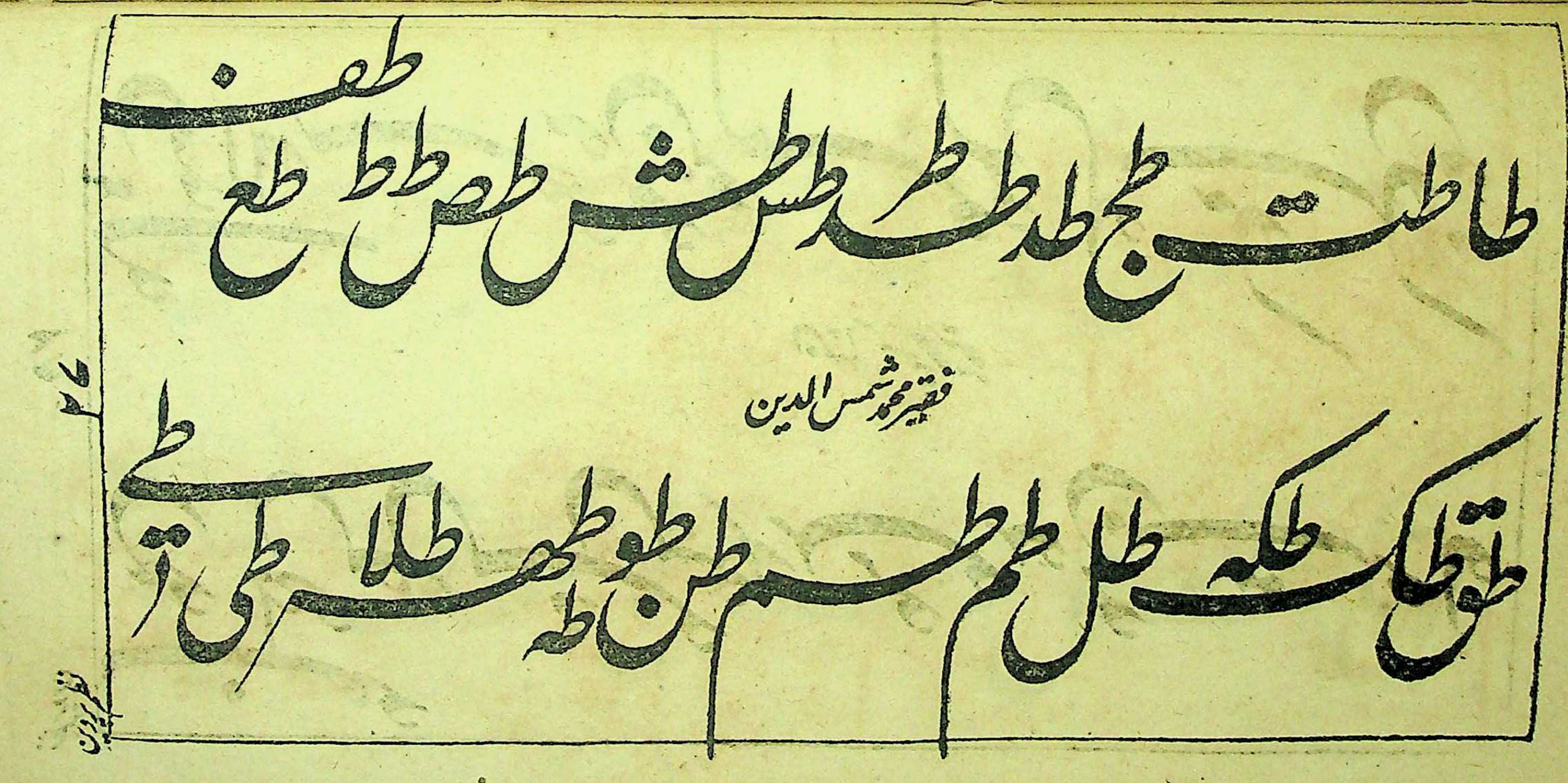

ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
فقیر محمد شمس الدین
ق ک ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

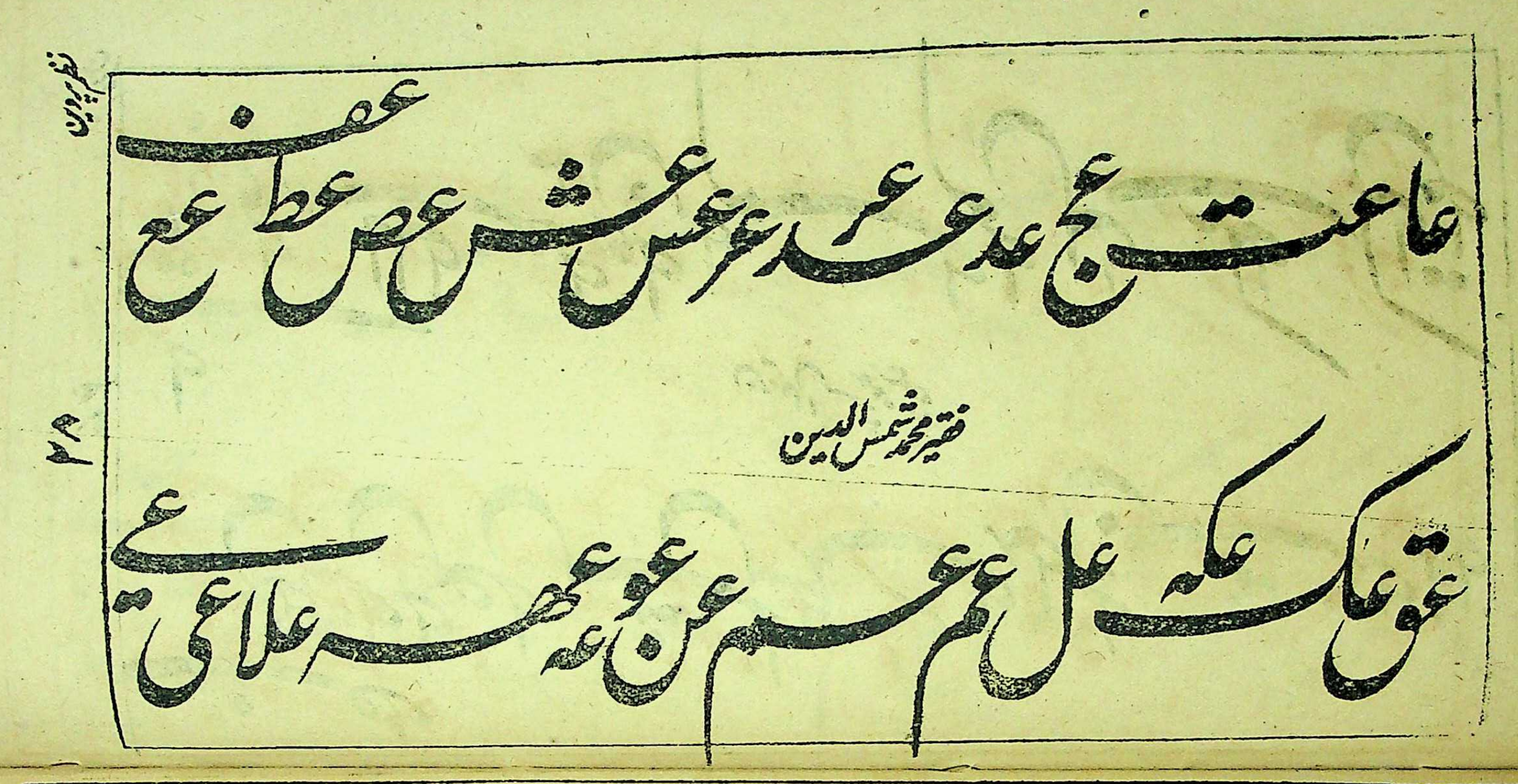

با بت بج بد بر بس بش بص بط بع بف
فقیر محمد شمس الدین
بق بک بکہ بل بم بن بو بہ بھ بلا بی بے

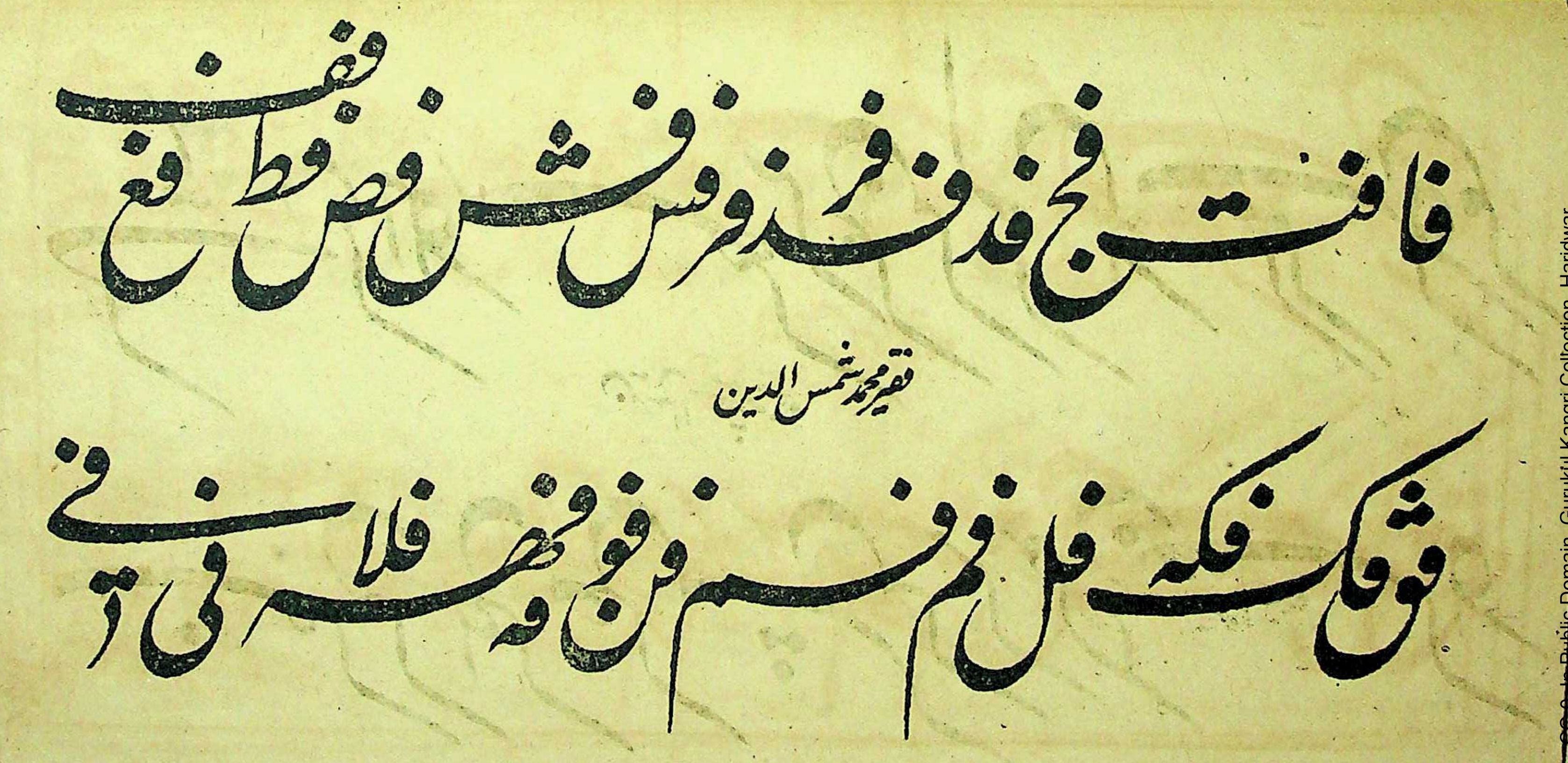

جا جب جت جج جد جر جس جش جص جط جع جف
فقیر محمد شمس الدین
جق جک جل جم جن جو جھ جہ جلا جی جے


فقیر محمد شمس الدین


صا صت صج صد صر صس صش صص صط صع صف
فقیر محمد شمس الدین
صق صک صل صم صن صو صہ صلا صی صے


طا طت طج طد طس طش طص طط طع طف
فقیر محمد شمس الدین
طق طک طل طم طن طو طہ طلا طی


عا عت عج عد عر عس عش عص عط عع عف
فقیر محمد شمس الدین
عق عک عکه عل عم عن عو عه علا عی


فا فت فج فد فر فز فس فش فص فط فع فف
فقیر محمد شمس الدین
فق فک فل فم فن فو فہ فلا فی

[illegible]

فقیر محمد شمس الدین

[illegible]

ما مت مج مد مر مس مش مص مط مع مف

فقیر محمد شمس الدین

مق مک مگ مل مم من مو مہ مھ ملا می مے

ہا ہت ہج ہا ھد ہس ہش ہص ہط ہع ہف

فقیر محمد شمس الدین

ہق ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ہہ ہھ ہلا ہی ہے

نظم پروین

ھا ھب ھت ھج ھد ھر ھس ھش ھص ھط ھع ھف

فقیر محمد شمس الدین

ھق ھک ھل ھم ھن ھو ھہ ھلا ھی ھے

عا عت عج عد عر عس عش عص عط عع عف

فقیر محمد شمس الدین

عق عک عکه عل عم عن عو عه علا عی عے

ففا ففت ففج ففد ففر ففس ففش ففص ففط ففع ففف

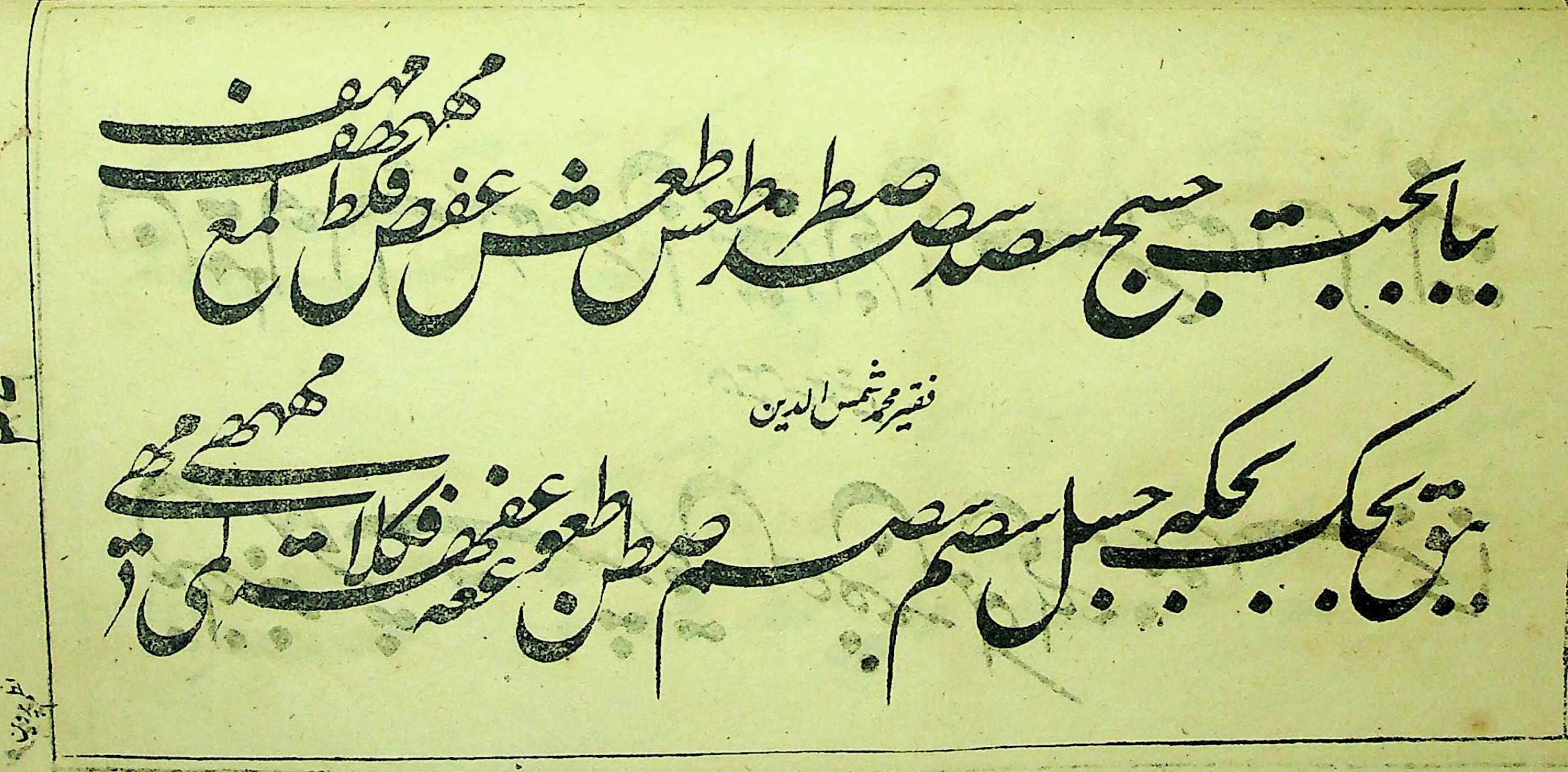
فقیر محمد شمس الدین

ففق ففک ففکه ففل ففم ففن ففه ففو ففهٔ ففلا ففی ففے

با جب تب سج صد صط عس عش فص فط کھ مع مھ مف

فقیر محمد شمس الدین

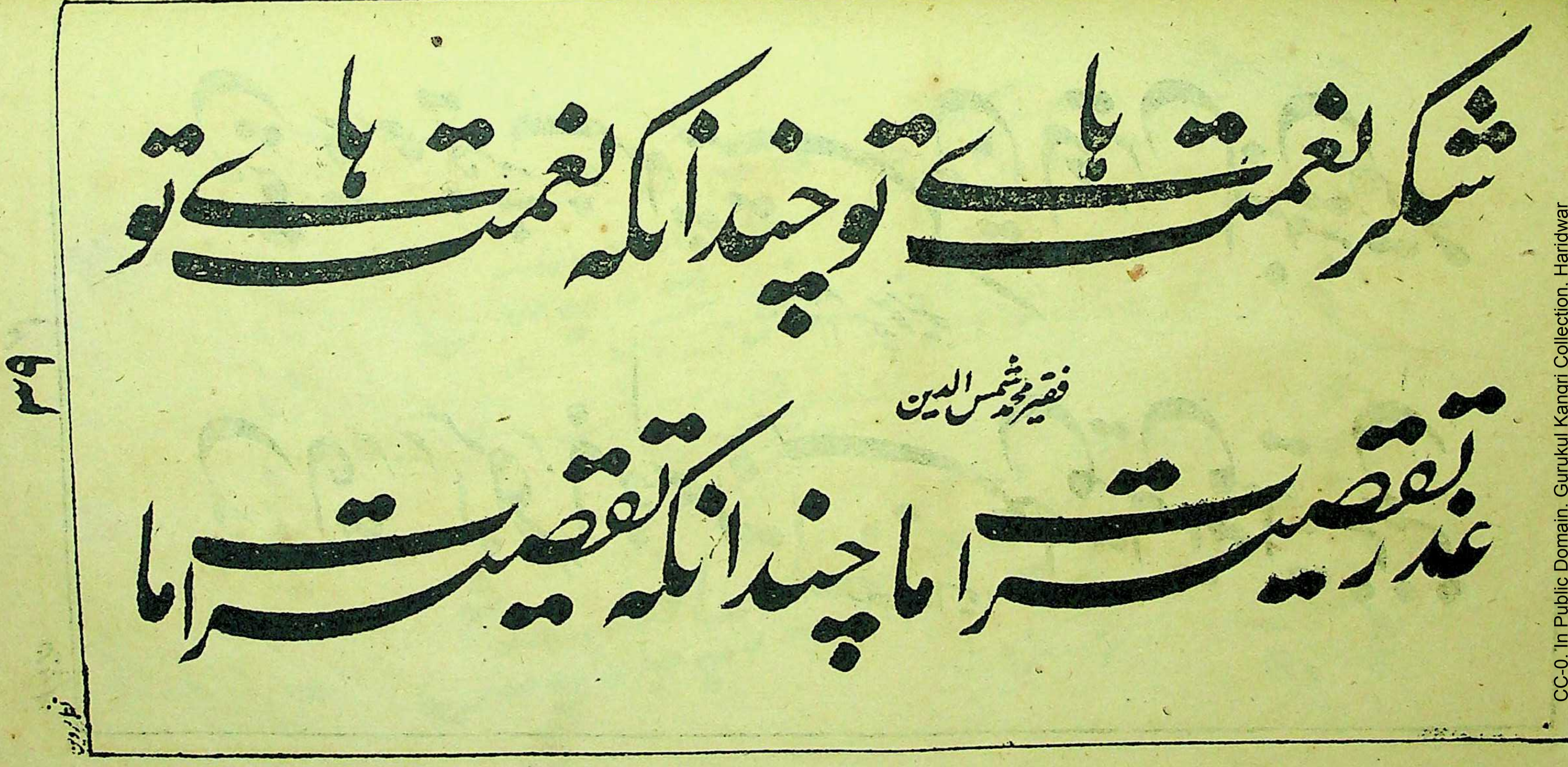
تو حا کب حکہ سل صم صم طن عو فقہ فھ کلا مھ می ے

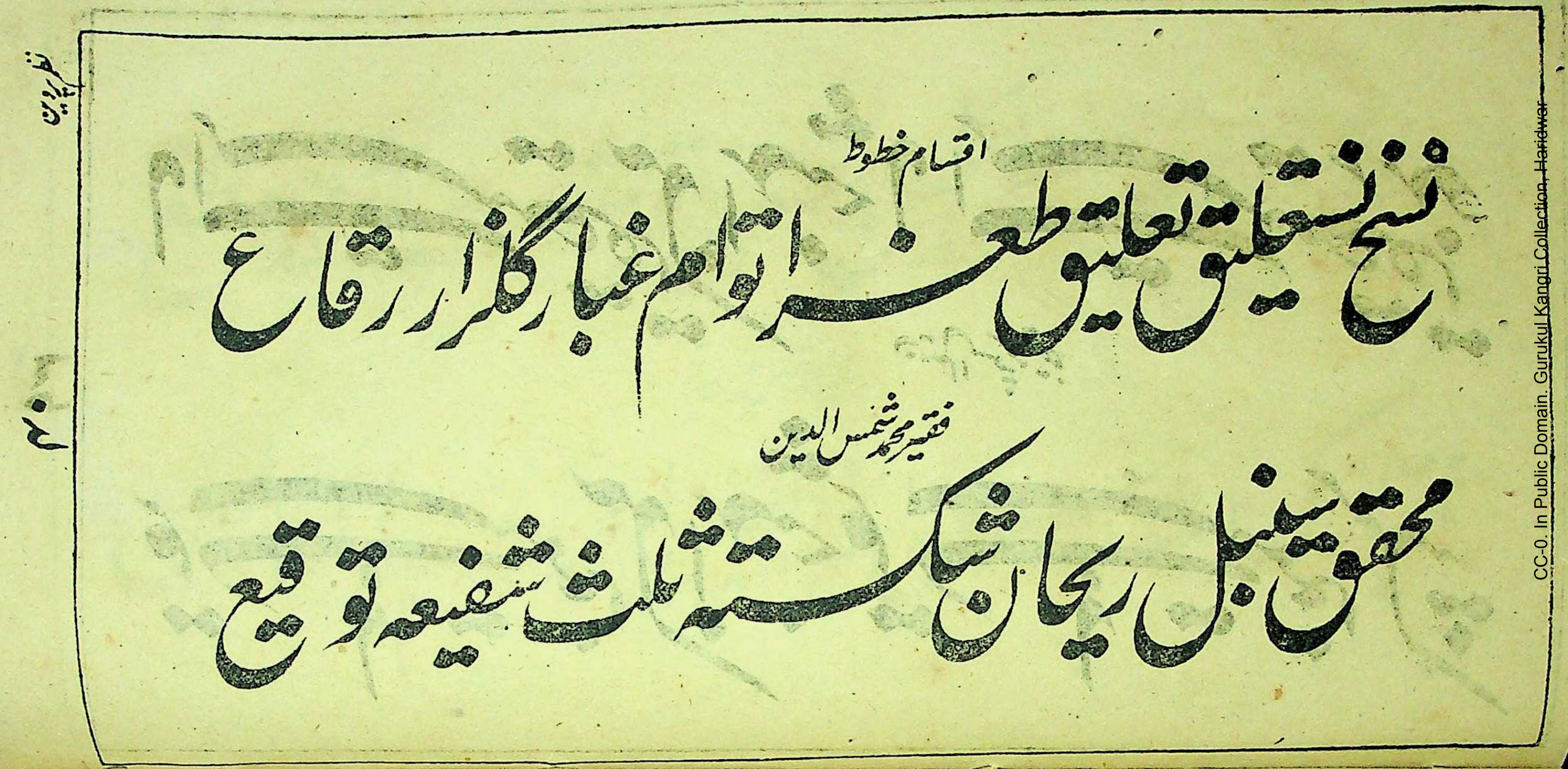

فقیر محمد شمس الدین

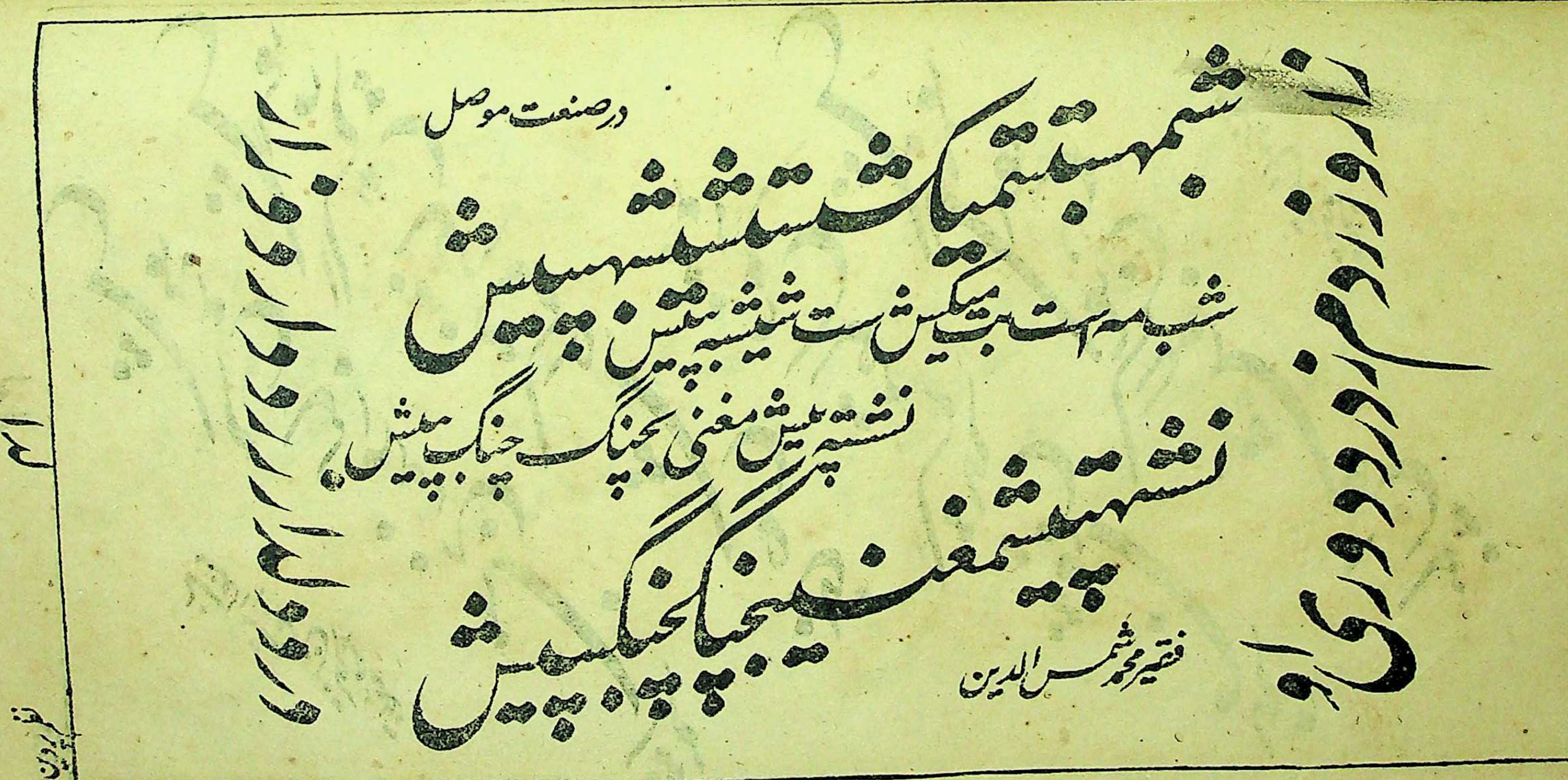
ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

فقیر محمد شمس الدین

فتبارک اللہ احسن الخالقین الحمد للہ رب العالمین


شکر نعمت های تو چندانکه نعمت های تو
فقیر محمد شمس الدین
عذر تقصیرات ما چندانکه تقصیرات ما


اقسام خطوط
نسخ نستعلیق تعلیق طغرا توام غبار گلزار رقاع
فقیر محمد شمس الدین
محقق سنبل ریحان شکسته ثلث شفیعه توقیع


در صنعت موصل
فقیر محمد شمس الدین

[illegible]

[illegible]

… محمد شمس الدین

قطعه

وحشی نگهان شکستگی ما مپسند
مژگان سیهان شکستگی ما مپسند
دل‌تنگ‌جهان شکستگی ما مپسند
مسکین نگهان شکستگی ما مپسند

فقیر محمد شمس الدین

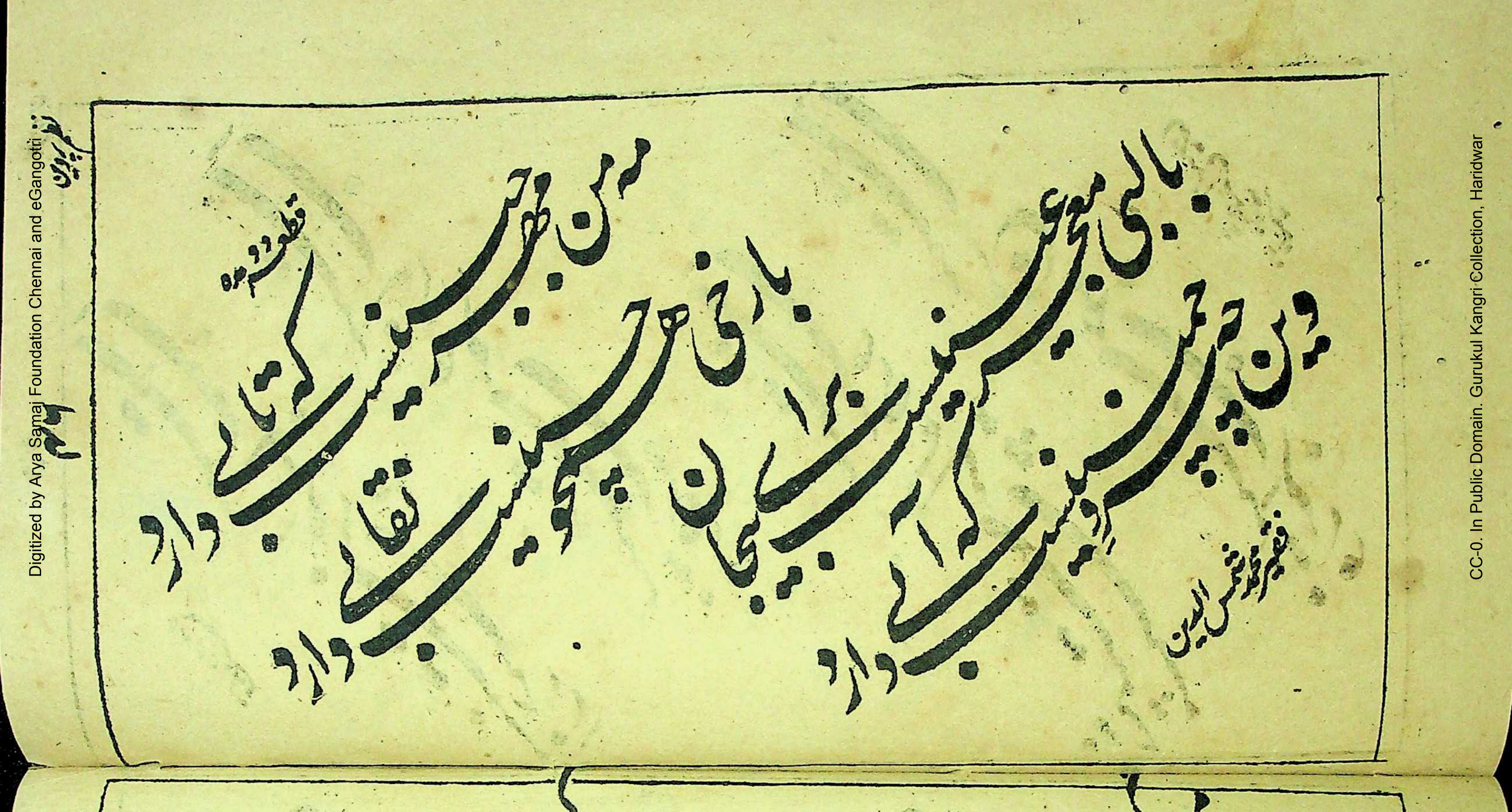
[illegible]

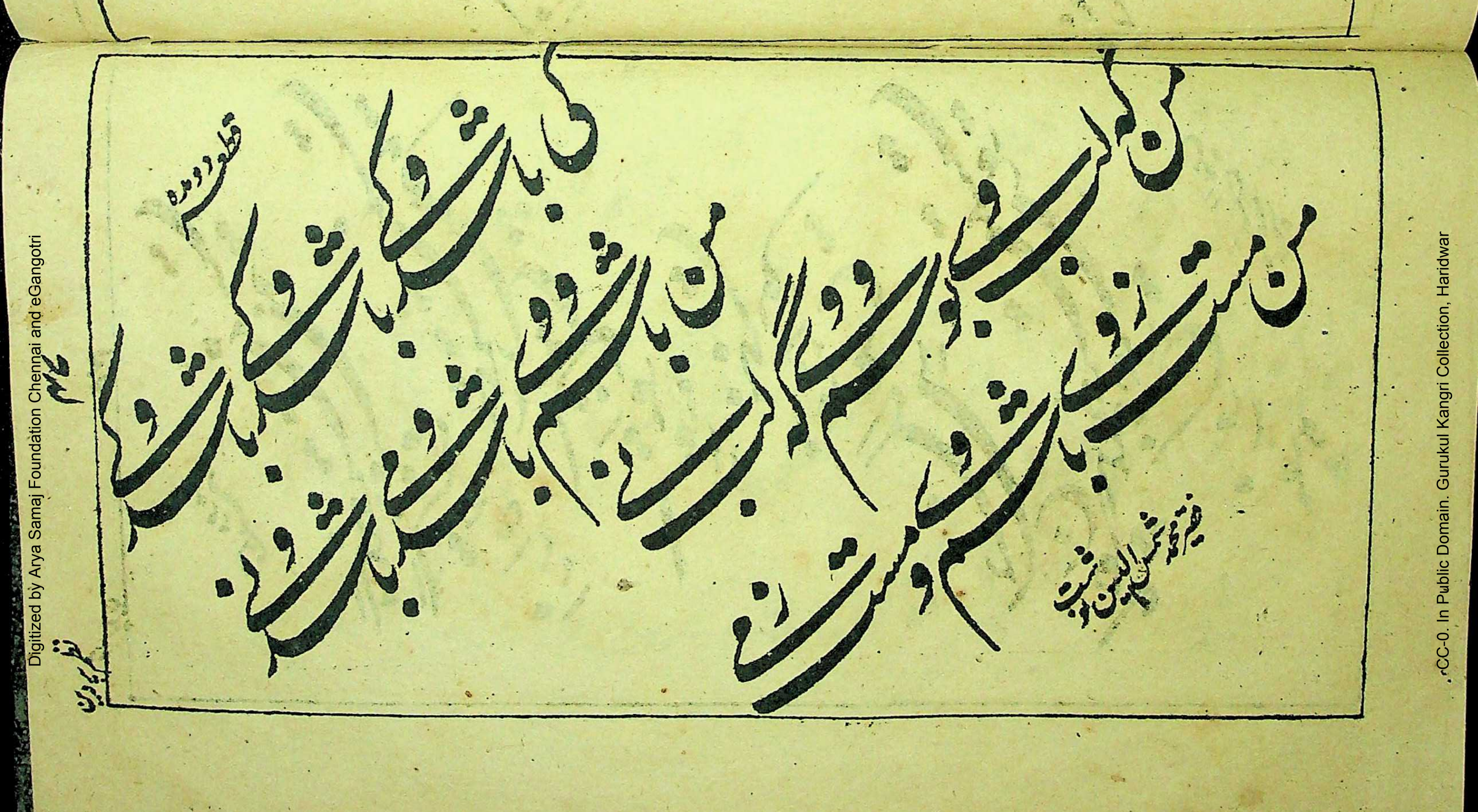
فقیر محمد شمس الدین

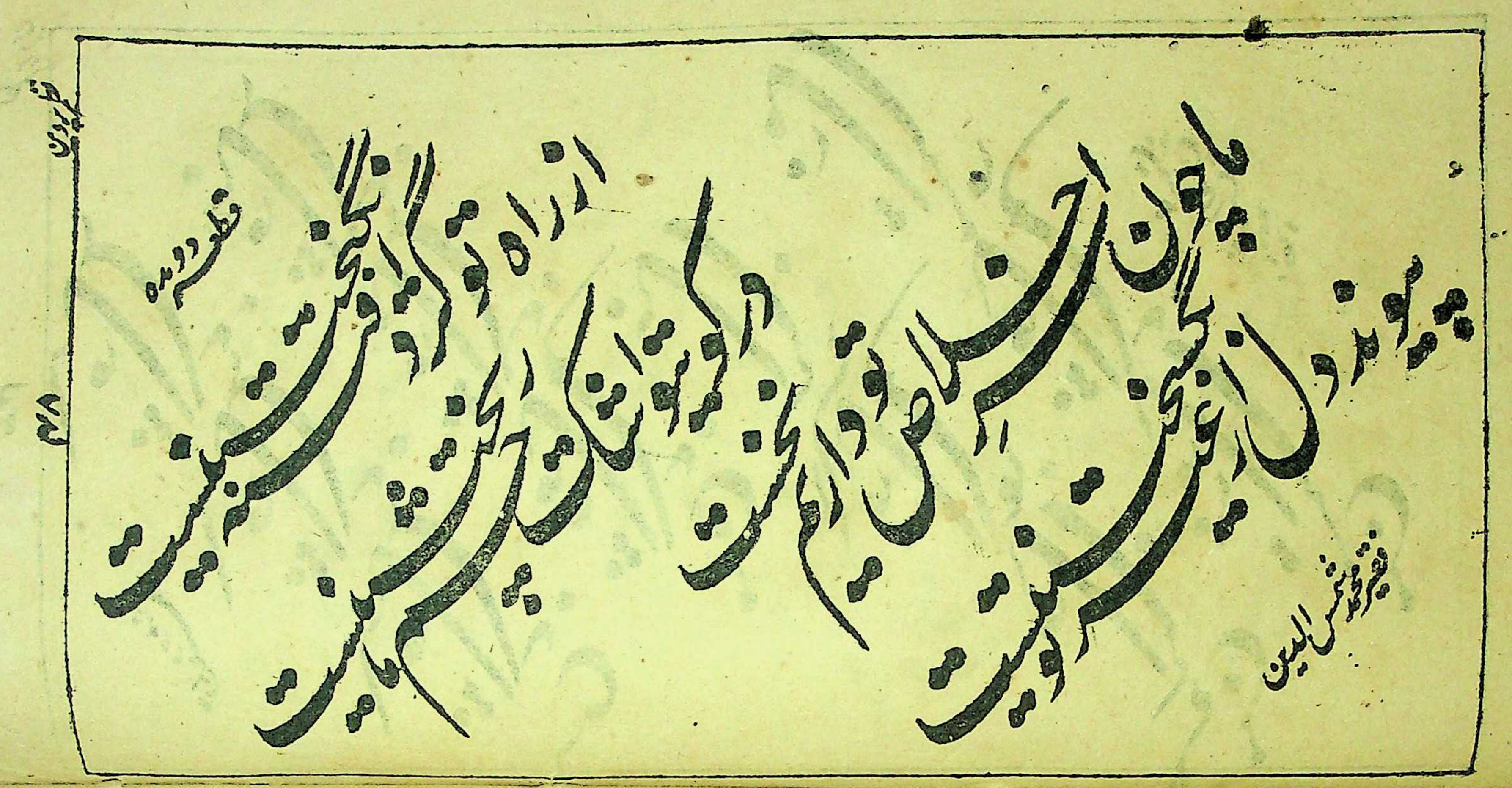
قطعه دوم

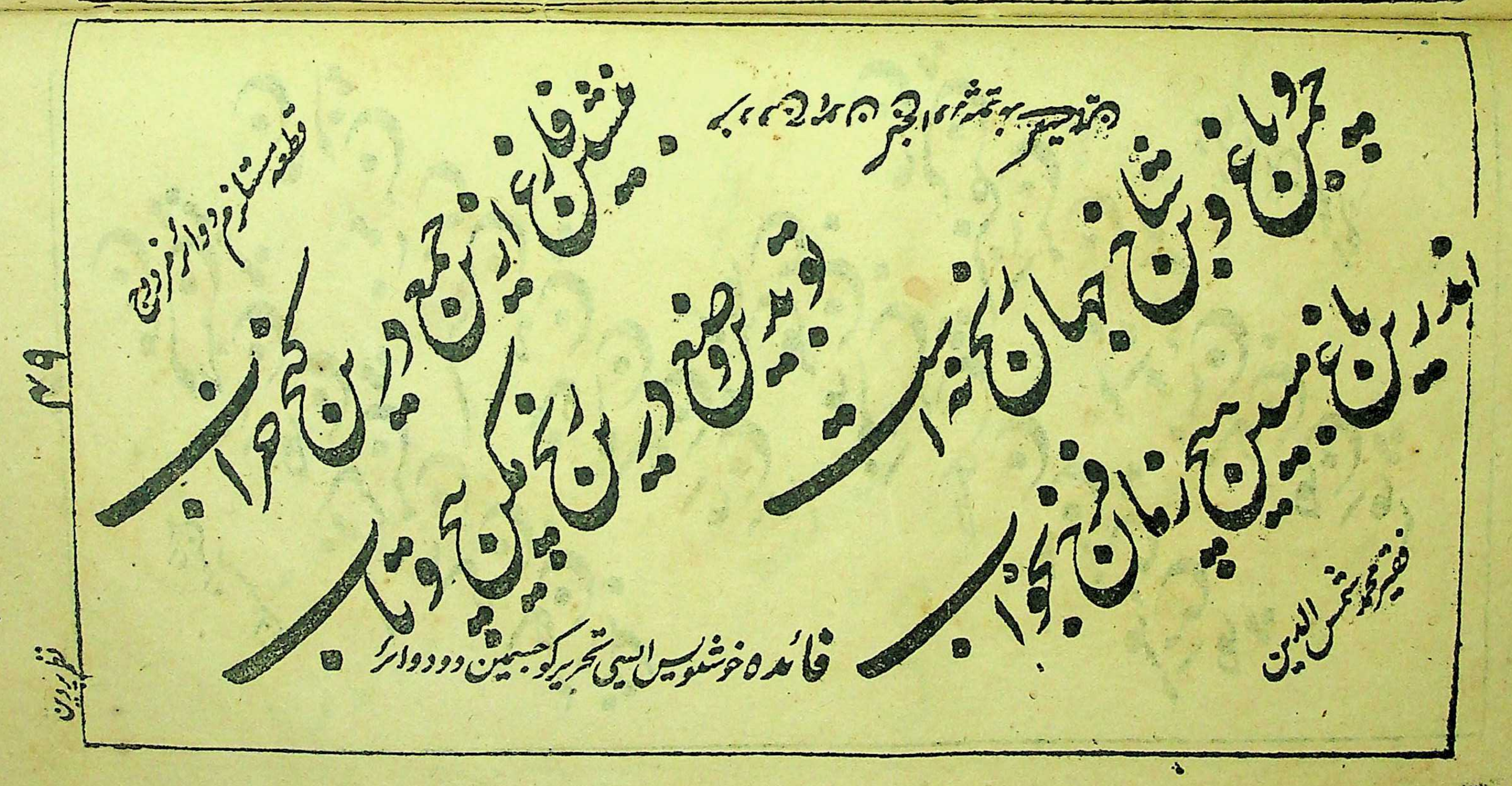
از حسن تو بزم ما حباب است
وز قند لبت خسرو در تاب است
چشم تو مست پیاله در دست
وز نرگس مست تو جهان مست است

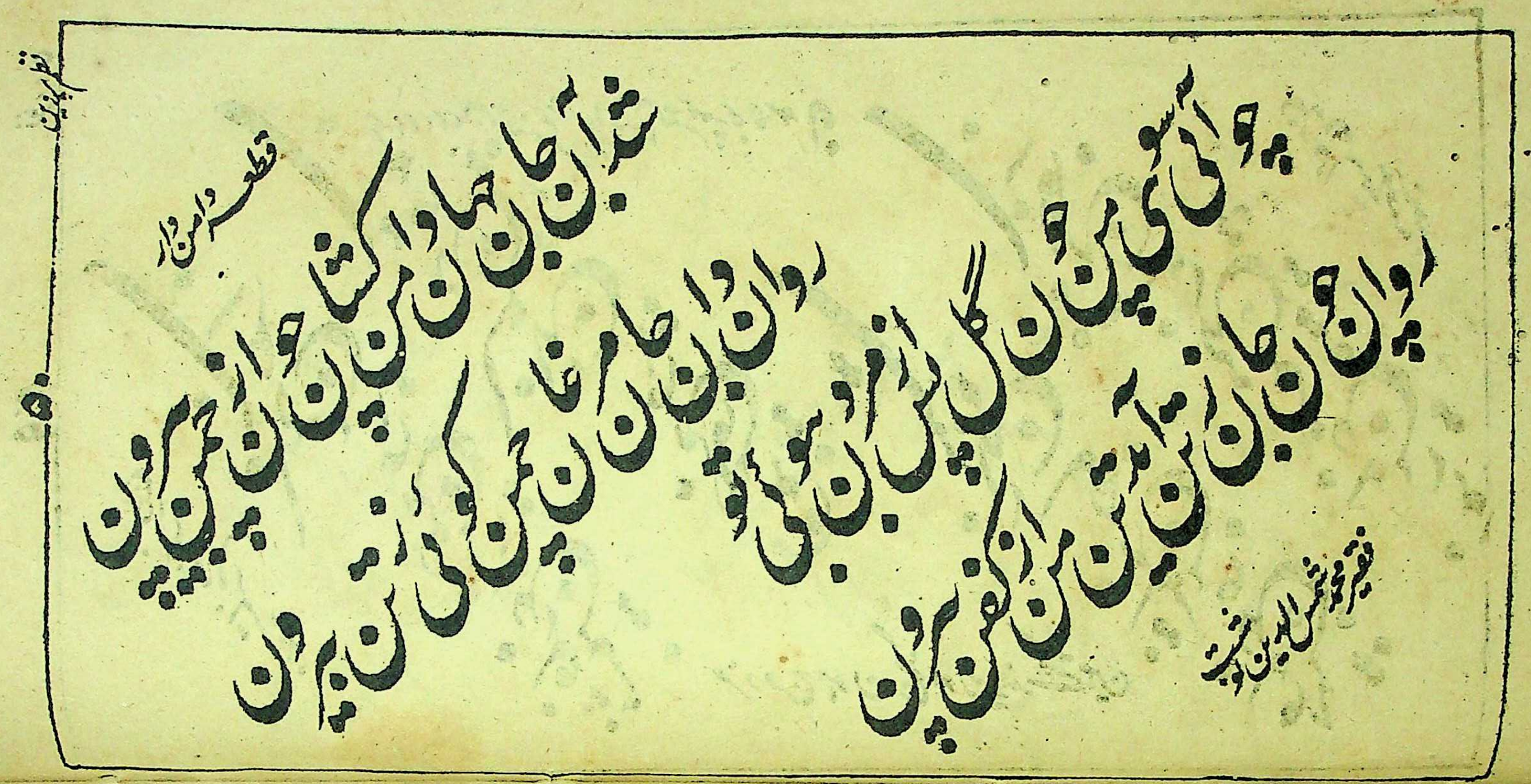
فقیر محمد شمس الدین


قطعه
فقیر محمد شمس الدین




فقیر محمد شمس الدین


فائده خوشنویسی ایسی تحریر کو جسمین دو دو وار
فقیر محمد شمس الدین



هو المعز

از آمدنت اگر خبر داشتمی
در رهگذرت گل و سمن کاشتمی
نگذاشتمی که پای جانان
خاک قدمت ز دیده برداشتمی

فقیر محمد شمس الدین

مؤلفه

در کار ز حسن تو شکیبها دارم
در سینه ز هجر تو شکیبها دارم
با این همه عزم و پیمان وفا
مشکل که بحسن تو شکیبها دارم

در ۲ دسمبر ۱۸۵۵ عیسوی

فقیر محمد شمس الدین
ملازم مطبع اوده اخبار

تقریظ و قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر عالی شاعر شیرین مقال ناظم نازک خیال جناب منشی گیندن لال صاحب گوہر بدایونی سلمہ اللہ تعالیٰ دوست مصنف

سب سے اول خطاط ازل سزاوار حمد و ثنا ہی جسکے دو حرف کاف و نون سے سب جہان بنا ہے لیکن زبان سے اوسکا بیان محال ہی اور قلم سے اوسکی تحریر اشکال لہذا اوس سے درگذر ہی ادائے مطلب پر نظر ہے یعنی مجھے عرصہ سے ایسے اردو رسالہ خوشخطی کی تلاش درپیش تھی بلکہ جستجو بیش از بیش تھی جسمین بعبارت سلیس و نظم نفیس کما ینبغی قواعد مرقوم ہون اور طلبہ کو جملہ امور متعلقہ خوش قلمی اوس سے بآسانی معلوم ہون ان دنون وہ آرزو بر آئی یعنی یہ نادر کتاب نظر آئی مصنف اسکی جناب منشی دیبی پرشاد صاحب سحر حقیقت مین خوشنویس باکمال ہین اور شاعر بھی عدیم المثال ہر علم و فن مین طاق ہین خوش اخلاقی مین یگانۂ آفاق ہین۔ اگرچہ اپنے دوست کی تصنیف ہر کسیکو پسند آتی ہے مگر قطع نظر اس سے حق بات کہی جاتی ہی کہ مفردات و مرکباب و وصل و فصل و کرسی الفاظ ایسی کونسی بات ہی جو اس کتاب مین نہین ترا ش و گرفت قلم و مقادیر قامت حروف و رسم الخط کیا باقی رہگیا جو سن انتخاب

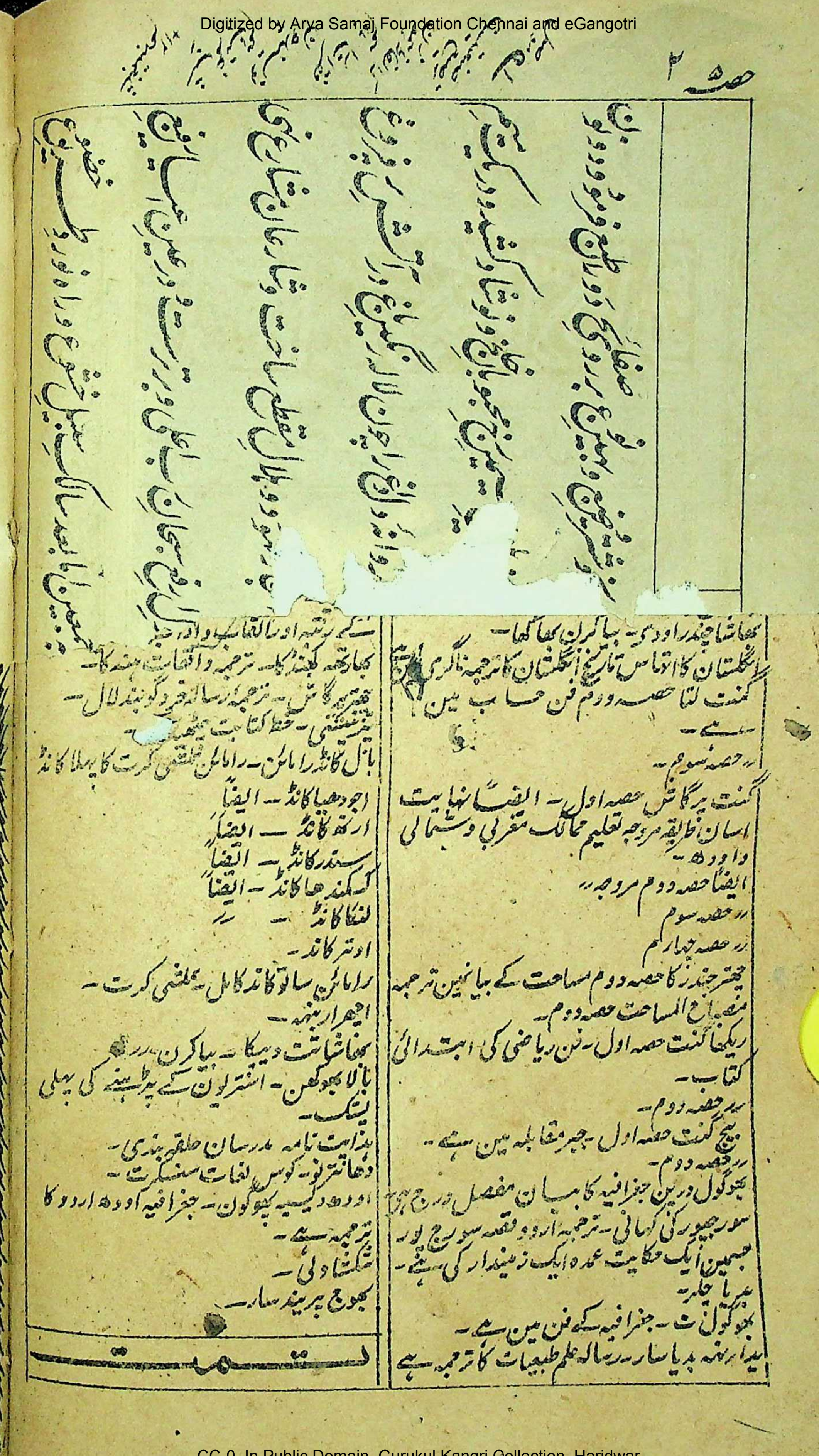
نہین کتاب ہی یا جملہ رسالجات خوشنویسی کا انتخاب ہی اس نسخہ کو اگر نسخۂ
کیمیا لکھون تو بجا ہی اور اوسکی مصنف کو اگر سحر کہون تو واقعی اور
زیبا ہی ممدوح الیہ نی بفرمایش بعض احباب بخصوص جناب فیضمآب منشی
نولکشور صاحب مہتمم مطبع اوده اخبار اس کتاب کو جب باردوم ترتیب
دیا یعنی ترمیم کیا تو نایاب ہوگئی بلکہ لاجواب ہوگئی حقیقت مین
اچھا چھاپا ہی اور اس کتاب کو عمده چھاپا ہی مین نی بھی بلاحظہ کتاب
ایک قطعہ جسمین ہر شعر چار جزو کا ہی اور ہر جزو کی اعداد سی حرف سے
جداگانہ سال تاریخ ہجری و مسیحی و فصلی و سمبت بہ ترتیب حاصل ہوتا ہی
تحریر کیا اور جزو آخر شعر آخر مین پانچوان ماده لکھہ دیا + وہو ہذا -

حاکم ملک سخن	افسر منشی لقب	حافظ اقلیم علم	حارس باغ ادب
فاضل یکتائی ہر	عالم معجز بیان	عاقل عیسی نفس	کہتے ہین سحر اوسکو
رکھتی ہین خوب آگہی	ضابطۂ شعر ہے	رکھتی ہین مصرف علم	ظاہر او رو روز و شب
غور سے جب یہ کتاب	غیرت گلشن لکھی	غیب سے آئی ندا	غیرت گلزار ادب
۱۲۸۸ ہجری	۱۸۷۱ عیسوی	۱۲۷۸ فصلی	۱۹۲۸ سمبت

تمام شد

تحریر اقلیدس حصہ دوم —
جوہر عقل —
قصہ سورج پور — ایک نمبردار کا قصہ ہے —
انشاے اردو حصہ اول — خط کتابت کا طرز مضمون — ہر مرتبہ کے القاب و آداب کے ساتھ —
ایضاً حصہ دوم ایضاً
زبدۃ الحساب حصہ دوم —
تسہیل القواعد — صرف و نحو اردو میں ہے —
منتہی الحساب حصہ سوم فن حساب میں ہے —
کریم اللغات مجلد — مولفہ کریم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر لاہور مع جلد —
" بلا جلد —
مفید المبتدی حصہ اول — بچون کی پہلی کتاب
ایضاً حصہ دوم —
تاریخ انگلستان خورد —
دائرہ علم —
پند نامہ کاشتکاران — مختصر مختصر نصیحت الفاظ کی لیے
رسالہ علم طبعیات — اکثر آلات فلسفی کا بیان مع مطالب و اصول —
انیس السائحین حصہ اول حالات اکثر ملک و شہر جو دنیا میں نامی گرامی مشہور ہیں مع دیگر حالات متعلقہ یادگار
ایضاً حصہ دوم — ایضاً ایضاً
ایضاً حصہ سوم — ایضاً
معلم المبتدی — قواعد اردو میں ہے —
منتخبات اردو حصہ اول خورد — انتخاب الف لیلہ و قصہ سند باد جہازی وغیرہ —
ایضاً حصہ دوم خورد — اخوان الصفا — دیوان میر درد باب ۷ گلستان رسالہ حکیم ہرزو یہ وغیرہ کا انتخاب —
" حصہ اول کلان — اسمین انتخابات عمدہ عمدہ نظم و نثر ہر قسم کی
" حصہ دوم کلان "
ہدایت نامہ مدرسان حلقہ بندی
کاپی بک مشق تعلیم
اصلاح الحروف حصہ اول — تعلیم خوشخطی اطفال کی
ایضاً حصہ دوم —
ایضاً حصہ سوم —
مقدمۃ المساحت — رسالہ خورد گوبند لال صاحب فن مساحت میں ہے —

شمس النہار العریض — رسالہ کلان گوبند لال صاحب کا جس میں فن مساحت کو کمال شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور ہر قسم کے نقشہ پیمایش کا مفصل حال ہے مع تصویرات نقشجات —
مفید الانشا — رقعات سلیس عبارت میں ہیں —
تعلیم المبتدی — بکرر نظر ثانی ہو کر چھپی ہے —
مجموعہ سخن حصہ اول — انتخاب نظم اردو و مثنوی و غزل و قصائد وغیرہ مع فرہنگ حل اصطلاحات و لغات —
حصہ دوم — عمدہ طور سے نظر ثانی ہو کر چھپی
امان اللغات — تصنیف مولوی امان الحق صاحب مدرس دوم جوبلی اسکول لکھنو اودہ —
جغرافیہ اودہ — مولفہ پنڈت شیو نراین مرحوم ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنو مروجہ تعلیم اودہ —
مفید الصبیان — تعلیم دہاتی کی دوسری کتاب نظر ثانی ہو کر طبع ہوئی ہے —
تکلم المدرسہ — انگریزی و اردو کی باہم مقابلہ ایک دوسرے کا ترجمہ —
ترجمہ علم مثلث — مولفہ بابو سیتل پرشاد ہیڈ ماسٹر سابق اسکول اوناو —
مفید مالگذاران — مولفہ منشی غلام حیدر صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر —
مفید الکاشتکاران — ایضاً ایضاً
کلید سخن — کلکتہ یونیورسٹی کی شرح انٹرنس کورس — ایضاً
گلشن غیرت — حکایت لطیف و قصہ دلچسپ تصنیف منشی غلام حیدر خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر —
کیمیاے حکمت — مصنفہ مولوی وحید الدین احمد صاحب متضمن قواعد حکمیہ اور حکایات مفیدہ و وقائع نگار انگلستان یعنی تاریخ ملبوطہ انگلستان کالیر صاحب کی تاریخ مشہور و صحیح سے ترجمہ ہوئی ہے —
مکتوب احمدی — ہر قسم کے خط شکستہ و شفیعہ کی انشا جسکے پڑھنے سے ہر خط شکستہ و بدخط کے پڑھنے میں قوت حاصل ہو جاتی ہے —
مثنوی بزم وصال — تصنیف شاعر عجمی تخلص وصال —
معیار القواعد — قواعد فارسی مولفہ محمد ممتاز الحق صاحب فارسی مدرس ہائی اسکول لکھیم پور —
تہذیب النسا — تعلیم مستورات میں یہ کتاب مولفہ اوحد الدین صاحب ہے —



بھاشا چندر اودے - بیاکرن بھاشا -
انگلستان کا اتہاس تاریخ انگلستان کا ترجمہ ناگری
گنت لتا حصہ دوم فن حساب مین
ہے -
" حصہ سوم -
گنت پرکاش حصہ اول - الفباً نہایت
اسان طریقہ مروجہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی
و اودھ -
ایضاً حصہ دوم مروجہ "
" حصہ سوم
" حصہ چہارم
چھتر چندر کا حصہ دوم مساحت کے بیان مین ترجمہ
مفتاح المساحت حصہ دوم -
ریکھا گنت حصہ اول - فن ریاضی کی ابتدائی
کتاب -
" حصہ دوم -
بیج گنت حصہ اول - جبر مقابلہ مین ہے -
" حصہ دوم -
بھوگول درپن جغرافیہ کا بیان مفصل درج ہے
سورجپور کی کہانی - ترجمہ اردو قصہ سورجپور
جسمین ایک حکایت عمدہ ایک زمیندار کی ہے -
عبریا چلیتر
بھوگول ت - جغرافیہ کے فن مین ہے -
پدارتھ بدیا سار - رسالہ علم طبعیات کا ترجمہ ہے

کے ترجمہ ادب رسالہ القاب و اداب
بھاشا چندرکا - ترجمہ و القابات ہند کا -
چھتر پرکاش - ترجمہ رسالہ چھتر گوبند لال -
شیخ چلی - خط کتابت
بال کانڈ راماین - راماین تلسی کرت کا پہلا کانڈ
اجودھیا کانڈ - ایضاً
ارنیہ کانڈ - ایضاً
سندر کانڈ - ایضاً
کشکندھا کانڈ - ایضاً
لنکا کانڈ - "
اوتر کانڈ -
راماین ساتوں کانڈ کامل - تلسی کرت -
اچھر ابھیاس -
بھاشا تت دیپکا - بیاکرن " "
بالا بودھن - استریون کے پڑھنے کی پہلی
پستک -
ہدایت نامہ مدرسان حلقہ بندی -
دھاتو کوش لغات سنسکرت -
اودھ دیش بھوگول - جغرافیہ اودھ اردو کا
ترجمہ ہے -
گلستان ہندی -
بھوج پربندھ سار -

تمت

یدوزبان تصحیح مدعا و هان تلویح مطلب دلکشا میکشاید چون

وخیال الطبع حصهٔ پنجمین آن نگارستان مطبوع مشحون با قطاع

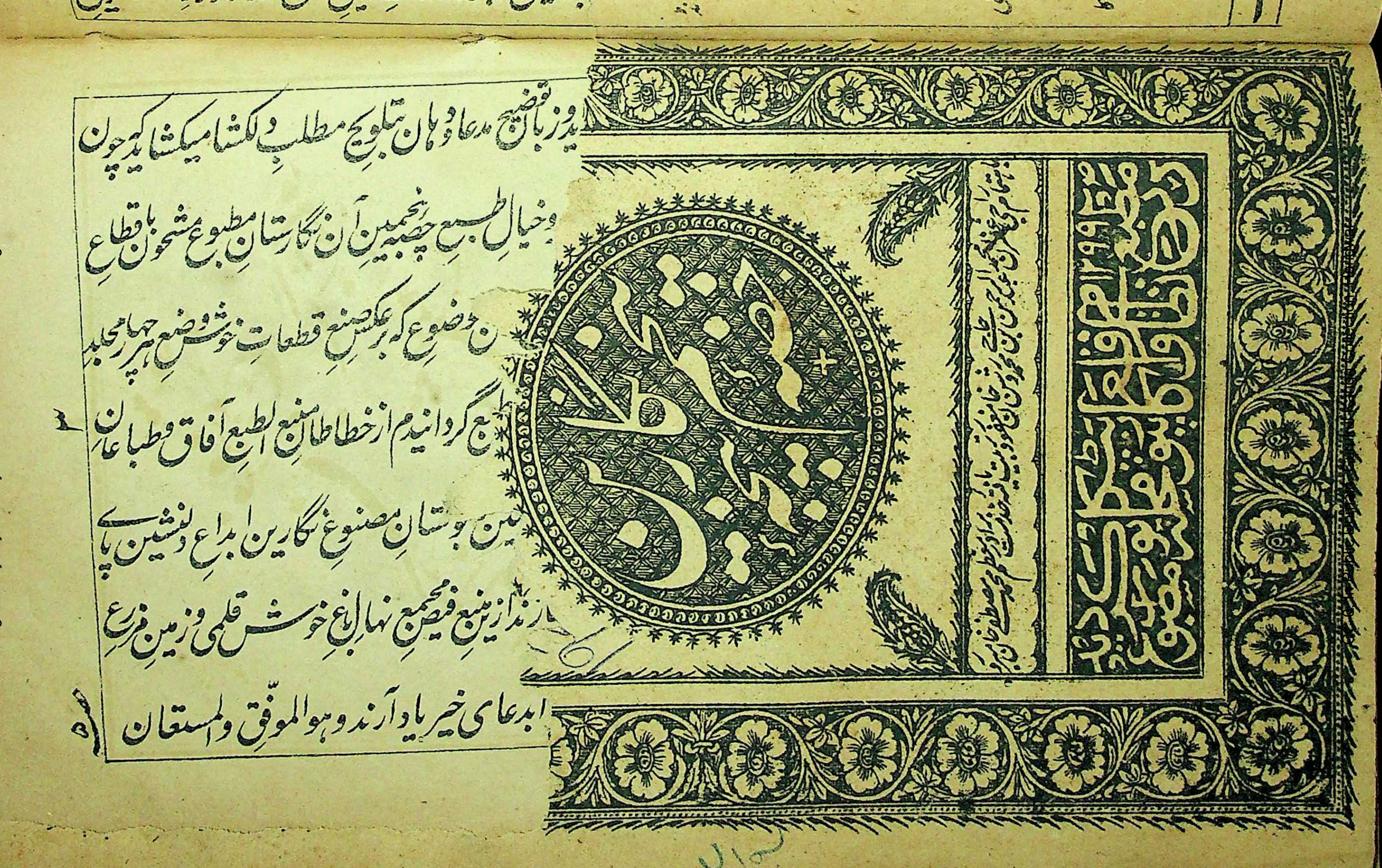
ن خصوع که برعکس صنیع قطعات خوش وضع هر چهار مجلد

ع گردانیدم از خطاطان صنیع الطبع آفاق وطباعان

مین بوستان مصنوع نگارین ابداع دلنشین پای

از نذر منبع فیض مجمع نهال باغ خوش قلمی و زمین فرع

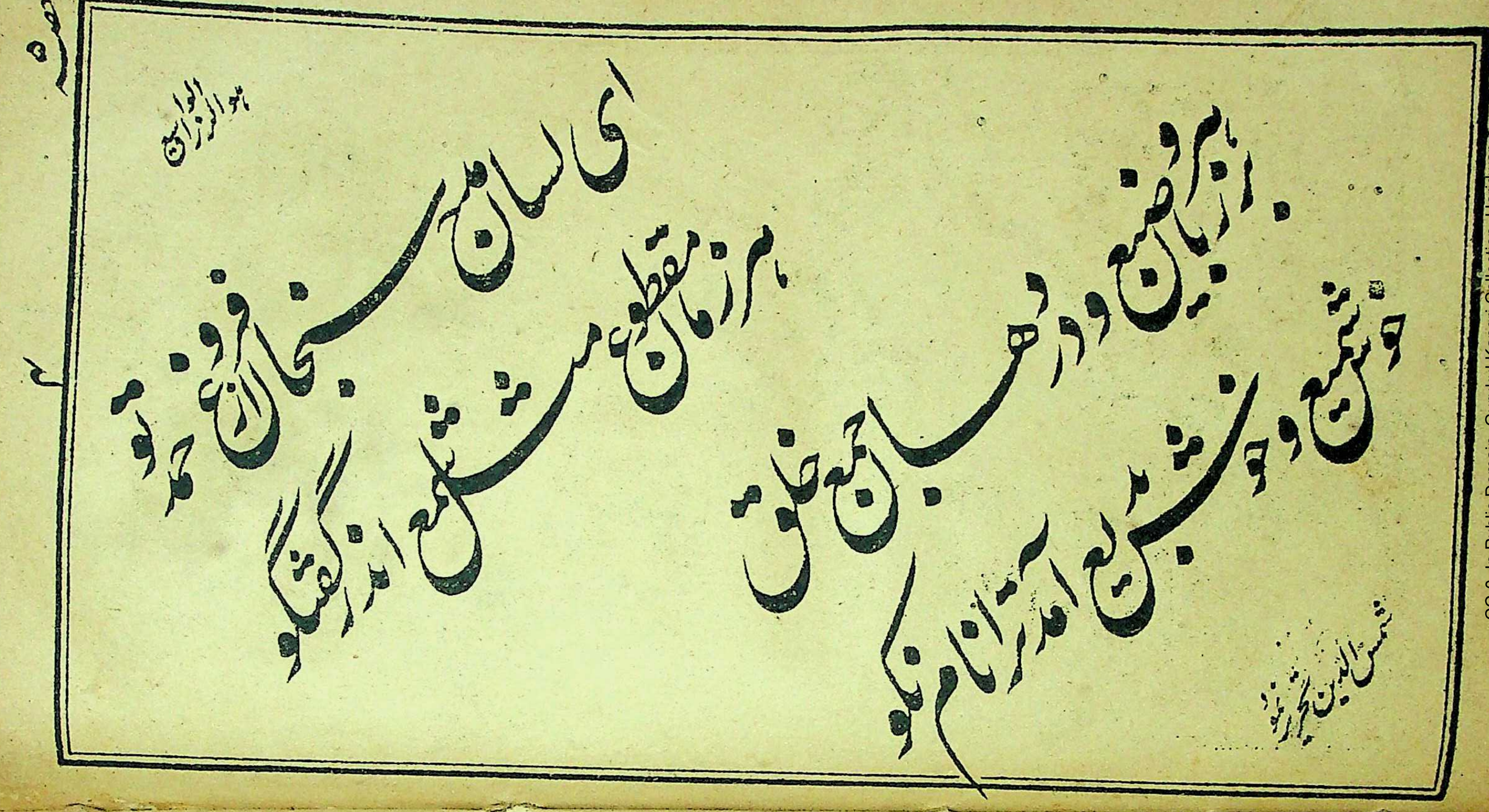
ابدعای خیر یاد آرند و هوالموفق والمستعان

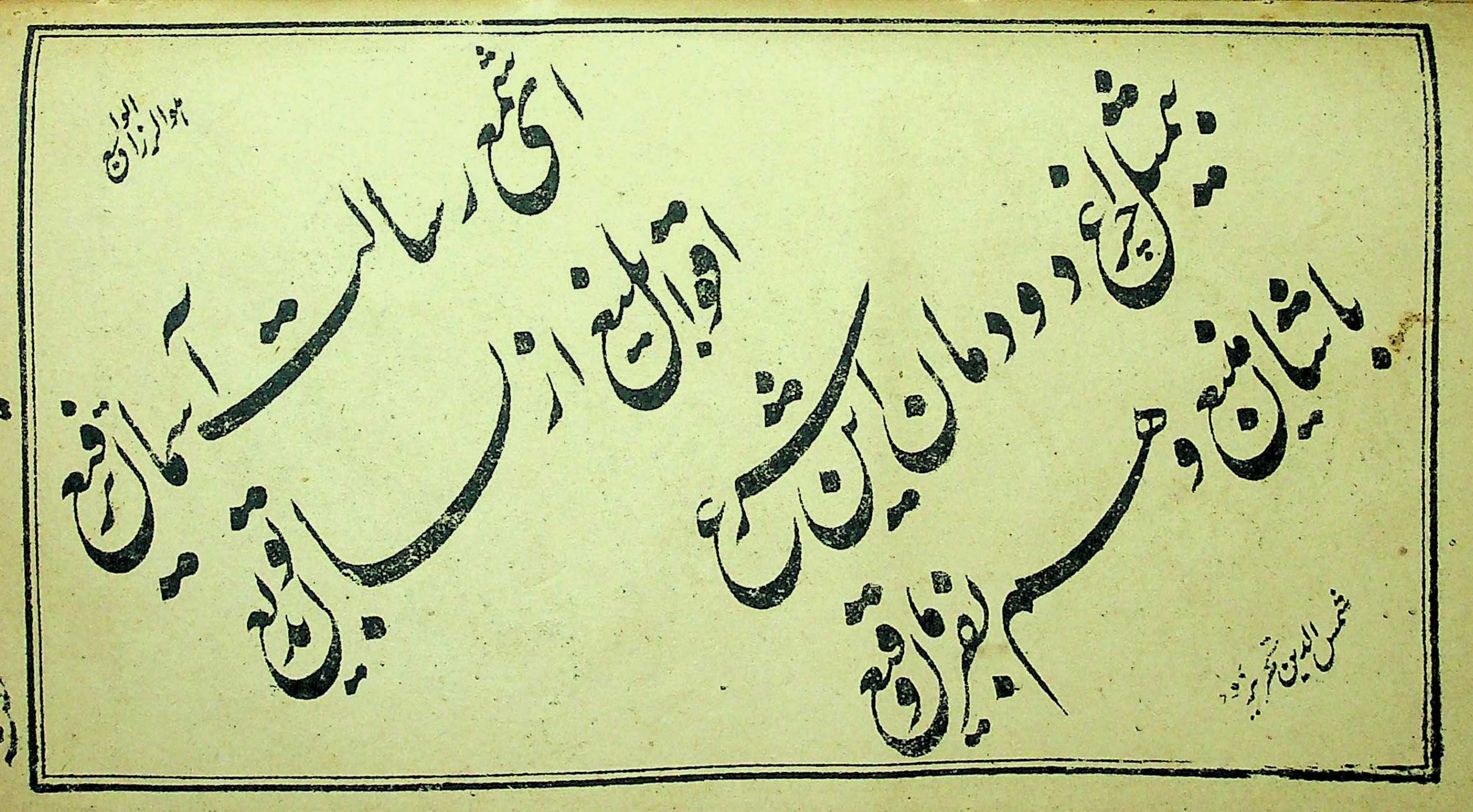


بسم الله الرحمن الرحیم

ستایش صانع بی همتا بدیع رقم و نیایش خالق یکتا مبدع قلم که دوایر خوش قطع معکوس چشم برابر قرین بخوشتر صنع و بهین نوع بر روی صفایح دوران طبع فرموده و نون
مطبوع ابرو با عین مفتوح صبیح و تاج مبروز مطبع بیاض و بحسن صنع صول ترصیع مزین فرموده و لام زلف عنبر بیخ سیمین رخ محبوبان خلخ و نوشاد کشیده و در یک میم
دهان خوبان غنچه و دلال دو مد بالای لب شکر آفرین جمال شمع جمال لمع در محفل جمع برافروخت و پروانه دل داغ را چون لاله رنگین باغ در آتش پر فروغ
عشق سوخت و ثنای بی منتهای رسول افصح عرب و عجم که دور قمر پرنور از دو ربابهای اصبع اعجاز ظهور دو هلال مقطع ساخت و شارعان شارع نهی
شرع شمع طلوع را تعلی وضوح و تجلی شیوع امر هدایت نواخت رسول ملع الله اکبر و مقبول ارفع سبحان رب اعلی و برترست و در عین اعیان رفیع
الشان و کل نوع انسان دافع کفر و بطلان و شافع روز محشر صلی الله علیه و علی آله و اصحابه اجمعین اما بعد سالک سبیل خشوع و راه نورد طریق خضوع

محمد عبد الرحمن بحضور ارباب فن صنائع و اصحاب سخن بدائع معروض مشروح مینماید و زبان تفصیح مدعا و بیان تلویح مطلب دلکشا میکشاید چون
از طبع گزین حصه حصن بدیع پنجه نگارین فراغ تمام دست داد و سواد اختراع تزیین وضع و تلون صنع دیگر و خیال طبع چهچهه بین آن نگارستان مطبوع مشحون با قطاع
موزون مصنوع در دماغ افتاد لابد بهزار تلاش بلیغ و کمال سعی وسیع قطعات سخنوران واضع فنون اوج سخن موضوع که بر عکس صنع قطعات خوش وضع هر چهار مجلد
اولین طبع بحسن صنع دوائر معکوس مصنوع است بهم رسانیدم و در مجمع اهل طبع معنی اندیش یعنی مطبع خوش منطبع گردانیدم از خط اطلاع منبع لطبع آفاق و طباعان ۲
وسیع الاخلاق طمع دارم و بر این نهج و بدین نوع امیدوارم که هرگاه بهوای گلگشت این گلستان مطبوع رنگین و بوستان مصنوع نگارین ابداع دلنشین پای
نگاه در اندازند در تحصیل وضع خط نستعلیق و تکمیل صنع این نوع انیق از تعمیل تتبع آن دریغ نسازند از منبع فیض مجمع نهال باغ خوشی قلمی و زمین مزرع
تازه رقمی سراسر سبز و شاداب دارند و این جامع قطعات رنگین و طابع منظومات بهار آفرین را بدعای خیر یاد آرند و هو الموفق والمستعان


ای لسان صبح سبحانی فروغ حمد تو
شمس الدین



هو العزيز الواسع

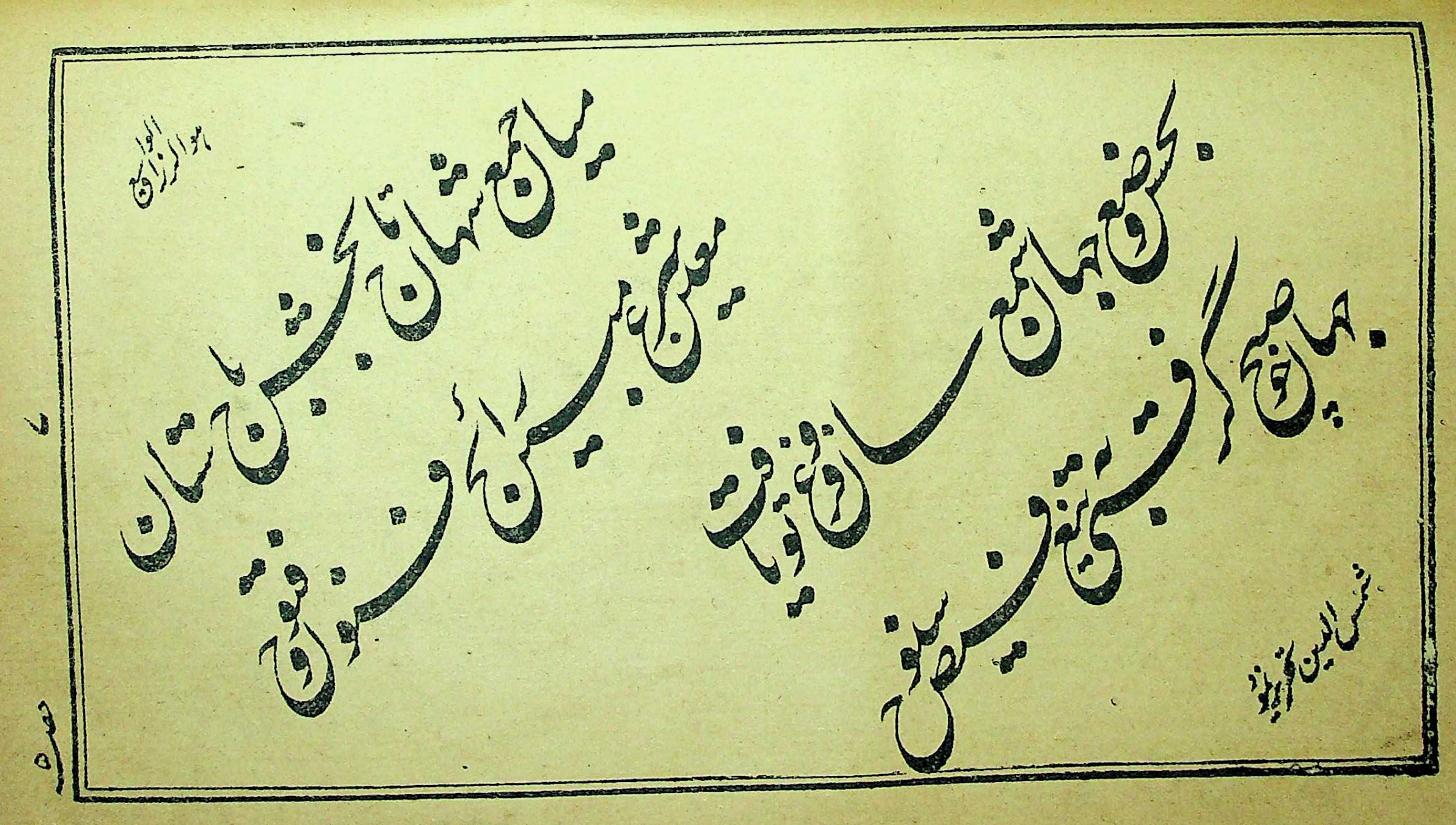
ای که وصلش فتح اسلام

وی جمالش فتح اکرام

من نعم شد رسوخ فتح

من صنع بدن طس کرام

شمس الدین محمد تحریر نمود



هو الرزاق

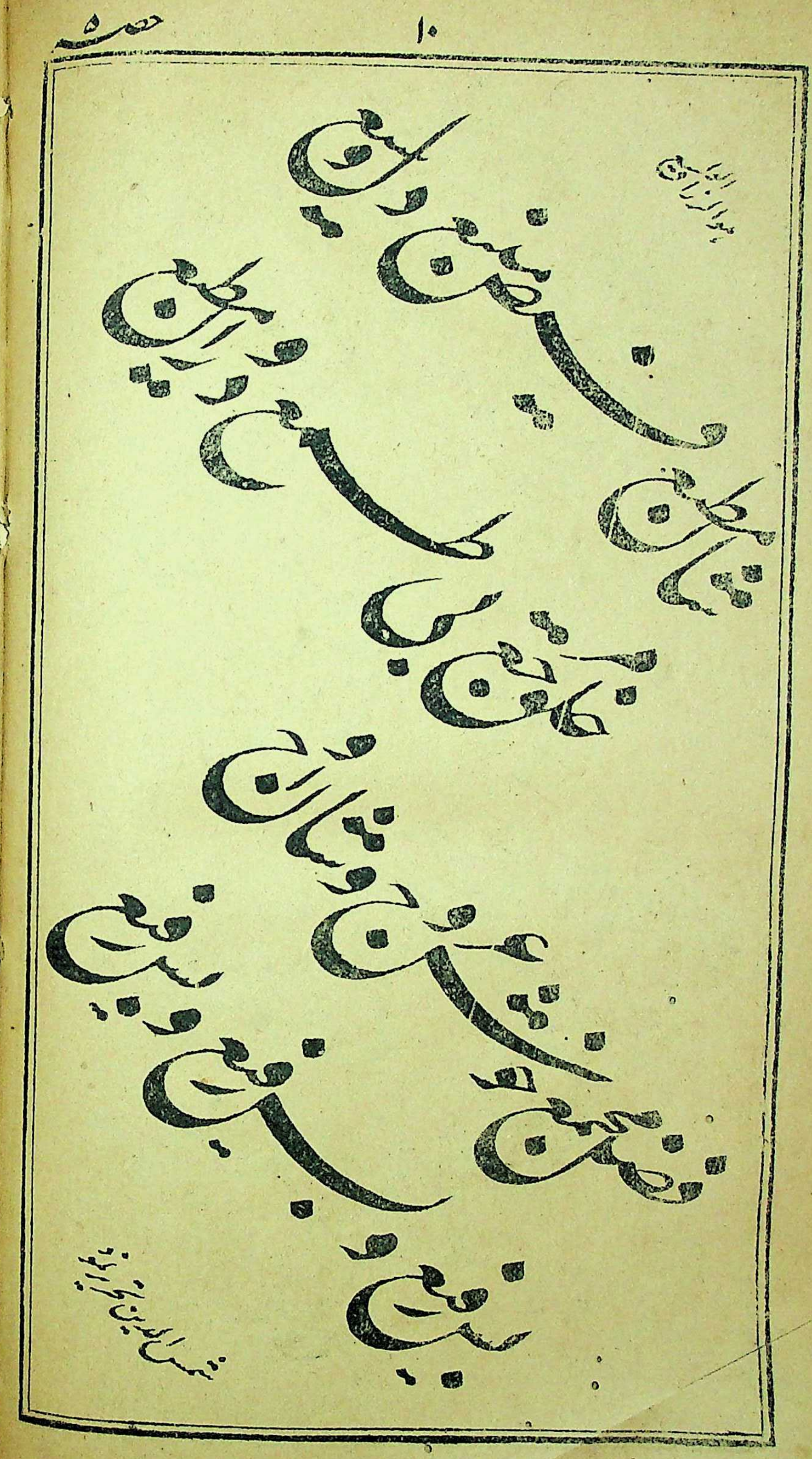
ای شمع زمین و زمان و جهان

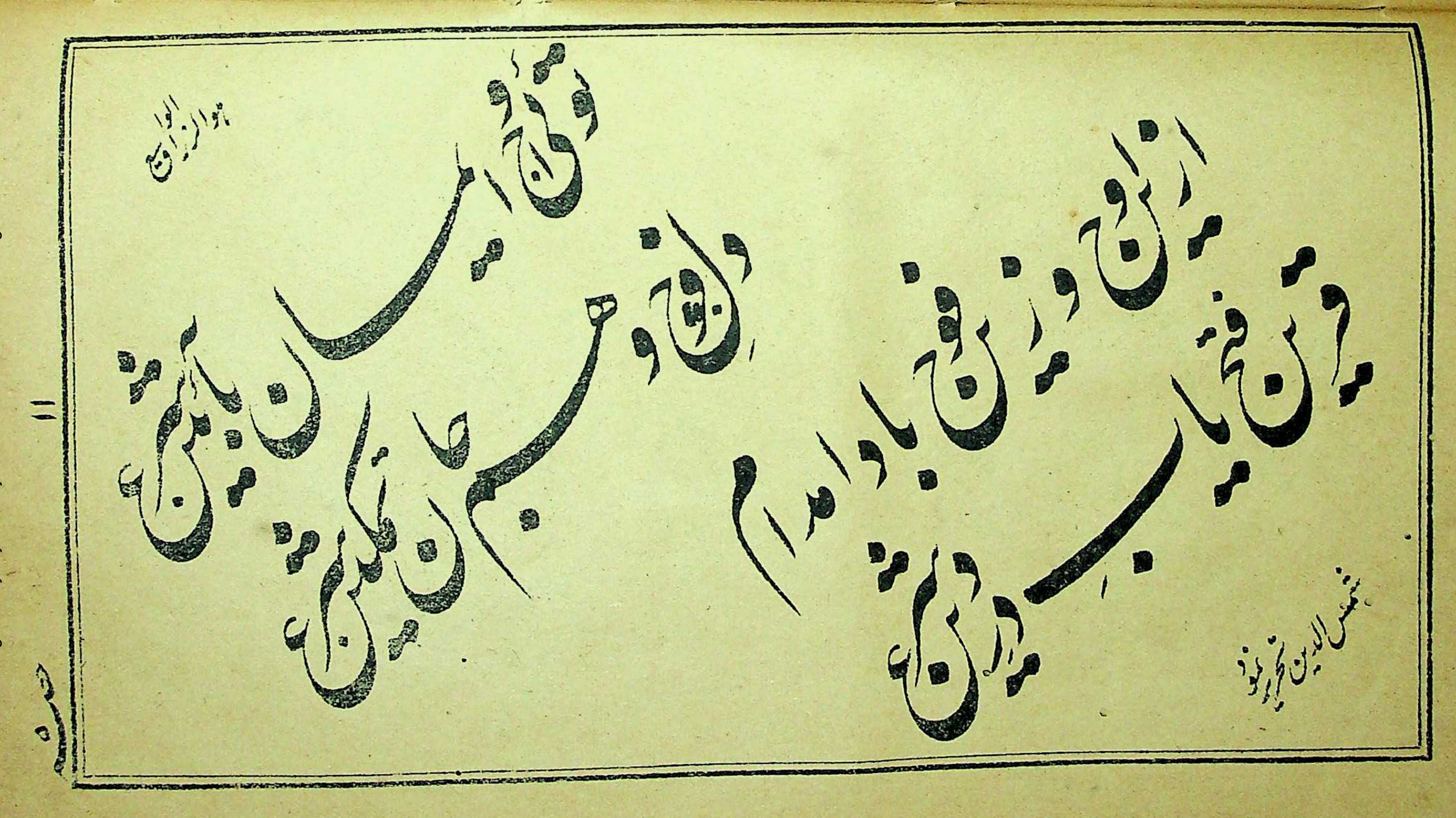
وی کان معدن عشق و شان

دارم غم دل بطلب چون ماه

چون ماه آسمان نعمت و شان

شمس الدین تحریر نمود




شمس الدین تحریر نمود

الاوراق

امی فی المتکلمین من اللسان
وفی الفصاحت من البیان
منم حسن سیاق و سمع
وانی حسن مستان

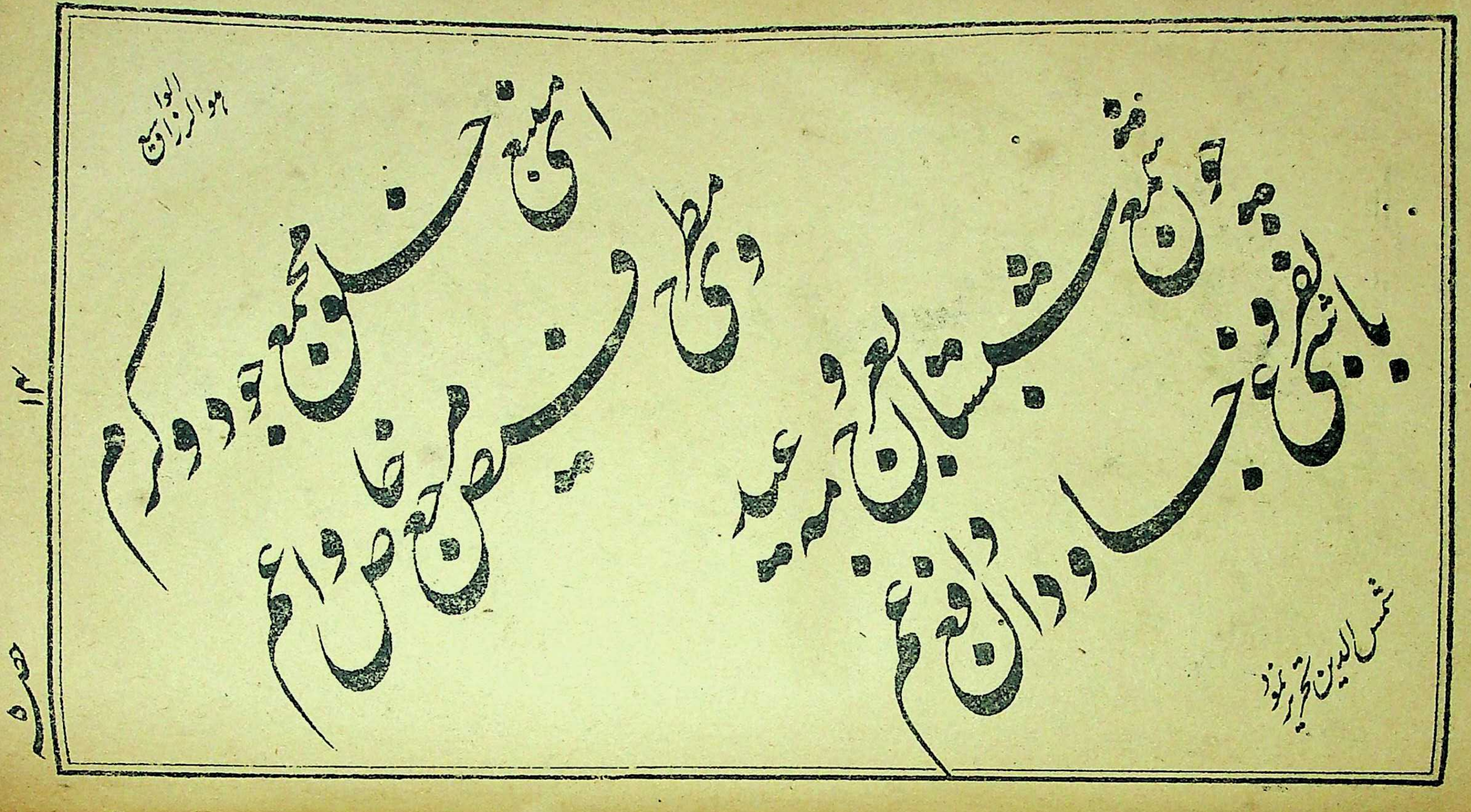
شمس الدین تحریر نمود

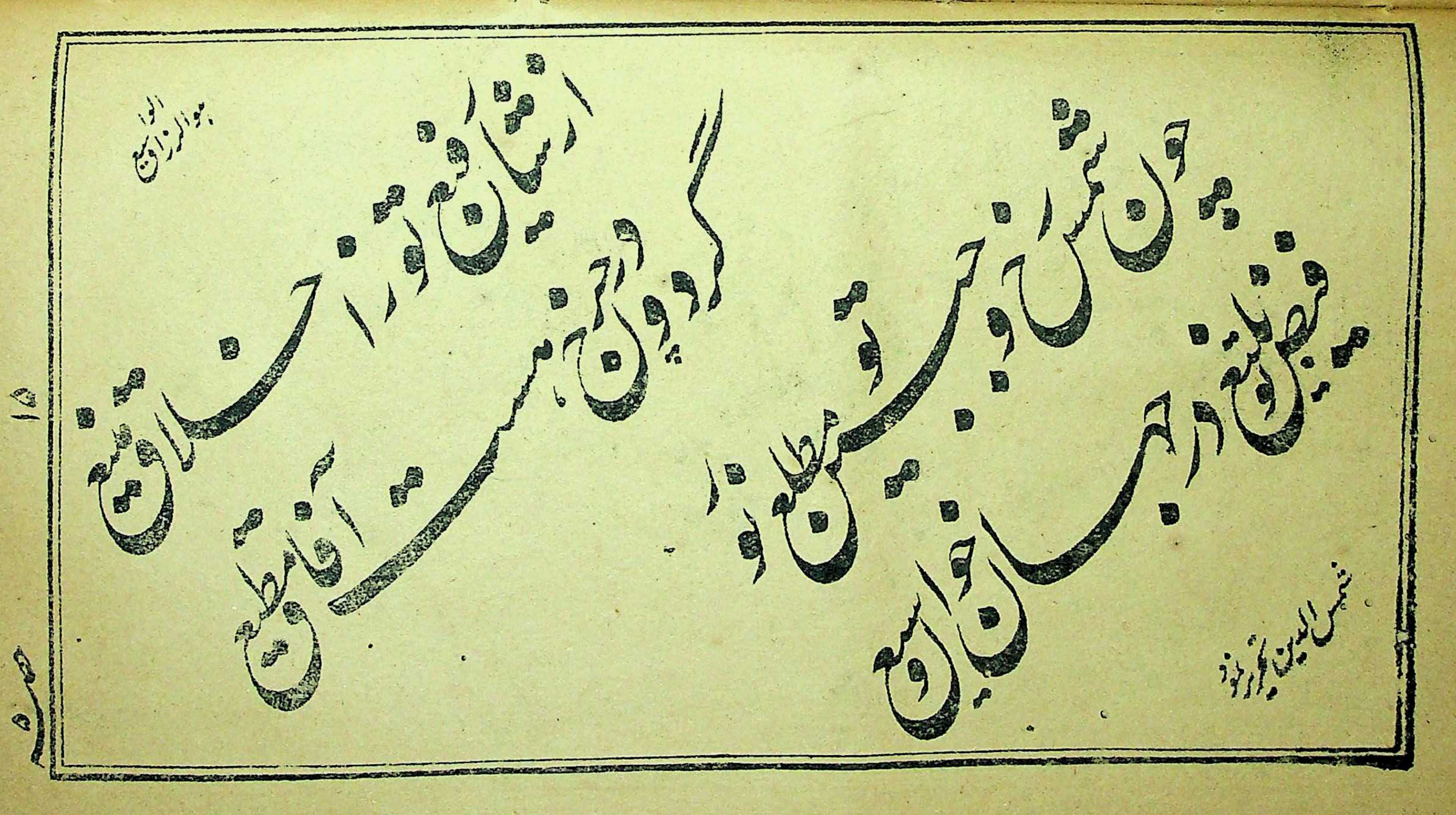
هو العزیز

روان موج دریای فضل و کمال
ببین فیض لطف و نوال

درین نوع انسان و جسم بشر
بوی مجمع حسن خلق و جمال

شمس الدین تحریر نمود

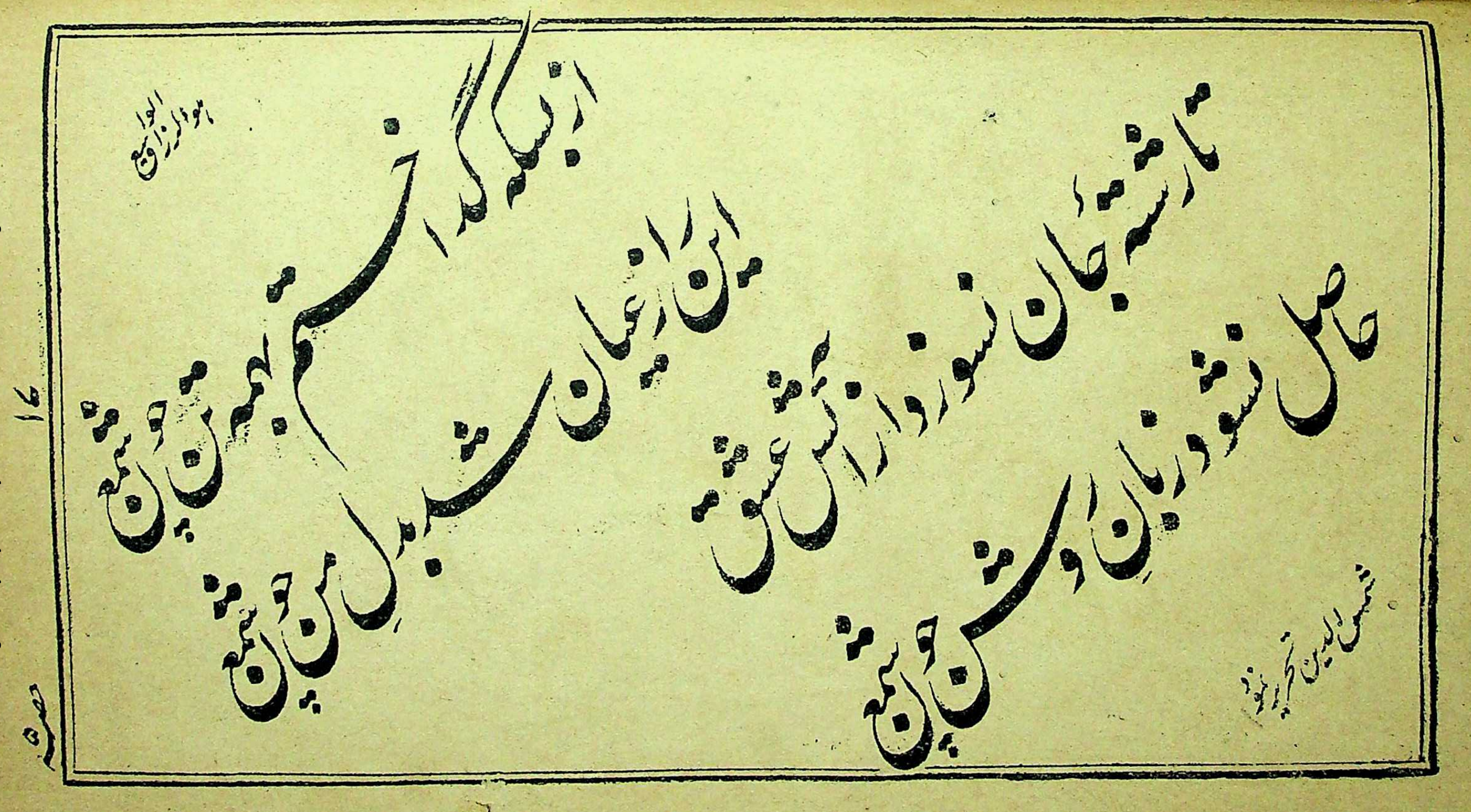

ای منبع خلق مجمع جود و کرم
وی مطلع فیض مخزن خاص و عام
شمس الدین تحریر نمود

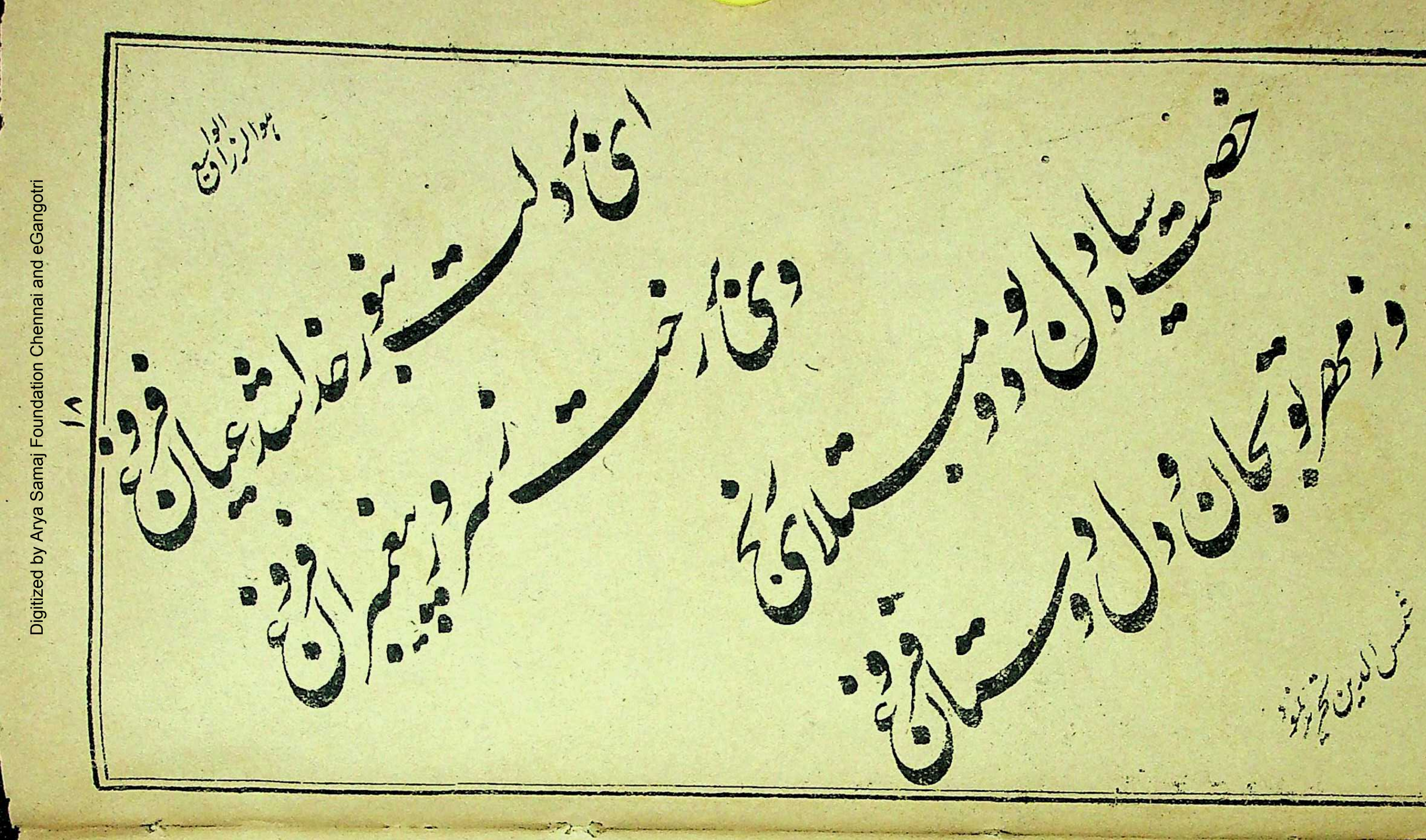


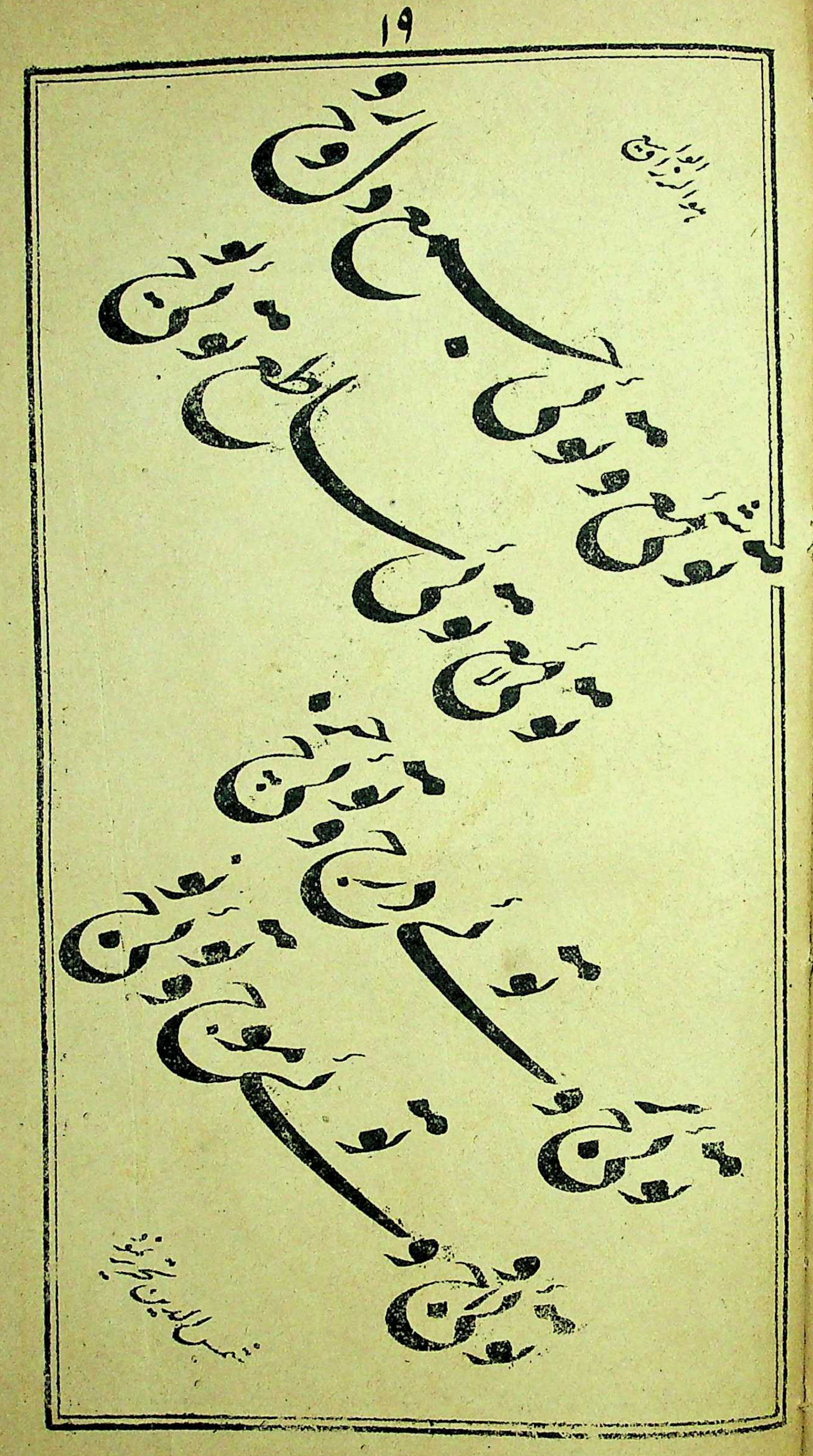
همی با [illegible] مسعود جهان قانع
بجوئی و [illegible] آن این و آن قانع

ز تقدیر و [illegible] نقش فانی است
بجا است [illegible] گر مستوی آن قانع

شمس الدین [illegible]


ازبسکه گداخت جسم همچون شمع
این از غم عیان شد بدل من چون شمع
تا رشته جان نسوزد از آتش عشق
حاصل نشود زبان روشن چون شمع
شمس الدین تحریر نمود


هو الرزاق الواسع
ای دولت تو بر خداشناسان فرض
وز مهر تو بجان و دل دوستان فرض



هو الرزاق

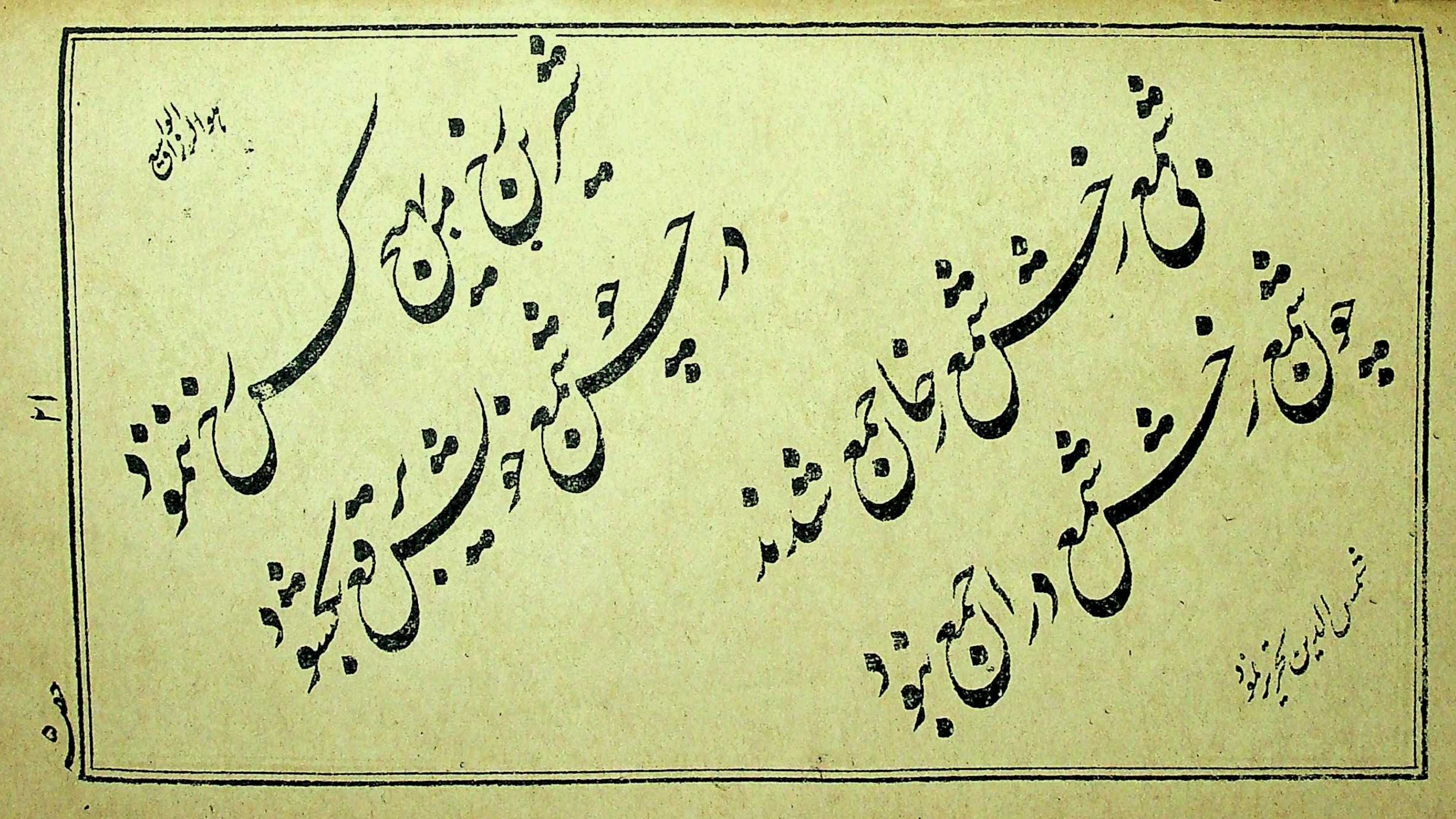
حسن خط و عارض و زبان فصیحان

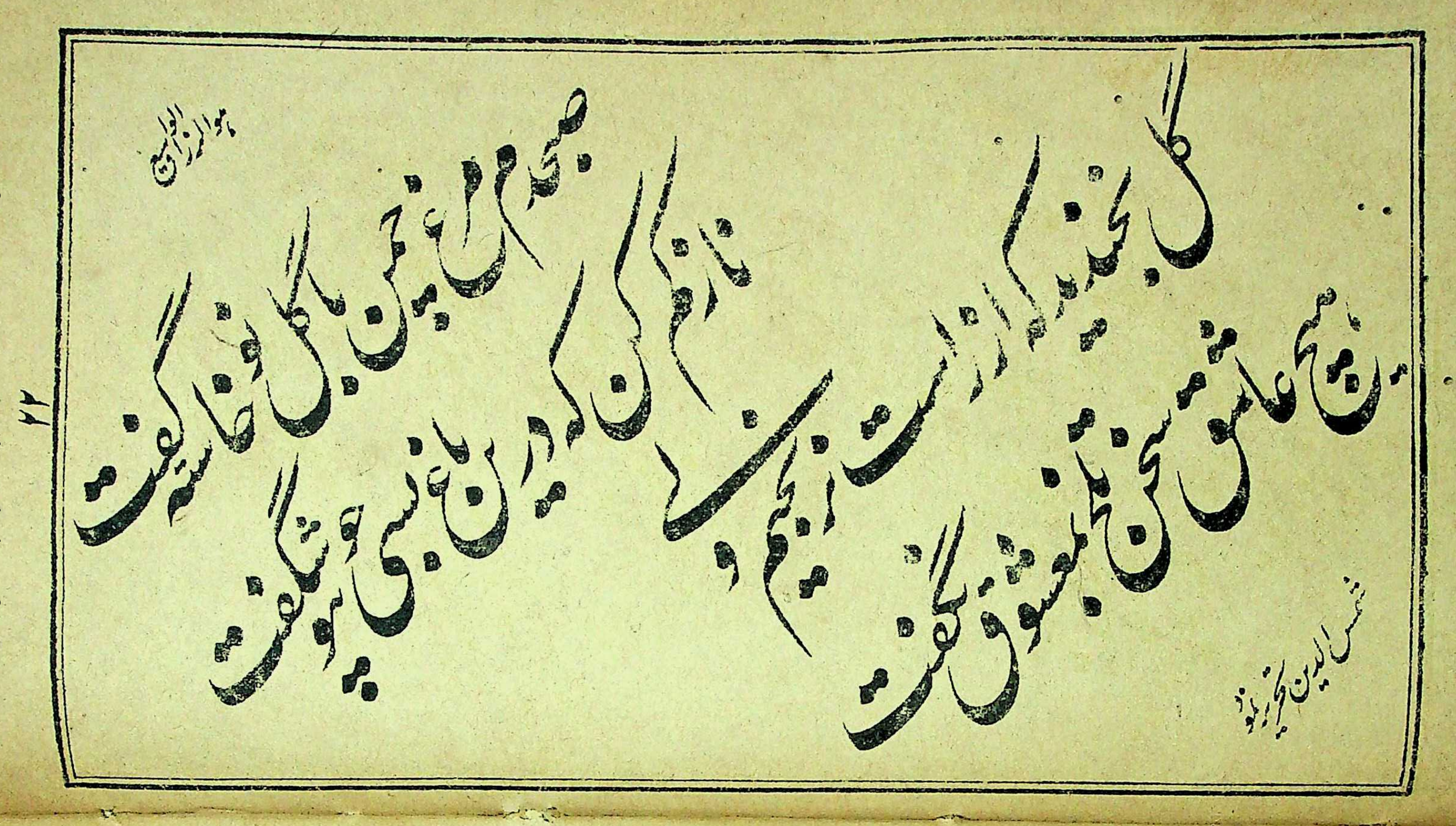
در نعل و بخشش فن و صبح داوریان

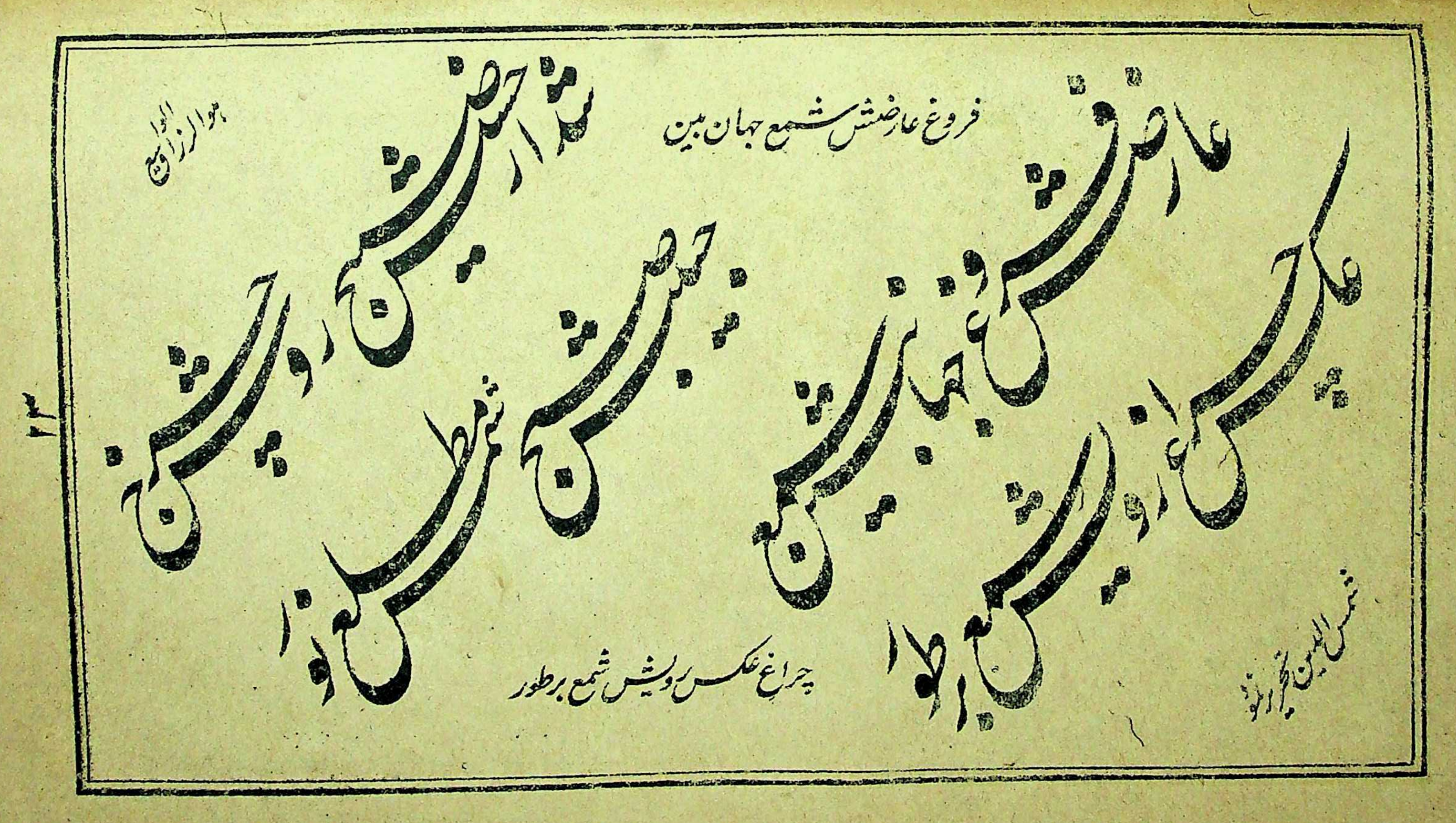
مژگان نعمت مالک ابرو و پیشش تیغ

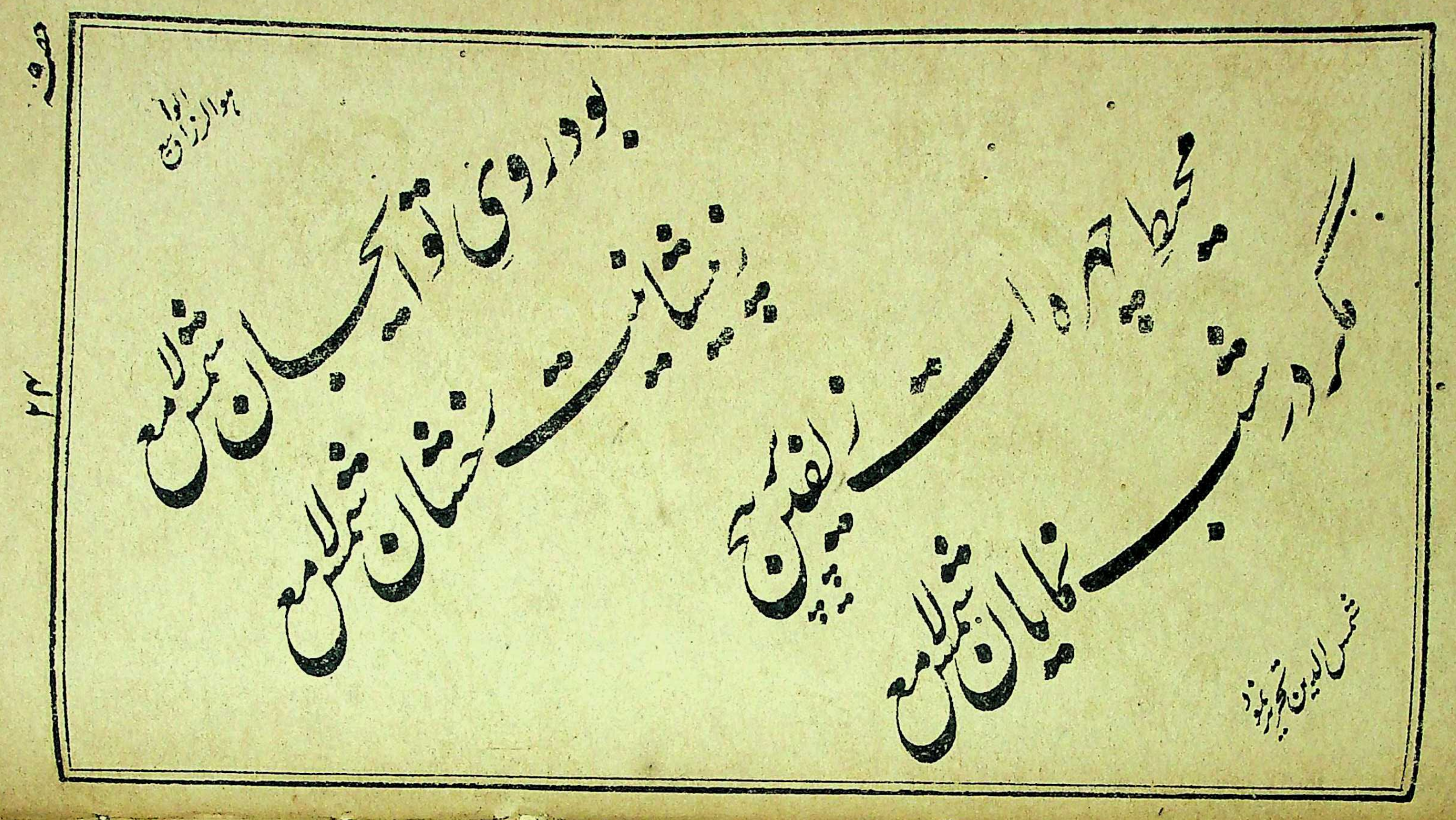
ابرش تیغ حسن آمد و رو دان

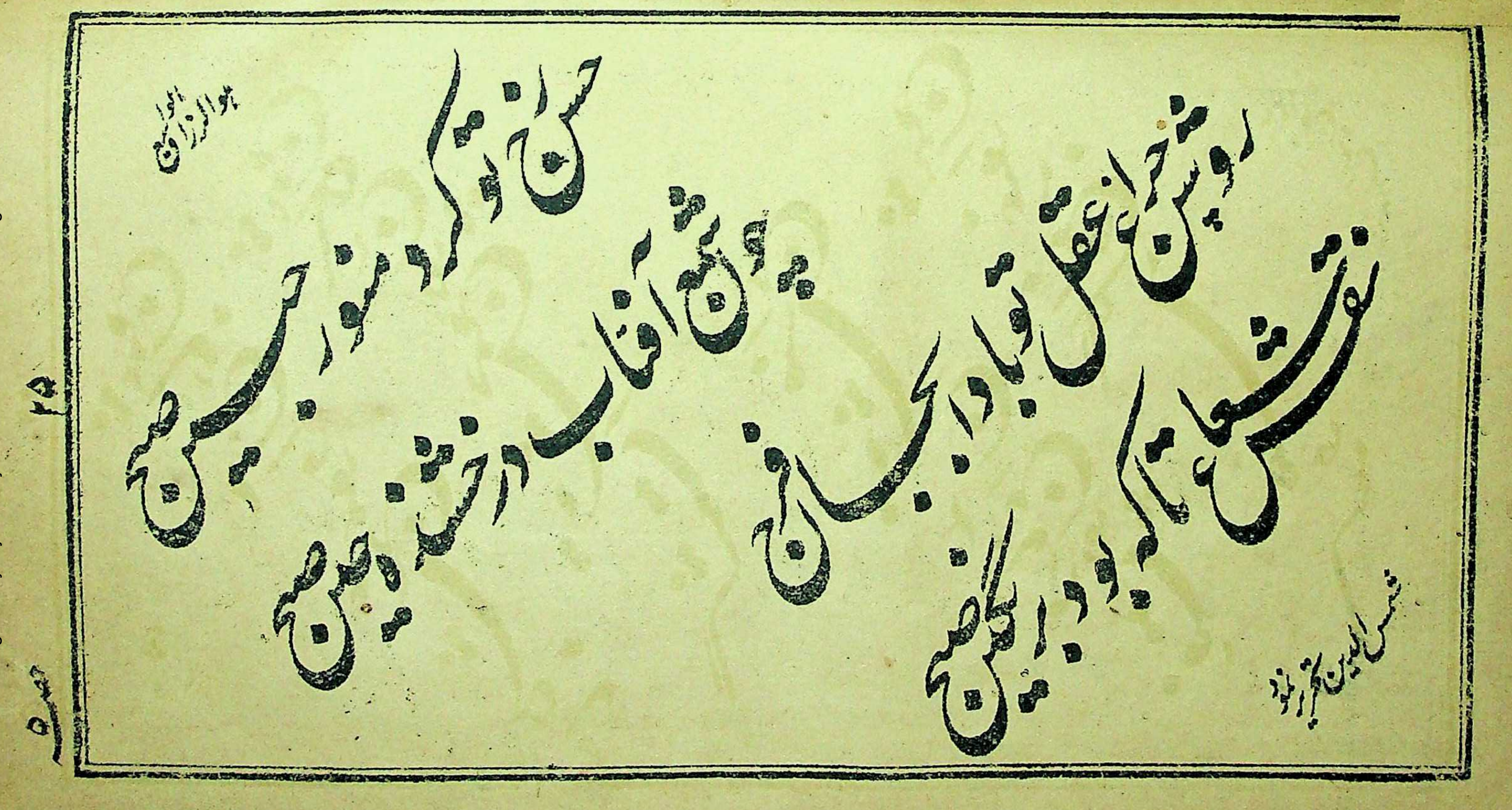
شمس الدین تحریر نمود

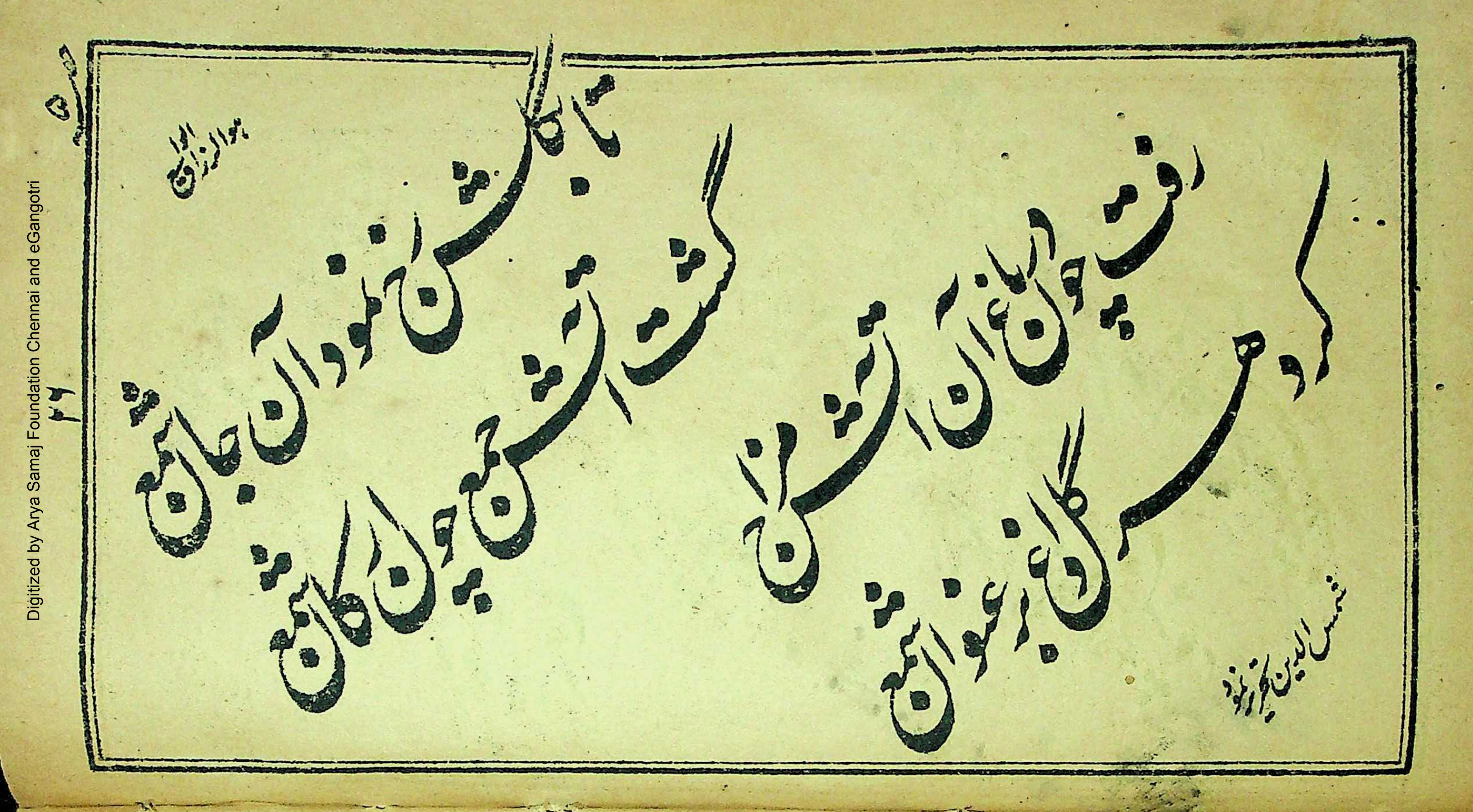



صبحدم مرغ چمن با گل نوخاسته گفت
ناز کم کن که درین باغ بسی چون تو شکفت
گل بخندید که از راست نرنجیم ولی
هیچ عاشق سخن تلخ بمعشوق نگفت


فروغ عارضش شمع جهان بین
چراغ عکس رویش شمع بر طور




حسن تو کرد منور جبین صبح
نقش شعاع تا که بود در نگین صبح


هو الرزاق
تا بگلشن نمود آن جان شمع
گشت آتش جمع چون کان شمع
رفت چون در باغ آن آتش من
کرد هر گل غنچه ز عنوان شمع
شمس الدین



هو العزیز

ای شمع مجلس عارضت قربان تو
وی خور روشن بود حیران تو

این جمع پروانه بعشقت چون شمع
وان غنچه و نمود سرگردان تو

شمس الدین محمد

هو الرزاق العلیم

دامن صحرا ز جمالت بود رشک چمن
خال خطت سبق و جان شمع از خال
دل باغ از صبح آمد نشان فیضم
از صبح از مجمع حسن است گلی عشق باز

شمس الدین تحریر نمود



الراقم

بے تیغ اسی کے سر تیغ زناں

پایاں تیغ بیاں تیغ دو زباں تیغ زناں

بیتیغ ستیزی تیغ کشی تیغ زناں

از تیغ زباں تیغ ربا تیغ زناں

مسلم اللہ خاں

هو الرزاق

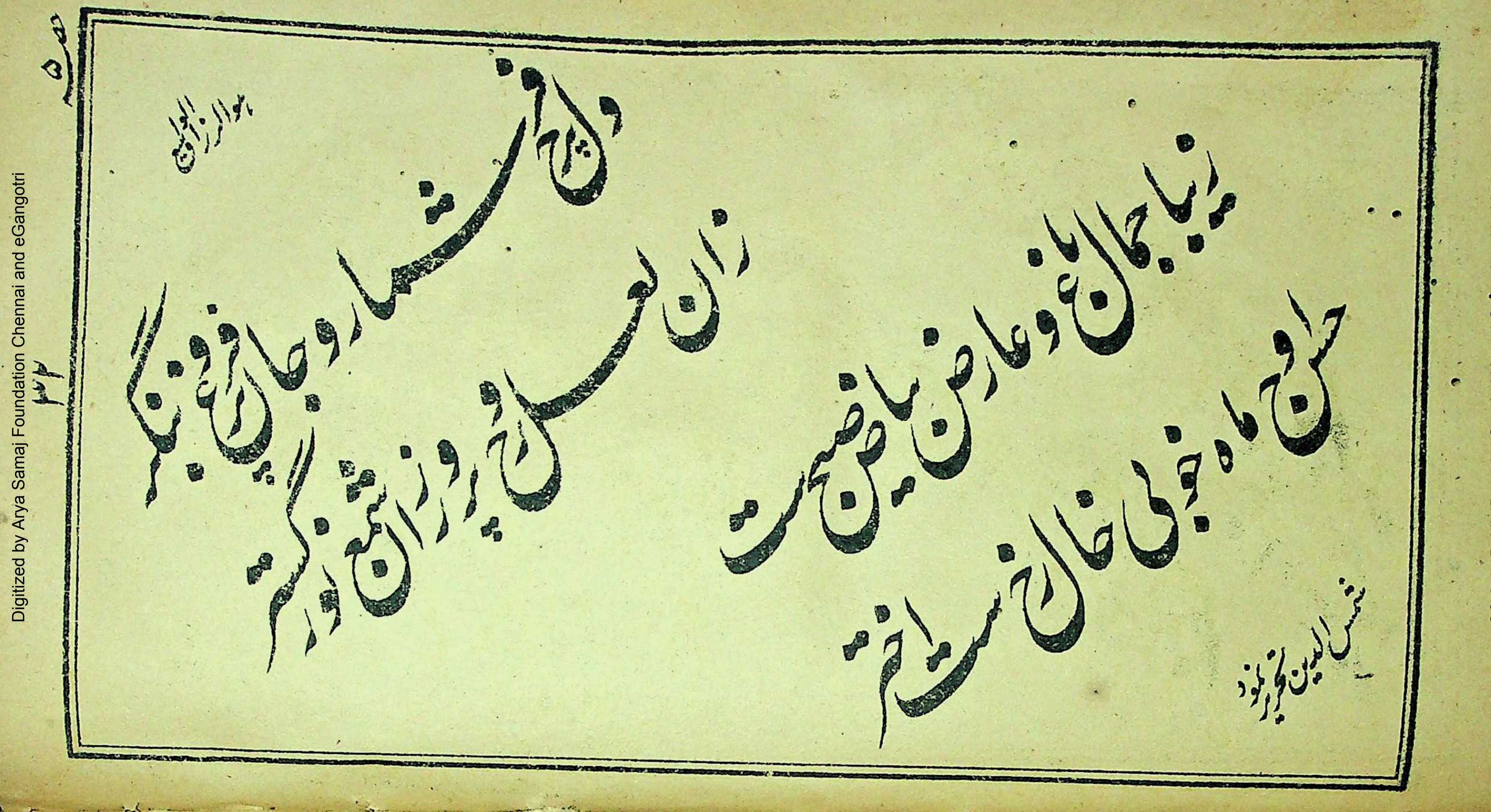
در جمال شمس ای شمع جمال

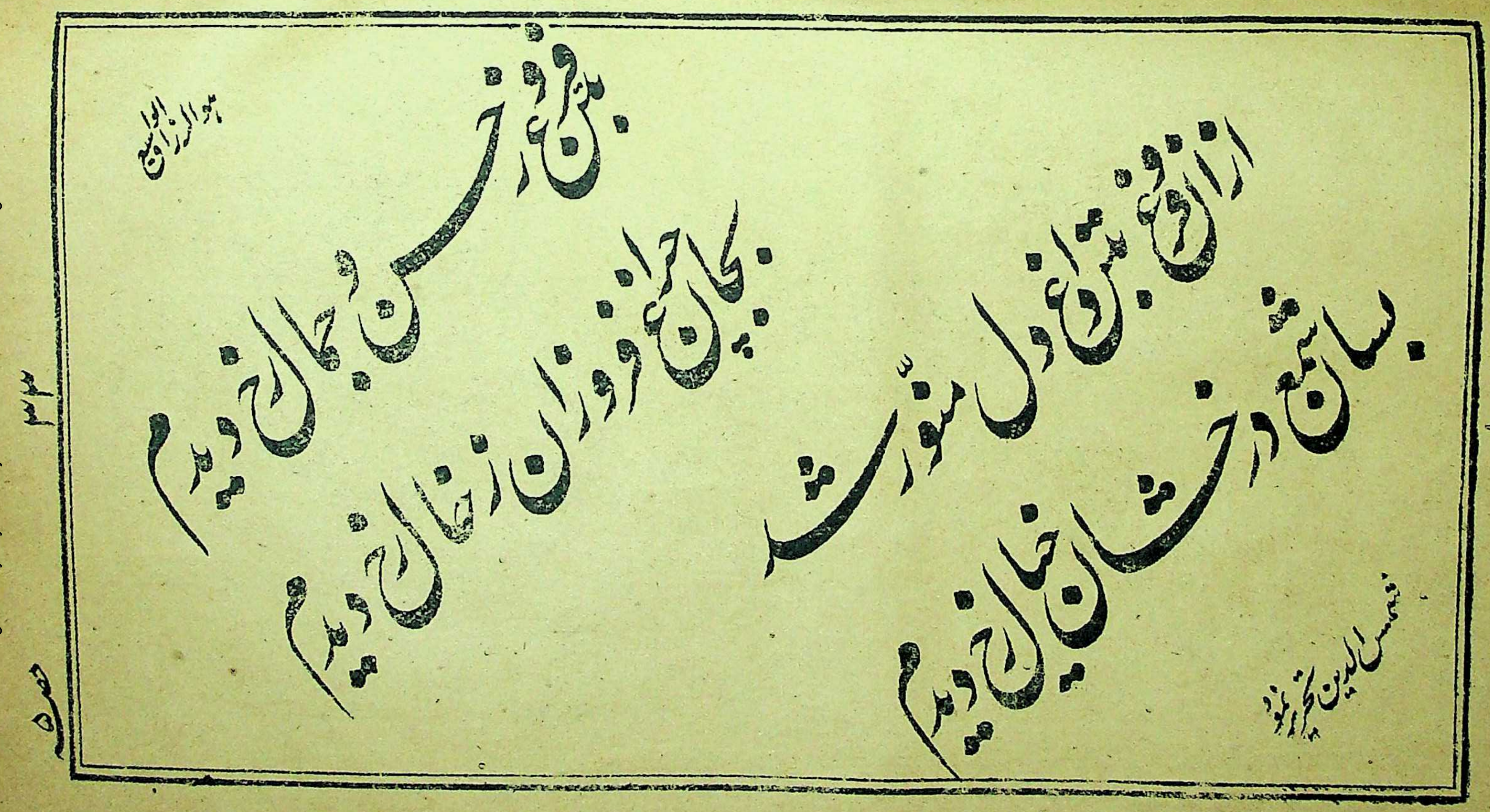
این فرخ حسن خ باشد محال

حسن خ ای ماه شب این فرخ

ای بتیمن داغ دل الوعی کمال

شمس الدین تحریر نمود


شمس الدین تحریر نمود


هو الرزاق الواسع
شمس الدین تحریر نمود

ہو الرزاق الواثق

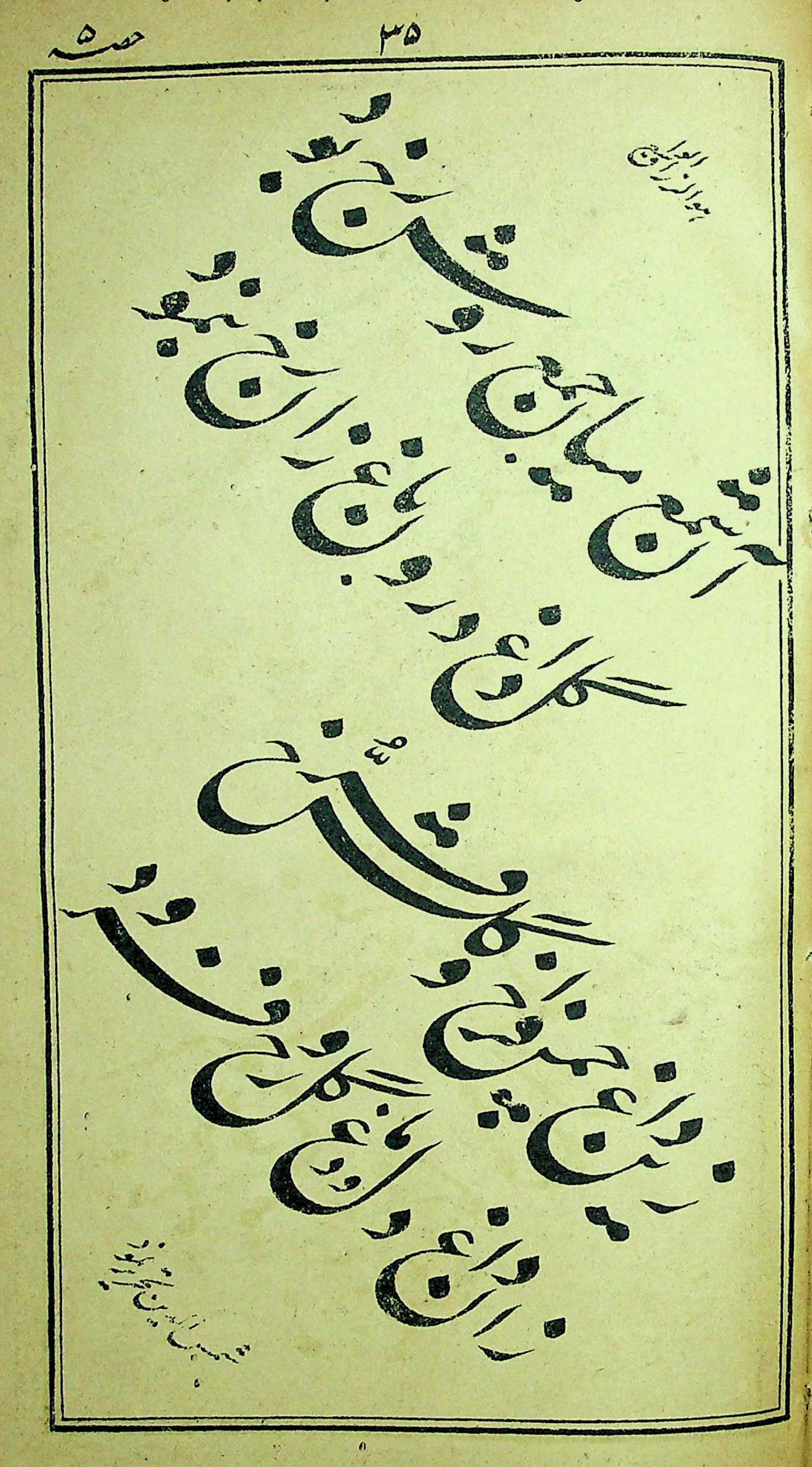
جلوہ گر بن صبح میں فیض بیاں شانِ احد

گشتِ چمن میں ہے نمودی فروغ

میں چمن زمیں شکن

کردگار گلشن فروزاں

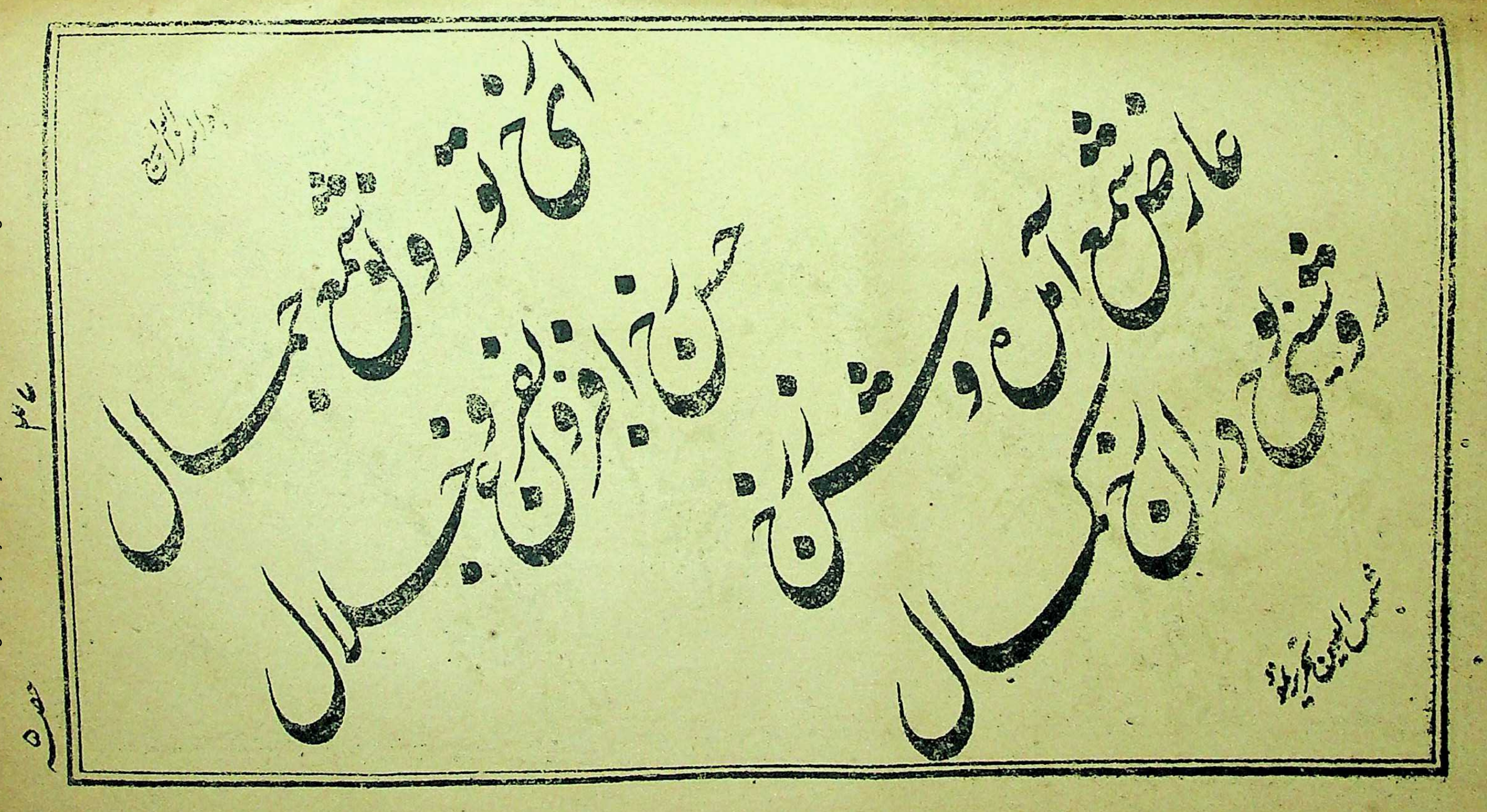
شمس الدین تحریر نمود

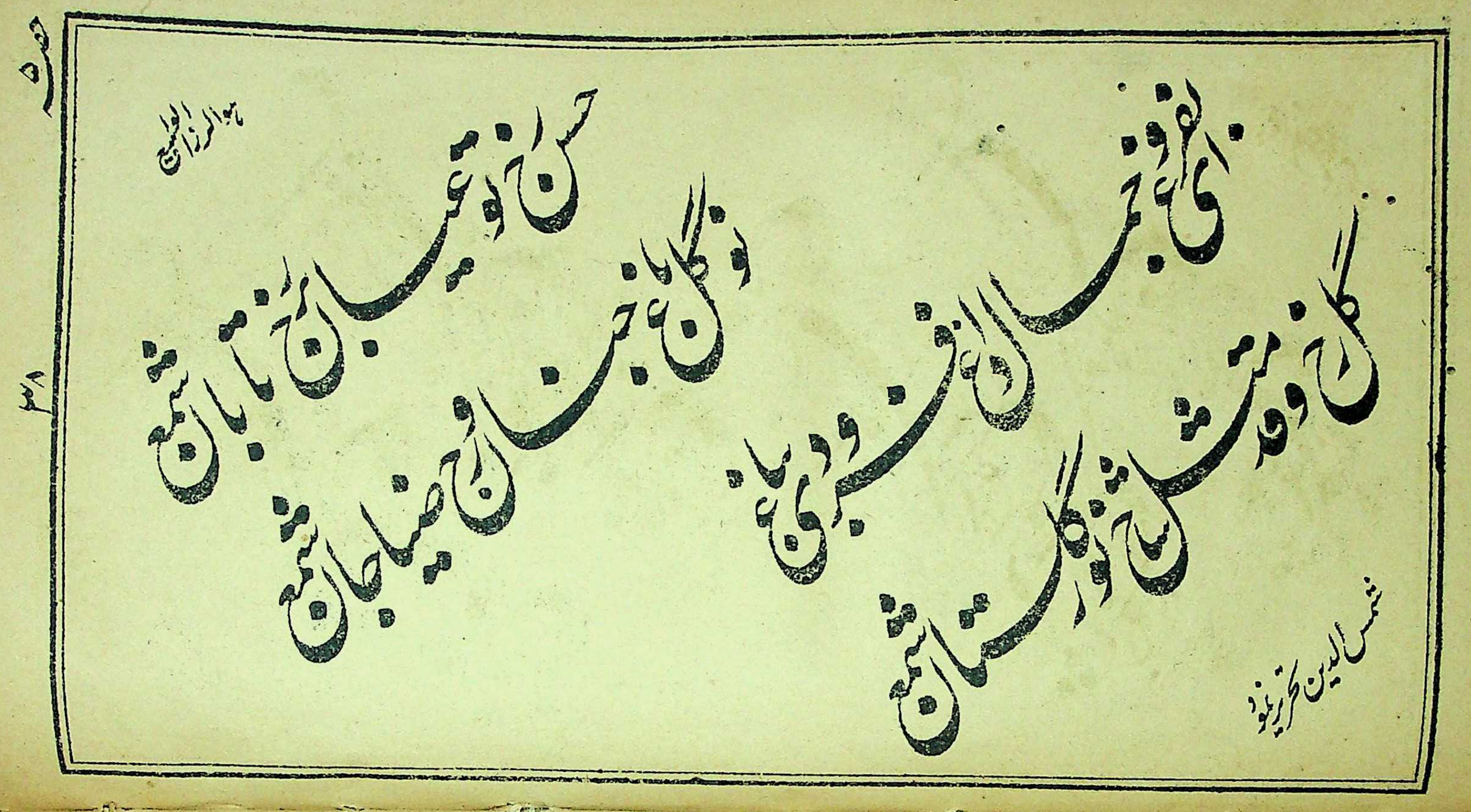


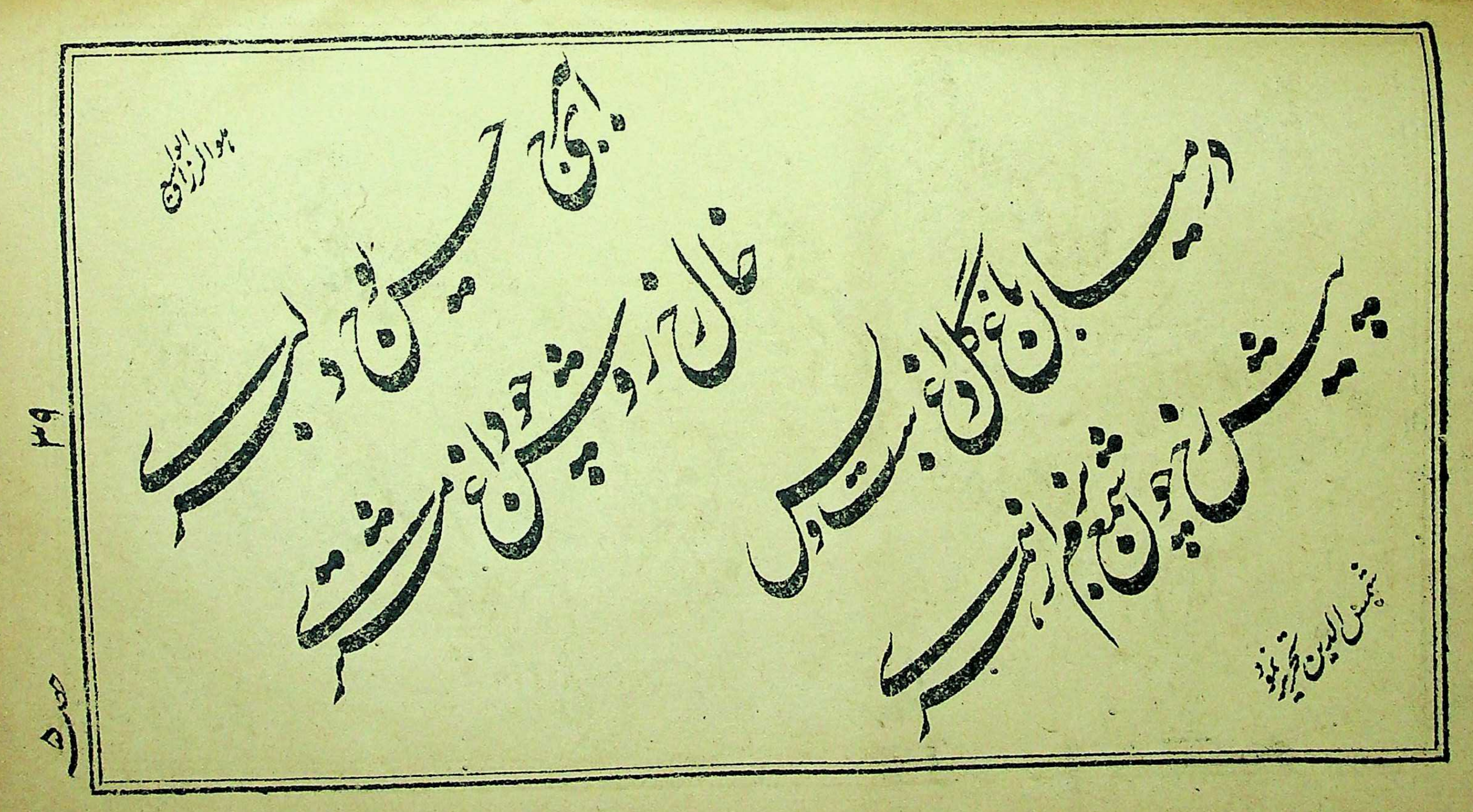
[illegible]

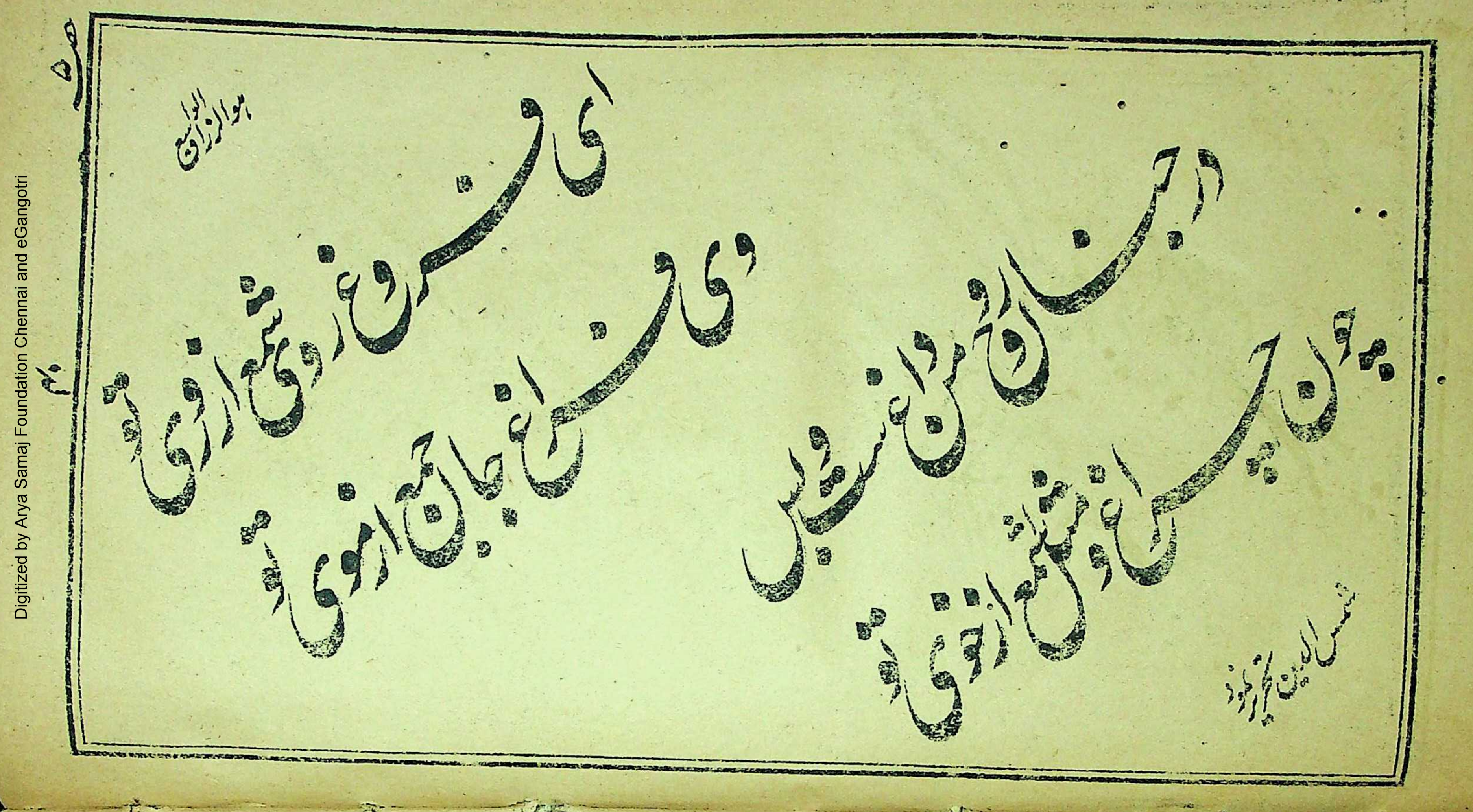
[illegible] ورنه تماشای دل و جان

شمس الدین تحریر نمود




هو العزیز
شمس الدین تحریر نمود







هو الرزاق

نمائی رخ به سان شمع روشن
میان جمع هستی چو در تن
ازان رخ از برای فخر انسان
مجلی خود ازان عشق گلشن

شمس الدین تحریر نمود



هو الرزاق الواسع

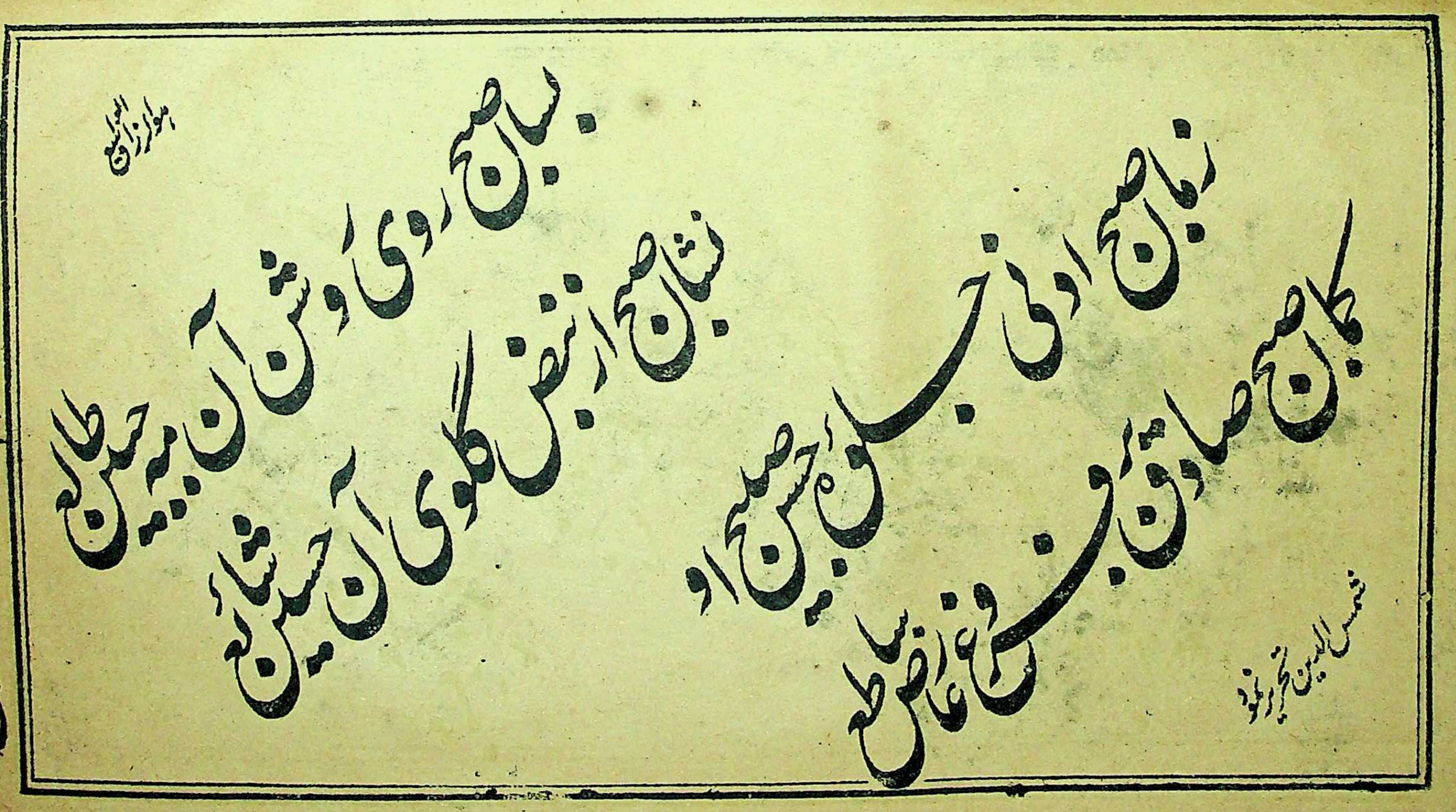
نمیدانی وفای مهربان

نمیخواهی مرا ای جان جان

دلم بردی نگشتی غمخوار

نمیداری محبت دلستان

شمس الدین تحریر نمود



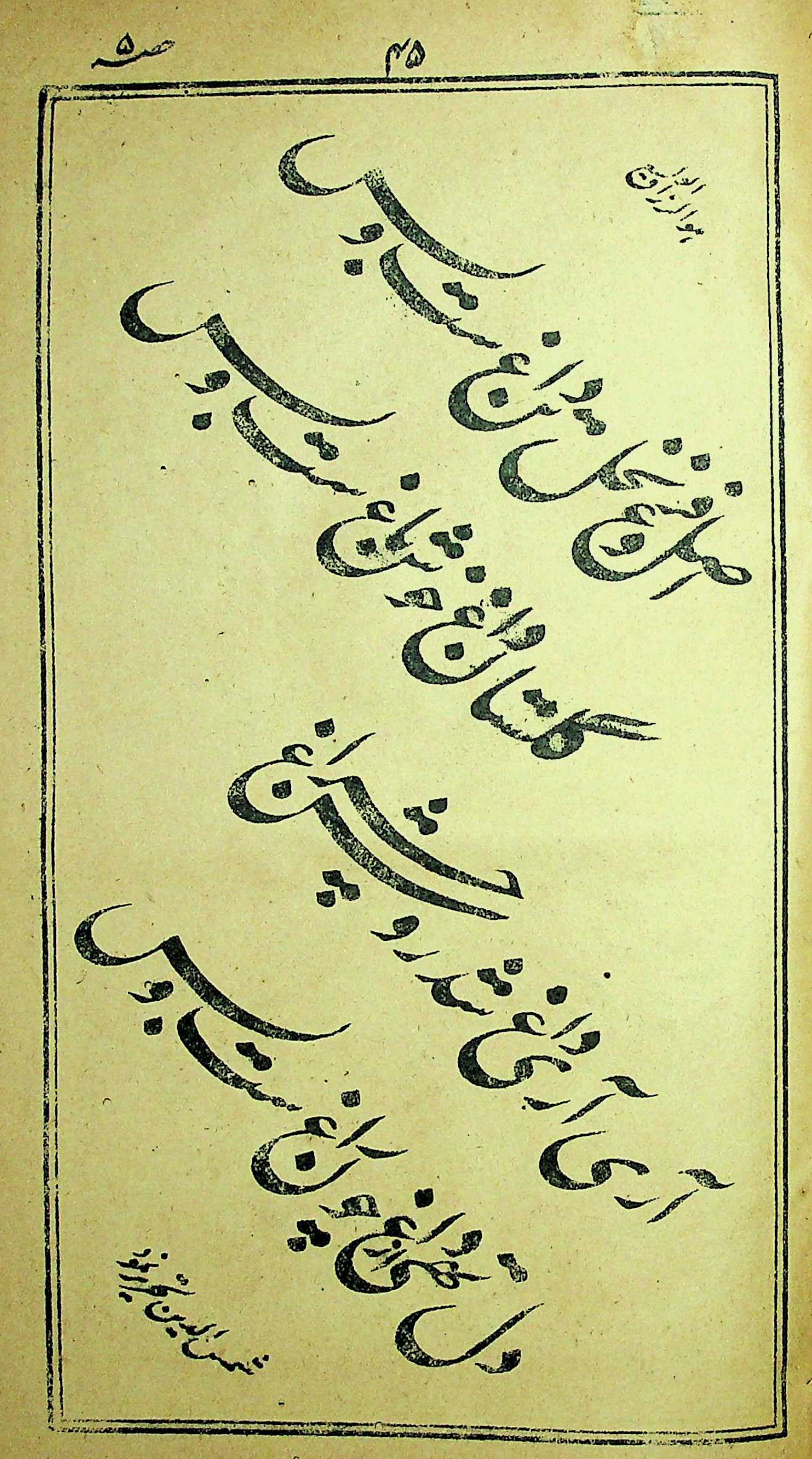


هو الرزاق

زین میان عشق روح آمد برو
حسن غیرت بر فزون آمد بسرو

عاشقی از نفس انسان فخرست
گل صنع عاشق تر زد گرو

شمس الدین تبریزی

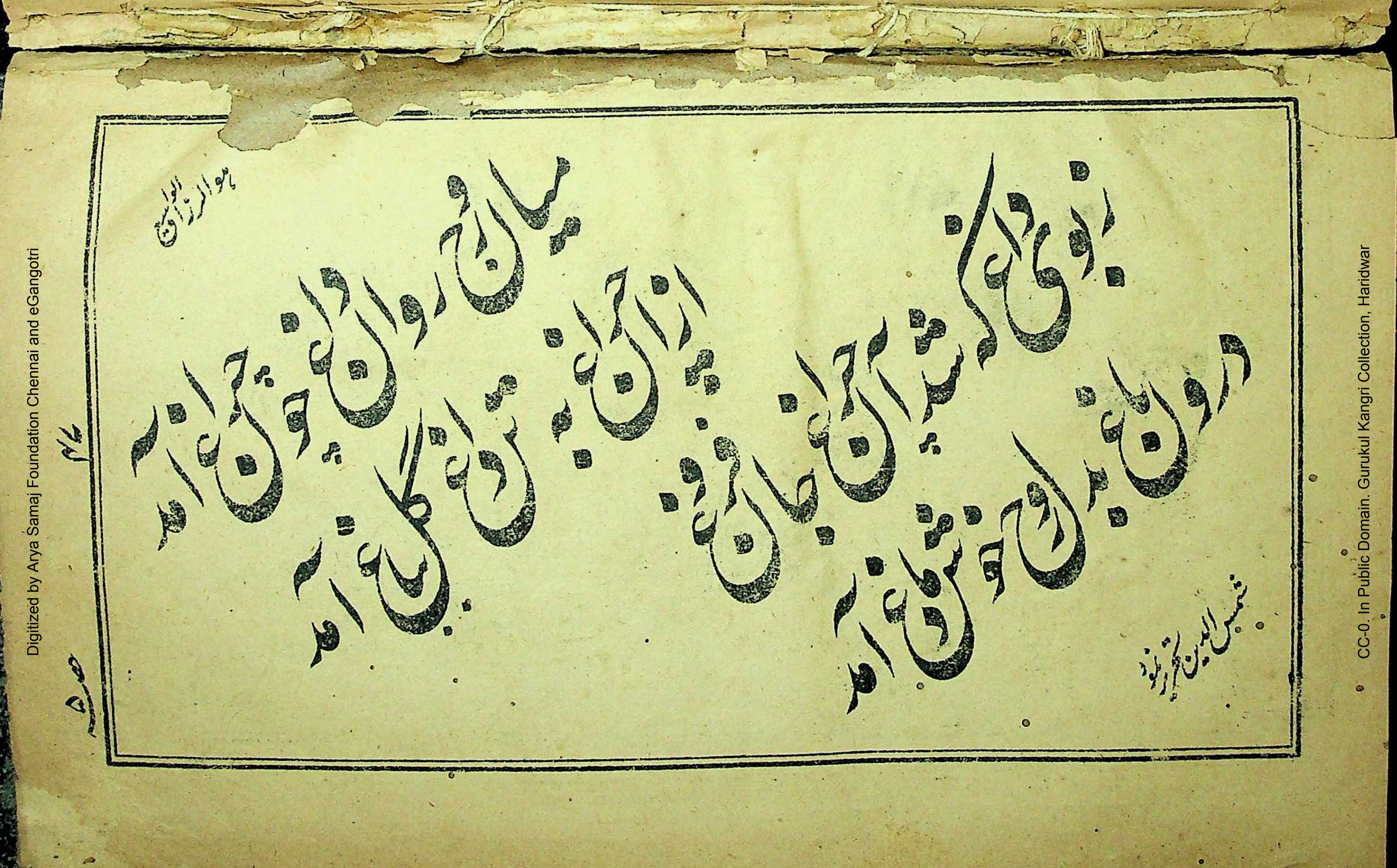


هو الرزاق الباقی

ای داغ بر جگر ز فراق تو باغ را
شوق تو سوخت بجای پیش چراغ را

زین رخ ماه و مهر پریشان نگشت
شد عیش تلخ از غم هجران ایاغ را

شمس الدین تحریر نمود



سپاس بیحد مبدع کائنات و ستایش مخترع موجودات که درین اوان بدیع نشان
از تکمیل طبع این گلستان بدیع یعنی حصۂ پنجم پنجہ نگارین
مشحون بسخن مقطع و مقرون بصنع موشح مرصع از سخنوران معلی وضع و
اوستادان عالی طبع ست بمساعی بلیغ بندۂ کمترین مطیع اہل رفیع
محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان غفر لهما بخطاطی خوشنویس
جادو رقم منشی محمد شمس الدین صاحب در مطبع فیض منبع نظامی بشهر رمضان
المبارک سنه ۱۲۹۹ھ فراغ کلی طبع حاصل گردید و بچشم نظارگیان مطبوع آمده بحسن طبع ر
و جبۂ ختم بر خاتمه باعث مختومی این مرصع اوراق بدیع نشان
طبع خاص مطبع نظامی بود که مهر و دستخط ثبت و مرتسم نمود فقط



العبد
عبد الرحمن غفر له بن حاجی محمد روشن خان مرحوم حنفی نقشبندی

